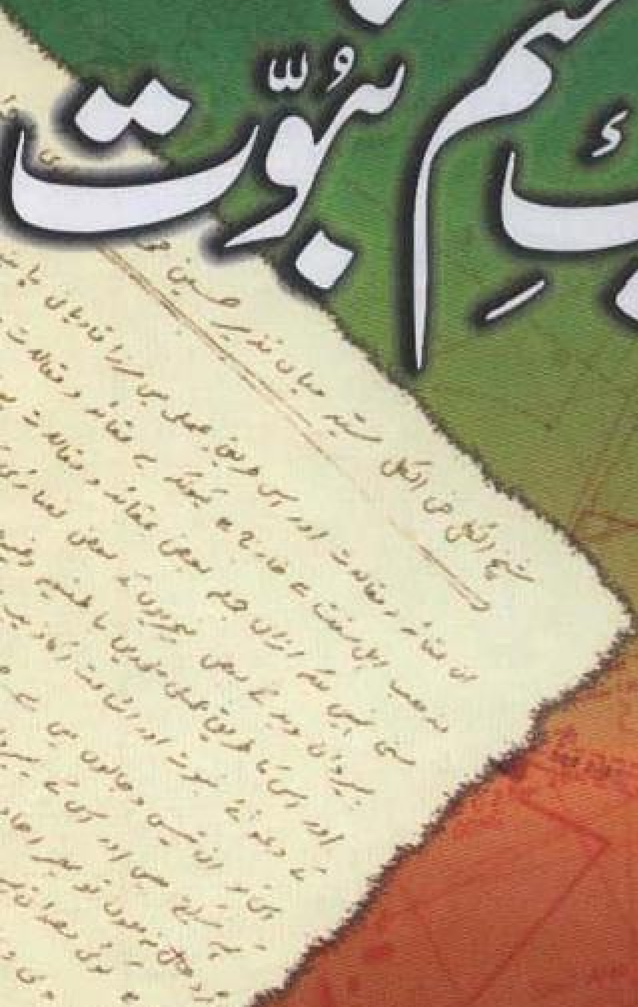
www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوّت



ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خریدوفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی ویکم (۳۱)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

قادیانی مشن (۱)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی و یکم (۳۱) قادیانی مشن (۱)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۶۴
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

عرض مؤلف

نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم : اما بعد

۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اہل حدیث کے نام سے امرتسر سے اپنا ہفت روزہ اخبار جاری کیا۔ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو اس کا آخری شمارہ اس وقت شائع ہوا جب تقسیم ہندوستان کے موقع پر امرتسر میں ہونے والے فسادات کی لپیٹ میں شیخ الاسلام کا خاندان، پریس، اخبار اور کتب خانہ بھی آ گیا تھا۔ شیخ الاسلام امرتسر سے ہجرت کر کے لاہور اور گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے سرگودھا تشریف لے گئے جہاں مارچ ۱۹۴۸ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء سے یکم اگست ۱۹۴۷ء تک شائع ہونے والے بیشتر شماروں میں قادیانی مشن کے عنوان سے ردقادیانیت پر تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں جو تحریک ختم نبوت ۱۹۰۳ء سے ۱۹۴۷ء تک کا معاصر ریکارڈ ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کس وقت قادیانی حلقوں میں کیا ہو رہا تھا، اور اہل اسلام کی طرف تحریک ختم نبوت کے کون کون سے کارکن قادیانیوں کے سرگرمیوں کا توڑ اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام کس کس انداز میں سرانجام دے رہے تھے۔

اس بندہ عاجز نے گذشتہ اٹھارہ برسوں سے اہل حدیث کے شماروں کے کو اکٹھا کرنے کا کام جاری رکھا ہوا ہے اور اللہ تعالی کی عنایات بے پایاں کے طفیل بیشتر شمارے (اصل، یا فوٹو کاپی، یا ای کاپی، کی صورت میں) مجھے مل چکے ہیں والحمدللہ۔ اور ان میں موجود ردقادیانیت اور تحفظ ختم نبوت پر مشتمل مواد اس بندہ عاجز نے کمپوز بھی کر لیا ہے جو کم وبیش ساڑھے چار ہزار صفحات کو محیط ہے۔

تحریک ختم نبوت کے نام یہ سلسلہ کتب چونکہ ۱۹۱۲ء تک محدود ہے، اس لئے اہلحدیث امرتسر کے سن آغاز سے آخرِ ۱۹۱۲ء کے شماروں میں سے ردقادیانیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تحفظ ختم نبوت سے متعلق مواد قادیانی مشن (۱)، قادیانی مشن (۲)، قادیانی مشن (۳) کے نام سے اس سلسلہ کتب میں شامل کیا جارہا ہے۔ ان تینوں جلدوں ں کی مجموعی ضخامت تقریباً ۱۴۵۰ صفحات ہے۔

ان تین جلدوں میں ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۲ء تک ہونے والے مناظرے، جلسے، مباحثے، مباہلے، تردیدی اور اثباتی مضامین، معاصرانہ چشمک، وغیرہ سب کچھ ہے جو اہل حدیث امرتسر میں رپورٹ ہوا۔ (یقیناً اس دور میں ایسا مواد بھی کچھ کم نہیں ہے جو اہل حدیث میں رپورٹ نہیں ہوا، اور اس دور کے دیگر رسائل واخبارات میں رپورٹ ہوتا رہا ہے) تاہم جو چند شمارے نہیں تا حال نہیں مل سکے ان میں موجود مواد شامل اشاعت نہیں کیا جا سکا۔

جلد ہذا (جو ۱۳۔ اگست ۱۹۰۳ء سے تا ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے دستیاب شماروں پر مشتمل ہے) جن کارکنوں کی تحریروں اور کاوشوں کا احاطہ کر رہی ہے ان میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، حافظ محمد یوسف امرتسری، مولانا محمد منیر خان بنارسی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابو نعیم عبد العظیم حیدرآبادی، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولوی ابو عبد اللہ رفیع اللہ سیالکوٹی، حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر، مولوی ابو المسیح احمد الدین سیالکوٹی، مولوی عبد الکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری (ساہیوال پاکستان)، منشی غلام احمد اخگر امرتسری، خواجہ غلام الثقلین چیف جج مالیر کوٹلہ، منشی منور علی مینیجر عصر جدید، مولانا عبد العزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولوی اللہ دتا ٹہل ضلع سیالکوٹ، مولوی عبد اللہ مدرسہ اسلامیہ امروہہ، قاضی ظہور الحسن سھوارہ ضلع بجنور، مولوی عبد اللہ محرر تحصیل ضلع ڈیرہ غازی۔ مولانا رفعت اللہ خان شاہ جہان پوری، منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی سعد اللہ لدھیانوی، حکیم محمد حسن خان لدھیانوی ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی وغیرھم شامل ہیں۔

یاد رہے اس جلد میں شامل کہ مولانا ثناء اللہ کی تحریریں تحریک ختم نبوت کی بیسویں جلد میں بھی نقل ہو چکی ہیں۔ تاہم امید واثق ہے کہ قارئین انہیں قند مکرر جان کر حظ اٹھائیں گے۔

والسلام: **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

اخبار اہل حدیث امرتسر کے پہلے شمارے میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ نے

مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی

کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں لکھا مولانا بٹالوی کو گورنمنٹ کی طرف سے دربار دہلی کا تمغہ ملا ہے، مگر افسوس کہ گورنمنٹ قدر دان نہیں ورنہ کیا بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے مخلص دوست کی عزت نہ کرتی؟ جو بقول اس کے تمام دنیا کو گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے سے روک رہا ہے آج جو کچھ گورنمنٹ کو اوج اقبال حاصل ہے وہ صرف اسی لئے ہے کہ میرزا قادیانی اس کے زیر حکومت اپنی مسیحائی پھیلا رہا ہے اور خدا نے اسے الہام دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے۔

پھر گورنمنٹ کا کیا انصاف ہے کہ ایسے مخلص کی جس کے وجود باجود سے گورنمنٹ کی سلطنت اس وقت قائم ہے قدر نہیں کرتی؟ حالانکہ اسکا الہام بھی ہے لك خطا ب العزة یعنی تجھے کوئی نہ کوئی عزت کا خطاب ملے گا۔ بجائے اس کے اس کے مخالف کی اس قدر عزت کرتی ہے کہ اعزاز پر اعزاز دیتی ہے دربار دہلی میں بلاتی ہے، تمغہ دیتی ہے۔ جس سے یہی نہیں کہ ایک مخلص کی حق تلفی ہے بلکہ ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ مولوی محمد حسین کی ایسی عزت افزائی میں مرزا صاحب کے ایک بڑے الہام کی تکذیب لازم آتی ہے وہ یہ ہے

انی مهين من ارا د اهانتك۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو تیری ہتک کرنے کا ارادہ کرتا ہے میں (خدا) اس کی ہتک کرونگا۔

گو یہ الہام مولوی محمد حسین پر آج تک پورا نہیں ہوا، مگر خطرہ ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ایسی ہی بے پرواہی اور اپنے مخلص کی بے قدری کی تو خود گورنمنٹ کے حق میں یہ الہام صادق نہ ہو جائے۔ مرزا صاحب افسوس نہ کریں؛

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر اول جلد اول ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۶، ۷)

مرزا قادیانی، عدالت میں (۱)

ان دنوں گورداسپور کی عدالت میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا قادیانی اوران کے مریدوں کے درمیان مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی۔ عدالتی کاروائی کی ایک رپورٹ نامہ نگار ہفت روزہ اہل حدیث کی زبانی منقول ذیل ہے۔ بہاء

۱۲، ۱۳، ۱۴، اور ۱۶ نومبر (۱۹۰۳ء) کو مرزا صاحب کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ لکھے ہیں، یہ الفاظ نہایت حقارت آمیز ہیں جن سے میری سخت حقارت ہوئی۔

یہ دعوی کتاب مواہب الرحمٰن پر ہے جو مرزا صاحب پر تو بحیثیت مصنف کے ہے اور حکیم فضل الدین پر بحیثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔

پیادے کے آواز دینے پر کہ، مرزا غلام احمد حاضر ہے؟ سامعین کی نظریں لگ گئیں کہ، وہ آتے ہیں، یہ آتے ہیں، انگلیاں سر اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں۔

مرزا جی تو حاضر عدالت ہو گئے مگر حکیم فضل دین سخت بیمار تھا۔ اس کی بابت عذر کیا گیا اور حاضری سے معافی کی درخواست کی گئی۔ مگر عدالت نے منظور نہ کی، بلکہ کہا کہ وہ خود عدالت کے روبرو اپنے وکیل کو سیاہ سفید کا اختیار دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بڑھے میاں (حکیم فضل دین) کو ایک مصنوعی ڈولی پر بٹھا کر شہر گورداسپور سے حاضر عدالت کیا گیا۔ اس بے چارے کی یہ حالت تھی کہ دستخط بھی نہ کر سکا، آخر انگوٹھا لگا کر اپنے سیاہ سفید کا مختار وکیل کو کر گیا۔ ایسی حالت میں بڑھے کی یہ کیفیت ہو کہ: اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند، کچہری میں مارا مارا کھینچا پھرے مگر کیا کریں پیرو مرشد کی تابعداری۔ آہ:

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا مجھے
اے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

مستغیث (مولوی کرم الدین جہلمی) کی طرف سے چار گواہ گذرے۔ پہلا گواہ مستغیث نے بابو محمد علی ایم اے، مرزا کے اڈیٹر کو گذارا جس کی شہادت اس امر کی تھی کہ یہ کتاب (مواہب الرحمٰن) مرزا جی کی تصنیف ہے یا نہیں؟ جس کا جواب بابو صاحب نے محض رعایت اور جانب داری سے یہ دیا کہ میرے خیال میں یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے (کیا ہی بچاؤ کی بات ہے)۔ یہ بھی پوچھا گیا کہ ضلع جہلم میں جو مستغیث کا وطن ہے یہ کتاب مرزا صاحب وہاں شائع کی یا نہیں۔ جس کا جواب بابو صاحب نے دیا کہ مجھے معلوم نہیں (کیوں بابو جی! آیت قرآنی لا تکتموا الشھادۃ، گواہی مت چھپاؤ) کے یہی معنی ہیں؟ مسیح موعود کی تعلیم کا یہی اثر ہے؟

دوسرے گواہ ملک تاج الدین صاحب اہلمد ضلع جہلم گذرے تھے جن کی شہادت کا مطلب یہ تھا کہ مستغیث صاحب عزت وحیثیت رئیس ہے۔

تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری گذرے جن کی گواہی پر مرزا اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔ آپ نے مستغیث کی حیثیت عالمانہ کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتلایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو تمام برائیوں کو شامل ہے پھر ایک عربی کا شعر سنایا کہ:

مررت على اللئيم يسبّني
فمضيت ثم و قلت لا يعنينى

نیز مرزا جی کی اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا میں ذلیل وخوار ہے۔

ان سے بعد مولوی اللہ دتا صاحب ساکن سوہل ضلع گورداسپور کی اسی مضمون پر شہادت ہوئی۔اور مرزا کے وکیل کو کہا گیا کہ جرح کرو۔اس نے جواب دیا کہ آج میں تیار نہیں کل جرح کرونگا۔ چنانچہ ۱۳، ۱۴، ۱۶ تاریخوں میں مستغیث پر جرح ہوکر ۱۵ دسمبر مقرر ہوئی۔

ایک لطیفہ یہ ہوا کہ مرزا کے وکیل نے اخبار کرزن گزٹ دہلی پیش کیا اور یہ کہا کہ مولوی لوگوں کی کچھ عزت اور حیثیت نہیں ہوتی۔دیکھئے یہ ایک نامی اخبار ہے جس میں مولویوں کی نسبت کیسے حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔اسکے جواب میں مستغیث نے کہا کہ یہ بھی مرزا ہے اور وہ (اڈیٹر کرزن گزٹ مرزا حیرت دہلوی) بھی مرزا ہے اس لئے یہ دونوں علماء کو برا کہتے ہیں۔ان دونوں کے سوا اور کوئی علماء کو برا نہیں کہتا۔ علاوہ اس کے اگر سب مولوی اس میں شامل ہیں تو مولوی نور الدین مولوی احسن امروہی، مولوی عبدالکریم بلکہ خود مرزا صاحب بھی تو مولوی ہیں۔تو کیا یہ بھی برے اور بے حیثیت ہیں؟

مگر ہمارے خیال میں کرزن گزٹ جن مولویوں کی مذمت کرتا رہا ہے وہ صرف مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے مولوی ہیں اس لئے اڈیٹر کرزن گزٹ ہمیشہ لکھتا رہا ہے کہ ہماری مراد وہ مولوی ہیں جو دین بد نیا فروش ہیں، نہ کہ متقی صالح اور پرہیز گار جو حقیقی وارثان انبیاء کہلانے کے حقدار ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی پارٹی نے جب ان قرائن اور اشارات کو نہ سمجھا تو آخر اڈیٹر گزٹ نے ۲۳۔ اگست سنہ رواں میں کے پرچے میں مرزا کو کھلے لفظوں میں مباحثہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ لاہور میں آکر مجھ سے مباحثہ کرلو۔میں دو ہفتہ تک اس نوٹس کا انتظار کرونگا۔

تعجب ہے کہ ایسے صریح اور صاف قرائن کے ہوتے ہوئے بھی ایسے سمجھ دار کرزن گزٹ کی تحریروں کو دیگر علماء کی طرف کررہے ہیں۔

افسوس ہے کہ ۱۶ نومبر کو جب کہ مقدمہ پیش تھا مرزا صاحب بھی بیمار ہوگئے تو وکیل نے عذر کیا کہ مرزا صاحب کو عدالت سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب لحاف لے کر پڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ خدا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اختتام مقدمہ تک تو کم از کم بخیریت رکھے۔

کی دعا حق سے بڑھے اور شرارت تیری
خیر خواہوں نے تری خیر بھی چاہی کیسی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر دوم، جلد اول، ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳-۴)

مرزا قادیانی کھل کھیلے

خدا کی شان تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ علمائے کرام کہتے تھے کہ مرزا نبوت کا مدعی ہے تو مرزائی بلکہ خود مرزا، خود بدولت بھی ایک مصنوعی شعر پڑھ دیا کرتے تھے:

من نیستم رسول و نیآوردہ ام کتاب۔ یعنی میں اللہ کا رسول نہیں۔....

مگر اب صاف اور کھلے لفظوں میں نبوت اور رسالت کے القاب مریدوں کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور خود بدولت سنتے ہیں، بلکہ سن کر جاموں میں نہیں سما سکتے۔

ہم اس موقعہ پر قادیانی اخبار الحکم کا ایک غیر معمولی پرچہ مورخہ ۳ دسمبر سنہ رواں نقل کرتے ہیں۔ ناظرین اس کے بیان اور عبارت رواں کو دیکھیں کہ ان دجاجلہ نے دجال اکبر کو کہاں تک پھلایا ہے اور موٹا کیا ہے۔ و ھو ھذا :

امۃ النصیر کا انتقال

(قادیانی اخبار میں لکھا ہے) اگر چہ موت ایک ایسا ناگریز راہ ہے جس پر ایک کو آگے پیچھے جانا ضروری ہے اور بظاہر یہ خبر ایک معمولی خبر ہے، اور اس کے لئے خاص پرچہ کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ مگر اصل یہ ہے کہ انبیاء و رسل کی زندگی کا ہر واقعہ، ان کا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، ان کے در و دیوار، ان کے زن و فرزند، اپنے اپنے رنگ میں آیۃ اللہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آیات کی تلاوت کے لئے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی) کی زندگی کے پیش آمدہ واقعات کو شائع کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

عزیزہ معصومہ ۲۸ جنوری کی صبح کو پیدا ہوئی تھیں اور پیدا ہونے سے پہلے حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کو دو بجے شب کے قریب غاسق الہام ہوا، جو انہی ایام میں شائع ہو چکا تھا۔ اور اسی وقت آپ نے ایک رؤیا بھی دیکھا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت ام المومنین (مرزا کی بیوی) کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔

...حضرت اقدس کو ..بھی عرصہ ہوا الہام ہو چکا ہے کہ بعض بچے کم عمری میں ہی فوت ہونگے، تو عزیزہ امۃ النصیر بھی اس الہام کے موافق کم عمری میں فوت ہونے والی اولاد میں شامل ہو کر حضرت حجۃ اللہ کی اس پیش گوئی کو پورا کرنے والی ٹھہری ہیں۔

خاندان رسالت اور سلسلہ احمدیہ کیلئے یہ صدمہ جانکاہ ہے اللہ تعالی.. خاندان رسالت کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس پرچہ کی عبارت اور الفاظ جو بتلا رہے ہیں کسی شرح یا حاشیہ کے محتاج نہیں۔ کیا کوئی لفظ باقی بھی ہے جس سے ہم کسی نبی یا رسول کا ذکر کریں۔ انبیاء، رسل، خاندان رسالت وغیرہ سب موجود ہے، باوجود اس کے پھر بھی دجاجلہ کہتے ہیں کہ دجال اکبر (مرزا) کو دعوی نبوت نہیں۔

اللہ اللہ! ایک زمانہ وہ تھا کہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری کے مقابلے پر مرزا نے مان لیا تھا کہ میری تحریروں میں جو اپنی نسبت نبی یا رسول کے الفاظ ہیں جن سے لوگوں نے مجھ کو مدعی نبوت سمجھا ہے میں ان کو کاٹ دونگا۔ چنانچہ ان کو لکھنا پڑا تھا کہ: من نیستم رسول و نیاورہ ام کتاب۔ مگر آج یہ ترقی ہے کہ بجز رسالت اور خاندان رسالت کے کوئی لفظ ہی نہیں ملتا۔ ترقی اسی کا نام ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے بے لاگ غیر متعصب دوستو اور علم کے مدعیو! سچ کہنا.. ثنی و فرادی ہو ہو کر کہنا، ہنوز کوئی کسر ہے، یا آپ کو خود بدولت کے رسول ماننے میں کوئی تردد ہے، یا خاندان رسالت سے مل کر اہل بیت ہوا چاہتے ہو؟

اب اس دختر نیک اختر کا (جس کو آیت بتلایا گیا ہے) ذرہ شان نزول بھی سنیئے ۔

مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں ایک پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے ہیں اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے۔ چنانچہ ۲۸ جنوری کو حرم سرائے میں دختر مذکورہ کا نزول ہوا اس پر مرزا جی اور ان کے خاندان رسالت اور لنگر کے ٹکر کھانے والوں کو سخت رنج ہوا جس کی تلافی اور تعزیت کو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

مرزا صاحب کادیانی کو مبارک

۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب کے حرم محترم کے ایام وضع چونکہ قریب تھے اس لئے انہوں نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو اسی تاریخ شائع ہوئی تھی..لکھا کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے اور پانچویں بیٹے کی خوش خبری دی ہے ۔ ہر چند مرزا صاحب نے قیافہ شناسی اور طبی نشانات سے جو عموماً عورتوں اور دائیوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں، کام لیا ہوگا، تاہم خدا کی پاک کتاب کا ارشاد و لا یعلم ما فی ا لار حام کون غلط کر سکے ۔چنانچہ ۲۸ جنوری کو ۴ بجے صبح مرزا صاحب کے محل سرائے میں دختر نیک اختر پیدا ہوگئی ہر چند مرزا صاحب کو تو اس کا رنج ہوگا اور ہونا بھی چاہیے ۔

مگر انجمن نصرت السنہ مبارک باد کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ گو آپ کی پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہیں ہوا لیکن راستہ تو صاف ہو گیا کسی روز لڑکا بھی ہو جائے گا۔ اس لئے کسی مخالف کا پیسہ اخبار ہو، یا عام اخبار، ملا جعفر لاہوری ہو یا کوئی اور، یہ حق نہ ہوگا کہ مرزا صاحب پیش گوئی جھٹلا وے ورنہ انجمن نصرت السنہ اس پیش گوئی کی نظیر مرزا صاحب کی پہلی پیش گوئیوں میں دکھا دے گی ۔خبر دار

دختر نیک اختر کی مبارک باد کے علاوہ انجمن ہذا اپنے صدق اور اخلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک دو مبارکیں اور عرض کرتی ہے کہ جہلم میں دو مقدمے جناب کی ذات پر قائم ہیں ایک کی پیشی ۱۷۔ فروری کو ہے اور دوسرے کی ۲ مارچ کو۔ پچھلے مقدمہ میں آپ کے نام نامی اور اسم گرامی پر وارنٹ جاری ہو چکا ہے جس کی تعمیل ۲ فروری کو ہوگئی ہوگی۔ مرزائیو گھبراؤ نہیں بلکہ اپنا ایجادی مصرع پڑھتے جاؤ:

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو

المشتہر: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرت سر چوک لوہگڈھ

ادیٹر اخبار اہل حدیث لکھتے ہیں: مگر افسوس ہے کہ وہ دختر نیک اختر ایک ہی سال میں اپنے باپ بلکہ اسکے تمام متعلقین کو دائمی مفارقت دے گئی جس پر ہمیں افسوس ہے ہم چاہتے تھے کہ مرحومہ کو زندگی نصیب ہوتی اور اگر اس کی اجل آ ہی چکی تھی تو اس کے باپ کو اس کے بدلے لے لیا جاتا تو بڑی خوشی سے تمام دنیا سے خس کم جہاں پاک کا ایک نعرہ سننے میں آتا مگر حکم خداوندی بالکل سچ ہے..

لن یؤخر اللہ نفساً اذا جاء اجلھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی عدالت میں (۲)

(اخبار اہل حدیث کا نامہ نگار بتاتا ہے) مرزا قادیانی کے مقدمہ کی تفصیل اور کیفیت تو ہم پہلے نمبروں میں بتلا چکے ہیں۔ مولوی کرم الدین جہلمی کے حق میں اس نے کذاب لئیم اور بہتان عظیم وغیرہ الفاظ اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھے ہیں جن کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف نے ایک استغاثہ لائیبل ہتک عزت کا دائر کیا تھا جس کی مختلف پیشیاں ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹ دسمبر کو بھی مقدمہ ہوتا رہا۔ ان تاریخوں میں استغاثہ کے گواہوں پر جرح ہوتی رہی۔ دو روز تو مولوی غلام محمد قاضی چکوال، اور مولوی محمد جی قاضی جہلم اور بابو برکت علی منصف بٹالہ وغیرہ کے بیان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرح ہوتی رہی۔ مگر مرزائی پارٹی اور دیگر ناظرین مقدمہ کو ایک خاص گواہ پر نظر تھی کہ جس طرح ہو سکے اس کی جرح سنیں یعنی مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ چنانچہ اس تماشہ کے لئے دور دور سے مرزائی گروہ جمع ہو رہے تھے اور خوب افواہیں اڑا رہے تھے کہ آج مولوی ثناء اللہ سے حضرت عیسیٰ کی وفات منوا لی جائے گی ۔مسئلہ جہاد بھی (جس کے مرزا جی کو عموماً خواب آیا کرتے ہیں) آج ہی صاف کرایا جائے گا۔اسی لئے جب مولوی صاحب موصوف کے پیش ہونے کا ذکر ہوتا تو حاکم کو یہ کہہ کر کہ ان پر تو ہم نے بہت سی جرح کرنی ہے، التواء کرا دیتے ۔

خیر اللہ اللہ کر کے ۱۷ دسمبر (۱۹۰۳ء) کو مولوی (ثناء اللہ) صاحب پر مرزا کے وکیل نے جو مرزا جی کا راسخ الاعتقاد مرید ہے، مع دیگر دو مرید وکیلوں اور مرزائی مولویوں کے جو وکیلوں کی مدد کو کمر بستہ تھے، جرح شروع کی ۔

مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے شہادت میں لکھایا تھا کہ کذاب کے معنی ہیں بہت جھوٹ بولنے والا۔جس کی عادت عموماً جھوٹ بولنے کی ہو۔

اب معنی کو خفیف کرنے کی نیت سے مرزائی وکیل نے پہلا سوال یہ کیا ، مولوی صاحب یہ بتلایئے کہ قرآن شریف کے فارسی اور اردو ترجمے تمام صحیح ہیں ۔ان مصنفوں نے جو لعنت کا ترجمہ کیا ہے، صحیح ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا، صحیح بھی ہے اور بعض جگہ تساہل بھی ہے۔

پھر انہوں نے ایک فہرست ان الفاظ کی پیش کی جو استغاثہ میں تھے یعنی کذاب بہتان وغیرہ جن کا ترجمہ مترجموں نے عموماً دروغ گو یا جھوٹا کیا ہوا تھا ، نہ کہ بسیار دروغ گو اور بہت جھوٹا جو ان کا اصلی ترجمہ ہے۔

اس فہرست کی تصحیح یا تغلیط سے تو سوال نہ کیا بلکہ یہ پوچھا کہ آیا یہ فہرست اصل سے مطابق ہے۔

مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں۔

اس سے بعد مشکوۃ ،ترمذی، ابوداؤد، تفسیر کبیر وغیرہ کی بعض عبارتیں جو وہ اپنے مدعا کو بزعم خود مفید جانتے ہیں پیش کر کے مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے پڑھوائیں اور ترجمہ کروایا۔ان میں سے ایک حدیث خاص قابل ذکر ہے جس کے جواب پر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی جماعت نے نہایت استعجاب سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا تھا اور دھمکایا تھا کہ آپ کی علمیت پبلک دیکھے گی۔وہ حدیث معراج کے متعلق ہے جس میں آنحضرتﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جو اپنے جبڑے چیر رہا تھا۔اس کی بابت فرمایا کہ کذاب یحدّث بالکذ بته اس سے مطلب مرزائی جماعت کا یہ تھا کہ ایک دفع جھوٹ بولنے سے بھی ایک آدمی کذاب ہوجاتا ہے۔جسکا مطلب یہ ہے کہ کاذب اور کذاب میں مرزاجی کامشن فرق نہیں جانتا۔مگر مولوی صاحب نے جب اس کا صحیح مطلب بیان کیا تو حیران وششدر رہ گئے۔

آپ (ثناءاللہ) نے فرمایا کہ ان الفاظ میں یحدث کالفظ بظاہر مضارع ہے مگر معنی میں یہ ماضی استمراری ہے۔معنی حدیث کے یہ ہیں کہ کذاب کی تشریح آنحضرتﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ جو عموماً جھوٹ بولا کرتا تھا۔

یہ سن کر مرزائی وکیل نے مع مرزائی علماء کے ضحك الخجل سا کیا،

تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ مضارع بمعنی ماضی استمراری قرآن شریف میں بکثرت آیا ہے مگر افسوس ان کو حوصلہ نہ ہوا کہ اس کی نظیر پوچھتے شائد مولوی صاحب موصوف یہ آیت سناتے کہ

ولاکن الشیاطین کفروا یعلّمون النّاس السّحر الآیۃ (البقرہ:۱۰۲)۔

غرض اسی طرح کے اور بھی بہت سے سوالات کئے گئے،تو وقت ختم ہونے پر بوجہ تعطیل جمعۃ الوداع کے ۱۹ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

پیش ہوتے ہی حاکم نے سوال کیا کہ مولوی صاحب پر ابھی کتنی جرح باقی ہے۔مرزائی وکیل نے کہا کہ ابھی تو دوسو کتاب ان پر پیش ہوگی۔اور واقعی اس روز سامان بھی بہت کچھ لائے تھے مگر حاکم نے جو ایک بیدار مغز تجربہ کار ہیں،سمجھا کہ اس طرح تو شاید یہ لوگ میرا اور مولوی صاحب کا بہت سا وقت لیں گے،فرمایا کہ اس وقت جرح بند کی جاتی ہے،اور فرد جرم لگانے کے بعدتم کو اختیار دیا جاوے گا کہ تم مولوی صاحب پر جرح کرلو۔چنانچہ اس مطلب کے لئے ۱۳ جنوری مقرر ہوئی اور مولوی صاحب کا خرچہ مبلغ آٹھ روپیہ دونوں فریقوں پر ڈالا گیا۔چنانچہ دونوں نے چار چار روپیہ اسی وقت پیش کردیئے مگر افسوس کہ مرزائی جماعت کو روپیہ دینے میں بہت تکلیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ایک تو یہ کہ ان کے مخالف گواہ کا خرچہ ان پر پڑا، دوئم یہ کہ اس وقت ان کے پاس روپیہ نہ تھا، مگر آخر کہیں سے لا کر پیش کرنا ہی پڑا۔

مخلوق بھی عجیب ہی متوہم اور خام خیال ہے کہ بات بات پر تفاول کر لیتے ہیں چنانچہ ایک روز مرزا جی مع اپنے دس بارہ مریدوں کے گاڑی پر لدے چلے آرہے تھے، تو ابھی باہر قدم رکھ کر زمین پر بیٹھے بھی نہ تھے کہ گھوڑے نے گاڑی توڑ دی اور دو پہیے لے کر بھاگ گیا اور باقی گاڑی کو الٹا گرا دیا۔ سخت افسوس ہوا کہ مرزا صاحب کی تمام کتابیں جن میں مسلمانوں کا قرآن شریف اور حدیث شریف بھی تھیں سب کی سب نیچے گر گئیں۔ بس اتنے ہی واقع سے ناظرین نے مرزا جی کے حق میں یہ فال سمجھی، جس کی تصدیق کرنے کو ہم تیار نہیں۔ ہاں اس بدفالی سے قطع نظر پوچھئے کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟ تو اس کا جواب ہمارعلم اور لیاقت بلکہ شان سے بعید ہے ہم کسی طرح نہیں کہہ سکتے۔ نہ ہی ہمارا کوئی حق ہے کہ دوران مقدمہ میں ہم رائے لگائیں جس کی بابت قانون انگریزی کے علاوہ آسمانی قانون خدا کی سچی کتاب قرآن شریف بھی مانع ہے کہ آئندہ کے واقعات کی نسبت کوئی رائے دی جاوے۔ مگر ہاں مرزا جی نے جو اس مقدمہ کی بابت اسی کتاب میں اپنی رائے بلکہ کشف اور الہام لکھا ہے وہ ہم بھی بتلاتے ہیں آپ لکھتے ہیں:

و رئیت کانی احضرت محاکمة کالما خوذین و رئیت انّ آخر امری نجاة بفضل رب العالمین۔ و لو بعد حین۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت میں ماخوذ ہو کر حاضر کیا گیا ہوں مگر انجام کار میری نجات ہوگی، گو کچھ مدت بعد، (مواہب الرحمن ص ۱۲۹)

اب اس عبارت کے کئی ایک پہلو ہو سکتے ہیں ایک تو یہی کہ میں بری ہو جاؤنگا چنانچہ غالب گمان ہے کہ مرزائی جماعت اس کے معنی یہی سمجھتی ہوگی۔ دوئم یہ کہ سزایاب ہو کر اپیل میں چھوٹ جاؤنگا۔ سوئم یہ کہ کچھ مدت سرکاری مہمان رہ کر مہمان خانہ سے نکل آؤنگا۔ مگر بغور دیکھا جائے تو عبارت مرقومہ میں ماخوذ کا لفظ پہلی توجیہہ کو پسند نہیں کرتا۔.. اگر یہ معنی ہوتے کہ صرف دوران مقدمہ کی تکلیف ہو ہوگی، اور بس اس سے بعد رہائی ہے، تو مرزا جی کو وہ گھبراہٹ نہ ہوتی جو انہوں نے خود ہی اسی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظاہر کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں

ما ر ئیت ا لّا سنة فاذا ظهر قدر الله على يد عدوّ مبين اسمه كر م الدين و انه هو الذى ر غب لا حراقى فى نا رٍ تضرم، و ضرار يعزم ۔ و اراد ان يسلب امننا و طمع فى عرضنا لنعد م كل العدم و اراد ان يجعل نها ر نا اغسى من ليلة دا جية الظلم فا حمة اللمم فنحت من عنده استغا ثة ۔ و اعدّ لا فرا س الو كا لة ا ثا ثه و جمعت ا لا حزا ب و شمر الثياب ۔ ليرمى كلّهم من قوس واحد السهام (موا هب الر حمن۔ ص ۲۹۔۱۳۰)

یعنی مرزا جی خواب دیکھنے کو (جس میں ماخوذ ہوکر حاضر عدالت ہوا تھا) ایک سال ہی گذرا تھا کہ اللہ کی تقدیر میرے دشمن کرم الدین .... نے ایک استغاثہ اپنے پاس سے گھڑ لیا...سپاہیوں کے لئے تمام اسباب جمع کیا۔

عبارت مذکورہ با لا صاف بتلا رہی ہے کہ مرزا جی کو مقدمے سے سخت گھبراہٹ ہے ایسی کہ روز روشن ان کی نظروں میں... سے زیادہ سیاہ ہو رہا ہے پس ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت سابقہ میں جو ماخوذ کا لفظ ہے اس کے یہ معنی مرزا صاحب کو بھی نہیں سوجھتے بلکہ کچھ اور ہیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۔ اگر مرزا جی کے اسماءگرامی پر نظر ڈالی جائے تو مطلب اور بھی واضح ہو جاتا ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ (ملائکہ) میں آپ کے کئی ایک نام ہیں آدم داؤد موسیٰ عیسیٰ ابراہیم یوسف وغیرہ۔غرض یہ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو بوجہ مشابہت ہر ایک نبی کے چونکہ بہمہ صفت موصوف سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تعریف میں ان کی زبان سے یہ شعر پڑھا جائے تو شاید بہت ہی موزوں ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن یوسفی مشابہت کے پورا ہونے میں جو کسر ہے وہ کسی مقدمہ میں حسب پیش گوئی مرزا پوری ہوگئی تو اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرادی جائے گی جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبس یوسف دم عیسی ید بیضاداری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

گو ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرزا صاحب کو دنیا و آخرت میں وقت دے اور ان سے اپنے دین کی خدمت لے اور اپنی رضا کے کاموں کی توفیق عنایت کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۔۶)

☆ ضلع گجرات میں طاعون بالکل نہیں ہے۔

شائد سب کے سب مرزا قادیانی کے مرید ہو گئے ہونگے کیونکہ بقول مرزا صرف اس کے مرید طاعون سے بچیں گے۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷)

مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آج کل ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین ایک سوبیس صفحوں کی اردو عربی میں شائع کی ہے۔ مضمون حسب معمول وہی حضرت مسیح سے رقابت۔ وہ مرگیا میں زندہ ہوں۔ میں ایسا ہوں یہ ہوں، وہ ہوں۔ ان باتوں کے علاوہ خاص مضمون جس کے نام پر یہ کتاب لکھی گئی ہے ایک افغانی کا سنگسار ہونا ہے جو مرزا سے بیعت کر کے افغانستان میں مرزائی مسیحائیت پھیلانے پر کمر بستہ ہو کر گیا تھا۔ جس کو بقول مرزا، امیر صاحب والی کابل نے بفتوی علماء افغانستان سنگسار کر دیا اس واقع کو مرزا جی نے بڑے رنگ آمیزی الف لیلی کی طرز پر لکھا ہے اور امیر صاحب پر بہت جھلائے ہیں اور مسیحائی کا دم مارا ہے کہ اس نے میرے خلیفہ ملا عبد اللطیف کو ناحق شہید کروا دیا امیر بڑا ظالم ہے سنگ دل ہے سفاک ہے وغیرہ۔

اصل وجہ قتل بقول، تو جان نہ جان میں تیرا مہمان، یہ بتلائی ہے کہ امیر صاحب نے سن لیا ہوگا کہ میں (مرزا قادیانی) جہاد کا مخالف ہوں اور ملا مذکور بھی جہاد کی مخالفت کرتا تھا اس لئے افغانستان کے ملاؤں نے ان کی نسبت فتوی کفر لگا کر سنگسار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرادیا پھراسی ضمن میں لگے ہاتھ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی پر بھی لے دے کرڈالی ہے فتنہ انگیز شرانگیز وغیرہ الفاظ سے اشارہ کرکے لکھا ہے کہ اسی نے امیر کو جاکر میری کتابوں کا مضمون بتلایا ہوگا کہ میں جہاد سے مسلمانوں کوروکتا ہوں۔ واقعی اس کے تو ہم بھی قائل ہیں کہ اگر مرزاصاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے تو خدا جانے مسلمان آج کیا کچھ کرگذرتے... کے پاس بھی تو آخر چھ کروڑ فوج اور بھس کے بارود پڑے تھے سچ پوچھو گورنمنٹ پر مرزاجی بڑا ہی احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد سے روک رکھا ہے مگر کیا ہی افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے مرزاجی کی کچھ بھی قدر نہیں۔ مرزاصاحب بار بار احسان نہیں بلکہ اپنی خدمت پیش کرکے دست دراز کرتے ہیں کہ جس طرح ہوسکے گورنمنٹ کوئی نظر عنایت کرے اور بار بار عرض کرتے ہیں کہ مجھ کو مسلمان محض س وجہ سے برا جانتے ہیں کہ میں جہاد سے روکتا ہوں اس پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی قدر نہیں۔ آہ:

بجرم عشق تو ام کشتہ اند ، غوغا ئیست
تو نیز بر سر بام آ عجب تماشا ئیست

مگر گورنمنٹ ہے کہ سب لوگوں کو جوادنی سے سرحدی لڑائیوں میں شریک ہوکر گاؤں دوگاؤں بھی گورنمنٹ کو فتح کرادیتے ہیں، خطاب دیتی ہے مگر ایں جانب کوئی توجہ نہیں حالانکہ انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے روشن خیال سکرٹری حکیم محمد دین صاحب نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ مرزاصاحب قادیانی کو اور نہیں تو خناس کا خطاب تو ضروری گورنمنٹ عنایت کرے، مگر افسوس صدائے برنخواست

خیر یہ تو مرزاصاحب کی جانب سے شکایتی الفاظ تھے، اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مرزاصاحب نے گورنمنٹ کو کوئی نابالغ بچہ تصور کر رکھا ہے یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بھی کسی ریاست کی راجہ ہے، یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ وائسرائے بہادر یا خود شاہ معظم بھی مصر کے اس گورنر جتنی عقل کے مالک ہیں جسکی بابت شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے شکایت کی کہ بوجہ امساک باراں کپاس جل گئی ہے خراج میں تخفیف کی جائے تو حضور نے جواب دیا کہ کپاس کیوں بوئی تھی... بوتے تو نقصان نہ ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ اگر آپ کی تعلیم کا اثر مسلمانوں پر ہوتا تو آج ضرور تصویر کا رخ اور ہوتا مگر خیریت سے آپ کی سنتا کوئی نہیں غور تو کیجئے کیسی معقول تقریر ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب امیر کو میرے کتابوں کا حال سنا آئے ہوں گے، بس وہ مجھ سے اس لئے بیزار ہیں۔ کیا ہی ابلہ فریبی ہے واقعات کو محض اپنے قیاس سے گھڑ لینا آپ ہی کا حصہ ہے کیوں نہ ہو آپ مسیح بھی تو ہیں علاوہ اسکے اگر مولوی صاحب نے آپ کی کتابوں سے جہاد کی ممانعت دکھا کر امیر مرحوم کو آپ سے رنجیدہ کرادیا تھا تو خود ان سے کیوں رنجیدہ نہ ہوئے۔ انہوں نے بھی تو اقتصاد فی مسائل الجہاد لکھا تھا جسکے آپ خوشہ چین ہیں۔ وہ تو کسی قدر مدلل بھی ہے آپ کی تقریر پر تو بجز آنجناب کی اپنی ہی وحی اور الہام کے کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ یہ کیا مولوی صاحب موصوف کے دماغ پر خدانخواستہ کوئی آفت پہنچی تھی کہ جہاد کی ممانعت سے امیر صاحب کو آپ سے کشیدہ خاطر کراتے اور خود ان کو اندیشہ نہ ہوتا کہ میں نے بھی تو اقتصاد فارسی میں لکھ کر افغانستان بھیجا ہوا ہے۔

ناظرین یہ ہیں مرزاجی کی بھول بھلیاں جن سے گورنمنٹ کو بھاندنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ:

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

خدا نے جس قوم کو حکومت دی ہے سمجھ بھی دی ہے اس کی روزافزوں ترقی ہی اس کی سمجھ اور لیاقت کی کافی دلیل ہے۔ پھر کیا ممکن ہے کہ آپ کے اتنا کہنے سے کہ مسیح موعود کا فتویٰ ہے کہ دین کیلئے جہاد آج کل منع ہے گورنمنٹ آپ کی ممنون ہو جائے گی۔ افسوس ہے کہ آپ کے دام افتادہ مریداتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو آپ کی تشریف آوری کا نتیجہ ہے کہ دینی جہاد کی ممانعت ہوگئی۔ کیا اس سے پہلے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے جہاد ہوتا تھا؟ کیا خفیہ اسلام کے مخالفوں کے اعتراضات کی پختگی ہے۔ حضرت سنیئے! یہاں آپ کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے ہی سے بتلایا ہوا ہے

افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔

(کیا تم لوگوں کو زور سے مومن بنانا چاہتے ہو؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں معلوم مرزا صاحب نے کیا سمجھ رکھا کہ گورنمنٹ جہاد کی ماہیت سے واقف نہیں ۔ سنیئے حضرت ہم بتاتے ہیں کہ جہاد کیا ہے ۔ جہاد ایک خدا کی رحمت ہے اور کل نبیوں کی تعلیم ہے جس مذہب اور کتاب میں جہاد نہ ہو وہ مذہب ذلیل ہے اور وہ کتاب ردّی کے صندوقوں میں ڈالنے کے قابل ہے بھلا ایسے مذہب کو لے کر کوئی کیا کرے گا جو دشمنوں کی ایذاؤں کی مدافعت بھی نہ بتلائے اور اپنے پیرؤوں کو روز افزوں ذلت ہی میں دیکھنا پسند کرے ۔ دانا تو ایسے مذہب اور ایسی کتاب کو دور سے سلام کریں گے قرآن بتلاتا ہے غور سے سنو اور اس رحمت الٰہی کا نام ذرہ سوچ کر لیا کرو اذن للذین یقا تلون با نھم ظلِموا و انّ اللہ علی نصرھم لقدیر (الحج : ۳۹) بیشک جن لوگوں کو ستایا گیا ہے ان کو اذن ہے کہ بھی ہاتھ اٹھائیں اللہ تعالی انکی مدد کرنے پر قادر ہے)

ہم آئندہ کسی نمبر میں جہاد پر مفصل بحث کر کے مخالفین کے اعتراضات کی بھی قلعی کھولیں گے اور دکھاویں گے کہ کل دنیا قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کر رہی ہے مگر ناخلف شاگرد کسی طرح استاد سے اکڑ کر .... ایک بڑے مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی مسیحائی کے ثبوت میں حضرت مسیح سے ۱۲ مشابہتیں بتلائی ہیں جن میں سے ایک دو خاص قابل ذکر ہیں ایک تو یہ کہ جیسے حضرت مسیح قیصر روم کے ماتحت پیدا ہوئے تھے میں قیصر ہند کے ماتحت ہوں پھر وہی کچی خوش آمد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارا قیصر اس قیصر سے بہت اچھا ہے ۔ بہت خوب ۔ پھر کہتے ہیں کہ جس طرح مسیح بغیر جہاد کے تشریف لائے تھے میں بھی بغیر جہاد کے آیا ہوں ۔ اس مشابہت میں تو مرزا جی نے اپنے دل کا راز داناؤں کے سامنے ظاہر کر دیا ۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ ہاں واقعی آپ کی اس مشابہت سے جو مراد ہے اسی پر گورنمنٹ کی خاص نظر ہے کیونکہ گورنمنٹ سے انجیل میں حضرت مسیح کا وہ فقرہ مخفی نہیں ۔ غور سے سنو!

مسیح فرماتے ہیں ، اور آپ ہی کو فرماتے ہیں ، یہ مت سمجھو کہ میں دنیا میں صلح کروانے آیا ہوں ۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں ۔ انجیل متی ۱۰ باب کی ۳۴ ۔

اور اگر مسیحی لڑائیوں اور جہاد کا زیادہ ثبوت چا ہو تو اپنے خلیفہ راشد حکیم نور الدین سے پوچھیئے اور اگر وہ بھی منکر ہوں تو فصل الخطاب بمقدمۃ اھل الکتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سامنے رکھ کر پوچھئے کہ یہاں پر آپ نے کیا غضب مارا ہے کہ مسیح کی لڑائیاں لکھ دیں ہیں جن سے لازم آتا ہے کہ میں بھی لڑائیوں اور جہاد میں مبتلا ہوں میں تو آج تک یہی کہہ کر گورنمنٹ سے اپنے راز مخفی رکھتا تھا کہ میں خونی مسیح نہیں ہوں بلکہ اسرائیلی مسیح کی طرح بالکل منکسر المزاج ایک سن کر کر سو کہنے والا، مگر آپ نے ڈبویا کہ حضرت مسیح کو ہی جہادی اور خونی مسیح لکھ مارا۔ اب تو ضرور ہے کہ یا تو ہمیں مسیحیت کا دعوی چھوڑوں یا جہاد کروں۔ صورت اول تو ممکن نہیں کیونکہ مسیحائی چھوڑی تو رہا کیا، تم بھی فوراً مجھ سے چلتے بنو گے، ہو نہ ہو تو دوسری صورت ہی اختیار کرنی پڑے گی مگر اس کے لئے ابھی وقت نہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

ہمارے ہم عصر

آج کے پرچہ کے ساتھ ایک ٹریکٹ عقاید مرزا، اور کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کا افتراء، جو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے دوبارہ چھپوایا ہے مفت تقسیم ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے تمام نہیں تو مشتے نمونہ از خروار، مرزا قادیانی کے عقاید معلوم ہو سکیں گے۔ حضرت مسیح کی قبر بابت جو مرزا جی نے عظیم بہتان اور تودہ طوفان قائم کیا ہے اس کے گرانے کے لئے یہ رسالہ ایک بڑی قلعہ شکن توپ کا کام دینے والا ہے۔ پس اسلامی اور غیر اسلامی اخبارات اس خبر کو درج کر دیں کہ جس صاحب نے عقاید مرزا دیکھنا ہو وہ ۲؟ پائی کا ٹکٹ محصول بھیج کر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر سے مفت منگالیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرت سر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶)

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا جی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے جو دلی رقابت ہے اس لئے ان کی ہر بات کی تحقیق کے در پئے رہتے ہیں چنانچہ مرزا جی نے مدتوں سے یہ شور اٹھا رکھا تھا کہ حضرت مسیح کو جب سولی پر لٹکایا گیا اور برچھی سے زخم لگے تو ان کے حواریوں نے ان کے لئے ایک مرہم طیار کیا جس کا نام مرہم عیسی ہے اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کریں کہ مسیح کو سولی دی گئی مگر وہ سولی پر مرے نہیں ۔ اور آیت قرآنی ما صلبوہ کے معنی بتلاتے ہیں کہ مسیح کی موت سولی پر نہیں ہوئی۔ اصل مرزاجی بھی سچے ہیں وہ کیا کریں ان کے روحانی باپ سید احمد خان ایسا ہی لکھ گئے ہیں اس لئے بحکم آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئیم ۔ مرزاجی نے بھی وہی راگ الاپا تو اس میں ان کا کیا قصور۔ خیر بہرحال مرہم عیسی کے متعلق ایک تحقیق عیسائیوں کے رسالہ ترقی میں چھپی ہے جس کو ہم بھی اپنے ناظرین کے لئے نقل کرتے ہیں :۔

مرزا صاحب قادیانی نے بڑے طمطراق سے لکھ دیا تھا کہ ،قریباً ہزار طبی پرانی کتابوں میں ایک مرہم لکھی ہوئی ہے جو مرہم عیسی اور مرہم حواریین اور مرہم شلیخا کے نام سے مشہور ہے ۔ ان کتابوں کے تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد اول ص ۴۱۹)

آپ کا پہلا قول سن کر ہم کو ایک ذرہ بھی تعجب نہیں ہوا تھا کہ کوئی مرہم ایسے ایسے متبرک ناموں سے عوام اور خواص میں مشہور ہو گیا۔

اعجاز عیسوی:

کیونکہ مسیحائی تو آج دو ہزار برس سے ضرب المثل ہو رہی ہے جس نے کوڑھی کو چنگا کیا اندھے مادرزاد کو بینا کیا ہر قسم کے بیمار کو شفا بخشی جسمانی اور روحانی دردوں کا مداوا کیا حتی کہ مردوں کو زندہ کیا بلکہ خاک کے پتلے جو پھونک مار کر طائر پراں بنا دیا اور وہ جو سراپا شفا و دوا تھا اگر کسی دارو کو اس کے نام سے منسوب نہ کرتے تو کیا کسی گنجے خارشتی اور سقیم کینام سے کرتے ؟ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرّح مسیح بھی (قرابادین شفائی نولکشوری ص ۱۷۳ و ۱۸۳) بلکہ طب کی کتابوں کے نام بھی ایسے ہیں جیسے عجالہ مسیح ، یہ تو ایک معمولی سی بات تھی ۔

اگر کوئی بات تعجب کی ہو سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ جو شخص مرہم عیسی پر ایسا گرویدہ ہو گیا ہو کہ ہر قرابادین کو آیت وحدیث ماننے لگے وہ مدغ عیسی ؟ سے سراسر منکر ہو جس کا خود قرآن شریف شاہد ہے

اگر مرزا صاحب اس مرہم کے نام ہی کو اپنی غلط فہمی کی بنیاد بتاتے تو ہم ان سے کچھ بھی باز پرس نہ کرتے اور ان کو اپنا خیالی پلاؤ پکانے دیتے مگر ان کے دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول نے ہم کو مجبور کر دیا اور ہم کو کہنا پڑا ھوا کذب من قرا با دین اطباء کہ وہ بقول شخصے طبیبوں کے قرا با دین سے بھی زیادہ جھوٹا ہے اور اسی لئے ہم نے اس بہتان کا دروازہ بند کرنے کی نیت سے اپنے آرٹیکل مطبوعہ ترقی ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب سے دو باتیں دریافت کی تھیں۔

دوسوال: ایک یہ کہ، وہ کون لوگ تھے جو لکھ گئے کہ مرہم عیسی حضرت عیسیٰ کے زخموں کے لئے بنائی تھی؟

دوسری یہ کہ، اگر بالفرض انہوں نے ایسا لکھا بھی تو آپ کے ان فاضل مولفوں کے ذرائع معلومات کیا ہو سکتے ہیں؟

ہمارے انہیں سوالوں کے ٹالنے کی غرض سے جناب مرزا صاحب نے اپنے ریویو ماہ اکتوبر میں بعنوان ،طبی شہادت ، کچھ ایسا گول مول لکھ دیا کہ جواب تو ہمارا مطلق نہ ہوا مگر عوام الناس کو دھوکہ ضرور پڑ گیا ہوگا۔ اس لئے ہم کو یہ راز محققانہ طور سے فاش کرنا پڑا۔

ناظرین خوب یاد کرلیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوی کیا تھا، ان (قریباً ہزار پرانی) کتابوں کے تمام فاضل مؤلف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کے زخموں کے لئے بنائی گئی ۔،

پس ہمارے پہلے سوال کے جواب میں مرزا صاحب کو مناسب تھا کہ قریباً ہزار فاضل مولفوں میں سے چند سب سے قدیم اور سب سے فاضل مولفوں کی شہادتاس بارے میں پیش کر دیتے کہ یہ، مرہم حضرت عیسیٰ کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ۔، تاکہ ہم اس تحقیق میں مصروف ہو جاتے کہ، ان فاضل مولفوں کے ذرائع معلومات کیا ہو سکتے ہیں۔

رومی قرابادین:

مرزا جی کی غرض چونکہ تحقیق سے نہیں ہے انہوں نے اور طریقہ اختیار کیا۔ آپ فرماتے: پہلے رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانہ میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابادیں تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اچھا ہوتا اگر مرزا صاحب اس قرا بادین سے یہ عبارت نقل کر کے بتلا دیتے کہ فلاں کتب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے اور اس کی عمر کی نسبت بھی کوئی دلیل سناتے۔ ناظرین سن لو حضرت مسیح کے زمانہ کی کوئی ایسی رومی زبان کی قرابادین نہیں جس میں حضرت مسیح کے کسی مرہم کا یا آپ کے زخموں کا کوئی اشارہ بھی ہو جن کے لئے مرہم تجویز کیا جانا بیان کیا جاتا۔

ترمیم دعوی: اب ناظرین ایک لطف ملاحظہ فرمائیں پہلے تو آپ نے یہ فرمایا تھا: تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کیلئے بنائی گئی تھی۔،

اب آپ نے اس قول کو ترمیم کر کے یہ فرمایا ہے:

سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔،

اور اس کے معنی ہم یہ سمجھے کہ جناب والا نے چوٹوں اور زخموں کی نسبت قریباً ایک ہزار اطبا پر بہتان باندھا تھا۔ اب ان الفاظ کو عبارت سے حذف کر کے آئندہ کے لئے اس قول سے توبہ کر لی اور اقبال کر دیا کہ کسی فاضل یا بوالفضول مولف نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ کوئی مرہم،عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔،

فہرست کتب طب:

مرزا جی نے طب کی کچھ کتابوں کی ایک فہرست دی ہے جس میں قرابادین رومی کو بھی داخل کیا ہے اور اس پر چوب قلم سے یہ عنوان قائم کیا ہے:

فہرست ان کتابوں کی جن میں مرہم عیسی کا ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسی کے لئےیعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔،

ان کتابوں میں سے کوئی نہ کوئی کتاب ہر شہر میں مل سکتی ہے جس کو دیکھ کر ناظرین خود اپنا اطمینان کر لیں کہ: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

ہم تو مرزا صاحب کے پہلے ہی قائل تھے اور لکھ چکے ہیں کہ، کتابوں کا نام صفحہ وسطر بتا کر آپ سینکڑوں جھوٹ بول سکتے ہیں۔، مگر یہ تماشا نیا ہے

بوعلی سینا:

اس فہرست میں نمبر اول۔ قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا، ہے میں یہاں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عبارت اردو ترجمہ نولکشوری جلد ۵ ص ۹۳ سے نقل کر کے دکھلاتا ہوں کہ مرزا صاحب کیسے سچے آدمی ہیں۔

مرہم رسل:

اس مرہم کو مرہم ذلیلیخا بھی کہتے ہیں یعنی مرہم حواریین کا، اور مریم زہرہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایسا رہم ہے کہ بہ آسانی نواسیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور سب کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔،

مرزا کا بہتان۔

پس ناظرین دیکھ لو۔

۱۔ شیخ نے اس مرہم کو مرہم عیسی بھی نہیں کہا۔

۲۔ اس نے یہ بھی نہیں کہا کہ حواریوں نے بنایا۔

۳۔ یا آنکہ عیسی کے لئے بنایا۔

۴۔ یا عیسی کے بدن کے زخموں کے لئے بنایا۔

۵۔ اس نے اس میں کوئی اشارہ یا کنایہ حضرت عیسی کے زخموں یا چوٹوں کا نہیں کیا۔

۶۔ بلکہ شیخ اس لغو خیال کا بھی قائل نہیں کہ اس مرہم کو کوئی حقیقی نسبت حواریوں سے ہے۔

۷۔ اس محقق پرانے طبیب نے آج سے نوسو برس پیشتر عوام کے اس گمان کو اس عبارت میں گویا رد کیا ہے کہ، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔،۔ اس کو شیخ کا کلام مان لینا محض سادہ لوحی ہے۔ اب ہم مرزا جی کے اس سخن کو کیا کہیں کہ تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی اور شیخ سے بڑھ کر ہم کونسا فاضل تلاش کریں جس پر مرزا جی نے اتنا بڑا بہتان باندھا اور وہ بھی ایک بہتان نہیں بلکہ بہتانوں کا سجہ صد دانہ ہے جس کو مرزا جی نے شیخ کے نام سے پھیر پھیر کر جہلاء کو کتنا بڑا دھوکہ دیا۔ افسوس بسم اللہ ہی غلط کر دی اب ہم کو کیا ضرورت ہے کہ اور کتابوں کی ورق گردانی کریں ہم آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صدق مقال کے قائل ہو چکے۔

عوام کا خیال:

سچی بات جو کچھ تھی وہ شیخ الرئیس فرما چکے۔ اور متاخرین میں سے زیادہ سے زیادہ اگر کسی نے کچھ لکھا تو وہ بلا سند و بلا تحقیق وہی غلط العام فصحیح فقرہ اجزاء ایں نسخہ دوا از دہ عدد است کہ حواریین جہت عیسی ترکیب کردہ۔ دیکھو قرابادین فارسی حکیم اکبر ارزانی نولکشوری ص ۵۰۸۔ اور علاج الامراض حکیم محمد شریف خان دہلوی (نولکشوری) ص ۶۳۹۔ اور بقائی بر حاشیہ میزان الطب اردو (نظامی) ص ۸۰۔ غرض کہ کسی نے حضرت مسیح کے زخموں کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس مرہم کو ان سے منسوب کیا اور مرزا جی کے تمام حوالجات محض لغو ہیں

علاج ضربہ وسقطہ:

مرزا جی نے نہ صرف یہی غلط کہا تھا کہ تمام اطباء، گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔، بلکہ یہ قول بھی ان کا لغو ہے کہ، یہ نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں۔،

خود شیخ بتلا چکا کہ یہ مرہم نواسیر اور خنازیر یا پھوڑوں کے مردار گوشت گوشت کا علاج ہے اور حکیم ناظم جہان اکسیر اعظم جلد رابع (نظامی ۱۲۸۹ھ) ص ۳۰۰ لکھتے ہیں:

مرہم رسل منسوب بحواریین وخنازیر قادحہ اثر عظیم یافتہ ایم۔،

غرض کہ اسی طرح اور اطبا نے بھی اس کو سرطانی اور خنازیر اور طاعون وغیرہ گندے پھوڑوں کا علاج کہا ہے اور جیسا کہ خود تمہاری فہرست سے معلوم ہوتا ہے امراض جلد کے باب میں اس کو بیان بھی کیا۔ بھلا اس کو ضرب وسقط سے کیا مناسبت اور یوں آپ کو اختیار ہے چاہے آپ اس کو دوران سر کا علاج سمجھیں یا اسہال کا اور جسم کے جس حصہ میں چاہیں چھڑ دیں

اس مرہم کے مختلف نام:

یہاں تو ہم نے صرف مرزا جی کی گفت وشنید سے بحث کی ہے اب ہم اس امر کی تحقیق کرتے ہیں کہ اس مرہم کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ کیا کیا نام اس کو دیئے گئے۔ اور کیوں اس کے ایسے نام پڑے؟ نہ معلوم کیوں مرزا جی قرابادین کبیر کا نام ترک کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ۔ حالانکہ نسبتاً اس میں مرہم رسل کا زیادہ ذکر آیا ہے ۔اس کی عبارت یہ ہے :

مرہم حواری

ایں مرہم را مرہم رسل نیز نامند و ترجمہ کردہ شد در قرابا دین رومی بہ مرہم سلیخا و معروف بہ مراہم زہرہ و گفتہ کہ ایں مرہم دوازدہ دوا ست از دوازدہ حواری حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کہ ہر یک یک دوا را اختیار کردہ ترکیب نمودہ اند و ایں مرہم بہترین مرہم ہاست ۔

اس کے بعد یہ بھی لکھتے ہیں : و گفتہ کہ ایں مرہم را مرہم سنجار و اثنا عشری نیز نامند ۔ مطبوعہ ۱۲۴۹ھ جلد دوم ص ۵۰۸ و ۵۰۹

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴ ۔ ۶)

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۲)

پس معلوم ہوا کہ اس مرہم کا کوئی ایک نام نہیں بلکہ متعدد نام ہیں سلیخیا ، رسل ، حوارییں ، اثنا عشری ، زہرہ ، سنجار ، سب سے کم مشہور نام اس کا مرہم عیسی ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا نہ رومی نے نہ اسرائیلی نے اور نہ صاحب قرابا دین کبیر نے ۔ اور سب سے قدیم اور معروف نام سلیخا و رسل ہے اور یہ قول تو نہایت ہی غریب ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسی کے لئے بنایا گیا اور گو اس قول کے بہت سے مفہوم ہو سکتے ہیں مگر وہ مطلب تو ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتا جو تم سمجھے ۔

وجہ تسمیہ :

اب یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ جب اس مرہم کا نام رسل پڑ گیا تو نادانوں نے فوراً اپنے ذہن میں یہ خیال تراش لیا کہ چونکہ اس میں بارہ اجزاء ہیں اس لئے اسکو مسیح کے بارہ رسولوں نے بنایا ہوگا اور محققین نے اس خیال کو صرف نقل کر دیا اس پر کبھی صاد نہیں کیا ۔ چنانچہ شیخ نے بھی اتنا ہی لکھا ، لوگ کہتے ہیں ۔ ، اور صاحب قرابا دین کبیر نے بھی یہی لکھا ۔ و گفتہ ، مگر یاد رکھو کہ لوگوں نے جو کبھی کہا تو صرف یہی کہا کہ ان بارہ دوائیوں میں سے ہر ایک مسیح کے ایک ایک رسول یعنی حواری نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ اس نسخہ کو مسیح نے بتایا، یا یہ کہ مسیح کے زخموں کے لئے تیار کیا گیا۔

مگر کیا کوئی محقق طبیب ہے عیسائی یا مسلمان، یہودی یا مجوسی جو عوام کے اس خیال کا قائل ہو سکے کہ دراصل بھی اس دوا کو بارہ حواریوں نے تیار کیا تھا کیا لوگ بھول گئے کہ یہ مرکبات کے ایسے ایسے متبرک نام اور ان کے متعلق عجیب و غریب فسانے ہمیشہ مشہور رہے ہیں؟ کون یونانی طبیب ہے جو قع ح کوکب کے نام سے واقف نہیں؟ اسی قرابادین کبیر جلد دوم میں ص ۳۴۶ میں لکھا ہے: شیخ رئیس گفتہ کہ مبالغہ کردہ اند قدمائے اطباء در تعظیم ایں قرص۔ شیخ داؤد انطا کی گفتہ کہ وجہ تسمیہ ایں بقرصِ کوکب ایں است کہ صاحب ایں قرص ساحیوس حکیم تسخیر کوکب یعنی زحل کردہ بود و زعم سلیموس آن ست کہ زحل بآں خطاب کردہ بصفت و منافع ایں قرص۔، میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص مرسل کا معتقد ہو جائے وہ کیوں قرص زحل سے بدگمان رہے جس کی تعظیم میں قدمائے اطبا نے اس قدر مبالغہ صرف کیا تھا۔ پھر اور سنو! اسی قرابادین میں ایک دوائے شریف عطیۃ اللّٰہ کا نام بھی موجود ہے جس کے معنی خدا کی بخشی ہوئی دوا (جلد دوم ص ۳۶۴) شیخ نے بھی اپنی قرابادین میں اس کا بہت کچھ ذکر کیا۔ اور کیا جناب مرزا جی نے کبھی کسی قرابادین میں کسی دوا کی تعریف نہیں پڑھی؟ دوائے کہ مردم اسنادآں بجریل امین علیہ السلام نسبت کردہ اند جہت آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام آوردہ شدہ بطریق تحفہ (قرابادین اکبری)

مرہم کا یونانی نام اور وجہ تسمیہ:

جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے ایک تریاق تھا جس کا نام ڈوڈیکا تھیون ہے بمعنی بارہ دیوتا۔ اس میں بھی بارہ اجزاء تھے جو یونان کے ۱۲ بڑے دیوتاؤں سے منسوب ہوئے۔ مرہم رسل جس کا یونانی نام ڈوڈیکا فارمیکم یعنی بارہ دوائیں ہے، عیسائی اطبا نے یونانیوں کے تریاق بارہ دیوتا کے مدمقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے انگونٹم ایاسٹولورم زبان لاطینی میں کہنا شروع کر دیا (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈکشنری) جس کے معنی ہیں مرہم رسل اور اس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعایت منظور تھی ۔ مسلمان اطباء نے اسی عدد بارہ کی رعایت سے اسے اثنا عشری کہا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کر دیں ۔ مگر نہ قرص کو کن زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا نہ عطیۃ اللہ خدا کا اور نہ مرہم عیسی اور مرہم رسل اور مرہم اثنا عشری مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے، باقی ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۳)

(شائد اہل حدیث کے ۲۹ جنوری کے شمارے میں اس بقیہ ہے ،لیکن اس شمارے کے متعلقہ صفحات میرے سامنے نہیں ہیں اس لئے ہم بقیہ مضمون رسالہ ترقی لاہور سے نقل کئے دیتے ہیں ۔ بہا)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم با مسمی ڈوڈیکا فارمیکم ہی تھا یعنی بارہ دوائیں جس کا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ریس میں مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت میں اس کو مرہم زہرہ کہا ۔ یہودیوں نے اپنے عقیدے کے موافق اس کو مرہم شلیخا کہا عیسائیوں نے مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثنا عشری ۔ غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں مگر چونکہ آں قدح بشکست و آں ساقی نماند، یونانی طبابت کا دور دورہ ہی مٹ گیا، آگے کو ان ناموں کا سد باب ہو گیا اور اب کتابوں میں نام ہی نام اور شاعرانی گپیں باقی رہ گئیں جن سے کبھی کبھی بعض عقلاء جہلاء کو ٹھگ لیتے ہیں ۔

لفظ شلیخا کی تحقیق :

اب یہ سوال ہے کہ اس مرہم کا نام شلیخا کیوں پڑا ۔ اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ کس زبان کا لفظ ہے مرزا جی نے محض غلط لکھا کہ ،شلیخا کا لفظ یونانی ہے جو باراں کو کہتے ہیں ۔، یہ بالکل غلط ہے اس لفظ کو یونانی سے کوئی واسطہ نہیں یہ نرا عبرانی لفظ ہے اور بہت مشہور جس کو شفائے عاجل کے ساتھ عوام کے ذہن میں ایک خاص مناسبت تھی اور ذرہ بھی تعجب نہیں اگر کسی سریع التاثیر مرہم کو اس نام سے نسبت دی گئی ۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لفظ عربی کتابوں میں لے لیا گیا تو چونکہ خود شلیخا ایک عربی لفظ بھی ہے بمعنی خوشبو و عطر دیکھو منتہی الارب وقاموس ۔ لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ لفظ عبرانی تھا۔ شائد ان کا خیال صرف اس قدر ہوا کہ چونکہ اس مرہم میں ، مر ، کی قسم سے خوش بودار چیزیں شامل تھیں اس لئے اس کو مرہم شلیخا کہا۔ یعنی خوشبو دار مرہم اور اگر ایسا سمجھا تو غلط سمجھا۔ اس کے متعلق اہل فارس نے ایک اور غلطی کی ہے چنانچہ غیاث اور دیگر کتب لغت میں شلیخا کو لکھ دیا نام مردے کہ از اصحاب عیسی علیہ السلام بود۔ اور یہ سراسر خطا ہے۔ کسی حواری کا نام شلیخا نہیں ہے چونکہ اس مرہم کو شلیخا بھی کہتے ہیں اور حواری بھی ، لوگ سمجھے کہ دونوں ایک بات ہے اور اس طرح یہ غلطی پیدا ہوگئی۔

..اسرائیلی کا قول :

ایسی ہی غلطی میں مرزا صاحب مبتلا ہیں وہ اس کو ، یونانی لفظ سمجھتے ہیں ۔ اوراس کے معنی باراں بتاتے ہیں ۔ اور ہم بھی ان کی اس غلطی کو ..ہی غلطی سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی فہرست کتب طب میں ، تالیف افلاطون... الی قصر العطار لا اسرائیل الہا ... کی کتاب منہاج الدکان و دستور الاعیان کو بھی داخل کر کے اس کی نسبت بھی یہی دعوی کیا ہے کہ ، اس میں مرہم عیسی کا ذکر ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ۔،

ہم اس کتاب مطبوعہ مصر کے صفحہ ..سے نقل کر کے دکھلائے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اس اسرائیلی پر بھی کتنا بڑا بہتان باندھا ہے طبیب موصوف نے صرف یہ لکھا ہے مرھم الرسل لا ھو مرھم الحوا ریین و مرھم الشلحین و معنی ھذہ الشلا حۃ العبرا نی الرسل ۔ یعنی مرہم رسل کو مرہم حواریین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین ے معنی زبان عربی میں ، رسل ہیں چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم ، اس نے لفظ کے صحیح معنی بھی بتلا دیئے اور سمجھا دیا کہ وہ لفظ عبرانی ہے ۔ پس مرزا جی نے کیوں اس کو یونانی کہا ، یا کیا یہاں بھی مرزا غلام قادر کے کشف نے دھوکا دیا؟

اسرائیلی پر مرزا کا بہتان ۔

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ نہ اس فاضل اسرائیلی طبیب نے حضرت عیسی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام لیا ہے نہ مرہم کو ان سے منسوب کیا نہ حضرت مسیح کے زخموں کی طرف کوئی اشارہ کیا نہ اس نے عوام کے غلط خیال کا تذکرہ کیا۔ پھر اب مرزا جی سے کوئی پوچھے کہ تم نے کیوں اس پر بہتان باندھا اور کیوں رسوا ہوئے؟ سچ ہے اللہ خوار کرتا ہے جسے چاہے جس شخص نے فن طبابت کے ایسے ایسے روشن ستاروں پر جھوٹ باندھا جیسے شیخ الرئیس اور اسرائیلی، تو اس کا اعتبار اٹھ گیا اور وہ مسیلمہ کذاب سے گوئے سبقت لے گیا

...شیلوخ کا تذکرہ:

اب ہم بتلاتے ہیں کہ وجہ تسمیہ اس مرہم کی کیا ہے۔ بیت المقدس میں ایک قدیم حوض تھا شیلوخ اور شیلیخ کے نام سے مشہور جس کا تذکرہ یسیعیاہ ۱۱۔ ۶:۸؟ ونحمیاہ.. ۱۳، ۱۵ میں بھی آیا ہے اور جو آج کل وہاں کے مسلمانوں میں برکۃ سلون کے نام سے مشہور ہے ایسا ہی ایک دوسرا حوض تھا اسی جگہ بیت حسدا یعنی رحمت کا گھر جس کی نسبت مشہور تھا کہ کبھی کبھی ایک فرشتہ اس کے اندر اتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور اسوقت جو بیمار چاہے کسی مرض میں مبتلا ہو جو سب سے پہلے اس میں اتر جاتا فوراً چنگا ہو جاتا اس کا ذکر انجیل شریف میں آیا ہے۔ اس بیت حسدا میں پانی اسی شیلوخ سے ہو کر آتا تھا دیکھو النسبیین کا سفرنامہ اور تقصیر... انجیل یوحنا باب ۹ بیت حسدا کی طرح یہ شیلوخ بھی حضرت مسیح کے ایک معجزہ کی یادگار ہے جس کا ذکر یوحنا باب ۹ میں ہوا وہاں لکھا ہے

کہ آپ کو ایک مادر زاد اندھا ملا اور آپ نے معجزانہ طور پر اس کو بینا کر دیا، اور زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی ملائی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اس سے کہا، جا شیلوخ (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا) ہے کے حوض میں دھو لے۔ پس اس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔

اسی طرح ایک اور اندھے کی آنکھوں پر آپ نے اپنا لبِ مبارک لگا کر بینائی عطا کی تھی مرقس باب ۸؟۔ ہم کہتے ہیں کہ اصل مرہم عیسی یہی تھا جس کے تین اجزاء بتائے گئے۔ لاب روح اللہ، گل (مٹی) بر... آپ شیلوخ اور اسی لفظ شیلوخ اور شیلیخ سے شلیخا بن گیا اور اسی سے نسبت اس مرہم کو دی گئی۔ نہ یہ مرہم عیسی ہے اور مرہم شلیخا، بلکہ عیسی اور شلیخا کے نام سے منسوب ہے اور یہی لفظ شلیخا ماخذ ہے لفظ رسول کا کیونکہ اس کے لفظی معنی ہی رسول ہے جیسا کہ اسرائیل نے بھی بتلا دیا اس کو حواری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ محض اس کے معنی سے واسطہ ہے۔

شلیخا اور رسول دو مترادف الفاظ ہیں اور جب اس مرہم کے بارہ اجزاء کا خیال کیا تو لفظ رسول سے بارہ رسولوں کی طرف ذہن منتقل ہو گیا اور آسانی سے اس کو مرہم رسل کہہ دیا۔

حسن اتفاق سے یہاں ایک اور مناسبت بھی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے یہ نام اور بھی زیادہ موزوں ہو گیا۔ مرہم کے معنی ہر قسم کا لیپ و مالش ہیں جو خود نرم ہو اور نرمی پیدا کرے اور اگر یہ لفظ عربی ہے تو رحمۃ سے مشتق ہو گا جس کے معنی ہیں نرمی دیکھو منتہی الارب۔ اس معنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فی الواقع بھی عیسی کے حواریوں کے پاس ایک مرہم تھا اور وہ اصلی مرہم رسل تھا چنانچہ انجیل مرقس باب ٦، آیت ٧، ١٢، ١٣ میں لکھا ہے: خداوند مسیح نے بارہ کو اپنے پاس بلا کر دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا، ..،

اور انہوں نے روانہ ہو کر منادی کی کہ توبہ کرو اور بہت سی بدروحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔، اسی تیل کو ہم مرسل رسل کہتے ہیں اور شاید یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ بیت المقدس میں جو تیل استعمال ہوتا ہے وہ روغن زیت ہے جو اس مرہم زیر بحث کا جزو اعظم قرار دیا گیا اور جو حوارین عیسی کے ہاتھ میں ان کی دعا کی تاثیر سے اکسیر کا حکم رکھتا تھا۔ پس جس مرہم کو قدمائے اطباء نے بہترین مرہم مانا اس کو مرہم رسل سے بہتر اور کون نام وہ دے سکتے تھے۔

آخری مالش:

حوارین عیسی کی سنت میں کلیسا کے درمیان اس وقت تک بیماروں پر تیل ملنے کی رسم جاری ہے چنانچہ حضرت یعقوب حواری نے فرمایا ہے:

> اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ خداوند کے نام سے اس کو تیل مل کر اس کے لئے دعا کریں جو دعا ایمان کے ساتھ ہو گی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کرے گا (یعقوب ۵:۱۴)

اس رسول رسم کو جس کا فیض و برکت اس وقت تک جاری ہے رومن کیتھولک کلیسا میں اکسٹریم افکشن یعنی آخری مالش کہتے ہیں جس کے لئے ہر ایمان دار آرزومند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سمجھتے ہیں کہ اب کسی صاحب فہم کو ذرا بھی دقت نہ رہے گی کہ مرہم شلیخا اور مرسل رسل کی حقیقی وجہ تسمیہ بخوبی سمجھ لے اور مرزا جی کے مغالطّوں سے باہر نکل آئے

عوام کا خیال اور مرزا کی تردید:

اس مرہم کی نسبت مرزا صاحب کی غلط بیانیاں شمار میں اس کے اجزا سے بھی بڑھ گئی ہیں ناظرین دیکھ چکے کہ گو اس مرہم کی حواریوں کے ساتھ کسی حقیقی نسبت کا خیال محض لغو اور بے بنیاد ہے تاہم جن لوگوں نے ایسی نسبت مانی ہے وہ بھی یہی کہتے رہے کہ مرہم کو بارہ حواریوں نے ترکیب دیا اور ایک ایک نے ایک ایک دوا ایجاد کی۔ اس قول میں گویا ان لوگوں نے اس بات کی صراحت اور تاکید کی ہے کہ یہ مرہم واقعہ صلیب کے قبل ایجاد ہوا یعنی ایسے وقت میں جب کہ بارہ حواریوں کا شمار برقرار تھا۔ مقدس تاریخ کا یہ ایک یقینی واقعہ ہے کہ صلیب سے ایک دن قبل ہی حواریوں کا شمار کم ہو گیا تھا کیونکہ یہودا اسکر یوطی جو بارہ میں ایک تھا رسالت کے دائرے سے خارج کر دیا گیا اور قبل واقعہ صلیب کے خودکشی کر کے مر گیا۔ دیکھو متی ۲۷: ۵۔ پس جب صلیب کے بعد حواری صرف گیارہ رہ گئے تو وہ مرہم شیلخا کے ۱۲ جز کیسے ترکیب دے سکتے تھے؟ پھر مرزا جی کس طرح فرماتے ہیں کہ:

یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسیٰ نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی۔،

دارو مدار تو مرزا صاحب کا جہلا کے بے سند خیال پر تھا اور یہ کہہ کر آپ نے خود اس کی تکذیب کر دی کیونکہ وہ تو اس دوا کو بارہ حواریوں سے منسوب کرتے تھے اور اس کو واقعہ صلیب کے قبل کا حال بتلاتے تھے نہ کہ ،صلیب کے زخموں کے بعد، کا۔ پھر وہ اس کو حواریوں کے الہام سے نسبت دیتے تھے کہ مسیح کے الہام سے۔ بہرکیف اس سے یہ پتہ لگ گیا کہ آپ خود اس بے بنیاد روایت کو دل سے باطل ولغو سمجھتے ہیں ورنہ اس کے منافی ایسا سخن نہ فرماتے۔ گویا آپ یہ فرماتے ہیں کہ قدیم جاہلوں کو یہ کہنا چاہیے تھا جو انہوں نے نہیں کہا کہ مرہم عیسیٰ حواریوں نے صلیب کے بعد تیار کیا۔ ہم دو ہزار سال بعد اس روایت کی اصلاح کرتے ہیں اور فرض کئے لیتے ہیں کہ وہ لوگ ہمیشہ سے یہی کہتے رہے خوب! فن روایت اور درائت کا یہ نیا اصول ہے ہم مرزا جی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دا د دیتے ہیں۔

مرزا کی اختلاف بیانی۔

مرزا جی کی غلط بیانیاں بے پایاں ہیں آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ، نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضرب وسقطہ سے لگ جاتی ہیں اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور اس دوا کے استمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز میں ہی اچھے ہو گئے اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز مین یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پا پیادہ گئے۔ص ۳۹۷۔

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس مرہم کی تعریف میں مبالغہ کیا انہوں نے بھی اس کو ضربہ وسقطہ کا علاج نہیں بتایا جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے، اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی بھی قائل نہیں کہ ایسے مرہم نے کچھ مفید اثر مسیح کے زخموں پر کیا ہو۔ ورنہ وہ باوجود تسلیم اعجاز مرہم یہ نہ فرماتے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح کے جسم پر، صلیب، وکیلوں کے تازہ زخم موجود تھے جن سے خون بہتا تھا اور درد تکلیف ان کے ساتھ۔ (ریویو۔ج ۲ص ۵۰۔۵۱) ہم کو پھر مرزا جی کے حافظہ کی شکایت ہے ان کو بے طرح نسیان ستاتا ہے حتی کہ وہ اپنے تئیں بھی بھول گئے

یہ بحث تو طے ہوگئی مگر مرزا صاحب کے پھڑکتے ہوئے تجارتی اشتہارات دیکھ کر جن میں وہ اس مرہم کو، عجیب وغریب دنیا میں سب سے پرتاثیر تیر بہدف با برکت علاج، خاص کر اپنے مددگار طاعون کا بتلا کر فی ڈبیہ پون اور سوا روپئہ جاہلوں سے وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ناظرین کے دل میں بہت اشتیاق پیدا ہوا ہوگا کہ آخر اس نسخہ کے وہ نادر الوجود اجزاء کیا ہیں جس کے دریافت کرنے کے لئے مرزا صاحب اطبا کے معمولی تجربہ کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ضرورت الہام واعجاز کو لازم قرار دیتے ہیں۔ وہ نسخہ موافق قرابادین شیخ الرئیس کے یہ ہے: موم سفید، راتینج، زنگار، جادشیر، اشق، زراوند طویل۔کندر۔مرمکّی۔ بیروزہ، مقل، مرداسنگ، روغن زیت

ناظرین بارہ حوالوں کو دیکھئے اور الہام اور اعجاز مسیحائی کو خیال فرمایئے اور ان بارہ دوائیوں کو دیکھئے اور جہاں تک ہو سکے مرزا صاحب قادیانی اور انکے حواریوں کو شرمایئے اور پوچھئے کہ یہ کیا اندھیر ہوگیا کہ ہندوستان میں طاعون کی یہ شدت کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامان، اور وہ بھی خاص اسی زمانہ میں جب آپ لوگوں نے اعجاز مسیحائی کا بابرکت علاج نکالا۔ کیا طاعون بھی پیر قادیان کے دعووں کی آسمانی تکذیب ہو کر آیا ہے۔

مولوی کرم الدین کی بریت

مرزا قادیانی کی طرف سے جو پہلا استغاثہ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی پر تھا ۱۴ جنوری کو مولوی صاحب اس میں بری ہو گئے۔

افسوس مرزا جی اور ان کی جماعت کو اس مقدمہ کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے تھے کہ فتح تمہاری ہی ہو گی ضرور فتح ہو گی وہ سب کے سب غلط ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی کرم الدین بھی مسٹر آتھم کی طرح اندر ہی اندر توبہ کر گئے ہوں گے یا شاید سال دو سال تک کر جائیں گے۔ اسی تاریخ پر مرزا جی کا خیال تھا کہ ایک جلسہ کر کے عام لیکچر دیں گے اور اپنے خیالات لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے کیونکہ شہر گورداسپور میں شومئی قسمت سے فرد واحد بھی مرزا کا مرید نہیں مگر افسوس فیصلہ مذکور نے مرزا جی کو ایسا صدمہ پہنچایا کہ خود بدولت بیمار ہو گئے آہ!

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال
کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال

اور جو استغاثہ خود مرزا جی پر مولوی صاحب کی طرف سے دائر ہے مرزا جی کی طرف اس کے انتقال کرانے کی درخواست گذرنے پر ۱۴ فروری تک کی مہلت دی گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۷)

سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ (۱)

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم

جناب کو بھی معلوم ہو گا کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تھے جن کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا، جس کا نام مولوی مبارک علی ہے، خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی تو اہالی مسجد نے اس کو علیحدہ کر دیا، مگر یہ بھی چند مرزائی ہمراہیوں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک روز مقدمہ فوجداری ہوا جس پر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا کہ مسجد بالکل بند کر دی جائے۔ چنانچہ ایک سال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہالی مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی، مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہالی مسجد نے دیوانی دعوی کیا اور اپنے گواہ اس بات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھوائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست میں مولوی فیروز الدین مدرس فارسی سیالکوٹ، مولوی نور الدین قادیانی، مولوی محمد احسن امروہی، مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اس پر اہالی مسجد کو فکر ہوئی کہ ان کے مقدمہ میں اور ان پر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں، بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا ہے، جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کے لئے ان کی نظر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی، اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ پس پھر کیا تھا، تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آ گئی، اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروز الدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی، میں کیا عرض کروں، مولوی فیروز الدین کو ایسا حیران کیا کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹہ تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں۔ گواہ نے بیان کیا کہ اہل حدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوی دیا ہوا ہے۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے سوال کیا کہ اس فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں کیا وہ واقعی ہیں یا بعض (محض) بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی باتیں افتراء اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ واقعی کیا ہے؟ گواہ نے کہا کہ اہل حدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں، اس لئے حنفیوں نے ان پر فتوی کفر کا دیا تھا۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے کہا کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں۔ مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استواء کے متعلق دکھا کر پوچھا کہ اس میں اور اہل حدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اس پر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کہلوا لیا کہ دونوں خدا کو عرش پر مانتے ہیں، مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو، اس پر کوئی حنفی کفر کا فتویٰ دے سکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوا لیا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوا لیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہو گیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیل گئی تھی اس لئے ۲۱ تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے، چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویان میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے جن کی شہادت کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں اور مرزا، حضرت عیسیٰ سے افضل ہے اور یہ بھی کہا کہ مرزا نے جو یہ کہا ہے کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

تو کوئی تعجب نہیں، کہ منصور وغیرہ نے انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔

ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا کہ آنے والا مسیح جہاد کرے گا۔ جس سے غالباً اس کی وہی غرض تھی جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہے، کہ میں مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں، اسی لئے مجھے کافر کہتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر متعلق ہے اور کہا کہ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ ہو نہ ہو جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے، تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے۔ کیسی خام خیالی ہے۔ مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین جہلمی کا بیان ختم ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے، تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا جس پر عدالت نے رحم کیا، جو واقعی رحم کے قابل بھی تھا، کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی کہ لوگ اسے جبراً قبر سے کھینچ کر لائے ہیں۔ آخر ۹۔۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی۔ جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا۔

ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا۔ جس میں تمام شہر و صدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیے۔ مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا، مگر آخر کار سائلین کی درخواست کو منظور کیا اور جمعہ پڑھایا۔ جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا۔ بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا۔ اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے اور اپنا قادیان میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا، اور لوگوں کو اس کا مکروفریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا۔ لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سن کر مرزا کو پوری سو سنائیں۔ خدا تعالی جناب مولانا موصوف کو برائے دین احمدی کے دیرگاہ قائم رکھے کیونکہ اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا۔ اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد ﷺ۔

راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۲۰ جنوری ۱۹۰۴ء کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو ایک تازہ الہام ۴ جنوری کو ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:

غلبت الروم۔ فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے جس کے معنی بجائے خود تو یہ ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تھے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد ﷺ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی کہ رومی اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پھر غالب آجائیں گے۔ مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اسکا غلبہ کیا ہے، اور ارض کیا ہے۔ کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا خیریت سے طریق ہی اور ہے: ایں زمین را آسمانے دیگر است

ہم منتظر ہیں کہ پردہ غیب سے کیا راز کھلتا ہے۔ اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ البتہ ہمارا خیال ہے کہ شاید مرزا صاحب سوتے وقت کوئی اخبار پڑھتے پڑھتے سو گئے ہوں گے جس میں یہ لکھا ہوگا، سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز در بارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اس پر آپ کو شائد اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا کہ روم اگرچہ اس وقت دول یورپ کے مقابلہ میں کمزور ہے کہ ان کی متفقہ تجویز ان کو ماننی ہی پڑتی ہے لیکن آخر ایک روز آوے گا کہ سلطان روم ہی غالب رہے گا۔

لیکن ہماری اس توجیہہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے، امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو۔

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں کہ مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے، تو کیا ہوا، پھر کبھی سہی۔ بہر حال ہم چشم براہ ہیں کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۷-۸)

مرزا قادیانی تو لکھتا ہے کہ میرے مرید ملا عبد اللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اس پر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو وہی ہے جو ہم نمبر ... میں بتلا آئے ہیں کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے اس لئے ہم تو اس میں کچھ نہیں کہتے بلکہ منتظر ہیں کہ قادیانی آرگن ہی اس کا کوئی جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا جلسہ لاہور میں

مرزائیوں کی انجمن فرقانیہ نے الحکم قادیان میں اشتہار دیا ہے کہ اخیر مارچ کے لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا جاوے گا جس کے لئے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔مگر جو کام انہوں نے بیان کیا ہے ہمارے خیال میں کوہ کندن اور کاہ برآوردن، کے برابر ہے، کیونکہ اگر اسی غرض سے اتنا بڑا جلسہ ہوگا کہ صرف مرزا جی اور ان کے مرید ہی اپنی اپنی تقریریں کریں، تو وہ تو فضول ہے۔مرزا جی کی تقریریں کیا پہلے کسی نے نہیں سنیں۔ نیز اغلب گمان ہے کہ اس کام میں مسلمانان لاہور مزاحم بھی ہوں گے ممکن ہے انہیں ایام میں اہالی لاہور بھی کوئی جلسہ مقابلہ میں منعقد کر کے مرزائی جلسہ کی رونق کو کم کریں۔ اس لئے بہتر ہے کہ منتظمان جلسہ یا تو مثل آریہ سماج لاہور کے مباحثہ کا اشتہار دیں اور ایک مخالف اسلام اور مخالف مرزا کو جی کھول کر بحث کے لئے وقت دیا جائے یا مثل جلسہ اعظم مذاہب ہر ایک کو لیکچر دینے کی اجازت ہو۔بہر حال ہمیں امید ہے کہ منتظمان جلسہ اس جلسہ کو ایک شاندار اور مفید بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔اہل حدیث بھی تحریری امداد دینے کو آمادہ ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۰۴ء ص ۳)

مرزا قادیانی کی بدزبانی

مرزا قادیانی کی بدزبانی خصوصاً حضرت مسیح کی ذات ستودہ صفات کے متعلق اظہر من الشمس ہے بات بات پر حضرت ممدوح کو شریر مکار جعلساز فریبی رنڈیوں اور زانیوں کا یار، وغیرہ لکھا کرتے ہیں ہم اس مضمون پر آئندہ کسی پرچہ میں لیڈر لکھیں گے سردست ہم اس مضمون کی نسبت ایک نامہ (مراسلہ) آمدہ از جھنگ درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ۔(اڈیٹر اہل حدیث)

مرزا قادیانی کا تحریری اقبال:

ا۔ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴ و ۵ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی نام کیوں رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا یسوع فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی ۔اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ یں ایسا وِرد بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔

اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔آخر ہر ایک وظیفچی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے کیسا داؤں کھیلا۔یہی آپ کا طریق تھا۔،

اس تحریر سے بقول مرزا قادیانی ثابت ہے کہ یسوع اسرائیلی تھا اور نادان تھا اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی ۔

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۰ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی ۔

سبحان اللہ یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور وہی یسوع کی روح ان میں یعنی خود مرزا میں موجود ہے۔

اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہے:

خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنی مجھ مرزا کو) کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے راجہ رام چندر کو اوتار ماننے والے ہندوؤ! خوش ہو جاؤ کہ مرزا صاحب بھی تمہارے ہم اعتقاد ہو گئے ہیں۔

۲۔ تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

وہ باتیں جو میں نے مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھ دیئے ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو با ادب التماس کروں۔

اور دافع البلاء کے صفحہ ۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

اے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے، اور جس سے اب وہ افضل ہونے کا دعوی کرتے ہیں وہ کون ہے۔ وہی ابن مریم یا کوئی اور؟

واہ آزادی تیری داد ہے
جو ایلچی شاہوں سے زیاد ہے
طمع بنایا ایلچی ضد بنایا شاہ
میرا کچھ نقصان نہ اس دا گیا وساہ

۳۔ فتح المسیح کے صفحہ ۴۸ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح بوقت عمر، اور اپنے یسوع کے چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے۔ وہ ایسے جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے جس پر نظر ڈالنا اس کو درست نہ تھا۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا۔ کاش وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا تو ایسی حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ نانیوں دادیوں نے متعہ کیا تھا، یا صریح زنا کاری تھی۔

حیا ہو تو ایسا ہو جس میں ادب کی بو بھی نہ ہو۔ اور نبی اللہ اور اس کی دادیوں نانیوں کا لحاظ ہو، تو ایسا ہے کہ جو شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال ہے یہ اس کے ہی اخلاق کا
جس کو دعوی ہے وحی افلاک کا

اے مرزائیو! خداوندتعالی سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ یہ یسوع جس کی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جس کو خداوندتعالی نے

و جیھاً فی الد نیا و ا لآ خرہ ومن المقربین

کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے یا کوئی اور ہے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا میں بطور خیرخواہی نقل کرتا ہوں تمہاری مرضی احسان مانو یا نہ مانو۔

دیکھوتوضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

بائیبل اور ہماری احادیث اوراخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جن کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں ۔ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔

اس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف صاف ظاہر ہے کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ ہی کا نام ہے نہ کسی اور کا اور مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے نہ کسی اور کی

حال ہے یہ اس کی تحریرات کا
جس کو دعوی ہے وحی ہر بات کا

دیکھو اربعین نمبر۴ کے صفحہ ۲۶ کو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ فروری ۱۹۰۴ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں (۲)

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں ۔ ۹۔۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی (جو اہل حدیث امرتسر میں چھپ چکی ہے) ۷۔ تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی آنکھیں لگ رہی تھیں کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں۔ اتنے میں ۸ تاریخ کو ۵ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔

۹۔ فروری کو سب سے پہلے قادیانی مولوی برہان الدین جہلمی (عدالت میں) پیش ہوئے جن پر جرح باقی تھی ۔ جرح ہوئی مگر کیا عرض کروں ، جرح کیا تھی ، تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔ تمام جرح کی نقل نہیں ہو سکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا کہ:

کسی سچے نبی کی توہین کرنے والا کون ہے؟

جواب۔ کافر ہے۔

سوال: مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں۔

جواب: کہا ہے مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظّمہ کے نام پر بھیجی گئی تھے اور ملکہ معظّمہ عیسی کا نام نہیں جانتی تھیں بلکہ یسوع کو جانتی تھیں ۔

سوال ۔ مرزا جی نے یسوع کے حق میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ وہ شریر، مکار، دغاباز ،جھوٹا ،حرام خور وغیرہ تھا۔

جواب ۔ ہاں لکھے ہیں مگر عیسائیوں کے الزام کے طور پر۔

سوال: حضرت ہارون ، زکریا ، یحیٰ نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے ۔

جواب ۔ صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔

سوال ۔ خاتم النبیین کا انتظار ایسے نبی ہونے کے لئے مانع ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ (لیت ولعل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنی آنحضرتﷺ کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں)

سوال: مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسی کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے، یعنی وہ کوئی شریعت لائیں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے۔

جواب: یہ ان مسلمانوں سے پوچھو

سوال: آپ کا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا کہ حضرت عیسی کوئی نئی شریعت لائیں گے یا قرآن وحدیث کے پابند ہوں گے؟

جواب: مجمل ایمان تھا (اس پر ایک فرمائشی قہقہہ لگا)

سوال: براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) بھی لکھا ہے۔

جواب: ہاں لکھا ہے۔

سوال: جو شخص کسی ایسی پیش گوئی کو جو حضرت رسول خداﷺ کی شان میں ہو، اپنے حق میں بتلاوے تو وہ کافر ہے یا مسلمان۔

جواب: کافر ہے۔

سوال: مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیش گوئی مجرد احمد آیا ہوں۔

جواب: (کتاب دیکھ کر) ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں کہ احمد والی پیش گوئی آنحضرتﷺ کے حق میں ہے)۔

خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر ایک دو سوال لکھتا ہے۔ مولوی برہان الدین نے اپنے بیانوں میں ایک حدیث لکھائی تھی جس کے الفاظ یہ ہے:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم ۔

یہ اس دعوی پر لائے تھے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اس پر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے۔

جواب: میں نہیں بتلا سکتا۔

سوال: ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ۔

جواب: آپ بار بار وہی پوچھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: بغیر صرف ونحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے۔

جواب: ہاں استاد سمجھا وے تو سمجھ سکتا ہے۔

سوال: آپ نے بھی بغیر صرف ونحو کے حدیث پڑھی تھی۔

جواب۔نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں۔(جب ہی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کر دیا)

سوال: آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں۔

جواب: جانتا ہوں۔

سوال: اس میں واؤ کیسا ہے۔

جواب: واؤ عطف کا۔

سوال: عطف کس پر ہے۔

جواب: نزل پر۔

سوال نزل کیا ہے۔فعل یا اسم۔

جواب: فعل ہے۔

سوال: یہ معطوف اور معطوف علیہ مل کر کیا بنے؟

(برہان الدین جہلمی) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔

حاکم نے پہلے تو سمجھایا کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جائے گی کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تم کو بہت سنائیں گے۔مگر بڈھے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی کہ اس وقت تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا۔

اس سے بعد ایک دو گواہ معمولی واقعات کے گذرے۔اخیر میں ایک گواہ بوڑھے سے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے۔ان کی شہادت کے علاوہ آپ کا طرز بیان کچھ ایسا تھا کہ حاکم نے مجبور ہو کر ان کو متنبہ کیا کہ ہوش سے شہادت دیں۔ان کے وکیل نے عذر کیا کہ سید ھے آدمی ہیں،تو حاکم نے فرمایا کہ، میں اسے عقل دے دوں۔آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا،تو نہ ہوا، دوسرے سال ہوا تھا۔مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا تو کہا کل دونگا۔اس بات کو سن کر بعض ہندوؤں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے تعجب کے ساتھ کہا، کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تھا؟ کہ اس سال کی خبر بتاوے تو دوسرے سال کو ہو۔ مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کی ایسی آسانی سے تلافی کرائی کہ خود مخالف سے اس کی تکذیب کرائی۔

دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پھر آئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا؟ کہ اسی سال تم حج کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ تو نہیں کہا تھا۔ یہ دکھا کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے سوال کیا کہ جو کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے موافق یہ پیش گوئی نہیں ہوئی وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ مولوی برہان الدین نے خدالگتی کہی کہ ایسا شخص جھوٹا ہوتا ہے۔ (اس کو سن کر رحیم بخش مذکور نے بھی اپنے موقع پر اقرار کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا)۔

سوال۔ یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے۔

جواب: ہاں۔ سوال: قرآن کے صریح حکم کے خلاف کرنے سے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہوسکتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔

سوال: مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے، برے لفظوں میں یاد کیا ہے یعنی شریر مکار جھوٹا وغیرہ کہا ہے۔

جواب: ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے۔

سوال: قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا نہ کہا کرو؟

جواب: بعد تامل: ہاں ہے

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور لوگ بھی کم وبیش کہتے گئے کسی نے صاف اور کسی نے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔

۳ روز پیشی ہو کر ۲۵ فروری مقرر ہوئی جس کی کیفیت سے اطلاع دونگا۔..

رات کو مولانا ثناء اللہ صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں اتنا مجمع تھا کہ اہالی شہر نے ایسا مجمع کبھی نہ دیکھا تھا۔ جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑھایا۔ دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی

سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے کہ اسی بہانہ سے مولوی صاحب ممدوح کے وعظ ونصیحت سے مستفیض ہو جاتے ہیں۔ بڑی خوشی یہ ہے کہ اس تقریب پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کر دی جو عموماً مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ سب لے گئے اور بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا۔

راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ امام مسجد صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۵،۶)

استفتاء

سوال: مرزا غلام احمد متنبّی کے قصبہ کا نام ان کے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ ق عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزا صاحب کا قول ہے کہ یہ لفظ اصل میں قاضیاں تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

جواب: کچھ شک نہیں کہ قادیان کا نام اصل میں قاضیاں والا تھا کثرت استعمال سے والا کا لفظ حذف ہو کر قاضیاں رہ گیا بعد میں محاورہ پنجابی ض، د سے اور ق، ک سے بدل گئے اور کادیاں ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکخانہ کی مہر میں یہ نام چھوٹے کاف سے ہی لکھا جاتا ہے جس کی بابت ڈاکخانہ کے ... نہ کہ مرزا کے ... بایماء حضرت کوشش بھی کی تھی کہ مہر تبدیل ہو جائے مگر نہ ہو سکی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۷)

مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۲۔ فروری ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمات بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور گذری تھی۔ صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کر کے مسلیں طلب کر لی تھیں اور تاریخ پیشی ۱۲ فروری مقرر تھی۔ اس تاریخ کو مقدمہ بمقام علیوال صاحب موصوف کی عدالت میں پیش ہوا۔ مرزائیوں کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر، خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلاء تھے اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو مولامل وکیل گورداسپور تھے، بحث وکلاء طرفین سنی گئی اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا۔ مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کر کے مقدمہ واپس عدالت بابو چندولعل میں بھیجا۔ مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت نمک بر ریش پاشیدن کا مصداق ہے۔ فرمایئے مرزا صاحبان جاء ك الفتح کا تو پہلے حشر ہو چکا تھا ثم جاء ك الفتح کی مبارک قبول ہو۔ کیا اب بھی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے بڈھے میاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا ملہم کہیں سو یا ہوا ہے یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ عبرت عبرت۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ علیوال اور ارد گرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تھا جزا ھم الله خير الجزاء

مولوی صاحب کی آمد کی خبر سن کر ارد گرد سے جوق جوق لوگ زیارت کو دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال میں مسلمانوں کی ضیافت کھائی ہر چند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑھائیں لیکن گاڑی کا ٹائم قریب تھا اور گورداسپور میں واپسی ضروری تھی اس لئے مولوی (کرم الدین) صاحب معہ وکیل واپس بسواری ٹمٹم تشریف لے گئے واپسی کے وقت راستہ میں بہت سے مسلمان بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے جو مولوی صاحب کی زیارت کو جا رہے تھے راستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی (کرم الدین) صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے۔ راقم: نامہ نگار گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

☆ مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۶ فروری کو پیش ہوا مرزا نے بیماری کا عذر کیا کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہو سکتا درخواست نامنظور ہوئی اور ۲۴ فروری مقرر ہوئی۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضربت عیسوی یا ابطال مرزا پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے رد میں شائع ہوئی ہے گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیھم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسی جو (بقول مرزا قادیانی) حضرت عیسی کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اسکا ابطال جو اہل حدیث میں بھی نکل چکا ہے، یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونے کا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے۔ مضمون تو پرانے ہیں جن کے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی و وافی دیئے گئے ہیں اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے جو خود مرزا پر فرض ہے ہاں اس کتاب مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کو قتل کرنے آیا ہوں اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں اور فرمایا کرتے ہیں کہ میرے دم تحریر سے تمام سؤر (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آرہی ہے۔ شائد آخری سانس ہو۔
پتہ ریلی جیئس بک سوسائٹی لاہور انارکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۶)

افسوس مہینہ کامل گذر گیا اس تمام مہینے میں مرزا کادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا۔
زیادہ افسوس یہ کہ موضع قادر آباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی بقاء ہوا۔

وکیل امرتسر الحکم قادیان سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاوے۔
ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہونگے۔ اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆مرزا قادیانی کے گورداسپور والے مقدمہ کی تاریخ ۸؟ مارچ مقرر ہوئی ہے۔
(اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی

جناب منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:
مرزا غلام احمد نے خاص مسیح علیہ السلام کا نام لے کر بھی سخت گالیاں دی ہیں ان کی کتابوں سے اصل عبارات معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں:
ا۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں:
مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی۔
بقول مرزا صاحب صاف ظاہر ہے کہ تمام نبی بھی سخت زبان تھے لیکن مسیح سب سے زیادہ سخت زبان تھا

جو سخت زبان مسیح نوں جانے نالے سب نبیاں نوں جانے
پھر کیویں مسیح موعود نہ اس نوں احمق خلق پچھانے

۲۔ فتح المسیح کے ص ۸؟ میں تحریر کرتے ہے:
مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیئو۔ شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔ متکبر، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ مگر اس سے بھی پہلے اور کئی خدائی کا دعوی کرنے والے گذر چکے ہیں ایک مصر میں بھی موجود تھا۔

اے مرزائیو سچ کہو کہ مسیح خدائی کا دعوی کرنے والا اور فرعون مصری جیسا کون لکھ رہا ہے میرزا صاحب یا کوئی اور۔ سچ ہی کہنا ورنہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے

فرعوں مصرے دا ثانی جیہڑا خاص مسیح نوں لکھے
پھر کیوں بجھ بجھ احمق خلقت لگے اس دے پچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فتح المسیح کے صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں:

ہاں مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب تو ہمیں بھی نہیں آتا۔ آپ نے سوچا ہوگا، ہم تو سوچ کر تھک گئے عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا خوب خدا جسکی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں،

معاذ اللہ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب روشن ہے کہ مسیح خدائی کا دعویکرتا تھا اور اس کی دادیاں اور نانیاں بھی بدکار تھیں ۔ ہمارے سردار خاتم الانبیا ﷺ نے سچ فرمایا:

اذا لم تستحے فاصنع ما شئت (اخرجه البخاری)،

جب تجھے شرم نہ ہو پس جو چاہے کر

مسیح دی دادیاں نانیاں تائیں جو بدکار بناوے
پھر کیویں مسیح موعود نہ اپنے تائیں اوہ سداوے

دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب کا فتوی:

وہ انسان کتوں سے بدتر ہے جو عوعو بھونکتا ہے۔،

۴۔ فتح المسیح کے صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں:

آپ کے خدا صاحب نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ایسا پیار کیا کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے دعائیں مانگتا رہا بلکہ سولی پر بھی رضا وتسلیم کا کلمہ منہ سے نہ نکلا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں ترک کر دیا۔ اور خدا نے کچھ جواب نہ دیا کہ اس نے ترک کر دیا۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا۔

اے مرزائیو! سچ سچ کہو کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ کون لکھ رہا ہے (مگر بات ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا)، مرزا جی ہیں یا کوئی اور اور تم بموجب آیت لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم کافرکس کو کہو گے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر ومرشد کا تحریری اقبال بھی مجھ سے سنو: دیکھو ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

یہ اشارہ اس مشابہت کی طرف ہے جو اس عاجز کو حضرت مسیح سے ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایلی ایلی کی دعا حقیقت حضرت مسیح نے اپنی تنگی کے وقت کی تھی۔،

اے مرزائیو! کیا اب بھی تم اس تحریر کے سننے کے بعد کہہ سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا، اور تکبر کرنے والا وغیرہ، توہین آمیز الفاظ سے نسبت نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان سے مراد ان کی کوئی اور شخص ہے تو مرزا صاحب قادیانی کا فتوی تم پر صادق آجائے گا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں وہ لکھتے ہیں:

خنزیر سے پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔

اے مرزائیو! دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

جس قدر حضرت عیسی علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی۔شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہے۔،

اے مرزائیو! کیا اب بھی تم منہ سے بول سکتے ہو یعنی انکار کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا نہیں سمجھتے۔ خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو ورنہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب قادیانی کا لکھا ہوا فتوی بالکل تم پر صادق آجائے گا وہ یہ ہے:

تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔

خدا سے ڈرو توبہ کرو

وجیھاً فی الدنیا و الآخرہ نوں جیہڑا مندا بولیسی
بے شک اللہ جلدی اس نوں ذلیل و خوار کریسی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۳۔۴)

❁ افسوس مرزا قادیانی پر فرد جرم لگایا گیا۔ مزید افسوس یہ کہ مرزا جی کی طبیعت ناساز ہے۔ بیماری دل کی ہے جو ظاہر نہیں کر سکتے۔ خدا نہ کرے خس کم جہاں پاک کی آواز سننے میں آوے۔،۱۱۔اپریل مقرر ہوئی۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

❁ صدر سیالکوٹ کی مسجد کے فیصلے کے لئے ۲۹ مارچ مقرر ہوئی۔ ناظرین دعا کریں۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج

بلا سے کوئی ادا ان کی بد نما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

یوں تو کون ہے جو مسیح قادیانی اور مجدد پنجابی کی تجدید کا قائل نہ ہو، اور پنجابی نبی کا لوہا نہ مانتا ہو، بالخصوص کفار خصوصاً آریوں کے مقابلے تو آپ ماشاء اللہ برہنہ شمشیر ہیں۔ لیکن آج کل جو چال ایجاد کی ہے سبحان اللہ تمام پچھلی چالوں کو ماند کرتی ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں، قربان ایک ہی کہی، ماشاء اللہ ہم داد دیتے ہیں اور تمام دیکھنے سننے والے بھی داد دیں گے۔

ان دنوں قادیان سے ایک رسالہ آریوں کے جواب میں قادیانی امت کے حکیم نے شائع کیا ہے جس میں معجزات انبیاء پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ:

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفہ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار، یہ لوگ اسی ایک مد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے، اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں وسوسوں میں مبتلا ہیں، اور جہاں کہیں کسی معجزہ کا ذکر ہوا، اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دے دیا جائے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں بھی ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء کو ملی تھیں ۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیمؑ (اس تشبیہہ سے مرزا جی کی غرض یہی ہے کہ کافروں کو یقین ہو جائے کہ یہ انبیاء میری طرح بانی جمع خرچ کر کے احمقوں کو پھاندتے تھے۔افسوس۔ نعوذ باللہ)اور موسیٰؑ کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے ،وہی عجائبات زندہ اور قادرخدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کیلئے قدم اٹھائے

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

سبحان اللہ ! کیا کہنے ہیں۔ خلاصہ اس مضمون کا یہ ہے کہ حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ مرزا جی میں موجود ہے بہت خوب :

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس ہم بھی آریوں اور نیچریوں سے سفارش کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعوت ضرور قبول کریں اور ان کے کمالات سے مستفیض ہوں۔ ہاں یہ خیال نہ کریں کہ آج تک انہوں نے کیا دکھایا ہے جواب دکھائیں گے۔آتھم کی پیش گوئی، پنڈت لیکھ رام ،احمد بیگ والی ، میعادی سہ سالہ پیش گوئی مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی والی پیش گوئی قادیان کے طاعون والی پیش گوئی کیسی صاف اور صریح طور پر غلط نکلیں ،تو اب کیا دانائی ہے کہ پھر دوبارہ تحریر کرنے میں وقت ضائع کیا جائے اور :

آزمودہ را آزمودن خطاست ،

پرغور نہ ہو۔

ہمارے خیال میں آریوں اور نیچریوں کے یہ خیالات کسی طرح صحیح نہیں ۔ ممکن ہے کہ ان وقتوں میں مرزا جی کو پورا تجربہ نہ ہوا ہو،مگر اب ہوگیا ہو۔آخر،

پیرشو بیآموز، کا مقولہ مشہور ہے۔

ہوا کیا ا جی یہ تو کرنے کی و دیاہے۔مشق آہستہ آہستہ ہی ہوتی ہے۔تم بھی عجب آدمی ہو، کیا پہلوان ایک دفعہ گر کر کشتی لڑنے کی درخواست کرے ،تو اسکو پہلا حوالہ ہی دیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں ۔

افسوس ہے کہ اہل حدیث کو اس دعوت میں شریک نہیں کیا گیا کیونکہ مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یقین ہے کہ اہل حدیث ہمارا عاشق صادق ہے، جو قادیان تک حاضری سے بوقت نصف شب بھی نہیں رکنے کا

ہم کشتہ تیرے ناز کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

مرزا قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت

جس کا ملہم کہلاتا ہے

(راقم: منشی اللہ دتا از جھنگ)

مرزا صاحب کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں:

۱۔ توضیح المرام صفحہ ۲۱:

اوپر کی طرف سے وہ اعلی درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الٰہی پیدا ہوکر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہوکر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

اس عبارت سے چند امور ظاہر ہیں:

۱۔ کم زور انسان کی محبت رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲۔ عاجز انسان کی محبت خداوند قادر کی محبت سے درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔

۳۔ خدا اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ے جس کا نام روح القدس ہے

اور توضیح مرام صفحہ ۲۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اور چونکہ روح القدس ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے دل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جس کو نا پاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے۔

اس عبارت سے بھی چند امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔روح القدس جبریل فرشتہ کا نام نہیں بلکہ جو خدا اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے تیسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ ہی روح القدس ہے۔

۲۔وہ تیسری چیز پیدا شدہ خدا اور بندہ کے لئے بطور ابن ہے۔

۳۔اور یہی پاک تثلیث ہے جس کو نا پاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے

اس جگہ مرزا صاحب نے نصاری کی تقلید کی ہے یعنی ان کے ہم اعتقاد ہوئے ہیں دیکھو خط اول یوحنا باب ۷ آیت ۷۔

تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس۔ یہ تینوں ایک ہیں۔

اگر مرزا صاحب اور نصاری کی تقریر میں کچھ فرق ہے تو صرف چال ہی بدلنے کا ہے ورنہ دعوی دونوں کا ایک ہی ہے

اے مرزائیو! دیکھو خدا کا فرمان: و لاتقو لوا ثلا ثه (یعنی مت کہو تین)

اور

لقد کفر الذین قا لوا ان الله ثا لث ثلا ثة و ما من اله ا لا اله واحد و ان لم ینتهوا عما یقو لو ن لیمسّنّ الذین کفروا منهم عذا ب الیم ۔ (الما ئدة : ۷۳) (البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اگر باز رہیں اس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگے گا ان کو کہ کافر ہوئے ان میں عذاب دردناک)

مرزائیو! بموجب آیات تم کافر کس کو کہو گے خدا سے ڈر جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے

دیکھو مرزا غلام احمد، خدا سے برابر ہونے کے بھی مدعی ہیں

۲۔ ضمیمہ انجام آتھم میں کہتے ہیں:

براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی
(یعنی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید)

اس الہام سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت توحید اور تفرید کا مرتبہ تو حاصل کر چکے تھے لیکن پورا خدا بننے میں کچھ کمی باقی تھی جو مرزا قادیانی کی عبارت ذیل سے پوری ہوگئی جو انہوں نے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۵ پر لکھی اس کے حاشیہ میں کہتے ہیں:

اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند۔ یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

مرزا صاحب نے آپ ہی اپنے پہلے الہام کی تفسیر کر دی یعنی دانیال نبی کی کتاب سے تحریری ثبوت پیش کر کے اپنا خدا کی مانند ہونا ثابت کیا۔ اگر اب بھی مرزائی جماعت ہٹ دھرمی سے اس بات کا انکار کریں کہ مرزا صاحب خدا کی مانند ہونے کے مدعی نہیں ہیں تو بجز اس کے ہم اور کچھ نہیں کہیں گے لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم بھی کہو اے مرزائیو! آمین۔ دیکھو قرآن میں لیس کمثلہ شیٔ اور موجود اور قل ھو اللہ احد اللہ الصمد بھی موجود اور براہین میں خدا کہے مرزا جی کو انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے کلمات کفر سے اور ایسے کافروں سے جو خدا کی مانند ہونے کے مدعی ہوں۔

اگر مرزائیوں کی پوری تسلی نہیں ہوئی تو میں ایک اور نقل کرتا ہوں دیکھو اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵۔ ۲ مارچ ۱۹۰۴ء میں عبدالکریم، مرزا جی سے روایت کرتے ہیں:

ایک روز کاسر الصلیب فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ضرور جانتا ہے کہ کس قدر جوش مجھے نصرانی مذہب کے استیصال (بیخ کنی) کے لئے ہے پس اس کو ان لفظوں میں ادا کر سکتا ہوں کہ مجھے اس اعتقاد کی تباہی کے لئے اتنا جوش ہے کہ جتنا خود خدا کو۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ نصاریٰ کی بیخ کنی اور ان کے اعتقاد کی تباہی کے لئے مرزا صاحب کے خدا کو بھی مرزا جی کے مساوی جوش ہے اس تحریر کو قریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور جوش تو دونوں کو اس سے پہلے کا ہو گا لیکن اب تک دونوں سے کچھ نہیں ہو سکا۔ اور مسلمانوں کا خدا تو اس بات سے پاک ہے کہ اس کو کسی چیز کی تباہی کے لئے عاجز انسان کی مانند جوش کھانا پڑے بلکہ وہ تو ایسی طاقت رکھتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمام جہان کو طرفۃ العین میں ہلاک کر دیوے اس بات کا قرآن شریف گواہ ہے یہاں ثبوت پیش کرنے کی کچھ حاجت ہی نہیں ہے مگر مرزا صاحب کی خوش آمدی حالت قابل تعریف ہے دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں:

اے قیصرہ ملکہ معظّمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں، اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتے ہیں۔

کجا عیسویت کی بیخ کنی اور تباہی کا جوش مزاجی اور مرزاجی کے خدا کو اور کجا اقبال مندی اور سلامتی کے لئے دعا۔ سچ ہے: دروغ گورا حافظہ نباشد

اے مرزائیو! خدا تم کو ہدایت کرے تمہاری تسلی کے لئے ایک اور نقل کرتا ہوں ۔ دیکھو رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ٦۔٧ میں جو مرزا صاحب قادیانی نے ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو طبع کرایا ہے کہتے ہیں:

خدا نے مجھے کہا ہے انت منی و انا منك۔

ترجمہ: تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

اس الہام کے فقرہ انا منك سے صاف ظاہر ہے کہ مرزاجی کا خدا مرزاجی سے پیدا ہوا ہے معاذ اللہ قرآن میں تو لم یلد و لم یولد خدا کا کلام اور انت منی و انا منك مرزاجی کا الہام

اے مرزائیو تم خداوند قہار کے قہر سے ڈر کر سچ کہو کہ اگر کوئی اور شخص کہے کہ میں یہ توحید اور تفرید کا مرتبہ رکھتا ہوں، یا یہ کہے کہ دانیال نبی کی کتاب میں مجھے خدا کی مانند لکھا ہے، یا یہ کہے کہ میں خدا میں سے ہوں اور خدا مجھ سے ہے تو تم اس کو کافر کہو گے یا نہیں؟ اگر دیدہ دانستہ جھوٹ کہو گے تو جان رکھو کہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اپریل ۱۹۰۴ء ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون (۱)

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ! ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا۔ کوئی ہے کہ ہماری طرح الہام سے دعوی کرے کہ انه آوی القریة کوئی ہے کہ بتلاوے کہ قادیان سے دو دو کوس پر طاعون نے جو محشر قائم کر رکھا ہے، قادیان میں کیوں نہیں آتا۔ خدا قادیان کو تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے دافع البلاء۔ اللہ اللہ:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

آج کوئی ہے کہ قادیان میں جا کر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں۔ دوکانیں بند ہیں، بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں۔ یا مراسلہ مندرجہ ذیل کو پڑھے:

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث تسلیم

قادیان میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نور الدین کے سوا تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نور الدین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔ اوسط اموات ۲۰ سے ۲۵ یومیہ ہے۔ مولوی نور الدین کی سالی کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا۔ مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے۔ حکیم نور الدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں۔ مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے۔ نامہ نگاراں از قادیان۔ ۱۴۔ اپریل

اخبار بدر قادیان ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون کی قادیان کی صفائی کو تسلیم کیا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اپریل ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

قادیان میں طاعون (۲)

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی
خزاں بینی وبا بینی غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے دہقانی کی پینتالیس عزتیں ہوتی ہیں اس لئے وہ ایک دو، بلکہ تین چار، بلکہ چھ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپ کو ذلیل نہیں جانتا۔ جب تک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہو کر سلب کلی نہ ہولے۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے کہ کسی حساب میں اس کو غلطی نہ ہو جاوے۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے۔ ایک دفعہ دو دفعہ نہیں، دس بیس دفعہ نہیں، مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مرزا صاحب زبان حال سے کہا کرتے ہیں:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کون سا مہینہ یا کونسا سال ہے جس میں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ اولا یرون انّھم یفتنون فی کلّ عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون و لا ھم یذّکّرون (توبہ:۱۲۶) دو تین دفعہ ابتلاء میں نہ آتے ہوں۔

سال ہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں۔۲۲۔اپریل کے اہل حدیث امرتسر میں قادیان میں طاعون ہونے کا واقع درج کیا گیا تھا اس پر بحکم الحق مرّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا، اور اہل حدیث جیسے راست باز، حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے کہ اہل حدیث کو اگر خدا کا خوف ہے، تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا کہ قادیان میں کبھی طاعون نہیں آئے گا۔ (۲۴۔اپریل)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کر سکتے ہیں کہ قادیان میں طاعون ہونے کا کس لطیف پیرائے میں اقرار ہے۔ اس لطیف سے الطف پیرایہ ایک اور ہے جس کو سن کر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہوں گے۔ اخبار البدر قادیان کے دفتر سے ۲۵۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی کہ اخبار یکم مئی تک بند رہے گا۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں:

> طاعون حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے۔

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس ناز وادا سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے اب سنئے ہم آپ کو بتلاتے ہیں اور آپ کے سوال کا جواب دیتے ہیں:

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو۔ کیسا صاف لکھا ہے:

> قادیان کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ہوگا۔

اسی صفحہ پر لکھا ہے:

> قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تاکہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول قادیان میں تھا۔

پھر صفحہ ۷ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے کہ:

> خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو (مرزا غلام احمد قادیانی) اسی میں رہتا ہے۔

پھر صفحہ ۱۰ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ پلائی ہے کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت، اور مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت، مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین، دہلی کی نسبت پیش گوئی کریں کہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں ! ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے ۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تھا کہ میری باتیں تو جیسی ہیں وہی ہیں اس لئے بطور پیش بندی یا بحکم لو کان من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلافاً کثیراً ۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا کہ

کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو، اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے ۔ (دافع البلاء حاشیہ۔ص ۵)

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں لیکن مطلب اسکا خوب یاد رکھیں بھولے ہوں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں :

قادیان میں شاذ و نادر واردات ہوں گی جو ایسی قلیل ہوں گی کہ کالعدم تصور ہوں گی ۔

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے ۔ جس کا نام البدر ہے آپ ۱۶۔اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں :

یوگندر پال (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک وصاف کریں گے ۔ تو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کر دی ۔ (ص ۷) ۔

اب ناظرین اس شاذ و نادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے ۔ اللہ اللہ! کہاں یہ دعوی کہ قادیان سے دو دو کوس تک طاعون ہے، جو بیمار آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے، اسی بنا پر اس کا نام دارالامن والامان رکھا گیا تھا ، پھر یہ ترمیم کہ شاذ و نادر واردات ہوں گی جو معدوم کے حکم میں ہوں گی، جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہوگئی ۔ ناظرین منتظر ہوں گے کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی ،تو ان کی آگاہی کے لئے ہم اتنا بتلاتے ہیں کہ مارچ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۳ ، آدمی طاعون سے مرے حالانکہ کل آبادی قادیان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۰۰ ہے۔ (مفصل مع شہادت آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

مرزا قادیانی کا اعتقاد

قرآن مجید کی نسبت (۱)

(منشی اللہ دتا صاحب)

ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۰۴ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے

یعنی بقول مرزا صاحب ظاہر ہے کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اور خداوند اکثر جگہ قرآن میں فرما وے میری آیات بینات ہیں اور نیز فرمایا

الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب و لم یجعل له عوجا

(الکھف: ۱) سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری اوپر بندے اپنے کے کتاب اورنہیں کی واسطے اس کے کجی

اور جیسے فرمایا:

لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا۔ مت کہو راعنا اور کہو انظرنا۔

۲۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۵ میں تحریر کرتے ہیں:

قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

اس عبارت سے بقول مرزا ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بے خبر نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے بلکہ خداوند قدوس و حلیم و حکیم پر ہے کیونکہ قرآن اس کا کلام ہے اور جس نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یحب اللہ الجھر با لسو ء من القول

۳۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں ولید بن مغیرہ کی نسبت نہائت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کیئے۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی نے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے اکمل کلام کی نسبت یہ لکھ دیا کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے انسان اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی کہلا کر یہ لکھ دیا کہ قرآن سخت زبان ہے اور گندی گالیاں سے پر ہے۔ معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداتعالی کو گندی گالیاں دینے والا تصور کرتے ہیں۔ کاش مرزا صاحب جنّوں میں سے ہوتے تو قرآن کی نسبت ان کے منہ سے یہ تو نکلتا:

قل او حی الیّ انه استمع نفر من الجنّ فقا لوا انا سمعنا قرآناً عجباً ۔یھدی الی الرشد فآ منا به ۔ و لن نشر ك بر بنا احداً (الجن : ۱۔۲) (پس کہا انہوں نے (جنوں کی اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہم نے قرآن مجید کو کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۸۔۹)

مرزا قادیانی کا اعتقاد

قرآن مجید کی نسبت (۲)

(منشی اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور)

اور خود اللہ تعالی قرآن کی تعریف میں ارشاد فرماوے

اللہ نز ل ا حسن الحد یث (اللہ نے اتاری بہترین بات)

احسن کے معنی بہت خوبصورت۔ اللہ فرماوے کہ میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے۔

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا صاحب نے قرآن کی نسبت ایسا کیوں لکھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنی سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کئے تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کے لے یہ لکھ دیا کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں پس جہت ثبوت ازالہ اوہام سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں:

پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت کلمات استعمال کئے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص۱۲)

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بے شک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزائیوں کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا لیکن العادت من الموت سے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کے نقارے بجا رہے ہیں خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ غور سے سنیں کہ خدا کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے ویسے ہی مالک بھی ہے اور اس کو بنی آدم مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے کہنے کا حق ہے مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا۔ چنانچہ اس نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے

لا یسئل عما یفعل و هم یسئلو ن ۔ (الانبیاء: ۲۳)

(نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں)۔

اے مرزائیو! خداوند قہار سے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کر کے ایماناً سچ ہی کہو

۱۔ اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔

۲۔ اور یا یہ کہے کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے جس سے غایت درجہ کا غبی اور جاہل بھی بے خبر نہیں ہے۔

۳۔ اور یا یہ کہے کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہری گندی گالیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتی ہیں تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہو گے یا کچھ اور؟ میں کہتا ہوں کہ قرآن کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم کہواے مرزائیو! آمین

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے
اگر حق کی تجھے ہے لوڑ پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفیٰ کو
اسی کو آگ ہو در گور پیارے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

قادیان میں طاعون (۳)

نمبر سابق میں قادیان میں طاعون کی بابت مرزا جی کی پیش گوئیاں درج کر کے بتلایا گیا ہے کہ مارچ اپریل کے دومہینوں میں قادیان میں ۳۱۳۔آدمی طاعون کا شکار ہوئے۔ چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اہل حدیث کہلا کر بے سند باتیں لکھتے ہو، کیا سلسلہ حدیث کے راویان کا یہی طریق تھا، اسلئے اہل حدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے کیونکہ خدا کے فضل سے اہل حدیث کو ناز ہے کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے۔

سنئیے! قادیان میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزا جی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنی سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی پنشنر ہیں جنھوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا کہ مارچ اور اپریل کے دومہینوں کے اندر ۳۱۳، آدمی مرے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم نور الدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جس پر شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے چنانچہ ان کو حکم ہوا کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لے جائیں اور وہ چلے گئے۔

مسٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دے سکتا ہے۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے، تو ہم آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلا دیں، جس کی سردست ہم کو ضرورت نہیں۔

بتلایئے جس مقام پر اس قدر طاعون ہو کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۴ چل بسیں اور موضع کے باشندے تو بجائے خود، مسیح موعود اور مہدی مسعود (مرزا) کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا مشن کالج (مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے۔

اللہ اللہ! مرزا جی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں۔ آہ:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

بتلایئے اب بیچاری قادیان کو مرزا جی کی وجہ سے دارالامان کہا جائے یا دار الزیان اور بیت الخزان۔

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزا جی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مرے گا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ بموجب حدیث نبوی ان کو شہادت ہو گی یا نہیں؟

آج تک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہو گا کیونکہ مرزا جی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزا جی ان کی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو مسٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لے جاویں، اس لئے انہوں نے جھٹ لکھ مارا کہ:

حضرت جی کو الہام ہوا تھا:

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم لا یفتنون جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مبایعین (یعنی مرزائی) بھی نشانہ طاعون ہونگے۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۲۴۔ اپریل ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلو جی: بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں۔ مرزا جی نے کس بھروسہ پر تم کو کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا کہ بس میرے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے۔ آج اس الہام سے معلوم ہوا کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی نشانہ طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ گو ہماری دعا ہے کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت میں رکھے، مگر مرزا جی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ ان کا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتی کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہونگے اور ضرور ہوں گے کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں الناس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے مگر جس حیثیت سے مرزا جی کو الہام ہوا، اس حیثیت سے وہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ) کو گھیرتا ہے جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے۔ پس جس طرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمانوں بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تھا اور سب کو تکلیفات پہنچی تھیں، اسی طرح مرزا جی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدارِ صدق اس پر ہے کہ کل مرزائی حتی کہ خاندان رسالت کاذبہ بھی اس سے حصہ وافر لیں۔ بہت خوب:

چشم ما روشن دل ما شاد

مرزا جی کا الہام بھی کیا ہوا، جان کا روگ ہوا کہ اپنی صداقت کے لئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بھی ہضم کر جاوے۔ آہ:

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا

ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کے الہام اور یہ ہیں ان کی تاویلات یا یوں کہیے کہ ان کے الہاموں کا حشر اجسام۔ مگر مریدین ہیں کہ وہی سچائی یا ڈھٹائی کا راگ الاپے جاتے ہیں۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

(طاعون سے مرزائیوں کے مرنے پر اخبار وکیل امرتسر میں بھی ایک نوٹ شائع ہوا تھا، جس کا نوٹس لیتے ہوئے اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۱۲ پر

وکیل اور ہم

کے عنوان سے لکھا گیا:

معزز ہم عصر وکیل نے ۱۹ فروری کی اشاعت میں مولوی بدر الدین احمدی ساکن قادر آباد کے طاعون سے مر جانے پر نوٹ لکھا ہے اور اس میں الحکم کو یوں مخاطب کیا ہے:

> یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا ان کے مرید طاعون سے فوت ہوں۔ کیا ان کی جماعت کا آرگن اخبار الحکم قادیان اس کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکتا ہے؟ ہم ممنون ہوں گے اگر وہ اس عقدہ کو کما حقہ حل کر کے لوگوں کی حیرت کو دور کر دے گا اور ہمیں اس دقت سے نجات دلائے گا کہ لوگ بار بار اس قسم کے سوالات پیش کرتے ہیں اور ہم کو مجبوراً سکوت اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(اڈیٹر الحکم لکھتا ہے)...... ہم کو لائق اڈیٹر وکیل پر افسوس ہے کہ انہوں نے باوجودیکہ قرآن شریف میں لا تقف ما ليس لک به علم پڑھا ہوگا پھر بھی انہوں نے بلا سوچے سمجھے اور بغیر ذاتی تحقیق یہ لکھ دیا کہ:

> یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا ان کے مرید طاعون سے فوت ہوں،

دانشمند اور خدا ترس اڈیٹر کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ پہلے اپنی جگہ دیکھ لیتے کہ کیا واقعی مرزا صاحب نے کوئی ایسا دعوی کیا بھی ہے کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے فوت نہیں ہوگا۔ اگر یہ دعوی ہی کبھی اور کہیں نہیں کیا گیا تو پھر اعتراض بجائے خود بودا اور کمزور ہو جاتا ہے بلکہ رہتا ہی نہیں۔...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادرآباد کے تمام باشندے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ مولوی بدرالدین ایک اپنے ایک عزیز طاعون زدہ کے گھر دوسرے گاؤں میں جہاں طاعون پڑا ہوا تھا، گئے۔ خود انہوں نے اس طاعون زدہ کو غسل دیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ اور قرآن شریف میں صاف ارشاد ہے لا تلقوا بايديكم الى التهلكة اور پھر آنحضرت ﷺ نے اور آپ کے پاک ارشاد کے موافق منع فرمایا ہے کہ جہاں طاعون زور سے پھیلا ہوا ہو وہاں مت جاؤ۔ انہوں نے اس حکم نبوی کی بھی خلاف ورزی کی۔ پھر کیا ضروری نہ تھا کہ ان قواعد و احکام کو توڑنے کی وجہ سے اس بیماری میں اسباب عادیہ کے ماتحت مبتلا ہوتے۔

الحکم کے اس نوٹ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا مولوی بدرالدین طاعون سے ہی مرزا ہے۔ اور یہ کہ اس نے ایک طاعون زدہ گاؤں کا جا کر حکم نبوی کی خلاف ورزی کی۔ بنا بریں الحکم کو یہ بھی جواب دینا چاہیے تھا کہ جب قادیان میں میں طاعون صفائی کر رہا تھا، اس وقت مرزائی وہاں کیا لینے جاتے تھے، اور اس حالت میں وہاں جا کر کیا حکم نبوی ﷺ کی خلاف ورزی کے مرتکب تو نہ ہو رہے تھے۔ بہاء)

❁ مرزا جی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہوتا رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی شہادت نئے سرے سے ہوتی رہی ابھی ختم نہیں ہوئی۔

مرزا جی کو الہام ہوا ہے اعملوا ما شئتم قد غفرت لكم ان شاء الله آمنين اعملوا ما شئتم اني امرت الملائكة لكم زاد الله عمرك۔ (الحکم ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۴ء)۔ یعنی جو تم چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔ انشاء اللہ امن پانے والے ہوگے، جو چاہو کرو، میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا۔ خدا نے تیری عمر زیادہ کر دی (مضمون بدستور در بطن قائل۔ دیدہ باید۔

وقت پیری شباب کی باتیں۔ ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے کہ قادیان میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۶۰۔ آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے اور دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶۔ آدمی آلودہ ہوئے اور ۲۷ فوت ہوئے، اور تیسرے ہفتہ میں ۸ فوت ہوئے، حالانکہ ۲۸۔ اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکال دیا تھا کہ قادیان میں اب آرام ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

ناظرین کو واضح ہو کہ مرزا صاحب قادیانی بخیال خود ملہم ہیں۔ منجملہ ان کے الہاموں کے اس وقت قابل غور مفصلہ ذیل الہام ہے

و ما کان اللہ لیعذ بھم و انت فیھم انہ آوی القریۃ۔(دافع البلاء ص ۶)

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئیں ہیں۔ اول، یہ کہ طاعون اس لئے دنیا میں آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود (یعنی مرزا) سے نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دکھ دیا گیا ..الخ۔ (دافع البلاء ص ۸)

دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ طاعون اس حالت میں فرو نہ ہوگی کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے (یعنی مرزا کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے۔ (دافع البلاء ص ۹)

مرزا صاحب طاعون کا آنا بھی اگر آپ مسیحیت کا انکار ہی ہے اور فرو ہونا طاعون کا آپ کے دعوی مسیحیت پر موقوف ہے تو بہتر ہے کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دے دیویں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لئے تدابیر کر رہی ہے اس پر روپئہ ضائع نہ کریں۔

تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خداوند تعالی جب تک طاعون دنیا میں ہے گوستر برس تک دنیا میں رہے قادیان کو اس کے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے (دافع البلاء ص ۱۰)

ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوی مرزا صاحب کا ہے جس کی ذرہ بھر تاویل نہیں ہوسکتی۔ کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ قادیان اس قدر طاعون سے تباہ ہوگیا جو بمقابلہ گردونواح کے بہت بڑھ کر ہے۔ ہم ایک فہرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص باشندہ قادیان کی طرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں جوانہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اس لئے کم ہے کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا سکول وغیرہ بند ہو گئے۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد بھی کئی اموات ہوئی ہوں وہ فہرست یہ ہے۔ ہندو ۱۰۰۔ مسلمان ۱۵۰۔ مرزائی ۵۰۔ چوہڑے ۲۵

مرزا صاحب! ابھی تو دو سال کامل بھی نہیں گذرے کہ قادیان جس کو حضور دارالامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہو گیا۔ کیا اب آپ کے الہامات سچے مانیں جائیں؟ کیا آپ کو مسیح موعود مانا جاوے۔ کیا قادیان اب دارالامان ہے۔ کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد، ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں اور بالمشافہ دیکھ چکے ہیں اباوجود مشاہدہ کے پھر کوئی مرزائی ان کے دعاوی کا معتقد ہو۔ ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس۔

راقم: عبدالکریم۔ مدرس عربی۔ ہائی سکول منٹگمری

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۸)

استفتاء

سوال نمبر ا۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ ان کی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کے کون سے دلائل ہیں۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی۔

جواب: حضرت مسیح زندہ ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ

(یعنی جتنے اہل کتاب اس (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آویں گے)

حدیث شریف میں آیا ہے۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء۔ (بیہقی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی تم کیسے اچھے ہو گے جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے)۔

یہ سوال کہ کہاں ہیں؟ عقل سے معلوم کرنا کہ جبریل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں؟ جب کہ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ کون کہاں ہے اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمانیات کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے ان کو حکم کیا ہوگا وہیں ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تھا۔ عوام الناس کہتے ہیں کہ وہ چور تھا۔ لیکن اس کی صورت حضرت عیسیٰ کی ہوگئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے تو کس آیت یا حدیث کی رو سے۔

جواب: صلیب کی بات قرآن شریف میں اتنا آتا ہے کہ شبّه لهم جس کے معنی ہیں کہ مسیح کا قتل یا صلب ان پر مشتبہ ہوگیا۔ جس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ سے روایت آئی ہے کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تھا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے

سوال ۳۔ عہدہ امامت، عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے، یا الگ۔ اگر جزو ہے تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ راقم: ابراہیم خان....

جواب: عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنی امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا نائب ہوتا ہے پس جس طرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی اسی طرح اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا۔ نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔ اس معنی یہ ہیں کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۹-۱۰)

❁ مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہر روز ہوتا ہے صرف ۲۸-۲۹ کی تعطیل کی وجہ سے ناغہ رہا۔ مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بصد مشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا تھا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے قدیمی مخالف ہیں، انجام کیا ہوا؟ والعلم عند الله۔ مرزاجی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں حافظ عبد القدوس صاحب سہارن پوری مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے ۔۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہوئے ان کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانچ سو روپے کا حکم ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

❁ استفتاء

سوال: حضرت عیسی جب آسمان سے اتریں گے رواس وقت مخالفین مذہب اس آیت پر اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ عیسی آسمان پر ہے۔ (جان محمد از جگراؤں)

جواب: حضرت عیسی کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے ویسا ان کا دنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے ہاں اگر یہ ہوتا کہ دنیا پر کبھی نہ آویں گے، تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت کہا جائے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائے گا تو اس کے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائے گا۔ نہیں بلکہ صحیح ہوگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۹)

❁ مدراس بفضلہ طاعون سے بالکل پاک ہو گیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

❁ اس ہفتہ بھی مرزا قادیانی کا مقدمہ ہوتا رہا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی شہادت ۱۷ جون کو ختم ہوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

چند قادیانی الہامات

خدا کا شکر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے چند الہامات اس ہفتہ سننے میں آئے۔ مگر وہی بقول شخصے: خیر کی خبر سننے میں نہیں آتی۔

پہلا الہام یہ ہے کہ:

خدا تیرا دوست ہے اسی کے صلاح ومشورے پر چل۔

افسوس مرزا صاحب کو ہمیشہ اس مضمون کے الہام ہوتے ہیں مگر آپ ان پر خود بھی عمل نہیں کرتے، ورنہ کبھی ممکن تھا کہ مولوی کرم الدین جہلمی دو استغاثوں سے نکل کر مرزا جی کی ذلت کے موجب ہوتے۔ آہ!

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عفت الدیا ر محلھا و مقا مھا انی ا حا فظ کل من فی الدار ،
اعطیتك کل النعیم

یعنی تمام ملک بر باد ہو گیا یا ہو جائے گا سوائے مرزا کی چار دیواری کے۔ پھر خدا نے کہا میں نے تجھے سب نعمتیں دیں۔

منجملہ ان نعمتوں کے کچہری کی یومیہ حاضری اور پھر خاص قابل ذکر یہ نعمت کہ شدت پیاس میں پانی کی اجازت نہ ملی۔

الہام مذکور میں عربی کی غلطیاں باقی ہیں، ہم منتظر ہیں کہ مسٹر الحکم اس الہام کا ترجمہ شایع کر دیں گے تا کہ تبلیغ عام ہو سکے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا یدوم لها عهد

قادیانی اخبار الحکم ۱۷ مئی میں پیش گوئی شائع ہوئی تھی کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہو گا۔ چنانچہ مرزائیوں نے اس کو بڑی شہرت دے کر پبلک کی توجہ کو اس پیش گوئی کی طرف پھیرا، جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ یعنی عام رائے کا رجحان اس طرف ہوا کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا خدا کر کے ایام حمل پورے ہوئے تو ناگہاں خبر پہنچی کہ ۲۵ جون کو امۃ الحفیظ پیدا ہوئی۔ اس پر ہمعصر سراج الاخبار جہلم یوں رقم طراز ہے:

لڑکے سے لڑکی ہوگئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا جی نے شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہونے کا الہام کیا تھا اور یہ الہام الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع ہو چکا ہے۔ اب یہ خبر ناظرین کی بے حد دلچسپی کا باعث ہو گی کہ مرزا جی کے حرم سرائے میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہو گئی۔ آج ساکنان دارالامان میں سخت اداسی کا عالم برپا ہے اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے

...قیافہ دانوں، منجموں طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں، لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی پوری نہیں ہوتی، ہائے غضب پھر بھی مرزائی نہیں سوچتے۔ کیوں جی بتایئے؟ اب کیا تاویل ہو گی۔ بس یہی کہ، لڑکا پیدا ہو گا، استقبال کا صیغہ ہے۔ آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جائے گا۔ لیکن بھائیو! یہ تب سنا جاتا کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا۔ اودھر ایام معدودہ سے چند دن باقی ہیں اور ادھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہو گا۔ بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسی حمل میں ہو گا۔ ہاں اب تو کہہ دیجئے کہ الہام غلط ہو گیا اور بڑی صفائی سے غلط ہو گیا۔ اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہیے کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا تو بقیہ کے ساتھ کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بقیہ الہامات جو فتح ونصرت کے متعلق شائع کئے گئے ہیں وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بدشگونی سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں۔ جب ستون گر گیا تو پھر کوٹھے کا خدا حافظ۔

او مرزا جی! خدا کے لئے آئندہ باز آجایئے جانے دو۔ بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے۔ اب عاقبت کی فکر کیجئے دنیا روزے چند آپ کو ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں اور کیا کیا آئیں گی ان بطش ربك لشديد یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر آمین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ مرزا صاحب کے اس الہام کو جھوٹا لکھا۔ اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا تو کبھی ایسا نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ یہ ہے، جب کوئی محبوبہ خلاف وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنی سے گو یہ پیشینگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو، لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے۔ کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو پھر تو یہ ایک معجزہ تھا کہ بیّن ثبوت رکھتا، پھر جو اس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اس کی خیر نہ تھی۔ اس لئے خدا کی حکمت ہوئی کہ مخلوق ایک دم نہ تباہ ہو جائے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری بلائے عام اگر بھیج دی جاتی تو خدا حافظ

اس حکمت کرنے میں یہ نقصان تو ہوا کہ مرزا جی کی پیش گوئی پر زد پہنچی، سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آ رہی ہے۔ پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی، زندوں سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا۔ پچھلے سال ہی ۱۵ جنوری کو مرزا جی پیش گوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دیئے ہیں (حالانکہ چھ دیئے تھے اور سب زندہ تھے۔ اڈیٹر) اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے، چنانچہ اسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس پر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تھا، کہ گو لڑکی ہوئی لیکن لڑکے کی بھی تو امید ہوئی کیونکہ راستہ تو صاف ہو گیا۔ اس پر مرزا صاحب قادیانی کو غاسق کا الہام ہوا تھا یعنی وہ لڑکا اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا، لیکن ہو گا کیونکہ وہ غاسق اندھیرے میں چھپنے والا ہے۔ اس پر مرزا جی کے دوستوں کی آئندہ کے لئے آنکھیں لگیں۔ چنانچہ اب کے بھی منتظر تھے مگر افسوس:

یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اس لئے ہم نے کہا کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت (مرزا قادیانی) کا کلام سمجھا نہیں:

اے کہ آگاہ نیٔ عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سودا ءِ سر است اشاں را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۔۳)

ایک واقعہ کا اظہار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے ایک پمفلٹ چوورقہ شائع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین سے مصالحت کے واقعات لکھے ہیں مگر افسوس کہ ان میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے۔ لکھتے ہیں:

میرا مسودہ جناب خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے بھی پسند کیا۔،

حالانکہ شیخ صاحب سے ہم نے خود سنا کہ وہ اس مسودے کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ فرماتے تھے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین نے منظور کر لیا تھا مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم سے انہوں نے اس واقع کے چھاپ دینے کا ذکر کیا تو ہم نے سخت منع کیا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۹)

امرتسر میں اسلامی کتب خانہ

امرت سر میں ایک اسلامی کتب خانہ قائم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے ہم اس کی بابت آئندہ مفصل لکھیں گے۔ سردست ہم محض نیک نیتی سے اتنا مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم کے کتب خانہ کو استعمال میں لانے کی کوئی صورت نکالی جاوے تو سب سے مقدم ہے۔ اس کی بابت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب برادرزادہ مرحوم اور شیخ غلام صادق صاحب اور میاں غلام نبی صاحب سوداگر غور کریں تو نتیجہ عمدہ ہونے کی توقع ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

مصر میں کچھ دنوں سے طاعون کا ٹیکہ مویشیوں کو بھی لگایا گیا تجربہ سے سودمند ثابت ہوا۔ اس لئے اب ادویات ٹیکہ عام طور سے ان مقامات میں بھیج دی گئی ہیں جہاں مویشیوں میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کو کیوں نہیں لے جاتے کہ طاعون ایک دم دفع ہو جاوے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا دعوی اور اس کا بنیادی پتھر

مرقومہ منشی غلام احمد امرتسر قلعہ بھنگیاں

شیخ غلام احمد نامی ایک مرزائی بتلاش روزگار گذشتہ سے پیوستہ برس میں کلکتہ آیا اور وہاں بعد حصول ملازمت اس نے مرزائی مشن کے لئے اپنے آپ کو کیٹی لسٹ بنا لیا۔ ہر چند کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہا، تاہم بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آ گئے۔ پھر کیا تھا شیخ مذکور نے کلکتہ میں لاف زنی شروع کر دی کہ کلکتہ بھر میں کوئی عالم فاضل ہو، اور وہ میرے سامنے آوے تو چند باتوں میں اس کو تسلیم کرا دونگا کہ مرزا کا دعوی سچا ہے۔

کلکتہ کے علماء کرام کے کانوں تک ایسی آوازوں کا پہنچنا آسان نہ تھا، کیونکہ شیخ مذکور کے دام افتادہ عموماً اہل پنجاب تھے، اور ایسے لوگ علماء سے واقفیت نہیں رکھتے۔ البتہ نیاز مند کے کان ایسی آوازوں سے ناآشنا نہ تھے۔ مگر محض اس خیال سے سکوت کیا جاتا تھا کہ شیخ مذکور کوئی مشہور ذی علم نہیں، اس لئے آپ کو مخاطب بنانا اور اس سے مباحثہ کرنا فضول ہے۔ لیکن اس سکوت نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھا دیا۔

چنانچہ گذشتہ عید الفطر کے دن (جب کہ اہل پنجاب و کشمیر حسب معمول کلکتہ کے چڑیا خانہ میں جمع تھے) شیخ مذکور مرزائی مشن کا واعظ بنا اور تبلیغ مذہب مرزائی کے فرض کو ادا کرنے لگا۔ چند اشخاص نے جب مخالفت کی آوازیں نکالیں تو بڑے زور سے کہا کہ کوئی ذی علم شخص اگر ہے تو اس کو لاؤ ہم چند باتوں میں اس کو ساکت کر دیں گے۔

یہ سن کر میرے بعض دوستوں نے چڑیا خانہ میں تلاش کیا اور مجھ کو پا کر انہوں نے سب قصہ سنایا۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ جب شیخ مذکور کے پاس پہنچے پہلے تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹالنا چاہا کہ اب وقت تنگ ہے۔ بعد ازاں صاف انکار کیا کہ میں ان سے (راقم سے) مباحثہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر یہ لوگ کب مانتے تھے۔ انہوں نے اس کو سخت شرمندہ کیا اور کہا کہ ابھی تو آپ لاف زنی کر رہے ہیں اور ابھی دال بسری جا رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ کشمکش چند منٹ تک رہی آخر شیخ مذکور کو سوائے بحث مباحثہ کے کچھ بن نہ پڑی مگر یہ کہہ کر اس وقت پیچھا چھوڑایا کہ اتوار کے دن، رات کو مباحثہ کرونگا۔

اتوار کو شام کے بعد حسب وعدہ میاں نادر شاہ سوداگر پشمینہ امرتسری مجھ کو حافظ محمد صاحب تاجر کے مکان پر بلا کر لے گئے جہاں ۶۔۷۔ آدمی شیخ مذکور کے ہمراہ موجود تھے اور اہل اسلام کی طرف سے بذمہ داری میاں نادر شاہ صاحب بھی آ گئے تھے۔ فریقین کی طرف سے دو کاتب تقریریں لکھنے کے لئے مقرر کئے گئے۔

میں نے چند مختصر الفاظ میں خواہش ظاہر کی کہ مرزا صاحب کے دعوے ماموری من اللہ پر بحث کا دارومدار رکھا جائے۔ اگر وہ اپنے دعوی میں صادق ہیں تو ان کے مسائل مخترعہ خود بخود واجب التسلیم ہوں گے۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوی میں کاذب ہیں تو کسی فروعی مسئلہ پر بحث کر کے وقت ضائع کرنا فضول ہوگا۔ چونکہ یہ امر شیخ صاحب موصوف کے لئے بہت مشکل تھا اس لئے اسی پر بحث شروع کر دی کہ مسئلہ زیر بحث نہیں آنا چاہیے بلکہ حیات و ممات مسیح پر بحث ہو۔

چار تقریریں نیازمند کی ہوئیں اور تین تقریرے شیخ مذکور ہوئیں۔ اور میری آخری تقریر کے ختم ہونے پر رات کے ۱۱ بج گئے اور وقت گذر گیا جو شیخ مذکور کی استدعا پر صدر مجلس نے مقرر کیا تھا۔

میری تقریر کے ختم ہونے پر شیخ مذکور بہت سٹ پٹایا کہ اب میں اسی وقت تقریر کرونگا مگر صدر مجلس نے اجازت نہ دی، کیونکہ میں نے تمام رات بیٹھے رہنے پر رضامندی ظاہر کی تھی مگر شیخ مذکور نے خود ہی ضد کر کے وقت مقرر کرایا تھا۔

اس کے بعد شیخ مذکور نے دوسری اتوار پر جواب دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری اتوار کو وہ نہ آئے تو منتظمان مجلس مباحثہ نے ان کو بلوایا اور بحث کرنے پر اصرار کیا۔ پہلے تو چند روز تک یہ کہا جاتا تھا کہ تقریریں کادیان بھیجی گئی ہیں وہاں سے جواب جواب دیا جائے گا لیکن آخر کار شیخ صاحب ایسے ففرو اہوئے کہ پتہ ہی ندارد۔

میں ان تقریروں کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ہر چند کہ اس میں کسی اختلافی مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہے لیکن پھر بھی ناظرین ضرور اس سے لطف اٹھاویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار کی پہلی تقریر: بسم اللہ الرحمن الرحیم:

چونکہ بہت سے مسائل مختلف فیہ ہیں اور ان سب کے تصفیہ سے مرزا صاحب کی تصدیق یا تکذیب نہیں ہو سکتی، اس لئے ضروری ہے کہ صرف اس امر کی تحقیق کی جاوے کہ آیا مرزا صاحب من جانب اللہ ہیں یا مامور من اللہ ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے دعوی میں سچا ہے تو اس کے مسائل اختراعیہ واجب التسلیم ہیں لیکن اگر اس کے برعکس ہے تو کسی دوسرے مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

شیخ غلام احمد مرزائی کی پہلی تقریر

قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

چونکہ علت غائی مطابق دعوی مرزا صاحب مبنی ہے اس بات پر کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آویں گے بلکہ ان کے قولوں پر ایک شخص امت محمد ﷺ سے جس کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا فخر حاصل ہے آیت استخلاف کے وعدے کے موافق بمقتضائے اس امر کے رسول اللہ ﷺ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ہم رنگ ہے جس پر آیت انا ارسلنا الیکم شاھداً .. الخ مصداق ہے ایسے وقت میں جب کہ اسلام کی روحانی حالت نہایت تنزل ہوگئی مبعوث ہوگی۔ پس جب کہ اصلی بنیاد دعوی مامور من اللہ وفات مسیح کے ساتھ لازم پڑی ہوئی ہے اور جز ولاینفک کی طرح ہے اول وفات مسیح کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ نیز کسی مامور من اللہ کے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مامور من اللہ ہے یا نہیں، کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اللہ کی شہادت کافی ہے اور تمام اہل اسلام کا یہ متفق مسئلہ ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوتا۔ پس تفہیم دعوی مامور من اللہ ہر متنفس کے لئے علیحدہ رنگ رکھتی ہے اور ہر ایک فرد و بشر تصدیق کے مختلف معیار رکھتا ہے۔ وقت کی ضرورت اسلام کا تنزل مامور کا دعوی خدا کی شہادت تفہیم دعوی کے لئے کافی ہیں۔ پس سب سے اول مکرر میں یہی کہتا ہوں کہ نیک نیتی چونکہ فریقین کی ہے سب سے پہلے مسیح کی حیات یا وفات پر بحث ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار:

لله الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر

یہ سب تو شیخ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب کا دعوی مبنی ہے وفات مسیح پر اور اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وفات مسیح ان کے نزدیک بمنزلہ ایک دلیل کے ہے، ہر چند کہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب بوقت تصنیف براہین احمدیہ جب کہ وہ مسیح مہدی ہونے کا دعوی کر چکے تھے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا اور ان کا واپس آنا تسلیم نہ کرتے۔ اگر وفات مسیح میں کسی دوسرے مسیح کے آنے کا پتہ چلتا ہو تو نیچری جو وفات مسیح کے قائل ہیں یا معتزلہ بھی بلا چون و چرا مرزا صاحب کو مسیح مان لیں، حالانکہ ایسا نہیں۔ اس لئے وفات مسیح کو دعوی ماموُر من اللہ کی دلیل میں پیش کرنا غلطی ہے لیکن اگر مان لیا جاوے تو بھی شیخ صاحب کے بیان کے مطابق وفات مسیح کا مسئلہ دلیل کا ہی حکم رکھتا ہے اور بہرحال دعوی وہی رہا جس کی تحقیق کے لئے میں نے اشارہ کیا تھا۔ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ دعوی کی دلیل میں صرف مسئلہ وفات مسیح پیش کریں، یا اور کچھ دلائل اور میرا اختیار ہے کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے مرزا صاحب کے اس دعوی کو اور دلائل سے غلط ثابت کروں۔ شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں لیکن یہ مرزا صاحب کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نشان ہائے آسمانی کا ذکر سنایا کرتے ہیں اور ان ہی نشانوں کو اصطلاح شرح میں خوارق یا معجزات کہا جاتا ہے۔ علاوہ براں میں نے کب معجزہ طلب کیا تھا میں تو دعوی کی دلیل مانگتا ہوں، اور اس کی تردید کرنی چاہتا ہوں۔ عام اس سے کہ دلیل مسئلہ وفات مسیح ہے یا کچھ اور۔ بہرحال مسئلہ وفات مسیح ایک دلیل کا حکم رکھتا ہے اور بلا تعیین دعوی دلیل پر بحث کرنا خلاف اصول مناظرہ ہے۔

شیخ غلام احمد صاحب: اگر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا تذکرہ کیا ہے جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے، اور اب اس کی وفات بتاتے ہیں تو اس سے ان کی صاف باطنی کے لئے کھلی کھلی دلیل ہے کہ جب خدا تعالی کی طرف سے ماموُر من اللہ نہیں مقرر ہوئے تھے تو ان کا وہی اعتقاد تھا جس کا براہین احمدیہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے لیکن جب خدا تعالی کی طرف سے وہ مامور من اللہ مقرر ہوئے اور خدا تعالی کی طرف سے اعتقاد مندرجہ براہین احمدیہ کی نسبت ان کو کہا گیا کہ عیسی فوت ہو چکے ہیں اور تو مثل عیسی ہے جس کا وعدہ ہے تو پھر انہوں نے وہی راستہ اختیار کیا جس کی بابت انہوں نے خدا کا ایما پایا۔ اس سے تو اور بھی صاف باطنی معلوم ہوتی ہے۔ فرقہ نیچریہ یا معتزلہ کی عدم شناخت مامور من اللہ کی تکذیب نہیں کرسکتی۔ ہر ایک شخص کو کسی مامور من اللہ کے دعوی کو تسلیم یا انکار کرنے کا اختیار ہے اور ان دو فرقوں کا تذکرہ کرنا تکلیف مالا یطاق ہے۔ دیکھو جب تک قرآن شریف میں شراب کے لئے صریح ممانعت کا حکم نہ آگیا، اس کا استعمال جاری رہا۔ کیا نعوذ باللہ اس پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے۔ یا جب تک نکاح کے قوانین منضبط نہ ہو چکے متعہ کی رسم جاری رہی یا جب تک سود کی ممانعت کا صریح حکم نہ ہوا، استعمال ہوتا رہا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک مامور من اللہ کو کسی امر کے لئے خدا تعالی کی طرف سے صراحت نہ کرائی جائے وہ برائے رسم و رواج خواہ وہ غلط اصولوں پر ہی مبنی ہوں، یا بطور تقلید رواج پا گیا ہو، چھوڑنے یا ترک کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ و ما ینطق عن الھوی... الخ

صاف ظاہر ہے کہ اگر فریق مناظرہ اول مسیح ناصری کی وفات کو نہیں مانتا تو پھر مرزا صاحب کے دعوی کے متعلق بحث کرنا تحصیل لا حاصل ہوگی (تحصیل لا حاصل شیخ صاحب کی علیت کا نمونہ ہے بایں خیال کہ کہیں کاتب کی غلطی نہ لکھ دیویں میں نے منشی غلام محمد صاحب احقر امرتسری (برادر میاں جان محمد مرزائی) کو جو اس مجلس میں موجود تھے شاہد رکھا ہوا ہے نیز مقابلہ ہو چکا ہے، ان کے کاتب نے بھی جو سنا لکھ دیا۔ خاکسار) اگر مسیح ناصری نے دوبارہ آنا ہے تو پھر بحث کا اختتام ہے۔ کیا بحث کرتے ہوئے اول قدم ہی پر یہ سوال پیدا نہ ہوگا کہ مسیح ناصری نے آنا ہے۔ یہ صرف بحث سے ایک گریز کا طریق ہے ورنہ مسیح کی آمد ثانی کو حل کرنے کے لئے اول مسیح ناصری کی حیات و وفات کا فیصلہ کر لینا نہائے ضروری پڑا ہوا ہے۔ اور معجزات دلیل نبوت نہیں ہوتے، اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ جو انبیاء معجزات نہیں دکھاتے۔ دکھلاتے ہیں اور ضرور دکھلاتے ہیں مگر کسی نبی کی شناخت کے لئے یہ ضروری معیار نہیں ہے تا وہ ضرور ہی معجزہ دکھلاوے۔ پس بجائے اس کے کہ ہم تمہیدی عبارتوں کو لمبا کرتے جاویں اور حاضرین کا اوقات عزیز ضائع کریں میں دریافت کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں کہ میرے فریق ثانی کو مسیح ناصری کی حیات و وفات پر بحث کرنا منظور ہے یا نہیں

خاکسار: تعجب ہے کہ باوجود میرے ان الفاظ کے کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے میں اور دلائل سے بھی تردید کرونگا بحث سے گریز کا فتوی لگا دینا تا ویل القول بمالا یرضی به قائله کا خیال نہ رکھا گیا۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اپنے پہلے بیان سے کنارہ کشی اختیار کی گئی۔ شیخ صاحب اپنے بیان میں فرما چکے تھے کہ مرزا صاحب کا دعوی مبنی ہے وفات مسیح پر۔ اگر شیخ صاحب نے یہ صحیح فرمایا تھا تو وفات مسیح کو بمنزلہ دلیل تسلیم کرنے میں کون سی وجہ مانع ہے۔ میں نے یہ نہیں دریافت کیا تھا کہ مرزا صاحب کا مافی الضمیر بوقت تصنیف براہین احمدیہ آج کے مافی الضمیر کے برخلاف کیوں تھا بلکہ میری مراد صرف یہ ہے کہ بوقت تصنیف براہین احمدیہ اپنے آپ کو مسیح موعود مہدی معہود اور ملہم من اللہ ظاہر کر چکے تھے ان کے اشتہارات موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ براہین احمدیہ بذریعہ الہام لکھی گئی اس لئے یہ کہنا کہ مرزا صاحب اس وقت مامور من اللہ نہیں تھے یا وفات مسیح کے متعلق ان کو الہام نہیں ہوا تھا، صراحتاً مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ کسی الہامی کتاب میں کسی واقعہ کا خلاف اصل لکھا جانا خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ الہامی نہیں لیکن شیخ صاحب کو مناسب تھا کہ مرزا صاحب کی بعد کی تحریرات پر بھی خیال رکھیں مرزا صاحب نے یہ عذر پیش نہیں کیا جو شیخ صاحب پیش کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے عدم فہم الہام کا اعتراف کیا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار۔ اس لئے شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت مرزا صاحب نے بلا ایماء الہی حیات مسیح کو تسلیم کیا، نہ صرف غلط ہے بلکہ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب ہمیشہ الہام کا دعوی کرتے رہے مگر مسیح کے متعلق ان کے بہت سے الہام غیر صحیح ہوتے گئے نہ صرف انہوں نے حیات مسیح کو اپنی الہامی کتاب میں تسلیم کر کے وفات کا الہام سنایا بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے الہام مختلف ہیں پہلی تصانیف میں تو انہوں نے مسیح کو سولی پر مارا تھا اور بیت المقدس میں ان کو دفن کیا تھا چنانچہ شہادتی خط بھی شائع کئے گئے ان کے بعض الہاموں نے مسیح کو گلیل میں دفن کیا اور آخری الہام جو آج کل مروج ہے ظاہر کرتا ہے کہ مسیح کشمیر میں دفن ہوئے۔ کس قدر افسوس کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے باوجود ان سخت اختلاف کے ان الہاموں کو معیار صداقت ٹھہرایا جائے۔ بایں ہمہ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی مامور من اللہ کی دلیل میں اپنے پہلے بیان کے مطابق وفات مسیح ہی کو دلیل پیش کریں۔ بالآخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس صورت میں شیخ صاحب اوامر ونواہی اور قصص کو ایک ہی سمجھتے ہیں اوت قصص ماضیہ کو مثل حکم شراب سود وغیرہ کے سمجھتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ قرآن مجید کے احکامات پر کس طرح حاوی ہوسکیں گے۔ ایک آدمی کی نسبت بیان کیا جائے کہ وہ فلاں سنہ میں زندہ تھا۔ اور پھر کہا جائے کہ وہ اسی سنہ میں مرگیا ہا تھا، کیا احکام کا ہم رنگ ہوسکتا ہے۔ خیر یہ تو شیخ صاحب کی خوش فہمی کی دلیل ہے حاضرین خود اس کا اندازہ لگا سکیں گے۔ مجھے شیخ صاحب کے پہلے ہی بیان کے مطابق منظور ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی مامور من اللہ کی دلیل میں وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کریں مجھے اختیار ہوگا کہ اثبات حیات مسیح کے ساتھ ہی بین اور قطعی دلائل سے ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔

شیخ غلام احمد صاحب: میں نے اپنے پہلے بیان سے کنارہ کشی نہیں کی میں پیشتر عرض کر چکا ہوں ... کہ اس بحث کو اگر عمارت فرض کیا جائے تو وفات مسیح اسکا بنیادی پتھر ہے۔ اور براہین احمدیہ کو اگر فریق ثانی نے اس لحاظ میں الہامی کہا ہے کہ اس میں بعض الہام درج نہیں تو درست ہے ورنہ وہ کل کتاب الہامی نہیں ہے۔ اس لئے سوال فریق ثانی میں جو اشتہار کا ذکر ہے اس سے پبلک کو مغالطہ دہی مراد ہے اور نہ میں نے یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب اس وقت ملہم نہیں تھے انبیاء یا مامور من اللہ ہوسکتا ہے کہ قبل دعوی نبوت یا مامور من اللہ ہونے کے ملہم ہوں۔ میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا کہ بوقت تحریر براہین احمدیہ مرزا صاحب کو خدا تعالی طرف سے صراحت نہیں کرائی گئی تھی اسی براہین احمدیہ میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا مسیح بھی نام رکھا مگر چونکہ ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے خدا تعالی نے ان کو نہ بتلایا کہ اس نام کا تو ہی مصداق ہے اور ضیات مسیح کی نسبت جو براہین میں درج ہے وہ ان کی اپنی اجتہادی رائے ہے۔ یہ صرف ایک نمایاں امر کو دھندلا کرتا ہے کہ تصنیف اور الہامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے الفاظ استعمال کر کے جیسا کہ فریق ثانی نے استعمال کئے ہیں دونوں الفاظ کو ایک معنی کر کے دکھلایا ہے کل کتاب براہین الہامی نہیں ہے۔ وہ دو حصوں پر مشتمل ہے ایک اجتہادی اور دوسرا الہامی۔ الہامی حصے میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا نام مسیح رکھ دیا ہے گو ان کو اس وقت نہیں بتلایا گیا کہ تو ہی اس کا مصداق ہے پس اس میں واقع کا اختلاف نہیں ہے اور اسی لئے فریق ثانی نے جو تمثیل بیان کی ہے اس واقع پر چسپاں نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے الہام غیر صحیح ہوتے گئے، یہ اس وقت فریق ثانی کو کہنے کا حق پہنچتا تھا جب بحث الہام کی شروع ہوتی اور اسی لئے جو متضاد باتیں نسبت مسیح کے سولی پر مارنے یا کشمیر میں دفن کئے جانے کے فریق ثانی نے بیان کئے ہیں یہ قبل از وقت ہیں۔ اور علاوہ اس کے بے محل ہیں مثال دے کر سمجھانے سے جو قصص اور اوامر کو فریق ثانی نے ایک رنگ میں سمجھا ہے معلوم نہیں ہوتا کہ تجاہل عارفانہ کیوں کیا جاتا ہے۔ اس سے غرض صرف سمجھانے کی تھی کسی شخص کی نسبت اس کے معلومات کا پہلے ہی غلط خیال دل میں قائم کریں جیسا کہ میرے قرآن فہمی کی نسبت کیا گیا ہے بعید از انصاف ہے۔ بار بار فریق ثانی کا پیچدار گفتگو میں وفات وحیات مسیح کے قصے کو چنداں ضروری نہ سمجھنا اور اس کے ساتھ ہی دیگر دلائل کا در بارہ اثبات دعوی مرزا صاحب لانے کی حجت کرنا جب تک اول بڑی بھاری دلیل جو اس تمام عمارت کے بنیادی پتھر کی طرح ہے فیصلہ نہ پا جائے صرف تضیع اوقات ہے ہاں فریق ثانی حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسرے دلائل کی طرف جا سکتا ہے نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لاوے اگر فریق ثانی کی نیت واقعی صاف ہے اور ہم کو امید ہے کہ ضرور صاف ہے تو کیوں اول حیات و وفات کی نسبت فیصلہ نہ کیا جاوے۔

خاکسار:

شیخ صاحب! انصاف کریں کہ تصفیہ دعوی کا ہوا کرتا ہے یا دلیل کا فن مناظرہ کے بانیوں اور اس کے مطابق مناظرہ کرنے والوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ ایک فریق اپنا دعوی معین کرتا ہے اور اس دعوی کیا ثبات کیلیئے دلائل سناتا ہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ دعوی کا تو نام ہی نہ ہو اور دلائل کا تذکرہ کیا جائے۔ جب دعوی نہیں تو دلائل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا نتیجہ نکلے گا سخت افسوس ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ دعوی ماموربن اللہ مبنی ہے وفات مسیح پر (دیکھو شیخ صاحب کا پہلا بیان) دعوی اور دلیل کو بہ پابندی قواعد مناظرہ کیوں بیان نہیں کیا جاتا میں بار بار شیخ صاحب کو اختیار دیتا ہوں کہ مرزا صاحب کے دعوی کی دلیل میں وہ اسی مسئلہ کو پیش کریں جس کو کہ وہ اس عمارت کا بنیادی پتھر سمجھتے ہیں مگر تعجب ہے کہ پھر بھی کہا جاتا ہے کہ فریق ثانی تنقیہ مباحثہ وفات وحیات میں منکر ہے۔ حاشا و کلا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ شیخ صاحب اپنے بیان سے ضرور کنارہ کش ہیں کیونکہ یہ ان کے دو الفاظ کہ مرزا صاحب کا دعوی مبنی ہے مسئلہ وفات مسیح پر خود ہی اس امر کا ناطق فیصلہ ہے کہ مسئلہ وفات وحیات بمنزلہ دلیل کے ہے اور جیسا کہ شیخ صاحب نے اس مسئلہ کو دلیل قرار دیا ہے میں نے بطور دلیل کے سننا منظور کیا۔ پھر میں نہیں سمجھتا کہ خواہ مخواہ کیوں پیچیدگیاں پیدا کی جارہی ہیں۔

شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ واقع کا اظہار معلومات کی بنا ہر ہے اور مرزا صاحب کا اقرار حیات مسیح اجتہادی رائے ہے اور اسکے بعد الہامات بایماء الٰہی ہیں، البتہ غور طلب ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله کی تفسیر میں مسیح کا دوبارہ آنا اور کافروں پر غلبہ پانا جب لکھا تو کیا خدائے غیور کی غیرت کا یہ تقاضا نہ ہوا کہ ایک ایسے شخص کو جو اس کے نام پر الہام ظاہر کرتا ہے ایک صریح اور فاش غلطی سے بچاوے غلطی بھی کسی دنیاوی معاملہ میں نہیں تھی، کسی انسانی کلام کے مطلب بیان میں نہیں تھی بلکہ اس پاک کلام کے متعلق تھی جو دنیا میں بطور معجزہ قیامت تک موجود رہے گی۔ ہر چند کہ مرزا صاحب خود تو الہام کے سمجھنے کا عذر کرتے ہیں لیکن مان لیا جاوے کہ شیخ صاحب کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ اقرار حیات مسیح کو الہام سے کچھ تعلق نہیں، تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شیخ صاحب کتاب براہین کے بعض حصے کو الہامی مانتے ہیں تو ضروری ہوا کہ خدا ملہم کے اقوال کا خیال رکھے جیسا کہ خود شیخ صاحب بھی اپنے ایک بیان میں و ما ینطق عن الهوی سے تعبیر کر چکے ہیں، شیخ صاحب کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں ایک الہام لکھا ہوا ہے کہ انا کفینا ك المستهز ئین مگر افسوس کہ اس الہام کی صریح مخالفت مستهز ئین تو متضاد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متناقض الہاموں پر ہنسی اڑاتے ہی اڑاتے مگر وہ لوگ جو سلیم الطبع وہ بھی استہزاء سے رک نہیں سکتے کیا رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک کا نابینا کا تذکرہ آپ کو معلوم ہوگا مامور من اللہ اگر تقاضائے بشریت کسی امر میں رائے صائب نہ رکھتا ہو تو فوراً وحی الٰہی کے ذریعہ سے اس کی تفہیم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدا کی پاک کلام میرے اس بیان کی تائیدی ہے عبس و تولی ان جاءہ الاعمی .. الخ ۔اب غور کا مقام ہے کہ جس مسئلہ کو پیروان مرزا صاحب مرزا صاحب کی عمارتی دعوے کا بنیادی پتھر قرار دیں اور جس کو اسی دلیل پر مبنی قرار دیں اسی کے اظہار میں ملہم صریح اور بین غلطی کر رہا ہے اور اسپر طرفہ یہ کہ الہام کا سلسلہ جاری ہو پھر بھی دس برس یا اس سے زیادہ زمانے تک اس کی اصلاح نہ ہو۔ شیخ صاحب کا اختیار ہے کہ میرے ان دلائل کو قبل از وقت قرار دیں یا غیر محل بتاویں لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ مسئلہ ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ قاعدہ ہے کہ دلیل دعوی کے قائم ہوتے ہی پیدا ہوتی ہے مگر جس دعوی کے وقت اس دلیل کا نام ونشان بھی نہ ہو بلکہ اس دلیل کی تردید کی جا رہی ہو اور اس سے ایک طویل مدت تک یعنی ایام الصلح کی تصنیف تک یا ازالہ اوہام کی تصنیف تک وہ راز سربستہ رہا ہو اور کسی ضرورت یا مصلحت کے لئے اس مسئلہ کا پہلو بدلا گیا ہو اس کو دعوی کی دلیل قرار دینا نہ صرف غلطی ہے اور نہ صرف فن مناظرہ سے مخالفت اور نہ صرف تحقیق حق سے انحراف ہے بلکہ انصاف کا خون کرنا ہے بلکہ اگر حق کہا جائے تو اس امر کی بین؟ دلیل ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس دعوی اور اس دلیل کا وہی حال ہے کہ

مسکن ملاح در چین است و کشتی در فرنگ،

باوجود ان زبردست دلائل کے میں نے اختیار دیا تھا کہ وہ بصد شوق دعوی کی دلیل اس مسئلہ کو قرار دیں مگر واللہ اعلم کیوں دلیل نہیں قائم کی جاتی اور کیوں بار بار کہا جاتا ہے کہ زبردست دلیل ہے۔

تصنیف اور الہامی کتاب کی نسبت شیخ صاحب نے کچھ لفظ لکھوائے ہیں، جو صریح تو نہیں مگر میں نے ان کا ماحصل یہ سمجھا ہے کہ میری نسبت کہا گیا ہے کہ میں الہامی کتاب اور تصنیف کو ہم رنگ قرار دیتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کی یہی مراد ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عرض کرتا ہوں کہ تصنیف ایک جنس ہے جو شامل ہے اپنے افراد پر الہامی کتاب تصنیف کا ایک فرد ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر ایک کتاب عام اس سے کہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی تصنیف سے پس اگر میں نے ایک کتاب کو تصنیف بھی کیا اور الہامی بھی کہا تو بتلا دیا جائے از روئے قواعد منطقیہ کے اس میں کون سی غلطی ہے۔ اور اگر شیخ صاحب کی مراد اور ہے تو المعنی فی بطن الشاعر کی مصداق ہے، باقی رہی یہ بات کہ فریق حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسری طرف جا سکتا ہے۔ نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لایا جاوے، سو نہایت ادب سے اس کے جواب میں گذارش ہے کہ جب آپ دعوی قائم کر کے صرف وفات مسیح کا مسئلہ ہی اس کی دلیل میں پیش کریں گے تو خود بخود مجھ پر لازم ہوگا کہ میں آپ کے جواب میں اس بات کا اثبات کروں کہ آپ کا فرنا غلط ہے۔ اور نیز یہ ثابت کروں کہ حضرت مسیح بجسدہ العنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور جو وقت کہ ان کی تشریف آوری کے مقرر ہو چکا ہے اس وقت کا اشارہ قرآن شریف میں بھی موجود ہے، پھر دنیا میں تشریف لاویں گے۔ علاوہ اس کے اگر میں نے یہ کہا کہ میں اور دلائل بھی ان کی تکذیب کے لئے پیش کرونگا، اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ میں مسئلہ وفات مسیح سے بالکل الگ ہو جاؤنگا یا اس کو ادھورا چھوڑ دونگا۔ آپ بحیثیت مدعی مرزا صاحب کا دعوی مامور من اللہ ہونا بیان کریں اور اس کی تائید مسئلہ وفات مسیح سے کریں میں بڑی خوشی سے اس مسئلہ کے انفصال کی طرف متوجہ ہونگا۔ ایک طے شدہ بات۔ آپ مسئلہ وفات مسیح کے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی اس مسئلہ کو تمہید اور بنیادی پتھر قرار دے چکے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ زیادہ تمہیدوں میں الجھن پیدا کی جاوے میں نہیں سمجھتا کہ نزاع کس بات میں ہے؟ آپ بصد شوق اسی مسئلہ سے مرزا صاحب کے دعوی کی تائید شروع کریں میں انصافاً آپ سے پوچھتا ہوں کہ میرے بیان میں کون سی پیچیدگی ہے جو بات آپ نے بیان کی اسی پر میں زور دیتا ہوں باوجود اس کے اگر میرے بیان میں پیچیدگی سمجھی جاوے یا میری نیت کے صاف ہونے میں ایک ذرہ بھر بھی اشتباہ کیا جاوے تو آپ ہی فرماویں کہ بحکم الظلم وضع الشیء فی غیر محله، ظلم نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ مرزا صاحب کے دعوی پر دلیل وفات مسیح پیش کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کا افتتاح کریں گے۔

اڈیٹر اہل حدیث: معلوم نہیں مرزا اور مرزائی سیدھی راہ سے کیوں کترا کر چلتے ہیں جب کہ مرزا جی خود ہی، رسالہ شہادت القرآن میں اپنا صدق و کذب اپنی پیش گوئیوں پر موقوف رکھتے ہیں اور ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۴۳۲ پر سچے ملہم کی پہچان بھی بتلائی ہے کہ اسکا کشف بالکل صاف ہوتا ہے پھر اگر مرزا جی سچے ملہم اور پکے کشفی ہیں تو ان کے الہاموں کی جانچ کیوں نہ کی جائے بنا بریں منشی غلام احمد کی ڈگری وخرچہ وغیرہ بذمہ مدعا علیہ۔ اڈیٹر اہل حدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۳۔۹)

مرزا قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اخبار البدر قادیانی ۲۱ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی کو الہام ہوا کہ حافظ صاحب تین باتوں پر قسم کھائیں۔ ایک تو آیت لما توفیتنی سے وفات ثابت نہیں۔ دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ چوتھے یہ کہ ہم (مرزا قادیانی) ۲۴ سال سے مفتری ہیں

اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بیٹے نے جو مرزا قادیانی کا مرید ہے، اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب اس بات پر قسم کھائیں کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں، تو میں مرزا صاحب قادیانی سے ہٹ جاؤنگا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا، تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ حق بات پر قسم کھانے میں حرج نہیں۔ بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مرزائی صاحب رفو چکر ہو گئے اور قادیان دار الزور و البھتان کو لکھ مارا جس پر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں کہ قادیانی مرزاجی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چل کر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بھروسہ ہے، تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے۔ اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کر کے مرزاجی کا اقرار نامہ چھاپ دے گا، تو ہم بھی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگر چہ یہ امر اب کسی خفا میں نہیں رہا تاہم آپ اس کو بدیہی جان کر بطور.. کرنے کے قسم کھالیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی میں جھوٹا ہے، بلکہ اور کچھ بھی ہے۔ پس اگر مرزاجی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کھانے کی تکلیف بھی دی جائے ار پھر نزاع بھی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن وکاہ برآوردن، کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزاجی کی قسمیں دینے پر تعجب نہ کریں کہ کس اینچ پیچ سے سیدھے معاملہ کو الجھن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی یہ قدیمی عادت شریف ہے کہ ہر ایک سیدھی بات کو بھی اندھوں کی لکیر کی طرح ٹیڑھا کیا کرتے ہیں۔ جن دنوں ڈپٹی آتھم ان کی پیش گوئی کی زد سے بچ رہا تھا، تو اس کو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے، جو عام زبان زد عام ہے مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزاجی فن ابلہ فریبی میں کہاں تک چست و چالاک ہیں۔ آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:

> اگر آتھم کو یہ یقین ہے کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگالیں۔

سبحان اللہ کیا ہوشیاری سے گرہ کتری ہے۔ بھلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے تو کیا اس پر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام سے کہ اسّی (۸۰) سال تک زندہ رہے گا، تو کیا آپ نے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس کے رکھنے کی درخواست نہ دی تھی؟ جو خیریت سے بالکل گدھے کے سینگ کی طرح کامیاب ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔

مختصر یہ کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں کہ آئے دن کے فسادات بھی طے ہو جائیں مرزا جی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو، جس کا مضمون یہ ہو کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں تو میں اپنا دعوی چھوڑ دونگا۔ ادھر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا مافی الضمیر اظہار فرماویں، تو مسلمانوں پر ان کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزا جی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم ان کی خدمت میں بھی عرض کریں گے کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کرائے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟

مٹا نہ، رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ، ابھی ہے رگ گلو باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۴)

مرزا قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

یوں تو قادیانی مرزا صاحب پر مشہور مقدمہ لائیبل میں رائے چندو لال صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم عائد کر ہی دی تھی لیکن مرزائی صاحبان اس کے قائل نہ ہوتے تھے کیونکہ مرزا جی کی غیر حاضری یں فرد جرم لگی تھی اور مرزا جی بیماری ظاہر کر کے خانہ نشین ہو گئے تھے اور طبی سرٹیفکیٹ بھیجتے رہتے تھے اور عدالت کے سامنے آنا موت نظر آتی تھی۔ آخر مرزا جی کی دعوات سحری نے مجسٹریٹ موصوف کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرادیا اور ان کی جگہ بابو آتما رام صاحب تشریف لائے۔ مرزا جی نے دفعہ (۳۵۰) ضابطہ فوجداری کی آڑ میں دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ اس لمبی دوڑ میں ممکن ہے کہ فریق مخالف تھک جائے اور یوں مقدمہ سے نجات ملے لیکن بہادر حریف نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا اور مردانہ وار مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم ہوئی اور مرحلہ پہنچا جہاں مرزا جی مارے ڈر کے مرض شدید میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہوگئی تو مرزا جی کے وکلاء نے دوہائی مچادی کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے اور صفائی طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست بھی گذری اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور علاوہ ازیں مرزا جی نے خود بھی اس روز زبان کھولی اور بہت کچھ معذرت ظاہر کی کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا اور اپنے بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ۔ لیکن مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزا جی کو سنا دی اور جواب بھی لے لیا۔ اور وکلاء ملزمان کو کہا کہ میں آپ کو بحث کا موقع دونگا چنانچہ بحث کے لئے ۳۔ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضع سے مرزائی صاحبان جمع ہو گئے تھے کیونکہ مرزا ئیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آج مرزا جی نے بری ہو جانا ہے (شاید یہ کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے تاریخ کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم کی تکمیل کر کے ملزمان کا بیان لے لیا کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ ملزمان نے لکھایا کہ صفائی پیش کریں گے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھایا کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری گواہان ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے مولوی برکت علی بی اے منصف بٹالہ، مولوی غلام محمد قاضی چکوال، مولوی محمد جی قاضی جہلم، تاریخ پیشی مقدمہ ۱۵۔ ۱۸۔ اگست مقرر ہوئی اس کے بعد گواہان صفائی کے لئے تاریخ ہوگی۔

اب سنا جاتا ہے کہ مرزا جی اپنے اہل وعیال کو بھی گورداسپور میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں اور مستقل رہائش گورداسپور میں ہوگی چنانچہ مرزانی صاحبہ کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو گیا (۱۳۔ اگست کو مرزائی صاحبہ گورداسپور پہنچ گئیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) ہائے دارالامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے رسول کا تخت گاہ تجھ سے منتقل ہوتا ہے اور یہ سزا تجھے اس لئے ملتی ہے کہ باوجود تیرے حق میں دخلہ کان آمناً کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت اقدس کو امن میں نہ رکھ سکی اور باوجود اس کے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انی احافظ کل من فی الدار
کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار محلھا و مقامھا کا الہام پورا ہوتا ہے۔

او قادیان کے مسیحی منار تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (مسیحیت) کو بھی برباد کر دیا اب تو ہمیشہ کے لئے سرنگوں رہے گی۔(پیسہ اخبار) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۷)

مرزا قادیانی، عدالت میں

(حکیم محمد الدین امرتسری)

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵۔ اگست ۱۹۰۴ء کو گورداسپور پہنچا اور زہے قسمت عدالت کے کمرے میں بینچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔

مرزا صاحب بحیثیت ملزم ایک خاص ممتاز کھڑے تھے اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث۔ اتنے میں تیسرے حریف مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری بلائے گئے۔مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے، باقی تھی ،اس لئے حاکم نے ان کو پہلی دفعہ کہا تھا کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا۔ چنانچہ ۱۵۔ اگست کو مولوی صاحب موصوف بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔

حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا کہ آپ کتنے دن کا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے، جاؤں گا۔ یہ کہہ کر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی پر معنی جو اپنے اندر نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپ کی پیشگوئی تھی جو سچی ہوگئی۔ اگر بیٹے کی پیش گوئی ہوتی تو پوری نہ ہوتی۔

یہ کہنا تھا کہ خواجہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طنز کرتا ہے۔ ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے۔ ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ خواجہ صاحب نے یہ سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی ولادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزند کی پیش گوئی کی طرف اشارہ کیا جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہوگئی ۔ جب وکیل صاحب نہایت جھلائے تو عدالت نے کمال انصاف مگر بڑی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا، تمہیں اس سے کیا، نہ تمہارا نام لیا نہ تمہارا ذکر کیا۔

اس لطیفہ کے علاوہ ایک اور لطیفہ یہ ہوا کہ خواجہ کمال الدین نے کہا کہ اربعین غزنویہ پیش ہونی چاہیے مستغیث نے عذر کیا کہ اوس کو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ چنانچہ بعد کسی قدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا کہ وہ پیش نہیں ہوسکتی ۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کو کئی پے در پے فاش ذلتیں ہوئیں ۔ آخر کار اس کا سبب سوچا تو معلوم ہوا انی مھین من اراد اھانتك یعنی مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا کہ جو تیری اہانت کرے گا خدا اوس کی اہانت کرے گا ۔مرزائیو ! گنتے جاؤ

اربعین پیش نہ ہوئی ۔ ایک ذلت ۔ بیٹے کی پیشین گوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت ۔ تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت ۔ حاکم نے اس پر ڈانٹ پلائی چوتھی ذلت ۔

اب تمہیں کہو کہ انی مھین والا الہام مرزا جی کے حق میں ہے یا اون کے مخالفوں کے حق میں ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۸)

مرزا قادیانی پر بے جا اعتراض

مرزا جی نے کہیں لکھا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں جن دنوں آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تھی ۔ اب آپ اپنے ایک بیان میں عدالت کے کمرے میں حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے ۔ اس پر بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ مرزا جی کا بیان غلط ہے کیونکہ ۱۸۹۳ء میں جب ان کی عمر ۶۴ سال کی تھی تو ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہیے تھی مگر یہ کیا غضب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ابھی تک ۶۵ سال کے ہوئے گویا گیارہ سال میں مرزا جی صرف ایک سال بڑھے ۔مگر ہمارے خیال میں یہ اعتراض ٹھیک نہیں بلکہ معترض کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے ۔اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہیں ان کے جو کام ہیں خدائی قانون کے مطابق ہیں اس لئے ان کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں کہ خدا کے ہاں ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے ان یوماً عندہ کألف سنة مما تعدو ن پس اس حساب سے یعنی ہمارے معمولی حساب سے ...لاکھ ساٹھ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا کی عمر ایک سال ترقی کرسکتی ہے اس سے پہلے نہیں ۔۱۸۹۳ء میں ۶۴ سال قریب ختم ہوں گے ۱۹۰۴ء میں پینسٹھواں سال شروع ہوا ہوگا جو مرزا جی نے ۶۵ سال کی عمر لکھا دی تو کون سا جرم کیا اور کیا غلط کہا

اے کہ آگاہ نہ ءِ عالم درویشان را
توچہ دانی کہ چہ سودائے سر است ایشان را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اگست ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

مرزا جی کے الہام

ہر چند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہیں اور جو الہام ہوتا ہے وہ الٹا ہی پڑتا ہے لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم مجسم ہیں کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹھونس ہی دیتے ہیں ۔الحکم ..میں چند نئے الہام شائع ہوئے ہیں جو ۲۷ و ۲۹ جولائی کے مابین خاص گورداسپور میں مرزا جی کو القاء ہوئے ہیں اور جن کی اشاعت اخبار مذکور میں بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار میں کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ زٹلیات کے مرزا جی کے حق میں نہیں ہوئے الہامات حسب ذیل ہیں :

۲۷ جولائی ۱۹۰۴ء:

ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر درپیش ہے ۔پھر الہام ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا انزلناه فی لیلة القدر انا انزلناه المسیح الموعود

یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر میں پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہو۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قائم ہونے پر عامیوں کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اسکا عذر سماعت نہیں کرتی

۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء:

مبارک! سو مبارک! آسمان تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔

بے شک مبارک سو مبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدوں کی معیت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برأت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ گیا۔ ایسا مبارک دن دشمنوں کو بھی نصیب نہ ہو۔ مرزائیو! عبرت۔

ایک پچھلا الہام جو شائع ہونے سے رہا ہوا ہے:

میں تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔

جی ہاں بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائیں کہ مرزا جی کی ملہمیتاب بھی قابل تسلیم ہے۔ نامہ نگار از گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۲)

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳۔ ستمبر (۱۹۰۴ء) کو لاہور میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جسکا کئی دنوں سے شور وغوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا:

اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب

اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوسکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے کہ وہ بعد ویدوں کے تمام دنیا کو مکالمہ الہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی بیخ کن ہے یعنی نیوگ۔

دوسرے حصے میں لیکچرار (مرزا قادیانی) نے اپنے دعوی کا ثبوت دیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ان کے دلائل تو جو ہیں، وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے: و نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً اسکا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کر دیں گے تو مسیح موعود آئے گا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اسلئے میں مسیح موعود ہوں۔

یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۵۴ صفحوں پر چھپ کر قیمتاً تقسیم ہوا۔ اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح ہے جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی شد۔

۳ ستمبر کو (مرزا صاحب قادیانی) لیکچر دے کر ۴ ستمبر ۱۹۰۴ء کو گورداسپور پہنچے۔
۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے۔
باقی ۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱ کو گواہان صفائی گذرنے ہیں اور پھر بعد غور حکم سنایا جائے گا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند الله

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۷)

مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ

ہمارے مسیح ہندوستانی یعنی مرزا صاحب قادیانی کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہیں۔ مزید واقفی کے لئے رسالہ، چودھویں صدی کا مسیح، کا انتظار کریں جو مطبع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث میں چھپ رہا ہے۔ سردست جتنی واقفی ہندوستانی مسیح کو حاصل ہے اس کو کافی جان کر ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو پڑھیں جو ہم علی گڈھ گزٹ سے نقل کرتے ہیں:

باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم ایسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہیں جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی دان عالم مسٹر ایف ایچ براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے ۹۔ اکتوبر ۱۸۲۰ء کو شیراز میں پیدا ہوا اس کی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہیں خاص مقالہ میں (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت ۱۸۱۹ء بیان کی گئی ہے مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۹۔ اکتوبر ۱۸۲۰ء میں پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہیں ہوسکتا ہے اس کی پرورش اس کے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر میں بھیج دیا تاکہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہوسکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتا تھا اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اس پر اسکا اثر ہوجاتا تھا۔ تجارت میں ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور تجارت میں دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہوئی اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے کاروبار چھوڑ کر چلا گیا غور وفکر کی عادت بہت تھی عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشدی کی شاگردی اختیار کی۔ ان بزرگ کے علم واخلاق کی شہرت دور دور تھی اور ان کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد آن کر جمع ہوتے تھے اور ان کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی کی بھی شہرت ہونے لگی اور علماء اس نوجوان شیرزای سے مذہبی مسائل کی تحقیق دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیاں جو نظر ظاہربین سے پوشیدہ ہیں، ان باتوں سے مرزا علی کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہوگیا اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی پرغور طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اس نئے اثر نے یہاں تک قوت حاصل کی کہ مئی ۱۸۴۴ء میں اس نے اپنے باب النجاۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدا کی تجلی ہونے کا اعلان کیا گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف ومنور کرنا انسان کو اس کے توسل سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اپنی کتاب، بیان، میں اس نے اس اعلان کی آنحضرت ﷺ پر قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہہ دی ہے نوری من نور اللہ اور باب النجاۃ ہونے کے دعوی کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہیے تھا مخالفت شروع ہوئی مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہو گئے۔ ان معتقدوں کی تعداد باب کے استاد حاجی سید کاظم رشدی کے انتقال کے بعد زیادہ ہوگئی اور ان لوگوں میں باب نے وعظ اور تلقین شروع کی مذہب تصوف اور فلسفہ ... و حیات میں بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اس پر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پر اثر ہوتا تھا اور بڑے بڑے مولویوں سے مسائل مذہبی میں مقابلہ کرتا تھا اور ان کو قائل معقول کر دیتا تھا اس کی شہرت رفتہ رفتہ اصفہان پہنچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور یران کے دیگر امصار و دیار میں پہنچی یہاں تک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی گئی اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی اور اس نئے مذہب کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے لوگوں کو یہ سمجھایا گیا تھا کہ وہ شخص جس کی توریت اور انجیل اور فرقان مجید میں بشارت ہے مرزا علی محمد ہے (یہی دعوی ہمارے مہدی مسیح قادیانی کا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور نام کا فرق کوئی فرق نہیں اس لئے کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں اور مختلف نام ہوتے ہیں۔ بہرحال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی ڈھب سے دیا اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بے وقوفی دکھانے پر آمادہ ہوئے۔ حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اس کو نقصان پہنچے اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے جو ایک اسلامی سلطنت ہے ادھر مولویوں کے غیظ وغضب کی آگ بھڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی اس کو گرفتار کیا اور اس کی فضیحت کی ایک مولوی صاحب نے اس منہ پر گھونسا مارا مگر اس کو آخر میں اس وعدہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہیں بڑھائے گا۔ لوگ بہت کم اس قدرتی بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی اس طرح پر جس طرح مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی اس اعتقاد کو تقویت اور زیادہ اشاعت دینی ہے۔ زنجان میں بھی یہی ہوا جو فرقہ بابیہ کا دارالقامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مامن وملجا بننے والا تھا۔ باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی وہاں ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تھا اس کو حیرت ہوئی تھی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا۔ اور اس نے اپنے ایک خلیفہ کو بھیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آ کر بیان کرے۔ ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا اور باب کا سلام و پیام اور چند تحریریں لیکر آیا اس کے چند روز بعد ملا محمد علی نے یکا یک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کر دی اور بہت سے آدمیوں کو سلسلہ بابیہ میں منسلک کر لیا اس کے روز افزوں اثر اور معتقدین کی روز فزوں تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی اور اس پر شاہی فرمان صادر ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ کیا جائے۔

باب کو زنجان میں ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تھا ایک اور شخص سید یحی نامی حسن اتفاق سے اس کا معتقد ہو گیا سید یحی کو محمد شاہ نے شیرزا بھیجا تھا تا کہ عقاید بابیہ کی تحقیق کرے اور اس کے جھوٹ اور ریا کاری کی تحقیق کرے، سید یحی آیا اور مرزا علی محمد باب سے کئی بار خلوت وجلوت میں ملاقات کی باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتوں کے معانی اس قدر عمدگی اور روانی کے ساتھ بیان کر جاتا تھا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تھے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تھے۔ سید یحی پر باب کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتھ ہی اس نے کھلم کھلا باب کا مذہب اختیار کر لیا۔ ۱۸۴۵ء میں اس نے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا اور سینکڑوں کو باب کا معتقد بنا لیا (حکیم نورالدین کی طرح کا ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) مولویوں کا فرقہ جو سید یحی پر بہت بڑا بھروسہ کرتا تھا اس کو دیوانہ سمجھنے لگا یہاں تک کہ اسے یزد میں قید کرا دیا۔ مگر وہ یزد سے بھاگ نکلا اور شیراز سے بھی پرے جا کر وہی تعلیم و تلقین کا کام شروع کر دیا۔ وہاں کے گورنر نے اس کو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے، سید یحی معہ ہمراہیوں کے ایک قلعہ میں محصور کر لیا گیا اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بھی نہ چلی آخر کار دھوکہ سے کام نکالا گیا اس کو امن قائم رکھنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دی گئی مگر پھر قتل کر ڈالا اور ساتھ ہی اس کے ہمراہیوں کو بھی قتل کر ڈالا اس کی نعش کی ہر طرح بے عزتی کی گئی یہاں سید یحی کا خاتمہ ہوا اور ادھر باب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت پر مخالفت ہوئی ہی تھی مرزا عکاسی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کر لیا جائے چنانچہ وہ شیراز میں چھ ماہ کے قریب قید رہا مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا اور ۱۸۴۶ء میں اصفہان کی طرف کوچ کیا منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا اور کئی مجتہدوں کو جمع کر کے باب سے مباحثہ ومناظرہ کرایا اس مباحثہ کے متعلق مختلف روایتیں ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ میں کبھی باب اپنے مدمقابل کو دبا لیتا تھا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تھا اور کبھی کوئی مضحکہ خیز حماقت کی بات کہہ دیتا تھا۔ بہر حال یہ یقینی ہے کہ باب وہاں باطمینان کلی زیادہ قیام نہ کر سکا۔گورنر کو فتنہ فساد کے آثار نظر آئے اور اس نے یہی مناسب خیال کیا کہ باب کو دارالخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے چنانچہ باب سواروں کی حراست میں طہران روانہ ہوا۔راستہ میں جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا باب کو ایک گاؤں میں ٹھہر جانے کا حکم ملا یہاں سے باب نے شاہ ایران کے پاس ایک خط بھیجا اور حضوری میں حاضر ہونے کی درخواست کی ۔کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ ہو۔ ماکو کے راستہ میں وہ تبریز ٹھہرا اور یہاں اس کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو میں سختی کی قید نہ تھی بلکہ ایک گونہ آزادی ہی تھی کہ اپنے مریدوں اور معتقدوں سے خط وکتابت کی اجازت حاصل تھی۔ ماکو میں نظر بندی کی مدت چھ ماہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کے لئے خاص تاریخی وقعت رکھتا ہے۔ یہیں اس نے اپنی مشہور روحانی تصانیف خصوصاً ، بیان ، اور ہفت اثبات ، لکھیں ۔کہا جاتا ہے کہ یہاں سے اس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پندونصائح کا بھرا ہوا تھا لکھا مگر یہاں کی قدرے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت تک نصیب نہ ہوا شہر میں اس کے عقاید پھیلے مخالفت کا جوش بڑھا اور مخالفت کے ساتھ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد بھی پیدا ہو گئے ۔ مجبوراً اس کو ماکو سے بھی نکالنا پڑا۔اور وہ چہرخ سخت مزاج یحی خان کی نگرانی میں بھیج دیا گیا یہاں اس نے اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اس کو اپنے مریدوں اور معتقدوں سے جو اس کے مذہب کی اشاعت میں سرگرم ،اس کی تعلیم کی جا بجا تلقین کرتے پھرتے تھے نامہ و پیام کا سلسلہ رکھنے کا موقعہ ملا۔اس مے معتقدوں کی ہر جگہ ذلت ..کی جارہی تھی لوگوں کو...ان کے مار ڈالنے میں بھی تامل نہ تھا اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہ حالت تھی آخر کار معتقدین بھی مجبور ہو گئے اور زنجان ماژندران اور یزد وغیرہ مقامات میں شورشیں برپا ہونے لگیں مرحوم شاہ نصیر الدین اس وقت آذربائجان کے گورنر تھے وہاں کے مجتہد نے انہیں مجبور کیا کہ باب کو یہاں پکڑوا بلائیں اور اسکو سخت سزا دیں۔ باب تبریز میں گرفتار ہو کر آیا اور یہاں بھی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا مگر انسانیت کے ساتھ مباحثہ نہ ہو سکا باب کی بے عزتی کی گئی اور اس کو پٹوایا ۔اور پھر چہرخ واپس بھیجا۔ اس نے ان تمام تکالیف ومصائب کی صبر اور مردانگی کے ساتھ برداشت کی اور خدا پر بھروسہ کیا ان باتوں کا اثر خلق خدا پر پڑا اور بہت سے آدمی اس کے گرویدہ ہو گئے۔ اسی عرصہ میں باب کا حکم معتقدوں کے پاس پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکائیت نامناسب ہے لوگوں کے ستانے پر آمادہ فساد ہونا شہادت کی بزرگی اور شان کھو دیتا ہے معتقدین کا اس پر بہت اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تھے گنٹھیا کا عارضہ تھا بے دست پا تھے سلطنت میں پورا اختیار وزیر اعظم کو تھا ۱۸۴۸ء میں شاہ محمد شاہ ایران کا ایران ہوا اور نصیر الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوئے، مرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا اور ان پر بابیوں کا خوف اس قدر چھایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع کیا۔ بابیوں نے نہایت مردانگی کے ساتھ زنجان وغیرہ مقامات میں مرزا تقی خان کے ظلم وتعدی کی برداشت کی اور تلواروں کے آگے اپنی گردنے جھکا دیں مقالہ میں لکھا ہے کہ ایک پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکھ کر کہا کہ یہ باتیں مذہب کی سچائی کا ثبوت دیتی ہیں۔ اب وہ وقت آ گیا کہ باب کی تصانیف جمع کی جانے لگیں اور ان کی ترتیب ہونے لگی مرزا علی محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خوب صورت طغرا جس میں ایک انسان کی شکل بنی ہوئی تھی مذہب بابیہ کا خاص نشان بن گیا۔ چہرخ سے باب معہ چار حواریوں کے تبریز آیا یہاں علماء نے آخری فیصلہ اس کے لئے تجویز کر دیا تھا۔ اور اس سے سوال کیا گیا کہ اپنے عقاید پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار یا نہیں۔ اگر عقاید چھوڑ دے گا تو اس کی جان بخشی ہو جائے گی اسے ایک تنگ کوٹھڑی میں بند کر دیا اور اس تیرہ و تار کوٹھڑی میں معتکف ذات بے چون و چرا کے خیال میں .... وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا علماء کا فتوی پیام اجل لایا اور اس کو تین دن تک اپنے خاص چار معتقدوں کی صحبت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ملی ۔اس نے اپنے دو معتقدوں کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا کہا کہ مجھے میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ۔ مگر پیر اور مرشد اور آقا کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا۔ ایک نے کہا کہ میں ...سب کی جان بچانے کے لئے توبہ کر لیتا ہوں اور دو سال بعد طہران میں جا کر مر جاؤنگا دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے۔ اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا ان کے لئے دنیا کی ہزار زندگیوں سے بہتر ہے۔ رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے سو گئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہو گئے ۔ یہ دن ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ یا ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کا ہے۔ باب اور محمد علی زنجانی پا نزنجیر گورنر کے محل میں آتے ہیں رسی کے سروں پر دونوں کو لٹکایا جاتا ہے اس طرح کہ محمد علی کا سر باب کے سینہ پر ٹکتا ہے۔ دونوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ آخری وقت ہے توبہ کرو جان بخشی تمہاری توبہ پر منحصر ہے۔ مگر جن طبیعتوں میں سے موت کا ڈر نکل گیا ہے جن کو شوق شہادت ہے

پائے خوباں تا بپائے داری آئین ما

کے جوش یہاں لائے ان پر کیا اثر ہو سکتا ہے تماشائیوں کا مجمع ہو جاتا ہے ان میں سے چند وہ لوگ ہیں جو اپنے آقا کے شہید ہونے کی حالت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور خون کے آنسو بہا رہے ہیں کچھ وہ لوگ ہیں جو نوجوان شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہیں اور کچھ وہ لوگ ہیں جو منتظر ہیں کہ یہ نجس روح اس دنیا سے جائے یکا یک حکم ہوا اور بندوقیں چلیں مظلوموں پر دھوئیں کی چادر پڑ گئی مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجیب ایک معجزہ نظر آیا۔ رسی کے سرے پر مرید باعقیدت گولیوں سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے مگر باب کا پتا نہیں مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے سپاہی ادھر ادھر دیوانہ وار دوڑتے ہیں شہر تبریز میں حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے مگر باب کا وقت آ چکا تھا وہ اپنے تیرہ و تاریک قید خانہ کے پاس ملا پکڑا گیا اور پھر اسی رسی کیسرے سے باندھ کر لٹکایا گیا۔ سپاہی تعینات ہوئے اور پھر گولیوں کی ایک باڑ چلائی گئی دھوئیں نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام و مصائب میں مبتلا تھی رخصت ہو گئی نعش خندق میں پھینک دی گئی وہاں دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد مل کر اٹھا لائے باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک و خون میں مل گیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی۔

کہتے ہیں کہ باب کے بہشتی دروازہ کھولنے کی پیش گوئی حاجی سید کاظم رشدی نے کی تھی اور جب باب ان سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اس کی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی۔ باب کی شہادت کی خبر شہر در شہر اور گاؤں در گاؤں گئی اور سلطنت کے دور دراز مقامات تک پہنچی لوگوں میں شور پیدا ہوا کوئی کہتا تھا کہ یہ کیا ہوا۔ کوئی کہتا تھا آہ کیسا صبر کیسا استقلال کیسی مردانگی فلا واللہ باب مردے بود بزرگ برتر۔ گورنمنٹ نے باب اور اس کے جانباز معتقد کی جان لینے پر اکتفا نہیں کیا چن چن کر بابی مارے جانے لگے اور بابیوں میں وہ لوگ بھی آ گئے جن کے خلاف علماء تھے۔ ایران میں ایک تہلکہ مچ گیا ممانعت ممنوع بات کے معلوم کرنے کا دل میں شوق پیدا کرتی ہے بہت سی طبیعتیں مقتولوں کو سمجھ کر ان کے لئے روتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس اعتقاد کی بیخ کنی کی جاتی ہے وہ اور زیادہ جڑ پکڑ جاتا ہے چنانچہ اسقدر خونریزی کے بعد بھی بابیوں کا فرقہ بڑھتا گیا..

باب کی ۹۰ تصانیف ہیں بعض تلف ہو گئیں مختلف خباب اور القاب اختیار کئے شروع میں باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوی کیا مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہو جائے گا تو اعلان کیا کہ میں اس ذات کی بشارت دینے والا ہوں جس کو خدا ظاہر کرے گا۔ اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب، بیان، اور دیگر آخری تصانیف میں بار بار کیا ہے اپنا عجز ظاہر کیا ہے اور جس کی بشارت دی ہے اس کی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے اس کے ایک لفظ کو ہزار، بیان، پر ترجیح دی ہے جو اس پر ایمان لائے گا اس پر رحم و کرم ہوگا اور جو نہ لائے گا اور کفر کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیوں نے دعوی کیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کی باب نے بشارت دی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا باب زیر زمین آرام کر رہا ہے اور اس کے معتقد اس کی امت کے لوگ اس کا ذکر ملک در ملک لئے پھرتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۲-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے مقدمات

آج دو برس ہونے کو آئے ہیں کہ قادیانی مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بڑی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں، مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے۔

اصلیت ان مقدمات کی یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی، جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی، اور اس فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو۔ چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے، اتنے میں ایک مسمی شہاب الدین کا، جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے، خط مرزا جی کو پہنچا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جس کی مدد سے پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکھی ہے۔

بس پھر تو کیا، مرزا جی نے جھٹ ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین مینیجر مطبع کو بھیجا کہ وہ کتاب لے آویں۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دے کر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اس کتاب کو قبضے میں کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہوگا، خوار ہوگا، یہ ہوگا، وہ ہوگا، بلکہ زندہ درگور ہو جائے گا۔ جب ان کا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑھ گیا تو سراج الاخبار جہلم ٦۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون نکلا جس کا راقم کرم الدین لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال چلی تھی۔ سیف چشتیائی کی عبارتیں بے شک ان کتابوں کے حاشیوں پر مرقوم ہیں، مگر یہ صحیح نہیں سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ غیر منقول ہے۔ یعنی ہم نے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتیں ایک زشت خط بچہ سے لکھوا دی تھیں تم خود اسکا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوش نویس تھے، حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی اخبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم کے اڈیٹر کو بھی کسی بات کے جواب میں سخت سست لکھا تھا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو الٹے لینے کے دینے آئے۔ آخر انہوں نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوی کرا دیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔

ادھر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بھائی مولوی محمد حسن مرحوم کی طرف سے دعوی کیا کہ مرزا نے میرے بھائی کو برا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہو گیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوی کا ہے، وہ کرے۔

مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں خود مولوی صاحب موصوف کو ہی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے۔ دعوی مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا۔ کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی۔ مولوی صاحب کہیں مقدمہ جہلم میں رہے، مرزائی پارٹی کہے گورداسپور میں رہے جو مرزا جی کا ضلع ہے۔ آخر مقدمات ضلع گورداسپور میں رہے

اس دغا کے مقدمہ کے ضمن میں مولوی صاحب نے ایک کتاب نزول مسیح مصنفہ مرزا صاحب پیش کی جو ابھی شائع نہیں ہوئی تھی، تو جھٹ سے مرزا جی نے اس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ میں چوری کتاب کا دعوی کرا دیا۔

یہ دو دعوے ہوئے۔ تیسرا دعوی اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔

خیر مقدمات برابر چلتے رہے مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تھا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم میرا نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کسی نے میری طرف سے لکھوا دیا ہے۔ میں نے دغا نہیں کی بلکہ جو کتاب دکھائی تھی وہی دے دی۔

نتیجہ یہ ہوا مولوی کرم الدین صاحب دغا اور چوری کے دعوی سے تو پہلے ہی بری ہو گئے۔ مگر مرزا جی پر جو دعوی تھا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوی برابر چلتے رہے۔ دونوں پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے میں حاکم کی تبدیلی ہو گئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سرے سے کاروائی ہوئی۔ اور مولوی صاحب نے اپنی صفائی کے گواہوں میں خود مرزا جی اور اڈیٹر الحکم کے باپ کو لکھایا۔ مرزا جی کے بیانات سے بھی ان کو بہت کچھ فائدہ پہنچا۔ اور اڈیٹر کے والد کو تو اس لئے لکھایا تھا کہ وہ اپنی قومیت کا ٹھیک پتہ نہیں بتاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ آخر اس کے والد کے نام پر جو سمن گیا اس پر لکھا تھا جٹو ولد تا نا قوم میراسی ساکن جاڈلہ ضلع جالندھر۔ اس شہادت نے بھی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اس قدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تھک گئی۔ اسی اثنا میں کئی دفعہ خبر اڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے۔ اس سارے مختصر بیان سے یہ تو معلوم ہوسکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چھیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کاران کے گلے کا ہار بن گئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ..مل سکتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

⁕مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں یکم کو حکم سنایا جانا تھا مگر فیصلہ ناتمام تھا اس لئے ۸۔ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعا کے خواست گار ہیں اس لئے ہماری یہی دعا ہے خدا وہ کرے جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

کھلی چٹھی بخدمت مولوی نورالدین قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیانی کے خطاب میں لکھتے ہیں:

میں نے آپ کی تفسیر سورہ جمعہ پڑھی۔ جس میں بعض باتیں اچھی بھی ہیں، مگر جس نے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمائش کے متعلق اصول لکھا ہے۔ میرے خیال میں بھی وہ اصول سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ پس میں پہلے اس اصول کو نقل کرتا ہوں پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہیں:

> گورداسپور میں ایک موقع پر ایک شخص حضرت امام علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا۔ میں نے جب اس سے یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کرو جس سے تم نے کسی کو راست باز مانا ہے، تو وہ خاموش ہی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ اور سلسلہ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راست باز ہمیشہ ایک ہی معیار پر پرکھے جاتے ہیں اور ان میں کوئی نرالی اور نئی بات نہیں ہوتی چنانچہ ہمارے ہادی کامل فخر بنی آدم حضرت محمد ﷺ کو ارشاد الٰہی یوں ہوا

قل ما کنت بدعاً من الرسل

کہدے میں کوئی نیا رسول دنیا میں نہیں آیا، دنیا میں مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہیں، تم نے اگر کسی کو راست باز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور معیار سے مانا ہے وہی قاعدہ اور معیار میرے لئے بس ہے۔ میں نے قرآن شریف کے اس استدلال کی بنا پر بارہا ان لوگوں سے جو حضرت مرزا صاحب کے متعلق سوال اور بحث کرتے ہیں پوچھا کہ تم نے کبھی کسی کو دنیا میں راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا تھے؟ جن ذریعوں سے تم نے صادق تسلیم کیا ہے پھر میرا ذمہ ہوگا کہ اس معیار پر اپنے صادق امام کی راست بازی اور صداقت ثابت کردوں۔ میں نے بارہا اس گر اور اصول سے بہتوں کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے اور یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تمام مباحث کا دولفظوں میں فیصلہ کر دو۔ گورداسپور کا جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے جو لوگ میرے ساتھ تھے انہوں نے دیکھا کہ باوجود سوال کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا مگر میرے اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیوں نے اس کو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو، اس نے یہی کہا کہ میں نام لیتا ہوں تو مرتا ہوں (یعنی ماننا پڑتا ہے اور لاجواب ہونگا) صفحہ ۲۱، ۲۲ تفسیر سورہ جمعہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا ابھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ سائل مذکور نے تو خدا جانے کیوں خاموشی اختیار کی ہو، مگر میں تو یہ اصول پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل ونقل کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کفار کو پیغمبر خدا ﷺ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلو ن

پس میں اس اصول کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہوں ۔ بلکہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے جو میں نے رسالہ الہامات مرزا میں لکھا ہوا ہے ۔ خیر مجھے اس سے بھی بحث نہیں کہ میں نے آپ کے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا، بہر حال مجھے یہ اصول منظور ہے۔ آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ میں نے دنیا میں صرف ایک ہی شخص کو راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے مگر ناظرین کی آگاہی کے لئے ان کا نام بتلاتا ہوں لیکن :

ہزار بار بشوئم دہن بمشک گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

یعنی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فداہ ابی وامی علیہ افضل الصلوۃ والسلام ۔

اصل صداقت تو آپ کی تسلیم کرتا ہوں ۔ باقی جن کو راست باز جانتا ہوں اسی راستگو کی شہادت سے جانتا ہوں ۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ آپ کی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی راست گوئی صدق مقالی یعنی جو بات آپ نے بتلائی اور جس طرح آپ نے کوئی خبر دی، اسی طرح اور اسی کیفیت سے پوری ہوئی ۔ غلبہ روم ، فتح مکہ ، فتح عرب ، فتح قیصر وکسری ، فتح بدر ، غلبہ امت ، وفات طول الیدین وغیرہ وغیرہ جن کا شمار نہیں ہوسکتا اور ضرورت بھی نہیں ۔ پس آیئے اسی ایک اصول سے مرزا صاحب کی راست بازی آزمائیں کہ اکی پیش گوئیاں بھی ایسی نمایاں طور پر ظہور پذیر ہوئی ہیں کہ کسی دوست دشمن کو انکار کی مجال نہ ہو۔ مگر اس کا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ الہامات مرزا سارا پڑھیں البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور پڑھ لیں جو آپ نے آتھم والی پیش گوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈیٹ ریلوے لاہور کے نام بھیجا تھا جس کے الفاظ قابل توجہ یہ ہیں :

پیش گوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی ۔ اب اس کا سرّ کیا ہے ، انشاء اللہ چند روز کے بعد ظاہر کرسکوں گا چند روز تامل فرمائیں میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا ۔ ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امید وار ہوں کہ اس کا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہل حدیث میں بھیج دیں یا قادیانی الحکم میں دیں، یا دونوں میں دیں، مگر اہل حدیث میں پورا شائع ہونا غالباً انسب ہوگا۔
میں ہوں آپ کا دوست باوفا۔ ابوالوفا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۳)

❁ مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ فیصل ہوگیا خود حضرت پر تو مبلغ پانسو اور آپ کے مہتم مطبع پر مبلغ دوسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

ہمیں ان سات سو کا تو افسوس نہیں، یہ تو کیا ہے مریدوں کے سر سلامت رہیں:

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمیماند

افسوس تو یہ ہے (گو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں) کہ حضرت کی پیش گوئی پر سخت زد پہنچی جس کا مضمون تھا کہ میں اس مقدمہ سے صاف نکل جاؤں گا (مفصل آئندہ) (اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۶)

مرزا قادیانی، مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے براہین لکھی تو اکثر حصے آریوں کے جواب اور ردّ میں تھے۔ سرمہ چشم آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا۔ تصدیق (براہین احمدیہ) لکھوائی تو اسی فرقہ کے ردّ میں۔ حکیم نورالدین، نے نورالدین لکھا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ ناول بنا تو اسی گروہ کو شرمندہ کرنے، اور ان کے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو نسیم دعوۃ وغیرہ کئی کتابیں لکھیں۔

مرزا صاحب نے اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے کہتے بے ساختہ کسی جذبہ میں کہہ مارا کہ خدا چونکہ قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب مرزا صاحب قادیانی کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا گو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اس سے پہلی دنیا، علیٰ ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے۔ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یا یوں کہیے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوی کی قدامت برابر چلی آئی ہے۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریا سماج کی کتھا بھی سنیے:

جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن اور نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے بعد فنا اور فنا کے بعد پیدائش کا دور چلا آتا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدائش اور فنا کا آغاز اور اختتام ہے (ستیارتھ پرکاش۔ صفحہ ۲۹۵)

اگر ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھیں، لفظ بے شک مختلف ہوں گے مگر مضمون بالکل ایک ہے۔ بعد غور کرنے کے ہمارے مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہم کو لکھیں کہ ہم نے کوئی غلطی کی ہے یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ آریا اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے:

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

آریا اور مرزائیوں کے اس وحدت الوجود پر تو ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی کا اظہار کرنے کو مختصراً اتنا کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد بھی ایک مسئلہ ہے جو آریا سماج کو اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں رہنے دیتا۔ ایک مرزا صاحب نہیں بیسیوں مرزا بھی مل کر اس مسئلہ میں حامی اور مددگار بن جائیں، جو کچھ امداد کریں گے اس سے زیادہ نہ ہوگی:

سگ چو تر شد پلید تر باشد

سنئیے کچھ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریوں کے خیال میں کوئی شئے ہے تو اس کا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت میں ہے) اور اجسام کتنے ہی ہوں مگر سب مرکب ہیں اور مرکب کوئی بھی ہو حادث ہے، کیونکہ اس کی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء ایک وقت میں از ہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں، دنیا قدیم نہیں، دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں۔

علاوہ اس کے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کون سی منطقی دلیل ہے کہ اس کے نوع کو قدیم کہا جائے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہوسکتا ہے؟ پھر کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہوں مگر سلسلہ اس کا قدیم ہو۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء)

قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں

مرزا غلام احمد قادیانی اکتوبر۔ نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے مریدوں کی دعوت پر سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے ایک لیکچر بھی دیا جس میں کرشن ہونے کا دعوی فرمایا جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے مگر قادیانی کرشن جی نہیں سنا۔ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہیں۔ بقول استاد

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ میں ۲۷۔ اکتوبر بوقت ۶ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ تشریف آوری کے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانوں تک پہنچا دی تھی، گردونواح سیالکوٹ کے علماء اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی رونق افروز تھے اور خوب زور شور سے آپ کی آؤ بھگت مناسب الفاظ میں کر رہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب سٹیشن سیالکوٹ پہنچی۔ پھر کیا تھا

انگلیاں سر واٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیکھتے ہی نعرہ لعنت بلند ہوا۔ تمام ریلوے سٹیشن اور باہر کا میدان (جس میں تقریباً دو اڑھائی ہزار آدمی ہوں گے) پر تھا۔ جدھر کو حضور (مرزا قادیانی) کی گاڑی جاتی تھی لعنت کے چیرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نعرے بلند ہوتے تھے۔ خاک اڑائی جاتی تھی۔ خیر بصد شکرانہ آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کو قادیانی مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یوں لکھا گیا ہے کہ:

تقریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان استقبال کو آئے تھے اور بہت سے لوگوں نے اس خوشی میں روشنی کی تھی۔

حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری تقریباً ۴۰ ہزار ہے جن میں ہندو، مسلمان، چوہڑے، چمار، زن و مرد، بوڑھے، جوان، بالغ، نابالغ سب شامل ہیں۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ خاک اور دھول کے اڑنے سے ایک اندھیرے کی صورت پیدا ہو رہی تھی۔ کاش اس روز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود ان کا خیال ہے۔ چنانچہ ۱۱ مئی ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

آج جو میں بیماری سے اٹھ کر باہر آیا ہوں اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بھی کسی قدر ہو رہی ہے۔ یہ اسی طریق سے ہے جو بادشاہوں کے آنے پر سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چھڑکاؤ ہوا ہے اور آتش بازی چھٹی ہے۔ (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات بھی دیکھ کر بدنصیب رہے۔

خیر خدا خدا کر کے حضرت (مرزا قادیانی) فرودگاہ تک پہنچے اور لیکچر لکھنے میں مشغول ہوئے۔ ۲ نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تھی۔ لیکچر کیا تھی وہی معمولی شاعروں کی طرح بطور تشبیب چند لفظوں میں اسلام کی تعریف، پھر آریوں سے دو چار ہو کر اپنی تعریف کہ میں ایسا ہوں، یہ ہوں، میں وہ ہوں۔

ہاں ایک نئی بات لیکچر میں کہی گئی جو اس سے پہلے نہ سنی گئی تھی۔ جس کا خود حضرت کو بھی اقرار ہے کہ آج سے پہلے میں نے یہ بات ظاہر نہیں کی تھی یعنی آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہوں مگر ہندوؤں اور آریوں کے لئے خدا نے مجھے کرشن جی بنا کر بھیجا ہے۔

اس دعویٰ کو سن کر مجسٹریٹ کیمپ سیالکوٹ نے مسلمانوں سے کہا کہ اب تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ، مرزا صاحب جانیں اور ہندو جانیں ۔ مگر مسلمانوں کو اپنے پیدائشی مسلمان کی جدائی کہاں گوارا تھی؟ جس حال میں کہ وہ بابو عبدالغفور نو آریہ کی جدائی کو ابھی تک نہیں بھولے تھے، حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن بائیس تئیس سالہ عمر کا لڑکا اور مرزا جی ایک معمر تجربہ کار مسنّ ۔ پھر بھلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانوں کو کہاں گوارا ہوسکتی ہے؟ چنانچہ جہاں تک ہوسکا مرزا صاحب کا ساتھ دیا۔ روانگی کے وقت بدستور ریلوے سٹیشن تک جیسا استقبال کیا تھا، اس سے بڑھ کر استدبار کیا، بلکہ مزید بات یہ ہوئی کہ مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی مہما میں اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ۔ چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرّہ باندہ کر کھڑے ہو گئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنوں میں ننگے ہوکر ناچتے رہے ۔ مگر ان کا بیان ہے کہ اس کی وجہ بھی مرزا صاحب کی مستورات ہوئی ہیں جنہوں نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تھوک کر مسلمانوں کو دکھائی ۔ پس پھر تو مجنونوں نے سمجھا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے ۔ لیکن اسلامی غیرت ہمیں اس کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ نے چھیڑ کی ہو، تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۷ ۔ ۸)

قادیانی کرشن جی کے متلق ایک مراسلہ

(از خوجہ غلام الثقلین چیف جج مالیر کوٹلہ)

جناب اڈیٹر صاحب! آخر اکتوبر ۱۹۰۴ء؟ میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلی جنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اس میں سید دلاور حسین صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی میں اور غلام الثقلین صاحب نے آبزرور میں ایک مختصر چٹھی اس کے جواب میں لکھی تھی اڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب میں اس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور پورا کر کے اس کے مضامین جدا کتاب کی شکل میں مرتب کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان میں مسیح موعود کا زیادہ ذکر نہ ہوتا کہ اور مسلمان برافروختہ نہ ہوں۔

اس انگریزی دوستانہ خط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جس کا جواب طلب کیا گیا تھا دو ہفتہ سے زیادہ ہوئے جواب نہیں ملا وہ خط آپ کی خدمت میں چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شائد اس کے مضامین کی داد مرزا صاحب یا ان کے حواری دیں۔ فقط خاکسار منور علی

آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھ کو آپ کے مرزا صاحب کے دعاوی سے بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہوں

اثنائے گفتگو میں بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ چلے ہیں چنانچہ ان کے اخبار میں ایک شخص نے نظم چھاپی ہے کہ مرزا صاحب ،علی ، اور عیسی ، سے بہتر ہیں اور حسین بن علی سے افضلیت کا دعوی تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسی سے اپنی بریت ظاہر نہ کی، ان کو یہ دعوی قبول ہے۔

میں نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے۔ مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینوں بزرگوں سے بہتر ہے بوجوہ ذیل:

۱۔عیسی عام مسلمانوں کے اعتقاد میں کلمۃ اللہ ہیں۔ عیسائی ان کو ابن اللہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔ پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسی بقول مرزا صاحب مر گئے مرزا زندہ ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثال زندہ حمار مردہ کی آپ نے سنی ہوگی۔

۲۔ رہے حسین بن علی سو ان کی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اس قدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ﷺ ہیں مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی) فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے

۳۔علی بن ابی طالب، اس میں شک نہیں کہ نفس رسول کے نام سے پکارے جاتے ہیں (آیت مباہلہ میں) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیھم کی تعریف میں داخل ہیں بلکہ ہر دو برگان سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذکر بھی ایسے ہی ہیں ان کو ریز و ریلوے گاڑیاں، عمدہ کھانے مکانات، زیور، جائداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے مگر اس میں بھی اپنی مزدوری جدا کرتے تھے۔ غرض مرزا صاحب کی طرح انعمت علیھم کے مصداق نہ تھے۔ علاوہ اس کے فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو بقول اہل سنت و جماعت کے علی خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعان خلیفہ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفاء ہیں جس طرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہیں اسی طرح خاتم الخلفاء بھی خلفاء سے افضل ہیں۔ اگر میری یہ تو جیہات غلط ہوں تو آپ ضرور حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نورالدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

فقط۔ غلام الثقلین

اڈیٹر اہل حدیث: ان توجیہات کی تقلید وہ کیسے کر سکتے ہیں انہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی معنی نہ سمجھے ہوں۔ سو آپ کے برامنانے کی بات نہیں، جب کہ خود کرشن جی مہاراج (مرزا صاحب) ہی اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکتے۔ آتھم کے ہاویہ میں گرائے جانے سے موت بتا چکے تھے حالانکہ غلط معنی تھے جن کی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ میاں محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ، ایک معرکہ کی پیش گوئی تھی جب خود ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

ہاں آپ کی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید مہاراج کا وہ کلام آپ کی نظر سے نہیں گذرا جس میں مہاراج دیا گھیان دیتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کروں تو میں نے آسمان زمین پیدا کیئے۔ بتایئے اس مرتبہ پر کون ہے (حاضرین!) سبحان اللہ جل جلالہ ہمارے امام الزمان مہاراج کے وہ مرتبے ہیں کہ کیا کہنے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کرشن کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جیسے نئے عہدے کا چارج لے کر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے۔ خدا کی شان جس صوبہ پر آپ پہلے گورنر تھے جن دونوں قوموں (مسلمان اور عیسائیوں) کے لئے آپ پہلے عہدے کے مطابق مسیح موعود بن کر آئے تھے جسقدر دونوں قومیں آپ کے حکم سے سرتاب تھیں اور آپ کی گورنری..کو خداوند تعالی کا ایک مجسم غضب سمجھتی تھیں دوسرے صوبہ کی رعیت یعنی ہندو آریہ بھی آپ کی صوبہ داری اور گورنری سے راضی نہیں۔آپ کے نئے عہدے کے چارج کی نسبت ہندو پریس کی رائے درج ذیل ہے:

قادیانی کا کرشن بننا

مرزا قادیانی ابھی تک مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کو نئی اونچ سوجھی تو سری کرشن جی کے اوتار بن بیٹھے نعوذ باللہ لا حول ولا قوۃ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو شاید کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوی کرنا کہ میں ہندوؤں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں، اپنے منہ کی کھانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان۔

ہم نہیں جانتے یہ الہام آپ کو قادیان کے حجرہ میں آیا یا مجسٹریٹ کی عدالت میں جبریل نے آکر سنایا (کرشن بننے کے لئے جبریلی الہام کیسے ہوسکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)۔

مرزا صاحب ہندوؤں پر نظر شفقت رکھیں، ہندو ان کی انوکھی لیلاؤں سے پناہ مانگتے ہیں:

خطائے تو بلقائے تو بخشیدم

ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں میں ہندوؤں کو یاد کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے وہ شاید بہتوں کو نہ بھولے ہونگے ۔ مرزا جی کے نئے سوانگ سے لوگ بھرّے میں نہ آئیں گے:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب گانٹھنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہیے جیسی سمجھی جائیں گی مگر ان کا اصلی مطلب ان سے... نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور چال چلتے۔

ازیں موشگافی چہ اندا ختی ۔ چرا موتراشی نیا موختی

اوتار وغیرہ کا مسئلہ تو سوائے پورانے ہندوؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے اور یہ لوگ بھی کبھی مرزا جی کے پھندے میں آنے والے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی نہیں اگر مرزا صاحب نے شدہی کرالی ہوتی اور مونڈ منڈا کر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا مگر ہندو تو ایسوں کی شدھی بھی کرنے کو تیار نہیں ۔ ہم پھر مرزا جی کو رائے دیں گے کہ آپ اس بہروپ سے باز آیئے ہندوؤں پر نظر عنایت کیجئے اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خیر منایئے اور بخوبی ذہن نشین کر لیجئے:

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ مجھ کو ہندو بنا لو۔ بیربل نے تامل کے بعد جواب دیا ،ایک ہفتہ بعد اس کا جواب دونگا۔ آج کل تو آریہ سماج نے شدھی کا طریقہ جاری کر دیا لیکن اس وقت جس کو اپنے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اسکا نمونہ اب بھی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدھے کو لے کر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا پہنچے اور صابون لگا کر اسکو خوب مل مل کر دھونے لگے بیربل کے رتبہ کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں نے اکبر تک خبر پہنچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متحیر ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھنے لگے بیربل یہ کیا ہو رہا ہے۔ بیربل نے سادگی سے جواب دیا خداوندا! اس کی سیاہی دور کر کے گھوڑا بناؤنگا۔ اکبر نے ہنس کر کہا نادان ایسا بھی کہیں ہوتا ہے؟ بیربل نے کہا خداوندا اگر یہ امر غیر ممکن ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپ کو ہندو بنا لوں۔

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اس کو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے مرزا جی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے فرض کر دم وہ مسلمان نہ بھی ہوں کیونکہ اکثر دین دار و بزرگ مسلمان ان کے محمدی طریقہ کے پیرو کار ہونے میں شک کرتے ہیں لیکن ان کی محمدی پیدائش ہندوؤں کی نگاہ میں اس کے اس حوصلہ کی راہ میں رکاوٹ سمجھی جائے گی مرزا جی کو تو ہندو کبھی بھی کرشن بھگوان کا اوتار نہیں سمجھیں گے بلکہ ...حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جائے ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو مرزا جی کی تضحیک کے لئے آئے دن ایسے اول پھول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چندیں مدت خدائی کردی وکس ناکس رانہ شناختی (آریہ گزٹ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے آپ کے چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنی سے تو مرزائی بھی ہیں اور بقول خود احمدی بھی، مگر صحیح معنی سے ان کو کرشن پینتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانے نام ہیں اور پرانے اولڈ فیشن عہدے سے متعلق ہیں، اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے اس کی رو سے بہت زیبا ہے کہ اس گروہ کو کرشن پینتھی ہی کہا جائے۔ غالبًا مرزا اور مرزائیوں کے برا منانے کی کوئی بات نہیں۔ علاوہ ازیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے آپ کا عروج معراج بھی ترقی کر سکتا ہے کیونکہ کرشن جی بقول ہندوؤں کے ایشور کا اوتار تھے، تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپ کو مل جائے گا جس کی آپ کو مدت سے تمنا ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اسی لئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے اجراء کی کوشش شروع ہو رہی ہے اخبار البدر قادیان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۴ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے جس کو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

چونکہ ہمارے مرشد و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب اہل ہنود کے لئے کرشن اوتار ہیں اور اسلئے اب ہمیں اپنے پرانے سناتن دھرم بھائیوں سے دن بدن تعلقات بڑھنے کی امید ہے لہذا ان کے تیوہار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔

عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے یہ ہے کہ نیکی اور فرض شناسی کے اوتار سری راجہ رام چندر جی مہاراج کی واپسی اجودھیا کے وقت جب آپ لنکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے، تمام رعایا نے اظہار خلوص و مسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی قابل یادگار تقریب کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے قطع نظر روایت بالا سے جو اہل ہنود کے جذبات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہے، عملی صورت اس تہوار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دکان دار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دکان کی بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب و زینت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے اور اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کر رہی ہے وہ یہ کہ ہنود کا خیال ہے کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ صاف اور آراستہ ہو، نواس کرتی ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا استعارہ اعلی درجہ کی دور اندیشی پر مبنی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے کہ راجہ رام چندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے، تو بھی خوب ہے۔ کیونکہ اسی سے ایک ہمہ صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشا یہ ہے کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جائے، تو بھی مناسب ہے، کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آج کل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ایسی دیوانہ کن ہوا چل جاتی ہے کہ بڑے بڑے عقل مند تعلیم یافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں اور خاص دیوالی کے دن تو وہ ضرور ہوتا ہے کہ جوا کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے اور گناہ بھی شخصی نہیں بلکہ قومی۔ اہل ہنود میں دیوالی کی قمار بازی تو یہاں تک مقبول ہے کہ جو شخص اس روز قمار بازی کا مرتکب نہ ہو، سمجھا جاتا ہے کہ اگلے جنم میں اسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑے گی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قمار بازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں وہ قوم شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔ افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے دیوالی میں مسلمان قوم بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوّا کے لئے مالی نقصان اٹھاتی اور اپنی مقدس شرع کی نافرمان برداری کرتی ہیں۔ (اخبار البدر۔ قادیان)

قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنے کی عملی صورت اختیار کریں گے۔ چشم ما روشن دل ماشاد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اشتہار: امام مہدی

کرشن قادیانی نے اس نام کا ایک اشتہار فارسی زبان میں جاری کیا ہے (گو یہ اشتہار بظاہر کسی مرید کے نام پر ہے مگر چونکہ دارالامان قادیان کے مطبع خاص میں چھپا ہے اس لئے یقین ہے کہ کرشن مہاراج کے حکم سے چھپا ہوگا یا کم ازکم ان کی اجازت ہوگی نیز کرشن جی ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۸ میں لکھتے ہیں کہ مریدوں کے کام پیروں ہی کے ہوتے ہیں اسلئے ہم نے اس اشتہار کو مہاراج کی طرف منسوب کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس میں مکہ معظّمہ کشمیر، مصر، طرابلس، قسطنطنیہ وغیرہ کے سر برآوردہ اصحاب (مفتی دیار مصریہ، مفتی کشمیر، شریف مکہ، محمد رضا مصری شیخ الاسلام۔ ملا مانکی سرحدی، حافظ محمد موسیٰ تونسوی سجادہ نشینان بغداد وغیرہ) کو شرف خطاب بخشا ہے مضمون اشتہار وہی ہے جو کئی سال سے اہل ہند سنتے آئے ہیں یہ کہ میں مسیح موعود ہوں میں امام مہدی مسعود ہوں میں امام الزمان ہوں میں یہ ہوں میں وہ ہوں مختصر یہ (تریاق القلوب ص۳) کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

مگر افسوس کہ اس اشتہار میں آپ نے اپنے جدید خطاب، کرشن، کا ذکر نہیں کیا۔ شاید اس وجہ سے کہ بلاد اسلامیہ میں، کرشن جی، کے نام سے لوگ متوحش ہوں گے۔ مگر یہ خیال تو ہندوستان کے مسلمانوں کے حق میں بھی ملحوظ چاہیے تھا۔ علاوہ اس کے سچائی کے اظہار کو کسی قوم کا شخص کا توحش کیوں مانع ہوا، بہر کیف کچھ بھی ہو یہ نقصان آپ کے دعوی کے متعلق ہے کہ دعوی قابل ترمیم ہے

آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں میں تین معجزوں کا ذکر کیا ہے مناسب ہے کہ کرشن جی کا مضمون انہی کے الفاظ میں لکھا جائے آپ فرماتے ہیں:

معجزہ اول: مخالفے و مکذبے سخت از نام مولوی غلام دستگیر قصوری موسوم بود بر صفحہ بیست ہفت کتاب فتح ربانی خود از الحاح و دردمندی بسیار مباہلہ کرد، کہ اے قادر خدا کہ اگر ایں مدعی مسیحیت و مہدویت در دعاوی خویش برحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

است مرا کہ تکذیب او کنم ہلاک کن کہ برائے عامۃ الناس راہ ہدایت کشاید ولکن اگر فی الحقیقت او در دعاوی خویش برحق نیست بل مفتری و کذاب است او را ہلاک کن کہ تا از فتنہ اش اہل اسلام مصئون باشد یعنی از فریقین مرزا غلام احمد و غلام دستگیر ہر کہ برراستی نیست او را چنیں فوق العادت عذاب شدید مبتلا ساختہ ہلاک کن کہ دنیا را عبرت شود و مردمان ایں ماجرائے ہولناک را ملاحظہ کردہ خود بخود عاست و ناراست امتیاز خواہند کرد و قدرت خدا بینید کہ بعد.....ایں مباہلہ آن مخالف و مکذب کہ از امام مہدی مباہلہ کردہ بود مورد غضب الٰہی گشت و در عذاب الیم مبتلا شدہ ازیں جہان فانی رحلت کردہ از موت خوفناک خویش بر صداقت امام مہدی مہرے کرد و مخالفین و منکرین امام مہدی را روسیاہ ساخت

ترجمہ مختصر اس عبارت کا یہ ہے، کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ پر میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی سچا ہے تو تو مجھے سخت عذاب سے ہلاک کر۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر مر گیا پس ثابت ہوا کہ میں سچا ہوں۔

اگرچہ دانا تو اس قسم کے دعووں کو فضول جانتے ہوں گے...غلام دستگیر مرحوم کی طرف نسبت کیا گیا ہے کیونکہ ادنی عقل کا جاہل مسلمان بھی اس قسم کے مباہلے نہیں کرسکتا، اس لئے کہ اگر کوئی شخص سچا ہو، تو اس کی تابعداری کی دعا مانگنی چاہیے، نہ کہ اپنی ہلاکت کی۔ علاوہ اس کے موت کا کس کو علم ہے کہ کس وقت آ جائے۔ پس داناؤں کا فیصلہ تو یہی ہوگا کہ اگر مولوی غلام دستگیر نے ایسا کیا ہے، تو سخت غلطی کی ہے۔ اسکا جواب دہ وہی ہوگا دوسروں کے حق میں حجت نہیں ہوسکتا۔

ہاں مولوی غلام دستگیر مرحوم کا فعل تو دوسروں کے لئے حجت نہیں اور نہ ہی اس سے کرشن جی صداقت ثابت ہوسکتی ہے۔ البتہ اس بات کی جو اصل تحقیق ہے اس سے کرشن جی کی اصلیت کا پتہ بخوبی چل سکتا ہے

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی نسبت قادیانی کرشن نے کئی ایک تحریروں میں یہ ادعا کیا ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں مجھ سے یہ مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی قصوری) سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جاوے گا، چنانچہ وہ مر گیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ آج تک تو ہم خاموش تھے کہ شاید کسی مرزائی یا کرشن پینتھی ہی کو خدا توفیق دیوے کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب مذکور دیکھ کر کرشن جی کو دور سے سلام کرے مگر افسوس کہ ان کے حق میں تو حافظ شیرازی مرحوم کا یہ شعر صادق ہوا کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون

رو بسوئے خانہ ء خمار دارد پیر ما

اس لئے ہم ہی اس راز کی تہ بتلاتے ہیں تاکہ کرشن پینتھیوں کو کرشن مذکور کے دجال ہونے میں اگر کوئی شک وشبہ ہے تو دور ہو جائے۔

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ پر جو لکھتے ہیں، وہ یہ ہے:

دعا والتجاء اس فقیر قصوری سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اسکے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ (توبہ) مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا

فقطع دابر القوم الذین ظلموا

و الحمد للہ رب العالمین انك علی کل شیء قدیر و بالاجابة جدیر۔ آمین۔

مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو توبہ نصیب کر اور اگر ان کی قسمت میں توبہ نہیں تو ان کو ہلاک کر۔

نہ اس کلام میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے لئے بددعا کی ہے، نہ مقابلہ میں دونوں میں سے جھوٹے کے لئے موت مانگی ہے، نہ مرزا جی کے سچے ہونے کی صورت کا ذکر ہے۔

ناظرین دونوں منقولہ عبارتوں فارسی اور اردو کو مقابلہ میں دیکھیں تو ان کو منشی شیخ سعد اللہ صاحب لودہانوی کے کلام میں ذرہ شک نہ رہے گا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
ڈبویا کادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا او بد و بدنام مرزا

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب فتح رحمانی کوئی ایسی نایاب نہیں تھی۔ مطبع احمدی لودہانہ میں طبع ہوئی ہے ہاں البتہ کم یاب ہوگی اور کسی کسی خاص شخص سے ملے گی۔ ہمیں بھی بہت ہی تلاش سے ملی تھی۔ پھر ایسی ایک مطبوعہ کتاب کی نسبت کرشن جی قادیانی کا یہ دروغ بے فروغ اگر اس بنا نہیں کہ: چہ دلاور است دز دے کہ بکف چراغ دارد، تو پھر کیا ہے۔

ہمیں مرزا اور کرشن جی سے تو کسی طرح کی امید نہیں مگر ہاں ان کے بعض دام افتادہوں سے ہنوز توقع ہے کہ وہ ہماری اس تحریر کو بغور پڑھیں گے اور اشتہار مذکور کی عبارت کو اصل کتاب سے ملا کر دیکھیں گے تو ان کو فائدہ ہوگا اور یقین ہو جائے گا کہ آج تک جس خیال پر انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی وہ مولوی روم کے شعر کی مصداق ہے:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

مرزائیو! کرشن پینتھیو! الیس منکم رجل رشید۔ کوئی بھی تم میں سعید نہیں کوئی بھی تم میں جری نہیں کہ یہ جرأت کرے کہ کرشن جی کے اس معجزہ کی تحقیق کرے۔ ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تم اشتہار مذکور کی عبارت مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب سے دکھادو، تو ہم بھی تمہارے پیر و مرشد کرشن جی کی ایک بڑی مہم اور ضروری کام میں مدد دیں گے، یعنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کرا دینے میں ساعی ہونگے اور اس داغ جدائی کو مٹا دیں گے جس کو یاد کر کر کے کرشن جی آہ و بکا کیا کرتے ہیں کہ

میں طالب وصال وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اور اگر نہ دکھا سکو بلکہ یہی مضمون نکلے جو ہم نے لکھا ہے تو آؤ پھر ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال سے اتفاق کرو کہ کرشن جی معجزہ نما بے شک نہیں اور معجزہ کی جو تعریف ہے مقابل سے وہ کام نہ ہو سکے، یہ بھی ٹھیک ہے اور قادیانی کرشن جی پر صادق آتا ہے کہ ان جیسا جھوٹ کسی کو گھڑنا نہیں آتا اور اگر کوئی گھڑ بھی لے تو اس سے اسطرح علی الاعلان پبلک میں شائع نہیں ہو سکتا۔ بس یہی ان کا معجزہ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی اس اشتہار میں لکھتے ہیں:

دریں ملک ہزار ہا معجزات چنیں قبیل ظہور آمدہ چنانچہ مولوی اسماعیل ساکن علی گڈھ و مولوی محی الدین باشندہ لکھوکے و پنڈت لیکھ رام آریہ و عبداللہ آتھم عیسائی وغیرہ وغیرہ ہم چنیں مباہلہ کردہ ہلاک شدند

اس کلام میں دجالیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ نہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے نہ مولوی محی الدین صاحب مرحوم نے، نہ پنڈت لیکھ رام نے، نہ عبداللہ آتھم نے، تم سے اس قسم کے مباہلے کئے۔ قول کے پکے اور بات کے سچے ہو، تو ان کی عبارتیں دکھاؤ۔ آتھم سے تو تم نے ہزار سر پٹخا کہ مباہلہ کر لو، مگر اس نے بھی ایک ہی کہی کہ جب ایک دفعہ پندرہ مہینے والی پیش گوئی کے مطابق تم بقول خود شیطان اور شیطان سے بدتر قابل پھانسی ہو چکے ہو (جنگ مقدس) اب یہ کیا دانائی ہے کہ پھر از سر نو میں تم کو مخاطب کر کے اور ایک سال تک پبلک کو منتظر رکھوں۔ ہاں جس شخص (عبدالحق غزنوی) نے تم سے امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کیا، اس کا تو نام بھی نہ لکھا۔ شاید اس لئے کہ وہ (بوقت تحریر ۱۹۰۴ء میں) زندہ سلامت ہے۔

معجزہ دوم۔ کہ مجھ کو معارف وحقائق قرآنی اچھے آتے ہیں۔، اس کے تو ہم بھی قائل ہیں چنانچہ یہ آپ ہی کا کام تھا کہ سورہ والعصر سے ۱۳۰۰ عدد نکال کر اپنی طرف اشارہ نکالا مگر یہ نہ بتلایا کہ اس میں ۱۳۰۰ سال بعد مسیح ابن مریم کے آنے کا اشارہ ہے یا مسیح دجال کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا معجزہ یہ لکھا کہ کوئی شخص میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ نہیں کر سکتا میری بہت دعائیں قبول ہوئیں۔ مگر افسوس کہ یہ معجزہ بھی واقعات کے خلاف ہے آپ نے مع اپنے دام افتادوں کے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ آپ نے لیکھ رام کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ آپ نے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ اخیر میں آپ نے بقول:

روز و شب سجدہ کنم بر خاک مہ یا لم مبین
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

آسمانی منکوحہ کے ملنے کے لئے آپ نے کتنی دعائیں کیں۔ امیر کابل کے لئے کہاں تک تم نے بد دعائیں کیں۔ پھر کیا ہوا وہی کہ بقول استاد:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

اخیر اس اشتہار کے لکھا ہے:

محض در خانہ نشستہ تکذیب وتوہین نمودن وبرائے مقابلہ برسر میدان نیامدن کار ملعوناں است نہ کہ صالحان نیک نیت۔

مگر افسوس کہ یہ جملہ بھی کرشن جی ہی پر صادق آتا ہے کہ آپکی دعوت مندرجہ اعجاز احمدی کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو کادیان دار الزیان میں خاکسار پہنچا، تو آپ حضرت خاص حرم سرائے سے بھی باہر تشریف نہ لائے۔ بتایئے یہ جملہ،

در خانہ نشستہ کار ملعوناں ست

کس پر صادق آتا ہے۔ اب بھی آپ اسی طرح بلائیں تو دیکھیں کہ خاکسار آپ کے دار الزیان میں بلائے بے درماں کی طرح پہنچتا ہے یا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موازنۃ الحق پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ کرشن قادیانی نے عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے اپنی دعوی مسیحیت سے الگ ایک بحث کانوں میں ڈال رکھی ہے یعنی حیات وممات مسیح ۔ حالانکہ اس بحث کو کرشن جی کی مسیحیت سے کوئی علاقہ نہ تھا مگر خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے اور اور پبلک کی توجہ اپنے دعاوی باطلہ سے پھیر کر ایک بے مطلب بحث کی طرف لے جانے کے لئے جہاں دیکھو اسی مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے اور اس کا نام رکھا ہے کسر صلیب کیونکہ بزعم ان کے عیسائیت اسی بحث سے فتح ہوسکتی ہے کہ مسیح کو مار دیا جائے مگر خوش قسمتی سے یا تو سمجھتے نہیں یا پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ مسیح کی موت کے مسئلہ سے تو عیسائیوں کو ایک گونہ تائید ملتی ہے ۔ بھلا موت سے ان پر فتح کیسے ہوسکتی ہے جب کہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ، مسیح نے چلا کر جان دی ۔، پھر بتاؤ موت کا مسئلہ عیسائیون کی تائید ہے یا تردید اس فہم وفراست پر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور سب سے آخر کرشن جی مہاراج:

بت کریں آرزو خدائی کی ۔شان ہے تیری کبریائی کی

علاوہ اس کے مسیح کی وفات کے مسئلہ کے بانی سر سید احمد خان ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر میں اسکو بڑے بسط سے لکھا ہے اس بحث کو مسیح کی مسیحائی سے کیا تعلق خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے کو اسے درمیان میں لایا جاتا ہے ہاں مسیحیت سے تعلق آپ کی پیش گوئیوں کو ہے جو بقول آپ کے (شہادۃ القرآن مصنفی مرزا قادیانی۔ص ۸۰) محک صدق وکذب ہوسکتی ہیں ۔ اگر وہ سچی ہیں تو آپ بے شک سچے ہیں اور اگر وہ جھوٹی ہیں تو آپ کے جھوٹ میں کیا کلام ہے۔اسی لئے رسالہ الہامات مرزا میں اس بے تعلق بحث کو روگردانی کر کے اصل مطلب پر بحث کی گئی ہے یعنی صرف آپ کی پیش گوئیوں کی جانچ کی گئی مگر چونکہ باوجود اظہار بے تعلقی کے کرشن جی اور کرشن پینتھی ایسی بحث پر ہمیشہ زور دیا کرتے ہیں اس لئے کتاب مندرجہ عنوان کے فاضل مصنف نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث پر مفصل محاکمہ کیا ہے فریقین کی تقریروں کو بڑی شرح وبسط سے نقل کر کے فیصلہ دیا ہے کتاب فارسی زبان میں ہے مصنف اس کے جناب قاضی محمد اکبر تحصیل دار ہیں مگر ملنے کا پتہ:

قاضی عبداللطیف قاضی خیل معلم افسران یورپئن مقام ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟

اہل حدیث (امرتسر) میں کہیں کسی موقعہ پر مرزائیوں کو کرشن پینتھی لکھا گیا تھا۔ کیونکہ ان کے پیرومرشد نے بڑے زور سے اپنا کرشن ہونا ظاہر کیا ہے، تو ان کو کرشن پینتھی اسی بنا پر کہا گیا۔ مگر قادیان کے آرگن الحکم کو یہ لقب ناپسند ہوا، اسلئے لکھتا ہے:

کرشن پینتھی:

اہل حدیث کا مولوی فاضل اڈیٹر گو قرآن کریم کی اصطلاح کے خلاف اپنا نام اہل حدیث رکھتا ہے، مگر پھر بھی حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے اس دعوی کرشن اوتار پر احمدیوں کا نام کرشن پینتھی تجویز کرتا ہے۔ میں نہایت ادب سے اپنے مولوی فاضل (ثناءاللہ) کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ حضرت عیسی نبی کی نبوت اور صداقت کے قائل ہیں، لیکن پھر بھی آپ عیسائی کہلانا غالبًا پسند نہیں کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ورسالت پر ایمان لاتے ہیں، مگر باایں آپ پسند نہیں کریں گے کہ آپ کا نام یہودی رکھا جائے۔ اگر آپ ان دونوں ناموں کو اپنے لئے قبول کرنے کو تیار ہیں، تو اسی حیثیت سے اگر آپ کسی احمدی مسلمان کو کرشن پینتھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت کرشن کی رسالت کا اسی طرح قائل ہے جس طرح اور نبیوں کی رسالت کا، تو برا منانے کی کوئی بات نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، کیونکہ میں تو حضرت کرشن کو سچا مسلمان یقین کرتا ہوں اور منعم علیہ گروہ میں کا ایک فرد پھر جماعت منعمین سے ہونا تو عیب کی بات نہیں۔

(اخبار الحکم۔قادیان۔۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں: اہل حدیث نام رکھنے کے برخلاف کوئی آیت قرآنی ہم نے تو نہیں دیکھی شائد اسی قرآن میں ہوگی جس میں بقول کرشن جی قادیان کا نام دائیں صفحہ پر لکھا ہے (ازالہ اوہام۔صفحہ ۷۷)۔اہل حدیث دولفظوں سے مرکب ہے۔ اہل اور حدیث سے ،مگر حدیث کا مضاف الیہ محذوف ہے یعنی رسول ، پورا نام یہ ہے: اہل حدیث الرسول (پیغمبر ﷺ کی حدیث والے)۔

اور حدیث کی تعریف تو صاف ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے قول وفعل کو کہتے ہیں۔

مطلب یہ ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول وفعل پر عمل کرنے والے۔ کہیے ان معنی سے اہل حدیث کہلانا قرآن کا حکم ہے یا برخلاف۔اسی لئے تو آپ کے حکیم امت مرزائیہ، جن دنوں ان کی سعادت غالب تھی، اپنے رسالہ فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب میں دعا کرتے تھے کہ خدا مجھ کو اہل حدیث ہی زندہ رکھے اور اہل حدیثوں ہی میں اٹھائے۔ پھر اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کی برائی کرنا بدعتیوں کی نشانی ہے سچ ہے

اما الذین سودت و جو ههم اکفر تم بعد ایما نکم

کالے منہ والوں سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے۔

جیسا اہلحدیث نام کے برخلاف آپ نے استدلال بے معنی کیا ہے، ایسا ہی کرشن پینتھی کے دفعیہ کے لئے بھی آپ کا استدلال عجیب ہے۔سنئیے ! ہم باوجود حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ وغیرہ کے ماننے کے اس لئے عیسائی نہیں کہلاتے کہ جس ذات ستودہ صفات کی طرف ہماری نسبت ہے،وہ ان تمام نسبتوں کو جامع اور متاخر ہے، یعنی محمد رسول اللہ فداہ ابی وامی ۔ پس اس نسبت کے ہوتے ہوئے ہم اگر عیسائی کہلائیں یا ہمیں کوئی عیسائی کہے تو اشتباہ ہوگا کہ محض عیسائیت مراد ہے جو محمدیت سے (محروم؟) ہیں۔اس لئے ہم باوجود تسلیم نبوت عیسوی کے عیسائی نہیں کہلاتے اور نہ کہلانا جائز اور پسند کرتے ہیں۔مگر تم لوگ تو ایسے نہیں۔تم نے یہ نسبت محمدی کیوں چھوڑ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں احمدی بنے ؟ صرف اس لئے کہ تمہارا احمد جو درحقیقت غلام احمد ہے، (جیسا کہ سعدی لودھانوی نے لکھا ہے: غلامی چھوڑ کر احمد بنا رسول حق باستحکام مرزا) محمد ﷺ سے پیچھے آیا تھا، اس لئے تم نے محمدیت کی نسبت کو چھوڑ کر احمدیت کو اختیار کیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اب تم لوگ کرشن پینتھی نہ بنو، یا اس نسبت کو برا اور ناجائز جانو۔ بلکہ جیسا تم نے احمدی کہلانے کو فخر سمجھا تھا کرشن پینتھی کہلانا بھی موجب افتخار جانو۔ اس لئے کہ جیسا احمدیت کا عہدہ تمہارے احمد کا سب سے آخری عہدہ تھا، کرشن جی کا چارج بھی تو اس کا آخری ہے۔ سردست کرشن پینتھی کہلاؤ، جب تک کوئی دوسرا عہدہ تجویز ہو، جب کسی اور عہدہ کا چارج لیں گے، تو اس طرف منسوب ہو جانا۔

اخیر میں ہم اپنے دوست الحکم کے اڈیٹر سے ایک بات پوچھتے ہیں امید ہے کہ وہ ایمانداری سے اس کا جواب دیں گے۔ راست بازی سے بتلانا کہ مرزا جی نے جب سیالکوٹ میں کرشن جی کا اوتار لیا ہے اور اس دعوی کو ظاہر کیا ہے اس سے ایک منٹ پہلے تمہارا کرشن کی نسبت کیا خیال تھا؟ وہی جو ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے لیکر درختوں پر چڑھ جاتا تھا اور ان کو برہنہ دیکھا کرتا تھا وغیرہ، لیکن جب مرزا جی اسی کرشن کے اوتار بنے تو آج یوں لکھا جاتا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام، سچا نبی سچا رسول، وغیرہ القاب تجویز ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم یہ نتیجہ نکالیں تو ایمان سے بتلانا کہ غلط تو نہ ہوگا کہ اگر آج خود بدولت یہ دعوی کریں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم لوگ گدھے کی نسبت کیا گمان کرو گے؟ یہی کہ وہ سب دنیا کے داناؤں سے دانا اور سب بزرگوں سے بزرگ اور سب مہاتماؤں کا مہاتما، غرض جامع صفات کمال ہے۔ اور جو لوگ گدھے کو بیوقوف کہیں گے تم ان کو گدھا کہنے پر تیار ہو گے۔ پیارے دوست سچ کہنا یہ نتیجہ صحیح ہے یا غلط۔

تمہاری جماعت کے ایک رکن عبد الرحمٰن ولد مولوی خان ملک سے میری گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں اس سے کہا کہ اگر مرزا صاحب تم کو کہیں کہ ضرب مضارع کا صیغہ ہے تو تم کیا کہو گے۔ اس نے کہا ہم ضرور مان لیں گے کہ ضرب مضارع ہی کا صیغہ ہے، ماضی کا صیغہ کہنا ہماری غلطی تھی۔ پھر میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ نماز پنجگانہ مت پڑھا کرو۔ بولا ہم نہیں پڑھیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اتخذوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احبار ھم و رھبانھم ار با باًمن دو ن اللہ (التو بہ : ۳۱)۔ سچ ہے:

پھرے زمانہ، پھرے آسمان ، ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۳)

کرشن قادیانی کے متعلق

بخدمت شریف جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔..

خداوند کریم آپ کو جزا دیوے کہ آپ نے دین کا بہت کام کیا اور آپ کی کتابیں ترک اسلام وغیرہ دیکھی تھیں، آپ نے واقعی معقول اچھے جواب دیئے ہیں، اور مرزا قادیانی کے بھی خوب جواب دیتے ہیں۔ ہم اس جگہ مرزائیوں کو بہت زیر کرتے ہیں مگر اس جگہ ہم رک جاتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ اگر مولوی صاحب حق پر ہیں تو کیوں مباہلہ نہیں کرتے۔ اس بات سے گرکوئی جاہل بھی..وہ ان کی بات کرتا ہے آپ مہربانی کر کے اس بات کا جواب جلدی دیں اور اپنے اخبار میں بھی جواب معقول تحریر فرمائیں، مہربانی ہوگی..

خاکسار (ثناءاللہ): مجھ کو مرزا جی نے صرف رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے بلایا ہے جس کے جواب میں میں نے آمادگی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ خود بدولت میری آمادگی کا ذکر نا کافی الفاظ میں ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہوا ہے آپ دیکھ لیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود دعوت کے میرے ساتھ مباہلہ پر نہ آئے۔ پھر کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ وغیرہ پر مجھ کو قادیان میں پہنچنے کا حکم کیا تو میں در دولت پر بھی پہنچا، مگر افسوس کہ زیارت سے بھی بے نصیب واپس آیا، جس کی مفصل کیفیت رسالہ الہامات مرزا میں آپ کو مل سکتی ہے۔ اب بھی اگر کرشن جی مجھ کو اسی طرح دعوت دیں تو میں اب بھی حاضر ہوں۔ یہ تو صرف ان لوگوں کی ابلہ فریبیاں ہیں۔ بھلا اگر مباہلہ ہی سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی نے جو امرتسر میں مرزا جی سے مباہلہ کیا، جسے سب لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دیکھا، تو اسکی کون سی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ اسی طرح زندہ سلامت بدستور مرزا جی کا دشمن ہے۔ اگر کہیں کہ میں بھی ویسا ہی ہوں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو آپ پر اس مباہلہ کے بعد بڑی بڑی مصیبتیں پہنچیں۔ آتھم کی پیش گوئی کے موقع پر آپ کی وہ درگت ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ مقدمہ فوجداری میں دو سال تک کمرہ عدالت میں چار چار گھنٹے حاضری سے ناک میں دم آیا۔ ہزار ہا روپیہ کا حرجہ خرچہ ہوا۔ دوئم یہ کہ فریقین کی سلامتی بھی آپ کے حق میں مضر ہے کیونکہ آپ بقول خود نبی، رسول، اللہ کے بیٹے ہیں۔ آپ کا اثر اس پر ہونا چاہیے تھا۔ ان دعووں میں سے اس کا تو کوئی دعوی ہی نہیں، بخلاف اس کے آپ تو بہت کچھ بنتے ہیں۔ پس ذرا انصاف سے کہنا کہ کون اپنے دعوی میں فیل ہوا۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ ص ۴۔ ۵)

قادیانی مقدمات

جب سے قادیانی کرشن کا جرمانہ معاف ہوا ہے، قادیانی اخباروں نے وہ اودھم مچا رکھی ہے کہ الامان۔ کیوں نہ ہو؟ اسلئے کہ مقدمات کے متعلق کرشن جی نے کہیں کہا تھا کہ میں صاف نکل جاؤنگا۔ بس اس خوشی میں ایسے ناچ ٹاپتے ہیں کہ نظامی کا شعر گویا انہی کے حق میں ہو:

زمیں شش شدہ آسمان گشت ہشت

حالانکہ اگر ان میں حیا ہوتی تو کبھی ایسی بیہودہ سرائی کا نام بھی نہ لیتے۔ اول تو اس لئے کہ جس مقدمہ سے یہ سارا سلسلہ چلا، خود کرشن جی کی طرف سے مولوی کرم الدین صاحب پر اٹھایا گیا تھا۔ جس کے بعد مولوی صاحب نے بغرض مدافعت دعوی کیا تھا، جس میں مولوی صاحب موصوف مدت سے بری ہو چکے تھے، اور کرشن جی خود بدولت قریب سال عدالت میں ملزم، بلکہ مجرم بنے۔ پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں کا خرچہ اٹھا کر اپیل میں کہیں جا کر مولوی صاحب کے ہم رتبہ ہوئے، یعنی جرمانہ معاف ہوا۔ تو بتلاؤ اس مجموعی کاروائی میں کون خائب و خاسر رہا۔ وہی جس نے ابتداء میں بات اٹھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوئم، اگر کرشن جی نے یہ خبر الہام سے بتائی تھی جو سچی ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ وہ الہام سچے نہ ہوئے جن پر کل دنیا کو آگاہ کر کے کہا گیا تھا کہ بس یہی میرے صدق و کذب کے معیار ہیں۔ ہم یہاں چند ایک تمثیلات بتلا کر ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

پہلی پیش گوئی تو وہی ہے جسکی بابت خود بدولت نے اقرار کیا ہوا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوا تو میرے لئے سولی تیار رکھو، اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی مجھے قرار دو (کتاب جنگ مقدس۔ص ۱۹۰)۔

نہ سمجھے ہو، تو سنو۔ یہ وہی پیش گوئی ہے جو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق کی گئی تھی کہ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا جس کی مدت ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوکر کاذبوں کی روسیاہی کی موجب ہوئی تھی۔ اس روز تمام ہندوستان نے سنا تھا

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے کادیانی ہی جھوٹا مرا نہیں آتھم
گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

افسوس کہ آپ نے اس لعنت سے بچنے کے لئے ناخنوں تک زور لگائے لیکن آسمانی لعنت کیا لک (تارکول) کی سیاہی سے کم ہوتی ہے کہ معمولی حیلوں سے اتر جائے۔ آخر آپ کی مقررہ مدت کو پورا کر کے چھ سات ماہ بعد جب آتھم مرا تو آپ کس ہوشیاری اور چالاکی سے کہتے ہیں کہ:

اگر پیش گوئی جھوٹی نکلی تھی تو آتھم کہاں ہے۔(ایام الصلح)

چہ خوش! کوئی سمجھے کہ پیش گوئی کا مدعا صرف اتنا ہی تھا کہ آتھم کبھی تو ضرور مر جائے گا۔ اس کے لئے کسی وقت کی تحدید نہ تھی۔ کیوں نہ ہو، آخر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور کرشن گوپال بھی تو ہیں۔ اگر آپ مریدوں اور چیلوں کی آنکھوں میں ایسی گرم گرم ریگ نہ ڈالیں، تو مسیحائی کیا ہو۔ لیجئے اگر یہی پیش گوئی ہے تو ہم بھی آپ کی بلکہ آپ کی کل ذریات صلبی اور روحانی کی نسبت یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ ایک روز آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے حق میں زور سے آواز آئے گی: خس کم جہاں پاک۔

دوسری پیش گوئی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے حق میں تھی کہ وہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء سے ۱۳ مہینوں تک ذلیل وخوار ہو جائے گا، جس کا نتیجہ بھی پبلک نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب موصوف کتنے کچھ ذلیل ہوئے۔ ہاں یہ اعزاز بے شک ان کو حاصل نہ ہوا کہ عدالت میں پانی مانگنے پر بھی اجازت پانی پینے کی نہ ملی۔ یہی پیش گوئی تھی جس کی بابت کرشن جی نے رسالہ راز حقیقت کے اول صفحہ پر اپنے چیلوں کو بڑے صبر سے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ دیکھو اب مثل مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش ہے مگر افسوس کہ عدالت عالیہ سے جو فیصلہ آیا وہ بھی یہی تھا:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے
مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

اس سے آگے چل کر ایک پیش گوئی آپ کی بڑی زبردست تھی جس کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرنا مناسب ہے:

> اے میرے مولا! قادر خدا اب مجھے راہ بتلا۔ آمین۔ اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا، اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔
>
> (قادیانی اشتہار نومبر ۱۸۹۹ء)

اس اشتہار کو گذرے ہوئے بھی آج دو سال سے زیادہ گذر گئے ہیں، مگر ابھی تک وہی آسمان ہے وہی زمین ہے۔ ہاں کاش کہ شدت سرما ہی میعاد مذکورہ کے اندر ہوئی ہوتی جو آپ کی.. ہوتی ہے تو کرشن جی کو کہنے کا حق حاصل ہوتا کہ ہماری دعا یا پیش گوئی کا اثر ہے۔ افسوس کہ میعاد مقررہ کے اندر یہ بھی تو نہ ہوا۔ پھر ہم آپ کی نسبت کیا خیال کریں؟ وہی جو آپ نے اس پیش گوئی کے خالی جانے پر ہم کو خود بتلایا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کرشن پینتھیو! غور سے سنو کرشن جی اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر دیان کہیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلائے، اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے، جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا ان الزاموں کا جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ میں اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو، تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (ص۳) (ہر شک آرد..الخ)

اب کون کرشنی ہے جو ہمیں ہمارے اس ایمان سے منحرف کر سکے جو خود بدولت نے ہم کو خود تلقین کیا ہے۔ کرشن جی ہمارے جیسا بھی کوئی راسخ الاعتقاد آپ کا مرید ہوگا کہ جو کچھ آپ نے اس عبارت میں اپنے دست شریف اور قلم مبارک سے لکھا ہے ہمارا اسی پر ایمان ہے:

مجھ سا مشتاق جہاں میں نہ کہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس کے بعد آپ کی ایک پیش گوئی خاص قابل ذکر ہے جو خاکسار راقم (ثناء اللہ امرتسری) کے متعلق تھی۔

اعجاز احمدی مصنفہ کرشن جی میں ہے کہ مولوی ثناء اللہ تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس قادیان میں نہیں آئیں گے۔ خاکسار کو ذرہ سی دیر ہوئی تھی، تو آپ کے اخبار الحکم کے اڈیٹر نے آپ کو بڑی مبارک باد لکھی، اور ایک بڑا سا آرٹیکل لکھ مارا۔ مگر چونکہ تحدید کوئی نہ تھی اس لئے خاکسار ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو آپ کے دارالامان قادیان میں پہنچا۔ پھر کیا ہوا؟ وہی جو ہمیشہ ایسے نازک موقع پر ہوا کرتا ہے کہ میں (قادیانی کرشن جی) خدا کے ساتھ وعدہ کر چکا ہوں کہ ان مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا، اس لئے میں اس وعدہ کو توڑ نہیں سکتا۔ پس چلو چھٹی شد۔ آخر لاچار یہ شعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہوا واپس آیا:

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی
بلا بینی وبا بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی

یہ تو ابھی ہم نے بہت اختصار سے آپ کی پیشگوئیوں کا مضمون لکھا ہے مفصل جس نے دیکھنا ہو ہمارا رسالہ الہامات مرزا مطالعہ کرے۔

کرشن پینتھیو! بتلاؤ جس شخص کے اتنے الہامات گوزشتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہوں اس کی بھی کسی بات کا اعتبار ہے۔

ہائے افسوس تمہیں وہ حدیث بھی یاد نہیں، یا دانستہ غفلت کرتے ہو جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت فداہ ابی وامی نے ابن صیاد سے پوچھا تھا کہ تو اخبار غیبیہ کے بتلانے کا مدعی ہے، بتلا میرے دل میں کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دل میں، دخان، کہا تھا۔ اس نے کہا د خ د خ۔ آپ ﷺ نے فرمایا خلط علیك الامر۔ تجھ پر راز مشتبہ کیا گیا۔ حالانکہ اس نے گو پورا جواب نہ دیا تھا، تاہم کسی قدر تو دیا تھا۔ مگر چونکہ اس میں صفائی نہ تھی، اسلئے وہ الہامی ثابت نہ ہوا، بلکہ لوگوں کو اس کی دجالیت کا اشتباہ بلکہ گمان تھا۔ چنانچہ کرشن جی نے بھی اپنے ازالہ اوہام میں اس کو دجال ہی لکھا ہے۔ بتلاؤ ایک ذرہ سے اشتباہ سے تو یہ حال ہے، مگر آپ کی پیش گوئیاں اور وہ بھی ایسی کہ جن پر معیار صدق و کذب رکھا گیا تھا، محض زٹل اور بے ہودہ ثابت ہوں۔ مگر ایک زٹل (بقول شخصے چوصد زدہ آید یکے برہدف)، کہیں پوری ہو جائے، تو آپ یہ اور وہ بننے کے مدعی ہوں۔ شرم

دیکھو کسی کاغذ کی کتنی بڑی طویل عبارت ایک آدھ مقام پر مشتبہ معلوم ہو جائے، تو وہ کاغذ ردی اور ناقابل حجت سمجھا جاتا ہے۔ کرشن جی کے علماء دوستو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ اور دائمہ کی مطلقہ عامہ ہوتی ہے۔ افسوس کہ تم لوگ اپنے علم وفضل کو چھوڑ کر ایسے فونوگراف بنے ہو کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما ہر چہ خوانده ایم فراموش کرده ایم
الّا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والا ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تھا طاعون سے (بقول کاہن) کتوں کی موت مارا گیا۔ نامہ نگار) کرشن پینتھیو! کیا کہتے ہو۔

کرشن قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا تقسیم ہوا ہے جس میں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے پہلے یہ عنوان لکھا گیا ہے:

حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔

اس کی نسبت ہم آئندہ کچھ کہیں گے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۲)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء میں قادیانی کاہن کے چیلوں کے جواب میں ایک لیڈر آرٹیکل نکلا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم اہل حدیث ہیں کیونکہ اہل حدیث کے معنی ہیں پیغمبر خدا ﷺ کے کلمات طیبات پر بلا واسطہ کسی درمیانی شخص کے عمل کرنے والے، اور قادیانی کاہن کے چیلے کرشن پینتھی ہیں کیونکہ ان کا پیر مرشد پہلے احمد تھا، تو وہ احمدی بنے۔ اب کرشن کا مدعی ہوا، تو کرشن پینتھی ہوئے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جب سے قادیانی نے کرشن کا دعوی کیا ہے اس سے پہلے تم لوگ کرشن کی نسبت وہی اعتقاد رکھتے تھے جو عام ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے اٹھا کر درختوں پر چڑھ جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

اس کے جواب میں قادیانی کاہن نے (مریدوں کے کام پیروں کے ہوتے ہیں۔ ازالہ اوہام) نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء میں جلے تن ایک مضمون لکھا ہے جس میں واقعی اس نے اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں گرم گرم ریگ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو یہ لکھا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے جن دنوں اہل حدیث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کی دعا کی تھی، ان دنوں حدیث کے نام سے لوگ نا آشنا تھے، اس لئے آپ نے وہ دعا کی تھی ۔،

کوئی بھلے مانس سے اتنا تو پوچھے کہ تم خود مانتے ہو کہ میں نے وہ کتاب حکیم نورالدین صاحب کی نہیں دیکھی جس میں یہ دعا ہے، پھر یوں ہی اٹکل پچو ہانکنے سے کیا فائدہ ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں :سنو! اسی کتاب میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ اور نواب (صدیق حسن) صاحب مرحوم بھوپال کی اعلی درجہ کی تعریف ہے، اور امام شوکانیؒ کی نیل (نیل الاوطار) کو حرز جان لکھا ہے ۔ علاوہ اس کے ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ہماری مراد تو اس سے بھی حاصل ہے کہ اہل حدیث کہلانا قرآن مجید کے خلاف نہیں ۔اگر خلاف ہوتا تو تمہارے حکیم الامت (نورالدین) کیوں اس کی دعا کرتے، اور کیوں تم خود اسی نمبر میں مانتے کہ اس مفہوم کے موافق پکے اہل حدیث ہم ہیں ۔

دوسرے حصہ مضمون کا جواب دیا کہ ہم احمدی اس لئے ہیں کہ ہماری نسبت آنخضرت ﷺ کے دوسرے نام احمد کی طرف ہے مطلب یہ کہ ہم احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ کا دوسرا نام احمد تھا۔ حالانکہ یہ بھی غلط ۔ ہم اس موقع پر ناظرین کو کاہن مذکور کی سب سے بڑی مایہ ناز تصنیف سے اقتباس دکھاتے ہیں۔ غور سے سنیں ۔

اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسی بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناك المسیح ابن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان الله علی کل شیء قدیراً ۔ اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی، اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں ،لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کو گو دونوں صفتوں (احمد و محمد) سے موصوف لکھا ہے مگر خالص احمدیت کا مصداق اپنے آپ ہی کو بنایا ہے چنانچہ فقرہ، آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد بھیجا گیا، اس ایک ہی فقرہ میں قادیانی کاہن نے دو دعوی کیئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآنی پیش گوئی جو احمد کی بابت ہے، اس سے مجرد احمد مراد ہے، یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے نہیں کیونکہ آنسرور ﷺ کو تو آپ خود ہی محمد اور احمد کا مجموعہ بتاتا ہے (یہ بھی صرف دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے اور خاموش رکھنے کے لئے) دوسری دعوی یہ کیا کہ وہ مجرد احمد میں ہوں جو عیسویت اپنے اندر رکھتا ہوں۔ اس کا صاف مدعا ہے کہ جہاں اس کی تقریر میں صرف احمد بولا جائے گا اس سے مراد خوب آپ کی ذات نکو ہیدہ صفات ہوگی اسی لئے آپ نے بیرونی مما لک کو دھوکہ دینے کیلئے رسالہ حمامۃ البشری، کے اخیر میں اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے جبھی تو حضرت سعدی لدھیانوی نے کہا تھا:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا
مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا
پڑا کہلا نبیء تام مرزا

پس ثابت ہوا کہ جہاں کہیں خود کاہن جی کی تقریر و تحریر میں یا ان کے چیلوں کی کسی نسبت میں احمد نام آتا ہے وہاں خود بدولت ہی مراد ہوتے ہیں اور یہ عام محاورہ ہے اسی لئے درود پڑھنا یوں صحیح جانتے ہیں اللهم صل على احمد و على آل احمد كما صليت على محمد و على آل محمد

تیسرے حصہ مضمون کا جواب کرشن پینتھی نے دیا کہ ہم سیالکوٹ کے دعوی سے پیشتر ہی کرشن جی کی نسبت صلاحیت کا خیال رکھتے تھے جب سے حضرت مرزا نے ۱۸۹۳ء میں سناتن دھرم رسالہ لکھا ہے۔

بہت خوب! بندہ خدا کہتے ہوئے کچھ شرم چاہیے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مخالف کی مراد کو نہ سمجھنا اور جواب دینے کی کوشش کرنا، بالکل دھرمپال کی سی کاروائی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے حکیم امت (نور الدین بھیروی) کے کفارہ کو نہ سمجھا اور جواب دینے لگ گیا (دیکھو تغلیب الاسلام۔ص ۴۷)

ہماری غرض بھی تو اتنی ہی تھی کہ جو کچھ تم نے کرشن جی کی نسبت اعتقاد بدلا ہے وہ قادیانی کاہن ہی کے کہنے سے بدلا ہے۔ ایک منٹ پہلے ہو یا ایک سال پہلے۔ آخر ثبوت اس کی صلاحیت بلکہ نبوت اور رسالت کا تمہارے پاس بجز اس کے تو کچھ نہیں کہ خود بدولت کے منہ سے نکلا ہے۔ اسی لئے ہم نے لکھا تھا، جس کا جواب تم نے نہ دیا، کہ خود بدولت (مرزا قادیانی) اگر فرماویں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم گدھے کی نسبت کیا خیال کرو گے۔ بس یہی کہ حضرت گدھا علیہ السلام۔ اس سے زیادہ اور کیا؟ جھٹ سے اشتہار دو گے کہ حضرت گدھا علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے۔،

یہ تو تمہارے ایمان کا حال ہے اور تمہارے تقویٰ کا تو کیا کہنا ہے۔ دانا جب تم لوگوں سے تقوی کا نام سنتے ہیں تو واللہ ہنس دیتے ہیں کہ یہ لوگ بھی تقوی کے مدعی ہیں۔ خدا پر جھوٹے افتراء کرنا، جھوٹی نبوت کا دعوی بھرنا، اللہ کے سچے نبیوں کی توہین کرنا، آیات قرآنی اور احادیث رسول پاک ﷺ کی تحریف کرنا، سب سے بڑھ کر یہ کہ لوگوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی نرم نوالوں کی طرح اڑا جانا، خلاف حدیث معدوم چیز (براہین احمدیہ) کی بیع کر کے ہزارہا روپیہ پبلک کا خرد برد کر جانا، کلمہ گوؤں کی محنت کا ہزار ہا روپیہ ایسی حالت زار کے وقت مقدمات اور گھنٹہ گھر کی عمارت پر صرف کرنا، صرف اسلئے کہ ایک خیالی منصوبہ تیار ہو جائے۔ پھر ان کارروائیوں پر یہ دعوی کرنا کہ میرے ماننے والوں کی نجات ہوگی اور بغیر میرے ماننے کے کوئی شخص مسلمان ہی نہیں

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اسی پرچہ الحکم قادیان نے مجھ پر بہتان لگایا ہے کہ میں نے مولوی کرم الدین کے مقدمہ کی شہادت میں لکھایا تھا کہ فاسق فاجر جھوٹا بھی متقی ہوتا ہے۔ اس بات کا تو رنج نہیں کہ راقم مضمون نے ایمان داری سے میرے سارے الفاظ نقل نہیں کئے کیونکہ یہ قادیانی کاہن کی طبعی عادت ہے جس کی تفصیل رسالہ الہامات مرزا میں مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔افسوس اس بات کا ہے کہ اس سوال کا جواب میں نے عدالت کے کمرے ہی میں دے دیا تھا، اگر کچھ راستی اور راست بازی سے ان کو مطلب ہوتا تو وہ بھی نقل کرتے۔ مجھ سے عدالت میں سوال کیا گیا کہ جھوٹا آدمی متقی ہوسکتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں ایک قسم کا متقی ہوسکتا ہے بشرطیکہ توحید پر پختہ ہو۔اس پر تمہارے وکیل نے جب ناک بھوں چڑھائی تو میں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ ذرا تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔

مگر ان حیا کے پتلوں کو اتنے سے کیا ہوسکتا تھا، تمام ملک میں اس سرے سے اس سرے تک پھیلا دیا کہ ثناء اللہ نے شہادت دی کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔کوئی کہتا پھرا کہ یہ کہا ہے کہ تین دفعہ جھوٹ بولنے سے آدمی جھوٹا نہیں ہوتا۔ حالانکہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی شہادت کسی عدالت میں دینا گویا اپنی ہی شہادت کو جھوٹا بنانا ہے کیونکہ حاکم سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے، ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ اس شہادت میں بھی جھوٹا ہو۔مگر اس باریک راز تک ایسے دانا کب پہنچ سکتے ہیں جن کا پیر مغاں (مرزا قادیانی) آتھم کے متعلق پہلے تو موت سمجھا جو تمام ملک میں مشہور کر دیا لیکن جب وہ وقت پر نہ مرا، تو دبی زبان سے قائل ہوا کہ موت سمجھنے میں میری غلطی تھی اس نے تو دل میں رجوع کر لیا ہے۔

سنو! بات وہی تھی جو میں نے اوپر لکھی ہے کہ میں بشہادت تفسیر بیضاوی لکھا یا تھا کہ جھوٹ بولنے والا اگر شرک سے بچتا ہے تو ایک قسم کا متقی وہ بھی ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی کی شہادت درج ذیل ہے:

و له ثلاث مرا تب الا ولی الترقی من العذاب المخلد با لتبری ون الشر ك و الثا نية التجنب عن كل ما يو ثم من فعل او تر ك و الثا لثة ان يتنزه عما يشغل سره عن الحق و يتبتل اليه بشرا شره و قد فسر قو له هدی للمتقين علی ا لاو جه الثلا ثه

یعنی تقوی کے تین مراتب ہیں: پہلا مرتبہ یہ ہے کہ شرک سے بچے (جس کو میں نے عدالت میں یوں بیان کیا تھا کہ توحید پر پختہ ہو)۔دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ ہر گناہ کے کاموں سے بچے (بے شک صحیح ہے)۔تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ جو چیز انسان کے دل کو خدا سے مشغول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے ان سب سے بچے اور بالکل ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائے (بہت ٹھیک)۔
پھر مفسر لکھتے ہیں کہ ھدی للمتقین والی آیت ان تینوں مراتب سے تفسیر کی گئی ہے۔
یعنی متقین سے مراد تینوں مراتب لئے گئے ہیں، کسی نے کوئی کسی نے کوئی۔
قرآن وحدیث سے بھی تینوں مراتب ثابت ہیں۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ قسم دوئم اول سے اور سوئم دوئم سے اعلی ہیں میں نے بھی ادنی نہیں کہا تھا بلکہ تمہارا محض بہتان ہے
بتاؤ میری شہادت بعینہ اس تفسیر کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر تمہارے افتراؤں سے قادیانی کاہن کی روسیاہی نمبر اول ثابت ہوئی یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء مطابق ۳ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۸۔ص ۱۔۴)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۲)

اصل کاہن کی بابت جو ہندوؤں کی روایات ہیں ان سے اتنا امر تو بالاتفاق ثابت ہے کہ کاہن جی سیاہ فام تھے مگر قادیانی کاہن نے جب دعوی کیا کہ میں کاہن ہوں تو جلد بازوں کو شبہ ہوا کہ اگر کاہن ہیں، تو ان کا منہ کالا کیوں نہیں؟ تو ایسے جلد بازوں کی غلط فہمی بھی ہمارے اس آرٹیکل سے رفع ہو سکے گی کیونکہ قادیانی کا یہ دعوی نہیں کہ میں بعینہ وہی کاہن ہوں بلکہ یہ ہے کہ میں معنوی طور پر وہ ہوں۔ سو روسیاہی ان کی بھی معنوی ہوگی اور اصل پوچھو تو جسمانی روسیاہی اس عزت کی موجب نہیں جس کے حق دار قادیانی کاہن ہیں اس لئے ان کی روسیاہی بھی معنوی ہے۔
نمبر اول میں ہم نے کاہن جی کی تحریر مندرجہ الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب دیا تھا آج مندرجہ ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب ہے۔
آپ کی ساری تحریر کا جو شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی دعوت مباہلہ مندرجہ رسالہ انجام آتھم پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اب جو تیار ہوتے ہیں تو ان کی دفع الوقتی ہے۔
جواب دینے سے پہلے آپ کے مباہلہ کی کیفیت بھی آپ ہی کے الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتانی ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مباہلہ میں اہم شرط یہ تھی کہ کم از کم دس آدمی حاضر ہوں۔ (الحکم قادیان ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء ص ۴ کالم ۲)

اب اصل واقعہ پر ناظرین غور کریں۔ کاہن جی نے ایک تو یہ چالاکی کی کہ، انجام آتھم، میں مباہلین کی فہرست میں تو مجھے درج کیا، اور آخر کتاب کے یہ بھی لکھا کہ یہ کتاب ہر ایک شخص کے پاس، جن کے نام اس کتاب میں بغرض مباہلہ لکھے ہیں، بھیجی گئی ہے۔ حالانکہ میرے نام آج تک بھی نہیں آئی۔ خیر تاہم میں نے خط لکھا کہ آپ (یعنی مرزا قادیانی کی) کی کتاب، انجام آتھم، اگرچہ آپ نے مجھے نہیں بھیجی مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے میرا نام بھی اس میں لکھا ہے، اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں (ثناء اللہ امرتسری) مباہلہ کے لئے تیار ہوں مگر پہلے مباحثہ کر کے، کیونکہ صرف مباہلہ پہلے ہو چکا ہے جسکے آثار بھی نمایاں ہیں۔

اس خط میں، میں نے کئی ایک باتوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ایک تو اشارۃً کتاب طلب کی تھی کیونکہ کاہن جی لکھ چکے تھے کہ جن کے پاس کتاب ہذا نہ پہنچے وہ اطلاع دیں تاکہ بذریعہ رجسٹری ان کے نام بھیج دی جائے۔ مگر افسوس کہ:

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آج تک بھی کتاب نہ پہنچی۔ کیا مناسب نہیں کہ آپ اپنے وعدے کو پورا کریں۔ لیکن کیا وہ کریں گے؟

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر یہ تو آپ کے ایفائے وعدہ کے متعلق گفتگو ہے جس کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لا دین له لمن لا عهد له جس کے وعدہ کا اعتماد نہیں اس کے دین کا بھی اعتبار نہیں۔

دوسرا اشارہ میں نے خط مذکور میں اپنی آمادگی کا کیا تھا مگر بشرط مباحثہ۔ اس شرط کی ضرورت اور ثبوت میں مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں، خود کاہن جی (یعنی مرزا قادیانی) کا قول کافی ہے۔ آپ اپنے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی جگہ باقی نہ ہو لیکن میاں عبدالحق بحث مباحثہ کا تو نام تک نہیں لیتے ایک پرانا خیال دل میں جما ہوا ہے۔ (ازالہ اوہام۔طبع اول۔ص ۶۳۸)

ناظرین! اس عبارت کا مطلب آپ لوگ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیانی کاہن کے نزدیک مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری ہے تاکہ ازالہ شبہات ہو کر کوئی فریق انکار کرے تو پورا مستوجب لعنت قرار دیا جا سکے۔

اس امر کی تحقیق باقی ہے کہ کاہن مذکور اپنے مخالفوں کو کیا جانتے ہیں۔ یعنی یقینی مستوجب لعنت سمجھتے ہیں، یا مخطی اور خطا کار غیر مستوجب اللعنت۔ اس امر کے ثبوت کے لئے ابھی آپ ہی کا قول کافی ہے آپ لکھتے ہیں:

اگر میں فریق مخالف پر لعنت کروں تو کس طرح کروں اگر میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہوں تو صحیح نہیں کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں جانتا بلکہ مأوّل مخطی سمجھتا ہوں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۳۷)۔

پس ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے، جو ایک کتاب سے بلکہ ایک ہی ورق سے، نقل ہوئے ہیں یہ امر بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی کاہن کو میری شرط کا مان لینا ضروری تھا کیونکہ یہ شرط انہی کی ایجاد و اختراع تھی۔ لیکن افسوس کہ حضرت (مرزا) جی نے ان ساری باتوں کا تو ذکر تک نہ کیا، ہاں اتنی مہربانی کی کہ ضمیمہ انجام آتھم میں میرے خط کا ذکر کر کے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کی دعوت پا کر اپنے خط میں عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا ہے کہ اس مباہلہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ پھر آگے چل کر خوب بے نقط سنائی ہیں اور بہت کوشش کی کہ کسی طرح صوفی عبدالحق غزنوی پر اپنے مباہلہ کا اثر ثابت کریں مگر بقول: الطبع خلاف التطبع اصلی اور مصنوعی میں جتنی تمیز ہوتی ہے اسی قدر آپ کے بیانات میں ہے۔

اب ذرہ میں ناظرین سے انصاف چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی دعوت مباہلہ قبول کرنے میں کوئی کسر رکھی ہے؟ جو شرط لگائی، وہ ایسی تھی کہ خود کاہن جی کی تجویز کردہ۔ پھر نہیں معلوم ان کو کیا حق کا رعب چھایا کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فبہت الذی کفر کی پوری تفسیر مجسم کر کے دکھا دی۔ نہیں معلوم قادیان کی سرزمین میں سانپ زیادہ ہیں کہ کوئی سانپ سونگھ گیا تھا جو ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخاست

ہاں یہ بھی عجیب انصاف کی بات ہے کہ مباہلہ کے لئے بلایا تو مجھے جائے، مگر ساتھ ہی یہ حکم بھی ہوا اپنے ساتھ نو آدمی اور لاؤ، ورنہ تمہارا دعوی ڈسمس۔ کیونکہ بقول شخصے، نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے۔ انصاف دیکھئے کہ درخواست مباہلہ کی کریں تو خود، مگر نو آدمیوں کی تلاش کروں میں۔ وہی مثل ہے نہ، نانی تو خصم کرے چٹی دھوھتا (نواسہ) بھرے۔ کیوں صاحب میں کس جرم میں نو آدمی تلاش کروں، کیا مجھے نو پر مع اپنے حضور نے دس سپاہیوں کا دفعدار بنانا ہے؟

کرشن پینتھیو! اب تمہیں کادیانی کاہن کی روسیاہی کا یقین نہ ہو تو حیف ہے تمہاری سمجھ پر

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے، تو اس بت سے خدا سمجھے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء۔ مطابق ۱۰ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۹۔ ص ۲۔۳)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۳)

گذشتہ نمبر اخبار اہل حدیث امرتسر میں ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ میں (ثناء اللہ) نے حسب دعوت قادیانی کاہن (مرزا غلام احمد) مندرجہ رسالہ انجام آتھم مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی تھی اور جو شرط لگائی تھی وہ کاہن مذکور کی خود ایجاد تھی۔ مگر افسوس کہ اس نے نہایت ہی کجروی سے منظور نہ کی۔ اب ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کے اخبار الحکم قادیان میں لکھتا ہے کہ

مباہلہ کی درخواست پر مولوی ثناء اللہ ہرگز نہیں آئے اور اب بھی کوئی آمادہ نہیں اور یہ آمادگی محض بندش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے ورنہ وہ اب بھی آمادہ نہیں۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیسا سفید جھوٹ ہے۔ میں جب بھی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ۱۸۹۷ء میں) آمادہ تھا، اور اب بھی (یعنی ۱۹۰۵ء میں) اگر آپ بلائیں تو آمادہ ہوں ،کیونکہ میرا دعوی ہے:

مجھ سا مشتاق زمانے میں نہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس سے آگے میرے ایک جملہ پر بہت کچھ زہر اگلا ہے کہ میں نے کہیں لکھا تھا کہ بھلا مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہوتا ہے ،تو صوفی عبدالحق غزنوی کو جس نے تمہارے ساتھ عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا کیا ہوا، وہی جو سب نے دیکھ لیا کہ اسی مباہلہ کے بعد ڈپٹی عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کے خاتمہ پر تمام دنیا میں کاہن جی کو وہ وہ سنائیں جس کے وہ حقدار تھے جن کا خلاصہ عیسائیوں کے ایک اشتہار سے چند ایک شعر نقل ہیں۔ جو یہ ہیں:

ارے سن او رسول قادیانی
لعین و بے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی
بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی
نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا
یہی ہے بس مصمم دل میں ٹھانی
نچائے ریچھ کو جیسے قلندر
یہ کہہ کہہ کر تری مر جائے نانی

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو وے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اس پر آپ (مرزا قادیانی) نے بڑی تلاش سے صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک ذلت کا نشان دیا ہے جو اگر سچ بھی ہو تو کچھ شک نہیں کہ ،کوہ کندن وکاہ برآوردن ، کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہے۔آپ کہتے ہیں کہ

اربعین غزنویہ (جوتفسیر القرآن مصنفہ خاکسار ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی جس کا جواب کلام المبین میں دیا گیا تھا) لکھ کر وہ ذلیل ہوا یا نہیں؟ آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ اسکی علمی پردہ دری ہے، پھر یہ عزت بھی اسے مباہلہ ہی کے بعد ملی ہوگی صوفی عبدالحق کے مباہلہ کا اثر کس کے حق میں ہوا۔

سبحان اللہ جل جلالہ کیوں نہ ہو، لو لا الحمقاء لبطلت الدنیا:

چو احمق در جہاں بس شد کسے بے زرنمی ماند

جناب والا پہلے تو آپ کو یہی الہام غلط ہوا کہ ار بعین غزنویہ صوفی عبدالحق غزنویؒ نے لکھی ہے۔آپ مجھ سے پوچھتے ہیں، مگر کلا م المبین کی طرزتحریر نہیں دیکھتے۔ دیکھئے کہ میں اورتمام واقفان حال ار بعین کا مصنف کس کو سمجھتے ہیں۔ ذرہ آنکھ کھول کر کلا م المبین کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اربعین کا مصنف: کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں ۔ اگر میراا عتبار نہ ہو تو جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ سے پوچھ لو۔ پس جب کہ اربعین عبدالحق غزنویؒ کی تصنیف ہی نہیں تو اس کی بے عزتی ہی کیا؟ ہاں جس کی تصنیف ہے اس نے آپ سے کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔ بتلاؤ اب اس جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

علاوہ اسکے یہ کیابات ہے کہ کسی مصنف نے کوئی کتاب لکھی، دوسرے نے اس کا جواب لکھا، جو ایک معمولی بات ہے۔مگر اتنے سے ہی آپ کا الہامی بمب کا گولہ اسے بھی زخمی کر گیا۔ کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔مگر یہ نہ سوچا کہ صوفی عبدالحق اربعین کے جواب کلام المبین سے اگر ذلیل ہوا اور آپ کے مباہلہ کی زد میں آیا ہے، تو آپ بھی تو میرے ایک ہی گولہ (رسالہ الہامات مرزا) سے ایسے چلچا چور ہوئے ہیں کہ کہیں سسکتے بھی نظر نہیں آتے۔ پس اگر یہ کوئی کمال اور کرامت ہے تو میری ہے کہ جو میری مخالفت کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے، آپ ہوں یا کوئی اور

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب معمول یہ بھی دروغ بے فروغ ہے کہ اربعین میں خاکسار کی نسبت فتوی کفر لکھا گیا تھا۔ یہی زٹل اور غلط گوئی آپ نے ۲۴ سنہ گذشتہ کے پرچہ میں کی تھی، جس کو میں نے فضول سمجھ کر کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔ بلکہ اس میں یہ بھی بڑھ ہانکی تھی کہ نگینہ کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا فتوی تکفیر پیش ہوا تھا جس سے بڑی خرابی ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے الہام کنندہ معلم الملکوت کو یہی خبر پہنچی ہوگی کہ نگینہ میں فتوی تکفیر پیش ہو کر موجب خرابی ہوا تھا، حالانکہ وہاں کسی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آریوں کے پاس کوئی نسخہ پہنچا ہو، مگر نہ تو پیش ہوا نہ کوئی خرابی ہوئی، اور نہ ہوسکتی تھی کیونکہ وہ فتوی تکفیر کا نہیں ہے، بلکہ ایک معمولی سا معاصراتی رنج ہے جس نے بقول المعاصرہ اصلا لمنافرۃ یہ رنگت اختیار کر لی ہے۔ علاوہ اس کے یہ بڑے مزے کی بات ہے کہ ۱۷ مارچ کے اخبار الحکم ص ۳ کالم ۴ کے اخیر پر آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ علماء نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہل حدیث سے بذریعہ فتوی خارج کر دیا۔ اس تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فتوی مذکور کفر کا نہیں۔ چنانچہ بانی فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنویؒ کا حلفی بیان عدالت میں یہی ہے کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام سے خارج نہیں جانتے۔ پس بتلاؤ اس سفید جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

مشہور حکایت ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے کہا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا اور بھی تمہاری طرح ہو جائیں۔ اس تجربہ کار بڑھیا نے کہا، میں تو یہی چاہتی ہوں کہ سب میرے جیسے ہو جائیں، تاکہ میں بھی ان کو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال آپ کا ہے کہ آپ کی دلی تمنا یہی رہتی ہے کہ کہیں نہ کہیں سے آواز آئے کہ کسی پر کفر کا فتوی لگا ہے۔

سنو اربعین غزنویہ کے فتوے کا اصل مضمون تکفیر کا نہیں، بلکہ شروع سوال ہی یہ ہے کہ ان چالیس مقامات کی ایسی تفسیر کرنے سے مصنف اہل سنت سے ہے یا نہیں؟ جس کا جواب اکابر علماء نے کوئی ایسا نہیں لکھا کہ مصنف اہل سنت سے بھی خارج ہے، گو ان کی تحریروں کو آپ جیسے خودغرضوں نے یہ رنگت دے رکھی ہے، مگر خود راقم مضمون یہ نہیں کہتے چنانچہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرات علماء دیوبند اور جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی مفتی محمد عبداللہ مرحوم بنارسی کی تحریرات قلمی میرے پاس موجود ہیں کہ ہم مصنف (مولوی ثناءاللہ امرتسری) کو اہل سنت سے خارج نہیں کہتے۔

ہاں آپ کہتے ہیں کہ میں نے صوفی عبدالحق غزنویؒ کے حق میں (بوقت مباہلہ امرتسر ۱۸۹۳ء) کوئی بد دعائیہ کلمہ نہیں کہا تھا، بلکہ یہ کہا تھا کہ خداوندا! اگر میں تیری طرف سے نہیں ہوں تو تو مجھ پر ایسا عذاب نازل کر کہ دنیا میں کسی مفتری پر نہ ہوا ہو۔

کوئی دانا کاہن جی سے پوچھے کہ آپ جو بقول خود استخارہ کر کے بغرض مباہلہ امرتسر میں آئے تھے، تو کیوں آپ نے عبدالحق پر بد دعا نہ کی؟ آخر پر ان الفاظ کے انتخاب سے آپ نے کوئی نتیجہ بھی سوچا تھا یا فریق مخالف نے آپ کو ان الفاظ کے کہنے پر مجبور کیا تھا۔ اللہ اکبر! کیسے صاف گو ہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ دنیا میں ہنوز داناؤں کی آبادی گو کم ہے، مگر ہے۔ کوئی مجھ سے یہ نہ پوچھے گا کہ آخر آپ جو نبی رسول ،ابن اللہ بلکہ بقول خود اللہ کے پانی سے پیدا شدہ ہیں تو کیا ایک شخص آپ کے مقابل بڑھا جاتا ہے کہ کھلے میدان میں آپ سے مباہلہ کرتا ہے، آپ کو کافر بے ایمان دجال کہتا ہے، اور کہنے پر (درصورت کذب) مباہلہ کے میدان میں اپنے او پر لعنت کرتا ہے،تو کیا خدائے تعالی آپ کے الفاظ کو دیکھے گا یا اس مجرم کے فعل کو۔ کیا یہ دبی زبان سے اقرار نہیں ہے کہ صوفی عبدالحق پر کوئی بد اثر نہیں ہوا، حالانکہ اب یہ دعوی ہے کہ پچاس ہزار آدمی بھی میرے سامنے مباہلہ کو آئیں تو ایک نہ بچے۔ اللہ اکبر:

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

یہ بیان تو ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کا ہے، الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں آپ نے بڑے غور و فکر کے بعد صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک دو ذلتیں اور بتلائی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

> مباہلہ کے بعد پہلی برکت اس کو یہ ملی کہ اپنے بھائی کے مرنیکے بعد اس کی بیوہ سے شادی کی، اور بدقسمتی سے شیخ چلی کی طرح خیال کر بیٹھے کہ اسکے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا۔ مگر نہیں معلوم وہ بیٹا کدھر چلا گیا اور صوفی صاحب کو داغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندامت دے گیا۔ (ص ۲ کالم ۱)،

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔ ہم نے صوفی عبدالحق کی کوئی تحریر وتقریر اس مضمون کی نہیں دیکھی، اور تمہارا ہم کو بحکم اصول محدثین اعتبار نہیں۔ تم وہی تو ہو جو مولوی غلام دستگیر مرحوم پر بہتان لگائے جاتے ہو کہ اسنے اپنی کتاب فتح الرحمانی کے صفحہ ۲۷ پر تم سے مباہلہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جو جوٹھا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کو تمہارے دام افتادہ آنکھیں بند کر کے نقل در نقل کیئے جاتے ہیں اور آرٹیکل پر آرٹیکل لکھتے ہیں، مگر کتاب مذکور اٹھا کر دیکھنے کی کسی کو جرأت نہیں کہ مصنف مرحوم نے کیا لکھا ہے۔ اس نے وہی لکھا ہے جو قادیانی کاہن اور اس کے دام افتادوں کے منہ پر لک کی سیاہی کا کام دیتا ہے اور نہیں تو اہل حدیث مورخہ ۲۰ جنوری دیکھو۔ پس صوفی (عبدالحق) مذکور کی کسی تحریر کا حوالہ بتلاؤ۔ ہم خود دیکھیں گے تو اسوقت تم کو جواب دیں گے۔ کیا ہی ایمان داری کی بات ہے کہ اگر حضرت (مرزا) کی ذلتیں شمار کرتے ہوئے کوئی کہے کہ تم چار چار گھنٹے عدالت میں کھڑے رہے، تم کو پانی مانگنے پر نہ ملا، تو اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ابتلاء تو انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کو آئی ہیں (الحکم قادیان۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء) حالانکہ اگر صوفی عبدالحق نے بیٹے کی خواہش ظاہر کی بھی ہوگی تو ایک معمولی بات ہے۔ ہر ایک متاہل ایسے موقعہ پر بیٹے کی خواہش اور امید کیا ہی کرتا ہے کیا تم کو حضرت سلیمانؑ کا قصہ یاد نہیں... یاد نہ ہو تو پڑھو القینا علی کرسیه جسداً ثم اناب۔ اور نہیں تو خود اپنا حال ہی دیکھ لو کہ مباہلہ کے بعد ایک دفعہ تم نے بیٹے کی پیش گوئی کی تو لڑکی پیدا ہوئی جس پر تم بہت گھبرائے۔ غاسق کا الہام گھڑ لیا کہ یہ بیٹا غاسق ہوگا، جس طرح چاند بعد گم ہونے کے نکلتا ہے اسی طرح یہ بھی نکلے گا۔ پھر دوسرے حمل پر تم کو الہام ہوا: شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر لڑکی پیدا ہو کر تمہارے منہ پر لک کا داغ لگا گئی۔ یہ تو تمہارا تحریری ثبوت ہے۔ عبدالحق کا بھی کوئی تحریری ثبوت ہے، تو دکھاؤ پھر اسکو اپنے منصوبوں سے مقابلہ کرو۔

کرشن پینتھیو! کاہن جی کی روسیاہی نمبر ۳ میں پوری ہوئی یا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

پبلک آگاہ ہے کہ قادیانی مہاراج نے کس طرح زورشور سے پیش گوئی کی تھی کہ

قادیان خدا کے رسول کا پایہ تخت ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا

(دافع البلاء)

خدا کی شان۔ کہنے کی دیر تھی کہ قادیان طاعون سے آلودہ ہو گیا پچھلے سال کی واردات تو ناظرین اہل حدیث دیکھ چکے ہیں۔

اس سال کی ۲۵ فروری تک ۲،۔ ۱۱ مارچ تک ۴،۔ ۱۸ مارچ تک ۸

سب پوسٹ ماسٹر قادیان نے سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کی ہے کہ قادیان میں طاعون آگ کی طرح بڑھ رہا ہے پچھلے سال جب طاعونی واردات ہوئی تھیں تو قادیانی مہاراج نے اپنے الہام کی تاویل کی تھی کہ میرے مریدوں کو نہیں ہو گا، مگر اسے کیا معلوم تھا کہ:

ما درچہ خیالیم وفلک درچہ خیال

سخت افسوس اخبار الحکم صفحہ اول سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کا ایک مرید خاص طاعون سے قادیان ہی میں مر گیا۔ مرید بھی کوئی ایسا ویسا نہیں بلکہ بڑا ارکن رکین جو قادیانی مہاراج کو اڑانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا تھا یعنی اخبار البدر کا اڈیٹر بابو محمد افضل مع اپنے بیٹے کے۔

کرشن پینتھیو! اب بھی نہ تم سمجھو تو جانو تمہارے برے دن آئے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی مقدمہ بازی

(نامہ نگار خود ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ جانتے ہیں کہ آج کل قادیانی اخبارات میں اس مقدمہ بازی کے متعلق جس میں مرزا جی اور ان کے حواری سال ہا سال تک پھنسے رہے عجیب عجیب مضامین چھپ رہے ہیں اور فتح فتح کے شور سے مرزائیوں نے آسمان سر پر اٹھالیا ہوا ہے۔ چونکہ ہر ایک مضمون میں عموماً آپ کے معزز اخبار پر بھی حملہ کیا جاتا ہے اس لئے اسی گرامی قدر اخبار کے ذریعہ سے میں قادیانیوں کی خدمت میں مقدمات کی نسبت کچھ مختصر عرض کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ میری ملکی بھائی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مجھے نہایت تعجب ہے کہ قادیانی اخبارات کس بات پر شور مچا رہے ہیں۔ مقدمہ بازی نے تو مرزا جی کی مسیحیت مہدویت نبوت وغیرہ کی قلعی کھول دی ہے اور ان کے الہامات کو خاک میں ملا دیا ہے۔ پھر بجائے اسکے کہ آئندہ اس سلسلہ کا ذکر ہی نہ چھیڑتے خود دنیا کو اس کے نتائج پر غور کرنیکی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

لیجئے کچھ ہم بھی بتائیں:

مقدمہ بازی کا ابتداء مرزائیوں کی طرف سے ہوا چنانچہ پہلا استغاثہ حکیم فضل الدین نے خاص مرزا جی کے حکم سے مولوی کرم الدین صاحب پر دائر کیا۔ اس سے مرزا جی اعتراضات ذیل کا نشانہ بنتے ہیں:

۱۔ مرزا جی بحیثیت مسیح خود حکم عدل ہونے کے مدعی تھے پھر نہایت تعجب ہے کہ وہ فیصلہ نزاع کے لئے دنیوی حکام کے محتاج کیوں ہوئے۔ یہ امر شان مسیحیت سے بمراحل بعید تھا۔

۲۔ مسیح امن اور صلح کاری پھیلانے کے لئے آئیں گے لیکن مسیح قادیانی بجائے اسکے مقدمہ بازی کے ذریعے مسلمانوں میں فتنہ وفساد بدامنی پھیلانیکے موجب کیوں ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ خداوند کریم کا رشاد ہے

فا ن تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسو ل (النساء:۵۹)

(مسلمانو! کسی امر میں تمہارا تنازع ہو تو خدا ور سول کے سپرد کردو)

تو پھر مرزا جی عجب مسیح ہیں جو بر خلاف حکم الٰہی حکیم فضل الدین کو یہ ہدایت کریں کہ رائے گنگا رام صاحب کی عدالت سے فیصلہ نزاع کراؤ۔

پھر دیکھنا یہ ہے کہ مقدمہ بازی سے مرزا اور ان کے حواریوں نے کون سی کامیابی حاصل کی۔ وہ سب سے پہلا مقدمہ جو حکیم جی کے ذریعے دائر کیا گیا تھا اور جس کی فتح کی نسبت مرزا جی کو الہامات کی بھر مار ہو رہی تھی آخر کار مرزائیوں کے برخلاف فیصل ہوا، مقدمہ خارج مولوی کرم الدین صاحب بری ہو گئے سارے الہامات میں خاک میں مل گئے۔

اور اس مقدمہ کے اجراء سے اصل مقصد مرزائیوں کا یہ تھا کہ پیر صاحب گولڑہ کو شہادت کی تکلیف دی جائے۔ اپنے اس مقصد میں بھی سخت نا کامیاب رہے باوجود سرتوڑ کوشش کے مدعا حاصل نہ ہوا۔

اس مقدمہ میں جو مرزا صاحب قادیانی کی شہادت ڈیفنس میں گذری اس کو سن کر لوگوں کو سخت بے اعتقادی ہوئی۔ باوجود دعوی صداقت کے آپ نے بہت سی غلط بیانیاں کیں اور آپ کی علمی لیاقت کی بھی اس شہادت میں قلعی کھل گئی۔ مطبع کا معنی چھپائی کرنا، علم الیقین کی تعریف خالی یقین سے کرنا، مرزا صاحب کی علمی پردہ دری پر ایک زبردست دلیل اس شہادت سے ملتی ہے۔

حکیم نور الدین کا سرقہ کی عجیب تعریف کر کے مرشدی مطول اکسیر کا غلط حوالہ دینا حکیم جی کی فاضلانہ لیاقت کا اعلیٰ معیار اس مقدمہ نے قائم کیا اور آپ کی مبصری کی تو باوجود بہت بڑے ادعا کے ایسی قلعی کھلی کہ خادم حسین فضل احمد کی دستخطی چٹھیوں کو عبد الکریم کی دستخطی ظاہر کرتے رہے اور پھر اپنا لکھا ہوا شناخت نہ کر سکے۔ الغرض مولوی صاحب کی شہادت پڑھنے سے عجیب عجیب راز کھلتے ہیں۔ تماشا دیکھنا ہو تو روئداد مقدمات مطبوعہ سراج الاخبار جہلم منگا کر دیکھئے۔ یہ سارے اسرار نہ کھلتے اگر مقدمہ بازی کا سلسلہ مرزا جی نہ چھیڑتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسرا مقدمہ زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند حکیم جی کے ذریعے دائر کیا گیا اس امید پر کہ پہلے مقدمہ کی وار خالی گئی ہے تو یہ نشانہ ضرور خطا نہ کرے گا۔ اور ثبوت میں ایک درجن کے قریب قادیانی جماعت کے ممبران گواہ گذرے لیکن یہ مقدمہ بھی آخر خاک میں مل گیا تمام امیدوں کا خون ہو گیا شرمندگی پر شرمندگی اٹھا پڑی۔ الہامات غلط ہو گئے۔

کیا مرزائیوں میں سے کوئی ہے جو اس بات کا جواب دے کہ ان دونوں مقدمات میں مرزا جی اور ان کے حواریوں کو زبردست شکست ملی یا نہ۔ مرشد کے الہامات کیا ہو گئے تھے۔ اور مجموعہ فتوحات اور جاء ك الفتح ثم جاء ك الفتح کی مٹی کیوں خراب ہو گئی۔ گر مرزائیوں میں شرم ہے تو ان مقدمات کی شکستوں کو یاد کر کے فتح فتح کے ادعا سے باز آ جائیں۔

رہا تیسرا مقدمہ جس میں مرشد جی (مرزا صاحب قادیانی) خود بدولت پھنسے رہے اور اپنی تخت گاہ (قادیان) سے نکل کر گورداسپور میں عیال واطفال سمیت خراب ہوتے رہے۔ عدالت کی روزہ مرہ حاضری، متواتر کئی کئی گھنٹے کھڑے رہنا، اور پانی تک نصیب نہ ہونا۔ یہ ساری سزائیں تھیں جو قدرت نے مرزا قادیانی کو دلائیں۔ بالآخر سنگین جرمانہ یا قید کی سزا نے لك خطا ب العزة اور سا کر مك اکرا ماً عجیباً کے الہامات کی بالکل تصدیق کرادی۔ اور درمیانی مرحلوں میں جس قدر بزدلی جری الله فی حلل الا نبیاء نے دکھائی وہ آپ کی جرأت پر مدة العمر یادگار رہے گی۔

رائے چندو لعل صاحب کی عدالت میں فرد جرم کی نوبت پر ایسا حوصلہ ہارا کہ اپنی چار دیواری سے باہر نکلنا محال ہو گیا۔ سرٹیفیکیٹ طبی پیش ہوتے رہے آخر رائے صاحب تو اپنی درخواست پر یہاں سے تبدیل ہو گئے دوسرے حاکم نے بھی فرد جرم سے نجات نہ دلائی بلکہ جو رعایتیں پہلے حاکم کے وقت تھیں کہ کرسی پر بیٹھ رہا کرتے تھے وہ بھی سلب ہو گئیں اور ناشکری کی سزا قدرت کی طرف سے قرار واقعی ملتی رہی۔

ہاں اپیل پر جرمانہ واپس ہوا، بس اس بات پر اتنی چیخ و پکار ہو رہی ہے کہ بڑا زبردست نشان نبوۃ قائم ہو گیا عظیم الشان فتح ہو گئی۔ افسوس کہ ایسی فتح روزمرہ عدالتوں سے کئی چور، ڈاکو، خونی حاصل کیا کرتے ہیں اپیلوں سے سزا معاف ہو جایا کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھران کے معجزے بھی تسلیم کرنے چاہییں۔

اور اس بات کا فیصلہ تو خدائے علیم وخبیر نے مرزا جی کے اپنے ہاتھ سے لکھا کر کردیا ہوا ہے کہ، بریت وہ ہوتی ہے جو قبل از فرد جرم ہو بعد از فرد جرم بریت کوئی شئے نہیں (دیکھو تریاق القلوب مولفہ مرزا قادیانی) پھر جب بعد فرد جرم بلکہ سزا ہونے کے بعد مرزا جی چھوٹ گئے تو بموجب ان کے اپنے فیصلہ کے یہ بریت لاحاصل ہے۔ ایسی بھدی بریت پر کیوں فخر کیا جاتا ہے اور اپیل کی نسبت مرزا جی کا کوئی الہام تھا ہی نہیں۔ اگر ہے تو بتایئے۔

ہاں شیخ یعقوب علی کا ازالہ حیثیت عرفی والا مقدمہ بھی مرزائیوں کے ہاتھ میں ایک سند ہے کہ اس میں فریق ثانی کو کچھ خفیف جرمانہ ہوا۔ لیکن افسوس کہ اس مقدمہ کے چھیڑنے سے تو شیخ جی خود پچھتاتے تھے کہ اس نے سارے سربستہ اسرار کھول دیئے اور کوئی اس مقدمہ کا ذکر کرے تو کرے لیکن شیخ جی اگر اس پر شیخی کریں تو بڑے شرم کی بات ہے۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس نے شیخ جی کا سارا اتا پتا بتا دیا۔ حالانکہ شیخ جی نے اپنے بیان میں لکھایا کہ، مجھے معلوم نہیں ہماری کیا ذات ہے۔ (دیکھو بیان یعقوب علی)۔ لیکن آپ کے ہم عصر مرشد بھائی اڈیٹر البدر شاہد عدل کہہ اٹھے:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ ذات کے میراسی ہیں۔ (دیکھو بیان محمد افضل گواہ استغاثہ)

پھر آپ کے والد ماجد کے نام کا سمن حسب ذیل پتہ پر تعمیل ہو کر آیا بنام چٹو ولد تانا ذات میراسی ساکن جاڈلہ ضلع جالندھر۔ (دیکھو سمن بنام چٹو گواہ)

اور تماشے جو اس مقدمہ میں ظاہر ہوئے اس کے علاوہ ہیں۔ افسوس اب بھی شیخ یعقوب علی اپنی شیخی سے باز نہیں آتے (اس مقدمہ کی نسبت سنا گیا ہے کہ فریق ثانی نگرانی کرانے والے ہیں)

الغرض مقدمہ بازی مرزائیوں کے حق میں اچھی نہیں ہوئی ان کو اس کے تذکرہ سے شرم کرنی چاہیے اور آئندہ زبان درازیوں سے باز رہنا چاہیے۔ والسلام۔

راقم: ایک واقف حالات مقدمات۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کاہن کے متعلق ایک تجویز

از خواجہ غلام الثقلین بی اے چیف جج مالیر کوٹلہ
(مرقومہ منشی منور علی مینیجر عصر جدید)

مالیر کوٹلہ کے مشہور چیف جج نے اہل حدیث میں مرزا صاحب کے متعلق جو جواب آپ نے شروع کئے ہیں ان پر تعجب اور افسوس ظاہر کیا۔ جو ان کا خیال ہے وہ میں آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ آپ اور مولوی نور الدین صاحب ہر دو غور فرما کر بذریعہ اخبارات اپنی رائے ظاہر فرمائیں گے اور کوئی طریقہ قرار دیا جائے گا جس سے مسلمان اس خانہ جنگی سے بموجب اس سہل معیار کے بچ جاویں گے۔ جج صاحب موصوف کا خیال یہ ہے کہ میرزا صاحب کے دعویٰ میں قابل غور جو چیز ہے اس پر بحث نہیں ہوتی اور مسلمان فضول اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے اور بظاہر خود تصانیف مرزا سے ثابت کرتا ہے کہ وہ پیش گوئیاں کرتے ہیں جو اکثر غلط نکلتی ہیں۔

اس وقت وہ انبیاء پر الزام دیتے ہیں کہ وہ بھی ایسے ہی کم فہم تھے۔

ایک باعفت منکوحہ عورت کو اپنی زوجہ بتاتے ہیں اور کہتے تھے کہ آسمان پر نکاح ہوگیا ہے لیکن وہ یا ان کا.. (خدا) اس بدنام کن قصہ کا خاتمہ نہیں کردیتے۔

انبیاء اور اہل بیت طاہرین کے حق میں کلمات رکیک استعمال کرتے ہیں۔

بڑے بڑے معجزوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔

اور انبیاء سلف کے معجزات کو عمل الترب اور مسمریزم اور شعبدہ بازی یا کاری گری بتاتے ہیں۔

اپنے آپ کو مسیح و علی و حسین سے افضل ظاہر کرتے ہیں اور شجاعت کا یہ حال ہے کہ ایک ادنی دنیاوی مجسٹریٹ کی دھمکی پر مچلکہ لکھ دیتے ہیں کہ آئندہ کوئی الہام کسی شخص کی موت یا بے عزتی کا شائع نہ کرونگا مباحثہ کے لئے علماء کو بلاتے ہیں اور پھر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گریز کرتے ہیں وغیرہ۔

دوسری طرف ان کے مقلد جن میں علماء محدث اور رئیس اور گریجوایٹ اور وکیل ہیں ان کو احمد موعود (جس کا ذکر انجیل وفرقان میں ہے) مانتے ہیں اور عین مسیح اور مثیل مسیح اور مہدی اور رسول اور نبی اور مجدد اور بروزی خاتم الرسل اور خاتم الخلفاء اور مجازی فرزند خدا، بلکہ مقام توحید میں مثل توحید خدا کے مانتے ہیں اور بڑی بڑی کتابیں خوش خط ان مسائل کی تائید میں شائع کر کے کہتے ہیں کہ جو میرزا صاحب کا منکر ہے وہ مومن نہیں اور طاعون وغیرہ ان کے انکار کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

انہوں (خواجہ غلام الثقلین) نے کہا بڑا معجزہ مرزا صاحب کا یہ ہے کہ باوجویکہ مخالفوں کی تقریر بظاہر ثابت معلوم ہوتی ہے مگر پیروان مرزا صاحب کے اعتقاد میں تزلزل نہیں آتا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایک ایسا نشان جس میں اختلاف نہیں ہوسکتا تحقیق کے لئے لایا جائے وہ یہ ہے:

اب تک کسی سچے نبی یا رسول نے اپنے دعوی سے روپئہ اور جائداد پیدا نہیں کی۔ چند کو جو حکومت ملی وہ بھی بطور امین قوم کے تھے۔ پس بروئے منہاج نبوت اس بات کے فیصلے کے لئے چند بے لاگ آدمیوں کی ایک کمیشن مقرر ہونی چاہیے کہ جب سے میرزا صاحب نے اپنا ادعا کیا ہے ان کی یا ان کے متعلقین کی ذاتی جائداد میں اضافہ ہوا یا نہیں، اور کہاں سے اضافہ ہوا۔

اگر کمیشن کے نزدیک بعد لینے شہادت فریقین یہ ثابت ہو کہ میرزا صاحب نے نبی و مسیح بن کر روپئہ ذاتی کمایا ہے، تو یہ سب معاملہ دھوکہ بازی ہے اور وہ اور انکے راز دار محض سادہ مسلمانوں کو لوٹتے ہیں۔ اس امر کے اظہار کے بعد مباحثہ بند ہو۔

برخلاف اس کے اگر ان کے ہاتھ پاک نکلیں تو بدگوئی بند کر کے نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان کے دعاوی کو قلم بند کر کے یک یک تحقیق کیا جائے اگر وہ تحقیق سے گریز کر جاویں تو پھر وہ کمیشن اس بات کا اعلان کر دیوے۔

شاید آپ کہیں کہ ضرور مرزا صاحب نے مال پیدا کیا ہے مگر وہ یکطرفہ بات ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ حسب رائے چیف جج صاحب اول معیار کو منظور کیا جائے کمیشن نامزد کی جاوے اس کے ممبر فریقین میں سے ہوں قادیان جا کر تحقیق کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر اہل حدیث: اس تجویز کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، بلا چون و چرا ہمیں منظور ہے۔ مگر بعد طے ہونے اس مرحلہ کے اس قسم کا ایک آسان طریق کمیشن کی خدمت میں یہ پیش ہوگا کہ حضرات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کی پیش گوئیاں ایسے طور سے وقوع میں آتی تھیں کہ ان کے انکار کی کسی دوست و دشمن کو گنجائش نہ ہوتی تھی۔ گو بعد وقوع مومنین تو ایمان میں ترقی کرتے تھے اور مخالفین اس کو کہانت وغیرہ کہہ کہہ کر کفر میں بڑھتے تھے بہر حال وقوعہ سے انکاری کوئی نہ ہوتا تھا۔ اس منہاج نبوت پر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کی پڑتال ہوگی کہ کیا انکی پیشگوئیوں کا وقوع ایسا ہوا ہے۔ امید کیا یقین ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب اوران کے حواریوں کو اس کمیشن کی منظوری سے کسی طرح سے انکار نہ ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ پکارا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر پرکھلو۔

مگر آج کل کمیشن کے قادیان جانے کا موقع نہیں۔ اس کی وجہ مراسلہ مندرجہ ذیل سے ملے گی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

قادیان میں طاعون

(از نامہ نگار قادیان)

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء۔ جناب مولوی صاحب دام برکاتہ۔

بعد نیاز کے التماس ہے کہ محمد افضل اڈیٹر اخبار البدر کا بیٹا کلاں ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو بیماری طاعون سے ہلاک ہوگیا اور اسی بیماری سے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۵ء کو محمد افضل خود ہلاک ہوگیا۔

محمد افضل بیمار ہوتے ہی جامع مسجد میں آ گیا۔ یعنی گھر چھوڑ کر بمع قبائل مسجد میں آ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے جب اس کے مسجد آنے کا سنا تو اپنی جماعت کو حکم دے دیا کہ کوئی میری جماعت سے مسجد میں نہ جائے اور نہ وہاں کوئی نماز پڑھے۔ اور مسجد کے کنویں سے ڈول وغیرہ بھی اٹھوا کر رکھ دیا تاکہ کوئی مسجد میں نہ آئے اور نہ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھے۔

اس کی خبر گیری تو درکنار بلکہ وہاں آنا جانا بند کر دیا۔وہ بے چارہ تین یوم بیمار رہ کر بیماری طاعون سے آخر کار ہلاک ہو گیا۔

اس کو فوت ہوئے ہوئے قریباً چھ یوم گذر گئے ہیں مگر آج تک وہاں کوئی نماز نہیں پڑھتا۔اس کے جنازہ پر مرزا غلام احمد کا کوئی مرید نہ آیا بلکہ اس کے یعنی محمد افضل کے چار ملازموں نے اٹھا کر باہر قبرستان میں لے جا کر دفن کفن کیا۔مرزا کا کوئی مرید بالکل جنازہ پر اور قبر پر نہ گیا بیماری طاعون کے قادیان میں آنے کی وجہ سے مرزا نے سکول میں رخصت دے دی ہے۔مرزا کے مرید کل باہر کوئی کسی گاؤں کوئی کسی جگہ دوڑ بھاگ کر چلے گئے ہیں مرزا صاحب خود اپنی چھت پر خیمہ لگا کر بیٹھے ہیں اور وہاں ہی صبح و شام رہتے ہیں۔

اڈیٹر اہل حدیث: اس خط کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔کئی دفعہ ایسا واقع ہوا کہ کرشن جی کے چیلے طاعون سے (بقول ان کے) کتوں کی موت مرے ہیں مگر تاہم قادیانی اخبار ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود انکار کنندوں میں سے ایک شکارِ طاعون ہوا۔اب ذرہ کرشن جی کی بڑھ بھی سنیئے۔لکھتے ہیں:

> اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے ہم ٹیکہ طاعون کراتے۔اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔(کشتی نوح۔ص ا)

کرشن پینتھیو! محمد افضل اور اسکے بیٹے کے مرنے پر تمہارا ایک ہی جواب صحیح ہوسکتا ہے۔کہدو کہ یہ دل سے بے ایمان تھا جس کی تصدیق ہمیں بھی مشکل نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۸۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کا نمونہ

۴۔اپریل کو سورج نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قائم ہوا۔زلزلہ اس قدر زور سے آیا کہ الامان والحفیظ۔قریباً ڈھائی منٹ زور دکھا کر دھیما ہوا۔پھر بھی تمام روز اور شب برابر ۶ (اپریل) کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا۔امرتسر لاہور میں پختہ مکانات قریباً سب پھٹ گئے۔کئی ایک آدمیوں کا بھی نقصان ہوا۔حمل بھی ضائع ہوئے۔لوگ دیوانہ وار پھرتے تھے۔دماغوں سے عقل، چہروں سے خون اڑ چکا تھا۔مکانوں سے نکل نکل کر میدانوں کو بھاگ رہے تھے۔غرض قرآن شریف میں جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے

یوم ترو نها تذ هل کل مر ضعة عماار ضعت وتضع کل ذا ت حمل حملها وتر ی الناس سکا ری و ما هم بسکا ری و لکن عذاب الله شد ید (الحج:۲)۔

آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تھا۔کشمیر سے اسکی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے کہ... کشمیر میں بہت تباہی ہوئی ہے۔امرتسر میں بڑی مسجد شیخ خیرالدین مرحوم کے تین منار گر گئے اور چھت پھٹ گئی۔لاہور کی سنہری مسجد کو بھی نقصان پہنچا۔آٹھ پہر لوگوں کے ہوش بحال نہیں ہوئے۔امرتسر میں سو سال سے زائد عمر کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکھا نہ سنا۔

دیکھیں اہالی ملک عموماً اور مسلمان خصوصاً اس نشان الٰہی سے کیا عبرت پاتے ہیں خدا ذوالجلال کی عظمت اور جلالت کو کہاں تک دلوں میں جگہ دیتے ہیں اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك و عا فنا قبل ذ لك

بڑی ضروری بات یہ بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ قادیانی کرشن جی اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے کس الہام کا نشان دیتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہالی دہلی خبردار

آج تک اہل اسلام بلکہ اہالی ہندوستان مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الہاموں اور روحانی تعلیمات سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بیٹھے بٹھائے دہلی میں مرزا حیرت صاحب نے بھی ایک روحانی مدرسہ زن ومرد کے لئے جاری کر دیا۔ آپ ۸۔ اپریل کے کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں کہ بڑی خوشی ہے کہ میری روحانی درسگاہ میں جوق جوق مسلمان مرد وزن داخل ہو رہے ہیں ہمیں بھی یہی خوشی ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا ہو جو روحانی تعلیم دے سکے جس کی مسلمانوں کو آج کل سخت ضرورت ہے مگر بقول، سانپوں کیڈ سے رسیوں سے ڈریں، ان مرزاؤں سے خوف ہی لگتا ہے خدا نہ کرے کہ مرزا حیرت بھی اپنے بھائی مرزا قادیانی کی طرح ترقی کر جائیں اس لئے کہا ہے، اہالی دہلی خبردار۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۴)

قادیانی کاہن نہ رہ سکے

کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم

خدا کی شان جب کبھی ملک میں کوئی آفت بندوں کی شامت اعمال سے آتی ہے ہمارے کرشن جی مہاراج اس کو اپنی ہی بدولت قرار دیتے ہیں گویا وہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی بری آواز آئے تو احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کا ان کو موقع ملے، اسی لئے ہم نے اہل حدیث مورخہ ۷۔ اپریل میں اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ دیکھیں قادیانی کرشن جی اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے زلزلہ کی بابت کون سا الہام بنائیں گے۔

چنانچہ ۴۔ اپریل کے بھونچال کی بابت بھی آپ نے ایک اشتہار الدعوۃ دیا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ یہ زلزلہ میرے مکذبوں کی سزا ہے اور میں نے براہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیہ میں یہ پیش گوئی لکھی ہوئی ہے۔ اور اشتہار الوصیت میں جو اخبار الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا ہے (کرشن جی کے اشتہار میں ۲۸ فروری لکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ۲۴ فروری ہے۔ اڈیٹر) میں نے لکھ دیا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ موتا موتی لگ رہی ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔، مگر افسوس ہے کہ ابھی تک دنیا میں دانا اور محقق موجود ہیں۔ سارا اشتہار الوصیت ہمارے پاس موجود ہے اس میں عبارت مذکور کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے، یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔،

یہ فقرہ صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کا اشتہار الوصیت طاعون کی خبر دیتا ہے نہ یہ کہ بھونچال کی لیکن جب آپ نے دیکھا کہ بھونچال سخت آیا ہے تو اس کو بھی نعمت غیر مترقبہ جان کر فوراً اشتہار دے دیا کہ میں نے پہلے ہی براہین احمدیہ میں کہہ دیا تھا۔ کوئی پوچھے کیا کہا تھا، کہاں کہا تھا، کوئی نشان نہیں کیا کوئی کرشن پینتھی ہم کو الہامی تھیلہ (براہین احمدیہ) سے وہ الفاظ بتلا سکتا ہے جو اس زلزلہ کے متعلق کرشن جی نے لکھے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ مارچ کے مہینے میں مجھے خدا نے بذریعہ وحی کے بتلا دیا تھا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جاوے گا، چنانچہ بھونچال خدا نے مکذبوں کو ایک نشان دکھایا ہے۔،

کون پوچھے کہ (بقول الحکم قادیان مورخہ ۲۴ فروری۔ ص ۹) کرشن جی کے خطرناک دشمن امرتسر میں خاندان غزنویہ، مولوی احمد اللہ صاحب اور خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) ہیں، بٹالہ میں جناب مولوی محمد حسین صاحب ہیں۔ لیکن یہ کس قدر آپ کے حق میں افسوس کا مقام ہے کہ یہ سب کے سب خطرناک دشمن بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر یورپئین اور فوج بہاگسو میں زلزلہ کی بھینٹ چڑھے تو بتلاؤ یہ نشان کن مکذبوں کو دکھایا گیا۔ ہاں یاد آیا کہ گورنمنٹ انگریزی وہی تو ہے جس کو آپ رسالہ راز حقیقت میں اولوا الامر قرار دے کر اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ کو اپنا اولوا الامر سمجھ کر اطاعت کریں پس بتلاؤ ایسی مکذب گورنمنٹ کو اولو الامر قرار دینا منافقانہ خوشامد تو نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہی لطیفہ ہے کہ مکذبوں کو نشان دکھانے کو تو بھونچال آوے مگر خود بدولت پر اس کا یہا ثر ہے ہو کہ آپ اپنا پختہ مکان چھوڑ کر جنگل میں ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں کیوں نہ ہو آخر خوف ہوگا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود بھی نہ دیکھ لیں۔

ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی مہاراج کے الہام کیسے گورکھ دھندے ہیں سو ہم اپنے ناظرین کی خاطر آپ کے ایک دو الہاموں کی اور مثال دیتے ہیں۔
ایک دو الہام آپ کے ایسے جامع ہیں جیسے آریوں کا اوم۔ ایک الہام آپ کا یہ ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے سب مر جائیں گے

جن دنوں حضرت مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سو دس سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو آپ نے اسی الہام سے کام لیا تھا پھر مولوی رسل بابا صاحب مرحوم امرتسری کا ۶۳ سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو یہی الہام پیش ہوا۔ مگر افسوس کہ ملکہ معظّمہ (وکٹوریہ) کے انتقال پر یہ الہام پیش نہ ہوا، شائد اس کی کوئی وجہ ہوگی۔ غرض دنیا بھر کے سب بڑوں کو یہ الہام شامل ہے۔ دوسرا الہام جامع آپ کا یہ ہے انی مھین من اراد اھانتك یعنی (خدا فرماتا ہے) جو کوئی تیری (مرزا قادیانی کی) اہانت کرنے کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کرونگا۔ جونہی کسی مخالف کو زکام ہوا بس یہ الہام سچا ہوا۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی اور مسیح قادیانی کی نبوت کے دلائل جن سے احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالا کرتے ہیں۔ مزید بحث آیندہ نمبروں میں بجواب، دشمنوں میں پھوٹ، آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۱)

(مولوی عبدالعزیز خلف الصدق مولانا غلام رسول مرحوم قلعہ میہاں سنگھ۔ گوجرانوالہ)

عجب افسوس ناک اس وقت میں لوگوں کی حالت ہے
کہ ان کی عقل میں یکساں ہدایت اور ضلالت ہے
کوئی چکڑالوی ہے اور کوئی مرزا کا شیدائی
کوئی نیچر کا ہے پیرو عجب چھائی جہالت ہے
تمیز ان کو نہیں ہرگز ذرا بھر حق وباطل میں
بزرگان سلف کی ان کے دل میں کچھ نہ عزت ہے
یہ کہتے ہیں غلط کہتے تھے جو عالم ہوئے پہلے
معاذ اللہ کیا یہ شرع دانی اور فقاہت ہے
کہاں ہے یہ سمجھ ان میں کہ جانیں راز اسلامی
کہاں اگلوں سی ان میں جودت طبع و ذہانت ہے
نہ قرآن کی خبر ان کو حدیثوں سے نہ واقف ہیں
مگر ان کے دلوں میں علم طبعی کی ہی وقعت ہے
طبیعی کا مخالف گر کوئی امر شریعت ہو
نہیں یہ مانتے اس کو اگر قرآن کی آیت ہو
چنانچہ معجزہ موسیٰ کا فلق البحر سے موسوم
کریں یہ اس کی تاویلیں بھلا یہ کیا حماقت ہے
نبی صاحب ﷺ کا جانا آسمان پر لیلۃ المعراج
کہا ہے اس کو ناممکن کہاں انسان کی طاقت ہے
ہوائے جوّ ہے مانع بشر کو اس تصاعد سے
ہوا کے روکنے کی گویا اللہ میں نہ قدرت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ممکن انتزاع اشیا کی تا ثیرات کا ان سے
کیا یہ لغو باتیں ہیں یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے
نہیں عیسی ہوا بن باپ کے یہ لوگ کہتے ہیں
کیونکر اس طرح کرنا نہ اس اللہ کی عادت ہے
بھلا عادات کلیہ (خدا؟) سے کب یہ واقف ہیں
سند اس کی دکھائیں گر کوئی شرعی روایت ہے
خلاف تجربہ جس کو سنیں جھٹ بول اٹھتے ہیں
یہ ہے قانون قدرت کے مخالف اور بطالت ہے
وہ ہے قانون کا پابند قدرت جس کی ہو محدود
خدا کی ذات کو ایسے نقائص سے برأت ہے
نہیں پابند وہ ہرگز کسی کا اور نہ ہے محکوم
وہی کرتا ہے جو اسکا ارادہ اور مشیت ہے
مہذب یہ بنے بیٹھے ہیں اپنے گھر میں اور مصلح
نہیں تہذیب کچھ ان میں نہ کچھ بوئے عدالت ہے
یہ مفسد ہیں بڑے بھاری نہیں اصلاح ذرا ان میں
یہ ہیں اسلام کے دشمن نہ ان میں کچھ حمایت ہے
انہیں میں سے ہے مرزا قادیانی ملہم کاذب
زبان سے بن رہا وہ مہبط وحی و نبوت ہے
نہ اس کے دل میں ہے خوف خدائے قادر مطلق
معاذاللہ معاذاللہ خدا پر کیسی جرأت ہے
خدا پر جھوٹ بولے یہ مثیل اسود عنسی
جو ایسا مفتری ہو مورد نفرین و لعنت ہے
کلام اللہ کے معنی میں یہ دیتا دخل ہے بے جا
مرے اس قول پر اعجاز(۱) کی کافی شہادت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکات اس نے بیان ایسے کئے تفسیر فاتحہ میں
مجھے اس کی ذہانت پر بہت افسوس وحیرت ہے
نظیر اپنا نہیں رکھتا فصاحت اور بلاغت میں
دریں امرا رشکے آری شکست عینِ ضلالت ہے
میں اس کی نکتہ فہمی پر تصدق جان و دل سے ہوں
مبارک آپ کو ایسی فصاحت اور بلاغت ہے

(ا: یعنی اعجاز احمدی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۹)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۴)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں) گذشتہ نمبروں میں ہم نے بتلایا ہے کہ قادیانی کاہن نے ہم سے مباہلہ نہیں کیا، اور جو صوفی عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں کیا تو اس کا اثر الٹا قادیانی پر پڑا۔ آج کے نمبر میں ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم کی تحریر کا جواب ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مباہلہ کا صریح اثر تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ غزنویہ گروہ خصوصاً عبدالحق کی قبولیت بڑھ جاتی اور ایک دنیا اسکی طرف رجوع کر کے اسکی عزت افزا ٹھہرتی، مگر آپ خود ایمان سے کہیں کہ اس مباہلہ کے بعد کس قدر عزت اور قبولیت عبدالحق کو ہوئی۔

اس تقریر میں جو آپ نے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے وہ سابقہ بیانات سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی اس مغالطہ دہی کے بیان کرنے سے پہلے ہم آپ کی سرمایہ ناز کتاب ازالہ اوہام سے ایک مقام کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

اگر اب بھی ہمارے مخالف الرائے مولوی صاحبان ماننے میں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے، تو ہم انہیں مخطی ہونے کی وجہ سے مباہلہ کے لئے نہیں بلاتے۔ کیونکہ اگر اختلاف باہمی کی وجہ سے مسلمانوں کا باہم مباہلہ جائز ہو، تو اسکا نتیجہ یہ ہو کہ مسلمانوں پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے، اور بجز کسی خاص فرد جو بکلی خطا سے خالی ہو، تمام مسلمان نیست و نابود کئے جائیں۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں۔ اسلئے صرف اختلافات کی بنا پر مباہلہ جائز نہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۶۱ طبع اول)

(مرزا قادیانی کی) اس عبارت سے کئی ایک فوائد نکلتے ہیں۔ اول تو مباہلہ کا اثر یہ ہے کہ راست گو کے مقابلہ ہر غلط گو کو فنا اور نیست ہو جائے۔ دوئم یہ کہ ان اختلافات کی وجہ سے جو اہل اسلام کے مابین ہیں، مباہلہ جائز ہی نہیں۔

بہت خوب! اب بتلایئے آپ بقول خود راست گو ہیں، نبی ہیں، رسول ہیں، ابن اللہ ہیں، مسیح ہیں، مہدی ہیں، امام حسینؓ سے افضل ہیں، سب سے اخیر میں آپ کا ہن ہیں، کرشن ہیں وغیرہ وغیرہ، تو آپ کے مقابل صوفی عبدالحق کی حیثیت ہی کیا تھی۔ پھر کیا وجہ کہ وہ اور اس کے تمام اعوان وانصار نیست و نابود نہ ہوئے۔ اگر یہ کہیں کہ ہم (مرزا) بھی تو نیست و نابود نہیں ہوئے، تو پہلے یہ بتلاؤ کہ تم عبدالحق کے ہم مرتبہ تھے؟ تمہارا دعوی ہے کہ پچاس ہزار بھی میرے مقابل مباہلہ میں آئیں تو ایک بھی بچ کر نہ جائے۔ خدا نے مجھے کہہ دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ۔ پھر بھلا بتاؤ تمہارے مقابلہ پر بیچارے عبدالحق کی حقیقت ہی کیا۔ مگر پھر بھی اسکا نیست و نابود نہ ہونا، سچ کہو تمہارے لئے موجب ذلت ہے یا اسکے لئے؟

اچھا لو ہم مانے لیتے ہیں کہ نہ تمہارا کچھ بگڑا، نہ صوفی عبدالحق (غزنوی) کا، تو نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ تم دونوں روحانیت سے گرے ہوئے ہو۔ تم دونوں کا یہ دعوی کہ ہم الہامی ہیں غلط ہے۔ بہت خوب! ما را چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد وخر رفت۔ اسلئے میں نے اشارۃً لکھا تھا کہ آج کل مباہلہ سچائی کے اظہار کا ذریعہ یقینی نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ سید الانبیاء ﷺ کو مباہلہ کرنے کے لئے رب العزت سے حکم ہوا تھا۔ مگر وہ روحانی طاقت آج کل نہیں۔ البتہ جس بندہ خدا میں ہو، اس کے لئے بے شک فیصلہ کن ہے۔ ورنہ ایسوں ویسوں نے تو مباہلہ کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں آپ کی عبارت مذکورہ کا فائدہ دوئم آپ کے ان دام افتادوں کے لئے خاص قابل توجہ ہے جنہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضامین پڑھ کر سخت لفاظی سے مباہلہ کے انکار پر مجھے ناراضی کے خطوط لکھے ہیں، مگر ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ثبت العرش ثم انقش (پہلے تخت بناؤ پھر رنگ کرو) پہلے وہ روحانی طاقت تو پیدا کرلو جس پر یہ مرتب ہو سکے کہ:

گفتۂ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

آپ نے اسی ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم میں چند ایک نمبر شماریاں کی ہیں۔ لکھتے ہیں:

کہ اس مباہلہ کے بعد رمضان میں کسوف خسوف ہماری تائید میں ہوا ۔قرآنی معارف ہم کو بتلائے گئے۔ ہماری جماعت کو خدا نے بڑھایا۔ وغیرہ

اللہ رے بے حیائی ! سب سے پہلے نمبر کا ذکر ضروری ہے، کیونکہ آپ ہمیشہ اسی کے ذریعہ سے دام افتادوں کی آنکھوں میں دھول ڈالا کرتے ہیں۔ پس پہلے کسوف خسوف والی روایت کے الفاظ سنو:

ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السما وات و الارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضا ن و تنكسف الشمس فى النصف منه

پہلے تو یہ محمد بن علی کا قول ہے، آنحضرت ﷺ کا فرمودہ نہیں۔

دوم، ضعیف اور موضوع ہے۔

سوم، اس کے ترجمہ کے مطابق واقع نہیں ہوا۔ اسکا ترجمہ یہ ہے:

ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں ایسے کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں وہ نہیں ہوئے یعنی قمر کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو رمضان کے نصف میں گرہن ہوگا۔

بتلاؤ اس روایت کے ترجمہ کے مطابق کب ہوا؟ کب قمر کو رمضان کی اول رات اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوا۔ اگر کہو کہ ایسا تو ہونا ہی محال ہے کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو اس جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ یہ نشان ایسے ہیں کہ ابتدائے پیدائش دنیا سے آج تک نہیں ہوئے۔ پس بتلائیے یہ روایت آپ کی تکذیب کرتی ہے یا تصدیق؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

☆ شیخ الاسلام لکھتے ہیں: قادیانی کاہن۔ وہ بھاگا

قادیانی کاہن نے اپنے اڈیٹروں کو حکم دے دیا ہے کہ اہلحدیث کے جوابات مت دو۔ خدا پر چھوڑ دو۔ ہم اس کے متعلق آئندہ نمبر میں کچھ لکھیں گے۔ سردست اتنا ہی کافی ہے:

اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶)

قادیان میں طاعون

اگرچہ قادیانی اخباروں میں ابھی تک دارالامان ہی لکھا جاتا ہے اور ایک زمانہ میں دعوی سے کہا گیا تھا کہ قادیان طاعون محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے مگر اب کیا حال ہے۔ روئداد مفصلہ ذیل پڑھو

ہفتہ مختتمہ ۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء طاعونی اموات

کالی زوجہ مہتاب شاہ۔ دوست بی بی زوجہ شیخ احمد۔ عیدا ولد فتح دین۔ کریم بی بی زوجہ نتھو۔ نواب بی بی زوجہ فتح دین۔ بڈھی زوجہ پیراں دتا۔ بنو والد اسماعیل۔ رکّھا ولد امامی۔ نتھی زوجہ بوڑا۔ سندر لدروڈا۔ لبھو ولد امام الدین

ہفتہ مختتمہ یلم اپریل ۱۹۰۵ء

جیون ولد دینا۔ کیسر سنگھ ولد گلاب سنگھ۔ ودہاوا ولد دیا کی۔ اللہ دتا ولد جانی۔ پچھی زوجہ مولا۔ جمیتا ولد بہولا۔ بوٹا ولد رلدو۔ بانی ولد بوٹا۔ عمردین ولد کمان۔ بھاگو زوجہ سبحان۔ مہر ولد کشن سنگھ

ہفتہ مختتمہ ۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کرم بی بی زوجہ عمر دین

بتلائیے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جس کی کل آبادی اڑھائی ہزار کے قریب ہو اتنی اموات کیا تباہی نہیں۔ کیا یہ اموات بمبئی کی آبادی کے لحاظ سے زیادہ نہیں، پھر محفوظ کیسے۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ءص ۶)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۵)

جب سے اہل حدیث امرتسر میں قادیانی کاہن کی روسیاہیوں کی فہرست کھلی ہے آپ (مرزا قادیانی) ایسے مبہوت ہوئے ہیں کہ ایک کا جواب بھی نہیں دیا، اور نہ دے سکتے ہیں۔آخر تنگ آکر ۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں آپ نے آرڈر جاری کر دیا ہے کہ اہل حدیث کو جواب نہ دو بلکہ خدا کے سپرد کردو، خدا خود فیصلہ کر دے گا۔اس حکم کی تعمیل کرنے کو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:

خدا کے ماموراور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں۔

مگر ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ آپ اورآپ کا گروئی ایک دفعہ اس گناہ سے آلودہ ہو چکے ہیں اور کئی ایک دفعہ نازک موقعوں پر اس ٹٹی کی آڑ میں آئے مگر پھر رندوں کی توبہ کی طرح۔بقول شخصے:

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

وقت پر فوراً پہلو بدل لیا کرتے ہیں۔غور سے سنو! آپ نے کتنی دفعہ اس مئے سے توبہ کی ہے:

سب سے اول آپ نے ۱۸۹۳ء کے مباحثہ امرتسر کے بعد توبہ کی تھی۔جب علماء اسلام نے آپ کو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے اشتہار دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے دعھم و انصارھم یعنی علماء اور انکے اعوان وانصار کو چھوڑ دے، اسلئے میں جاتا ہوں۔مگر اس سے بعد پھر آپ نے کئی ایک کتابیں علماء اسلام کے جوابات میں لکھیں، جن میں خوب جی کھول کھول کر موشگافیاں اور درافشانیاں کیں۔ایک ہی فقرہ اخلاقی آپ کا کافی مثال ہے جو آپ نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ پر لکھا: اے بدذات فرقہء مولویاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ۱۸۹۶ء میں آپ نے رسالہ انجام آتھم لکھا تو اس کے اخیر میں لکھا کہ:

قصد کردیم بعد توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگر چہ دشنام ہا دہند

پھر اس تو بہ کو توڑا اور کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا، بلکہ علماء کے نام پر ان کو ڈیڈیکیٹ کیا۔ کسی کا نام تحفہ غزنویہ رکھا، جس میں صوفی عبد الحق غزنوی کے اقوال نقل کر کے جواب دیتے رہے۔ کسی کا نام تحفہ گولڑویہ رکھا۔ کسی کا نام تریاق القلوب۔ غرض ۱۸۹۶ء کے بعد جتنی تصنیفات ہیں سب میں علماء کو مخاطب کیا، اور اس وعدہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار کے صفحہ ۳ پر علماء کو قادیان یا بٹالہ میں خاص بحث کے لئے طلب کیا ہے۔ پھر اعجاز احمدی میں خاکسار (ثناء اللہ) کو مخاطب کیا اور کئی ایک جگہ پر دعوت دی کہ قادیان میں آکر تحقیق کرو۔ بلکہ ایک لاکھ پندرہ ہزار (روپیہ) انعام بھی مقرر کیا۔

یہاں پر میں ڈبل افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جب خاکسار (ثناء اللہ) حسب دعوت آپ کی قادیان پہنچا، اور اطلاع دی کہ میں حسب دعوت آپ کے قادیان میں آیا ہوں، زیارت کرائیے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آپ نے تمام شرم و حیا کو دشمن ننگ و ناموس جان کر مجھے یہ جواب دیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء سے بحث نہ کریں گے۔ حالانکہ جو وعدہ ہے وہ صرف اتنا ہی ہے جو انجام آتھم سے ہم نے نقل کیا ہے کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آئندہ علماء کو مخاطب نہ کریں گے۔ کیا آپ نے مجھ کو اعجاز احمدی میں مخاطب نہ کیا تھا؟ کیا آپ نے مجھے دعوت نہ دی تھی؟ پھر کیا اس وقت آپ کو یہ وعدہ یاد نہ رہا تھا؟

لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح آپ کے دارالزیان پر جا پہنچا، تو وعدہ یاد آیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ عہد کیا ہوا ہے، حالانکہ عہد اور وعدہ بھی کوئی نہیں صرف قصد ہے جس کو وعدہ الہی کہنا آپ جیسے مسیحوں کا کام ہے۔

اللہ اکبر! ایسے دروغ گو اور ایسے وعدہ خلاف اور راستی کے دشمن ہی مہدی اور مسیح ہوں تو تف اے چرخ گردوں تف۔

خیر اسے بھی جانے دیجئے۔ آپ نے اپنے رسالہ راز حقیقت کے شروع میں جو اپنے دام افتادوں کو سرکلر (حکم) دیا ہوا ہے وہ بھی قابل غور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی جماعت کیلئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گی

اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں، اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں، وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے، جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں ،اور تقوی اور صبر کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح و تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمائے۔

یہ کتاب نومبر ۱۸۹۸ء کی طبع ہے۔ کیا اس کے بعد آپ کے مریدوں نے مسلمانوں سے مباحثات نہیں کئے؟ کیا آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی؟ عسل مصفی، جو حقیقت میں آب مکدر ہے، اس سے بعد کا نہیں ہے؟ رسالہ نور الدین میں مصنف نے ترک اسلام سے منہ زوریاں نہیں دکھائیں۔ آپ کے اخبارات البدر اور الحکم میں مسلمانوں کے برخلاف یا جوابات میں مضامین شائع نہیں ہوئے۔ خود بدولت نے بھی کوئی کتاب اس کے بعد نہیں لکھی؟ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء میں چھپی، تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۳ء میں نکلی، خطبہ الہامیہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو آپ نے اس سے بعد مخاطب نہیں کیا جس کی ذلت تمام عمر نہ بھولیں گے۔ پھر بتلایئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف سے بتلایئے خدا سے نہیں تو مخلوق سے شرم کر کے بتلا یئے خدا کی عدالت کی کس نے توہین کی ۔ یا وہی مضمون ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت عهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

ان واقعات پر (جو بہت ہی اختصار سے لکھے گئے ہیں) نظر کر کے کون عقل کا مالک ہے جو آپ کی یا آپ کے دام افتادوں کی نسبت ایک منٹ کے لئے فیصلہ کر سکے کہ اپنے وعدہ پر کاربند رہیں گے (توڑ بھی چکے ہو۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں پیسہ اخبار لاہور کا نام لے کر جواب دیئے ہیں ۔ اڈیٹر) بلکہ یہی کہا جائے گا:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین کہاں تک آپ کو اس مسیح کذاب اور پنجابی دجال کا دجل سناؤں ۔ البتہ بحکم، عیب ہائش ہمہ گفتی ہنرش بگو، ایک بات میں آپ کی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتا، جو واقعی پوچھو تو ان کا معجزہ ہے تو وہی ہے، کیونکہ معجزہ کے وسیع معنی میں اعجاز داخل ہے، یعنی ایسا کلام کرنا جس کی مثل کرنے سے دوسرا عاجز ہو۔ یہ وصف تو بیشک آپ میں ہے کہ (مریدوں) کی آنکھوں میں مٹی نہیں، باریک باریک مرچیں ایسی ڈال دیتے ہیں تو ان کو خبر تک نہیں ہوتی کہ نیچے سے ان کی جیب کتری جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو، غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

اخیر میں قادیانی کاہن کے اڈیٹروں سے یہ التماس کیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ آپ کو جواب دینے سے روکا گیا ہے، مگر مہربانی کر کے اتنا تو مطلع کر دیجئے گا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ یہ لکھا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔

یہ تو کوئی مباحثہ یا مناظرہ نہیں، صرف ایک بات کی دریافت ہے۔ آپ کو اختیار ہے کہ اخبار میں جواب دیں، یا پرائیویٹ چٹھی میں ۔ میں ہر طرح مشکور ہونگا، مگر اس مقام کی حرف بحرف عبارت بھی نقل کر دیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی اور مرزا دہلوی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

خدا کی شان لوہا کیسی سخت دہات ہے مگر اس کے توڑنے کو بھی خدا تعالیٰ نے لوہا ہی بنایا ہے۔اسی طرح مرزا قوم جو ایک زمانہ میں تخت ہند کی مالک تھی گو اب وہ سلطنت اور حکومت نہیں مگر آخر یہ بھی تو سچ ہے کہ:

تیغ چوں بشکست خنجر مے شود

مرزا قادیانی کے دعوے اور لن ترانیاں تو ملک نے سنی ہیں خدا نے ان کے توڑنے کو دہلی میں ایک دوسرا مرزا پیدا کر دیا یعنی مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ۔

آپ نے مرزا صاحب قادیانی پر چونکہ حملہ کرنے کی ٹھان لی ہے اس لئے عرصہ ہوا آپ اپنے اوپر روح القدس کا نزول فرمایا کرتے تھے اسی وقت دانا تاڑ گئے تھے کہ دال میں ضرور کالا ہے۔چنانچہ آپ نے بھی ایک روحانی مدرسہ جاری کر کے مریدوں کی فہرست شائع کر دی ہے مگر ابھی تک ان کو مرزا صاحب قادیانی سے پوری مشابہت ہونے میں بہت سے مراتب کی کمی تھی۔منجملہ یہ کہ مرزا صاحب قادیانی میں یہ بڑا کمال ہے کہ مخالف کی نسبت ایسی بات گھڑ لیتے ہیں کہ اسکے وہم وگمان میں بھی نہ ہو مثلاً مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کی نسبت مرزا قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں یہ بہتان لگایا ہے کہ مرحومین نے اپنی کتابوں میں مجھ سے بدیں مضمون مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولویوں) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے چنانچہ دونوں پہلے مر گئے۔حالانکہ دونوں مرحوموں نے یہ مضمون کہیں بھی نہیں لکھا چنانچہ اس کے ثبوت طلب کرنے پر ہماری طرف سے دو اشتہار اور کئی ایک آرٹیکل اہل حدیث میں نکل چکے ہیں ایک اشتہار میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب قادیانی یا ان کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھا وے تو ہم اسی روز سے مرزا کی مخالفت چھوڑ دیں گے اس کی میعاد پندرہ روز تھی جو ۱۵۔ اپریل کو پوری ہوگئی پھر دوسرا اشتہار ۲۰۔ اپریل کو دیا کہ مرزا صاحب کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھاوے تو ہم پچاس روپئے نقد اس کو انعام دیں گے۔ تو بھی کسی نے جرأت نہ کی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا صاحب یا ان کے مریدوں نے ہمارے اشتہارات دیکھے ہیں مولوی صاحبوں کی کتابوں کو (اگر وہ ان کو ملی ہوں) نہ پڑھا ہوگا۔ ضرور پڑھا ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ صدائے برنخواست۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں سے یہ مضمون نکالنا جو مرزا صاحب قادیانی نے ان کی نسبت اختراع کیا ہے چڑیوں سے دودھ لینے کے برابر ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا غرض یہ تھی کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کی کمزور نبوت کی ٹانگ توڑنے کے لئے خدا نے مرزا صاحب دہلوی کو پیدا کیا ہے اس لئے لاچار ان کو بھی اسی ہتھیار سے کام لینا پڑا یعنی انہوں نے اس فن میں مشق حاصل کی کہ مخالف کی نسبت ایسی باتیں مشہور کی جائیں جو اس کے دل و ماغ سے باہر ہوں چنانچہ آپ نے کرزن گزٹ کے کئی ایک پرچوں میں لکھ مارا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے لاہور میں آکر ہم سے مباحثہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ پس ہم طیار ہیں مرزا صاحب تاریخ مقرر کریں یہ کریں وہ کریں۔ چنانچہ حال ہی میں ۱۵۔ اپریل کے کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں کہ:

> محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان نے ہمیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے دعوت مناظرہ دی تھی۔

حالانکہ انصاف یہ ہے کہ افضل مذکور نے جو دعوت مباحثہ دی تھی وہ اپنی طرف سے دی تھی وہ خود مباحثہ کو طیار تھا نہ کہ مرزا قادیانی جیسا کہ مرزا حیرت صاحب کا بیان ہے تعجب ہے کہ مرزا حیرت دہلوی ۲۳ مارچ کے پرچے میں خود لکھتے ہیں کہ:

> اب میں مرزا صاحب (قادیانی) سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۳ کے البدر میں یہ مضمون آپ نے تحریر فرمایا ہے یا آپ کے کسی مرید نے کیونکہ مضمون کے اخیر میں کسی کا نام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت مرزا صاحب دہلوی کی ہمیں کئی وجوہ سے حیرانی میں ڈالتی ہے ایک تو یہ کہ آپ خود ہی اس امر میں متامل ہیں کہ یہ دعوت مباحثہ کس کی جانب سے ہے پھر اس عدم تعین ہونے پر بھی آپ کس تیقن سے ۱۸ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد کی طرف سے دعوت مناظرہ کے متعلق ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنے اخبار البدر میں تو بہت دھوم دھام مچائی تھی مگر جب ہم تیار ہوگئے تو مرزا غلام احمد صاحب کو سانپ سونگھ گیا۔

دوسری وجہ حیرانی یہ ہے کہ مرزا حیرت جیسا کہنہ مشق اڈیٹر اتنی غلطی کرے کہ یہ بھی نہ سمجھے کہ جس مضمون کے اول آخر کسی کا نام نہیں ہوتا وہ یقیناً اڈیٹر ہی کا ہوتا ہے یا اڈیٹر کا سمجھا جاتا ہے پھر آپ کو کیوں تردد پیدا ہوا کہ مضمون دعوت مندرجہ البدر جس پر آپ خود ہی مانتے ہیں کہ کسی کا نام نہیں، کس کا ہے مرزا قادیانی کا یا اڈیٹر کا۔

اگرچہ ہمیں اس سے خوشی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی اور مرزا صاحب دہلوی کا مباحثہ ہوتا جس میں کئی ایک فائدے متصور تھے:

ایک تو یہی کہ ہم بھی شریک دنگل ہوکر فریقین کی علمی اور روحانی مضامین سے مستفیض ہوتے۔

دویم یہ کہ مرزا صاحب قادیانی دہلوی مرزا سے بحث کرتے تو ہمارا حق مقدم تھا کیونکہ ہم کو تو وہ بقلم خود کتاب اعجاز احمدی میں قادیان بلا چکے تھے جس پر ہم وہاں پہنچے مگر آپ نے یہی عذر کیا کہ میں بحث نہیں کرتا گو یہ عذر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے لیکن جب وہ دہلوی مرزا سے مباحثہ کرتے تو غالباً ہمیں بھی کچھ امید ہو تی مگر انصاف یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے میرزا حیرت دہلوی کو دعوت مباحثہ نہیں دی بلکہ وہ مباحثہ اڈیٹر البدر نے دی تھی جو .... دہلوی مرزا کی بے ادبی کرنے سے مر ہی گیا ۔زندہ کرامت ہے تو یہ ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی نے دہلوی مرزا کو دعوت مباحثہ نہیں دی تو پھر انہوں نے کیوں اتنی شہرت دے رکھی تھی کہ لاہور میں یہ مباحثہ ہوگا یہ ہوگا وہ ہوگا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ دہلوی مرزا نے چونکہ قادیانی مرزا پر حملہ کرنا ہے اس کے بڑے علوم وفنون سے یہ بھی ہے کہ اپنے مخالف کی نسبت ایسی بات مشہور کر دیا کرتا ہے جس کا اسے خواب وخیال بھی نہ ہو جس کی مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی موجود ہیں جنکا ذکر اہل حدیث میں کئی دفعہ ہو چکا ہے اس لئے دہلوی مرزا نے پہلے قادیانی مرزا ہی کو اس مشق کیلئے تختہ بنایا جیسا کہ علم فقہ کا مسئلہ ہے کہ جادوگروں کے مقابلے کے لئے جادو سیکھنا جائز ہے۔

گو ہم اس طریق کو جو دونوں مرزاؤں نے ایجاد اور اختیار کیا ہے پسند نہیں کرتے جو شائد ہماری پست ہمتی کی وجہ سے ہے مگر اس میں تو شک نہیں کہ عوام میں ایک تہلکہ ڈالنے کا ذریعہ تو خوب ہے لیکن ہم یہ کہے بغیر کسی طرح نہیں رہ سکتے کہ اس دروغ کے ایجاد اور اختراع کا فخر بھی ہمارے قادیانی مرزا ہی کو حاصل ہے دہلوی مرزا کرے تو ان کا پیرو ہے: فقلت: الفضل للمتقدم

بہر حال دونوں مرزاؤں کا جوڑا اچھا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل جائیں گے دیوانے دو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۳۔۵)

نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۲)

(مولوی عبدالعزیز خلف الصدق حضرت مولانا غلام رسول مرحوم
ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

کیا اسرار کھولے آپ نے تفسیر فاتحہ میں
دکھائی اس میں کیا ہی جودت ذہن وطبیعت ہے
کھلائے پھول کیا کیا آپ نے گلزار ذہنی میں
نہ ان سی بو کسی میں ہے نہ ان کے مثل رنگت ہے
بھلا جب آپ ہیں حضرت یگانہ اس زمانہ میں
تو پھر تصنیف میں کیونکر نہ یکتائی و وحدت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام ہے آپ کا معجز جو لائے شک وہ کافر ہے
وہ مستوجب ہے لعنت کا سزاوار عقوبت ہے
کیا اب شک فصاحت اور بلاغت میں رہا باقی
جب اعجاز المسیح اس بات پر کرتی دلالت ہے
جو یوم الدین سے نکتہ کیا ہے آپ نے ظاہر
بھلا کس شخص میں ایسی لیاقت اور فراست ہے
مراد اس یوم سے وہ وقت جس میں آپ ہیں صاحب
عجب قرآن دانی ہے عجب فہم و فراست ہے (۱)
خدا اس یوم کو یوم الجزاء ہے آپ فرماتا
چنانچہ تیسویں پارہ میں اس پر دال آیت ہے (۲)
و له الحمد فی الا ولی سے ہے احمد مراد اول
جو ہے والآ خرہ اس سے یہ مرزا با شرارت ہے (۳)
کیا ہی حمد کے معنی عجب ہیں آپ نے لکھے
نہ شاہد ہے لغت اس پر نہ مصطلح جماعت ہے
دکھاؤ حمد کی تفسیر احمد سے کہاں پر ہے
وگرنہ رائے سے تفسیر قرآنی قباحت ہے
کہا ہے سرور عالم کرے رائے سے جو تفسیر
ٹھکانہ اس کا دوزخ بے گماں روز قیامت ہے
وعید احمدی سے ڈر ذرا اے مرسل کاذب
نہ نیکوں کا یہ شیوہ ہے نہ منصف کی یہ خصلت ہے
لگاتا زور ہے کیوں خواہ مخواہ اپنی فضیلت پر
نہ حاصل فضل ہو اس سے سر سر یہ فضیحت ہے
تری پردہ دری اچھی ہے اس اعجاز سے ہوتی
بلا شک ایسا لکھ سکتا کہاں صاحب لیاقت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترا اعجاز اسم بامسمی ہو گیا ہے یہ
صداقت میں تری کیا اس سے بڑھ کر اور حجت ہے
نکالا آپ نے نکتہ عجب الحمد لله سے
تصدق آپ پر ہوتی فصاحت اور بلاغت ہے
اگر علامہ صاحب زندہ ہوتے اس زمانہ میں
تلمذ آپ کا کرنا سمجھتے بس غنیمت ہے
مطول مختصر کو رو برو تیرے جلادیتے
سمجھتے بس فصاحت کی بھلا اب کیا حقیقت ہے
فصاحت اور بلاغت کی کمر کو خوب توڑا ہے
فصاحت اور بلاغت کی بنائی خوب درگت ہے
فصاحت اور بلاغت دونوں پھرتی در بدر ہیں اب
نہ عزت کچھ رہی ان کی مگر ذلت ہی ذلت ہے
بھلا ایسے بہادر کے مقابل کب ہیں آ سکتیں
نہ تیرے پاس آئیں گی اگر کچھ ان میں غیرت ہے
وہ چوہے کی طرح بھاگیں جو بلی سے وہ بھاگے ہے
دلوں پر ان کے چھائی آپ کی ایسی یہ ہیبت ہے
تکلم میں ترے دیں گی نہ مطلق دخل پھر آ کر
اگر کچھ ہے حیا ان میں اگر بوئے حمیت ہے
ذرا تفسیر دیکھو سورہ زلزال کی یارو
مخالف ہے نبی صاحبکی جو ان سے روایت ہے (۴)
طبیعت ارض لکھی اور دماغی طاقتیں اثقال
جو ہے انسان اس سے مرد عارف ذی فراست ہے
اسی پر آپ ناز اں ہیں کیا تفسیر لکھتے ہیں
اگر ایسا ہی لکھنا ہے مسلمانوں کی شامت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے اہل علم تفسیر آپ کی مانند
مفسر اس طرح بننا کہاں مومن کی طاقت ہے
بلاتے کس لئے ہو عالموں کو پھر مقابل میں
نہ جب تفسیر قرآنی پہ مطلق تم کو قدرت ہے
خدا ایسے مفسر سے بچائے اہل ایمان کو
ترشح آپ کی تفسیر سے ہوتی بلادت ہے
سوا تیرے رموز مصحفی کون جانے ہے
کھلا کیا آپ پر دروازۂ سرّ شریعت ہے
اگر اسرار شرعی ہیں یہی جو آپ لکھتے ہیں
توان کی پیروی کرنا ہماری کب یہ قسمت ہے
بلاشک آپ قرآنی حقائق پر ہیں خوب آگاہ
نہ مانے آپ کو جو اس کی قسمت میں سعادت ہے
لکھاہے آپ نے عیسی تھا عامل مسمریزم کا
نہ ہوئی معجزہ سے اکمہ وابرص کو صحت ہے
نہ گر اب اس عمل کو قابل نفرت سمجھتا میں
دکھا دیتا کرشمے اس سے بڑھ کر لیک نفرت ہے
صفائی قلب عامل مسمریزم کی بہت کم ہو
بہت کم اسلئے اس کا رہا درجہ ہدایت ہے
رہا ناکام ہے بلکہ مسیح امر ہدایت میں
معاذ اللہ نبی کے حق میں ایسا لفظ ردّت ہے
مداری کی طرح عیسی بناتا تھا پرندوں کو
بطور لہو تھا یہ اور نہ کچھ اس کی حقیقت ہے
نہیں معلوم عیسی سے ہے مرزا جی کو کیا غصہ
خدا جانے مسیحا سے اسے کیسی عداوت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تھا اک تارک دنیا نہ دنیا سے لگاؤ تھا
کئی سو سال پہلے اس مسیحا کی ولادت ہے
نہ دیکھا اس نے یہ مرزا کبھی اپنے زمانے میں
نصیبوں میں نہ اسکے بھی کبھی ان کی زیارت ہے
یہ چاہے ہے بنوں افضل عیوب عیسوی لکھ کر
معائب کیا لکھے گا یہ جو حاصل اس کو عصمت ہے
لکھا ہے اک رسالہ میں مسیحا سے میں بہتر ہوں
معاذاللہ معاذاللہ اسے کیا اس سے نسبت ہے
کہاں سورج کہاں ذرہ کہاں طوطی کہاں کوا
کہاں نور و ضیا ہے اور کہاں اندھیر و ظلمت ہے
کہاں ہے سایہ الّو کہاں ظل ہمائی ہے
کہاں صاحب سعادت اور کہاں صاحب شقاوت ہے
کہاں شاہ ولی نعمت کہاں پر ہے گدائے کو
کہاں مفلس جو بھوکا ہے کہاں صاحب امارت ہے
کہاں متنبّی کاذب جو دنیا کا ہوا طالب
کہاں صادق جو سچ مچ مہبط وحی و رسالت ہے
کہاں ہے نفس پرور جو شکم کا ہو رہا بندہ
کہاں ہے نفس کش زاہد سدا صاحب قناعت ہے
مداری سے جو دی تشبیہ معاذ اللہ پیمبر کو
کیا اس میں نہ مرزائیو مسیحا کی اہانت ہے
پیمبر جب مداری کی طرح ٹھہرا بنا ساحر
بتاؤ میرزا کے کفر میں کچھ شک و شبہت ہے
عقاید اس کے گندے ہیں مکائد اسکے بھاری ہیں
بچو اس سے بچو اس سے بری اس کی اطاعت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبث ایماں گنواتے ہو یہ نعمت ہے بڑی بھاری
یقیناً جان لو اس کی اطاعت میں مضرت ہے
یہ چھوڑو خود سری مرزا سے ہو جاؤ بری سارے
جو ایسا بے ادب ہو کب وہ شایان امامت ہے
مسیح پر کس طرح اس کو فضیلت ہے ذرا سوچو
تمہاری عقل پر پتھر پڑے افسوس و حیرت ہے
وہ مرسل خاص اللہ کا یہ کافر ہے عدو اللہ
بھلا کافر کو مرسل پر کہاں حاصل فضیلت ہے
اٹھاؤ ہاتھ اس کے اتباع سے اور باز آؤ
ہمارے واسطے اللہ سے یہ اسلام نعمت ہے
کرو اس کو نہ ضائع تم مطیع میرزا ہو کر
یہ مرزا محض جھوٹا ہے طلبگارِ مشیخت ہے
میاں مٹھو یہ اپنے منہ سے بنتا ہے کتابوں میں
یہ خالی ہے یہ خالی ہے نہ کچھ اس میں کرامت ہے
سلاسل اس نے پھیلائے کہ لوٹو مال لوگوں سے
یہ دنیا دار ہے پورا نہ اس کو دین کی حاجت ہے
کیا ہے آپ نے اک سلسلہ تالیف کا جاری
سرسر کفر اور الحاد کی جس سے اشاعت ہے
کیا ہے سلسلہ تعلیم پھر آپ نے قائم
موافق اپنی رائے کے اسمیں تعلیم و دراست ہے
بہت اور سلسلے جاری کئے ہیں ما سوا ان کے
غرض ان سب سے اسکی خاص جذب مال و دولت ہے
منارے کے بنانے کا کیا اعلان مریدوں میں
کہاں لکھا مسیح سے اس منارے کی عمارت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ گھنٹہ گھر ہے امرت سر کا یا شوالہ ہے کوئی
ذرا مجھ کو تو بتلاؤ کہ کیا اس کی حقیقت ہے
نہیں کوئی پوچھتا اس سے یہ اندھا دھند چلتا ہے
مطیع جو ہوگئے ان کے نہ کچھ ان میں بصارت ہے
زیادہ تر مجھے افسوس نور الدین پہ آتا ہے
ڈبویا اس نے سارا علم کھوئی عقل و حکمت ہے
نہ سوچا بھیروی نے یہ کہ کیا کرنے لگا ہوں میں
اگر اب بھی کرے توبہ تو بس صاحب سعادت ہے
خدا ہوتا ہے خوش توبہ سے یہ آیا حدیثوں میں
اطاعت میرزا کی چھوڑ دو میری نصیحت ہے
بگڑتا ہے کچھ نہیں تیرا رہ اسلام پر آجا
اگرچہ اس مرے کہنے میں تلخی و مرارت ہے
خدا کا خوف کر دل میں نہ بن مرزا کا ہمراہی
برا مرزا کا رستہ ہے بری اس کی معیت ہے
عذاب ایزدی سے ڈر کہ اللہ ہے شدید البطش
جب اس کا امر آئے گا کہاں پھر وقت و مہلت ہے
اطاعت چھوڑ مرزا کی نہیں کچھ منفعت اس میں
اطاعت میں تجھے اس کی بڑی بھاری خسارت ہے
مبارک ہے جو سلکوٹی اسے بھی واضح ہو یہ
بآواز بلند اس کو مری جانب سے دعوت ہے
محمد احسن ہندی سے بھی یہ عرض ہے میری
مسلمانی کی ان سب کو اگر کچھ بھی ضرورت ہے
خصوصاً میرزا صاحب سے آخر میں ملتمس ہوں میں
خدا پر جھوٹ کہنا چھوڑ دے اس میں سلامت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزا کر خموشی اب کہا تیرا جو مانے گا
خدا کا دوست ہو جائے ٹھکانہ اس کا جنت ہے
خدا اس پر کرے نازل سدا ہی برکتیں اپنی
ہمیشہ حال پر اس کے صباح و شام رحمت ہے

۱۔ صفحہ ۱۴۰۔ اعجاز احمدی میں آپ لکھتے ہیں و ذا لك وقت المسيح الموعود وهو زمان هذا المسكين واليه اشارة فى آ ية يوم الدين ۔اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ پر لکھا ہے وسمى زمان المسيح الموعود يو م الدين لانه زما ن يحيى فيه الدين ۔سبحان اللہ کیا قرآن دانی ہے: بریں عقل و دانش بباید گریست

۲۔ قال اللہ تعالی: ثم ما ادرك ما يو م الدين. يو م لا تملك نفس لنفس شيئاً والا مر يو مئذ لله۔ (الانفطار:۱۸۔۱۹)

اوراول اس کے حکم فرمایا: و ان الفجار لفى جحيم. يصلونها يوم الدين ۔(الانفطار:۱۴۔۱۵)

اورسورہ واقعہ میں بعد بیان اطعمہ واشربہ اہل نار کے کہا۔ هذا نز لهم يوم الدين۔ ہم کوتفسیر اذا زلز لت کی دیکھ کرافسوس آتا تھا کہ اس ملہم نے آنحضرت ﷺ کے خلاف کیوں تفسیر کی ۔اب جو دیکھا کہ یہ خدا کا بھی خلاف کرنے سے نہیں چوکتا، تو تعجب نہ رہا۔

۳۔اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ اللہ نے اس آیت و له الحمد فى الاو لى و الآ خره میں دو احمدوں کی طرف اشارہ کیا ہے او لی سے حضرت محمد ﷺ اور آ خره سے احمد پچھلا یعنی غلام احمد قادیانی۔ اسکے بعد لکھتے ہیں وقد استنبطت هذه النكتة من قوله ، الحمد لله رب العا لمين ۔سبحان اللہ استنباط نکات نادرہ آپ کا ہی حق ہے۔کیا اسی ناز پر کہتے ہو کہ میں حقائق معارف دیا گیا ہوں۔

۴۔ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۰۰ سے ۱۳۶ تک سورہ قدر و بینہ وزلزال کی عجیب تفسیر لکھی ہے۔ اخیر میں یہ لکھتے ہیں:

ہمارے علماء نے جو ظاہر طور پر اس سورہ زلزال کی یہ تفسیر لکھی ہے کہ درحقیقت زمین کو آخری دنوں میں زلزلہ آئے گا اور جو زمین کے اندر چیزیں ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب باہر آ جائیں گی اور انسان یعنی کافر لوگ زمین سے پوچھیں گے کہ تجھے کیا ہوا۔ پس اس روز زمین باتیں کرے گی اور اپنا حال بتلائے گی۔ یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ انتہی۔

اسکا جواب پیر مہر علی شاہ نے اپنے رسالہ شمس الہدایت میں تفسیر نبوی سے دیا ہے۔ دیکھو شمس الہدایہ صفحہ ۹۴۔۹۶۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔۹)

❁ قادیانی کاہن کو طاعون

قادیانی کاہن کے ایک مرید بابو عطا الٰہی وزیر آبادی سٹیشن ماسٹر لالہ موسیٰ نے امرتسر میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے سامنے بیان کیا کہ جن دنوں افضل اڈیٹر البدر طاعون سے مرا ہے قادیان میں مرزا صاحب سے میں ملنے گیا تھا تو سات روز بعد ملاقات ہوئی کیونکہ مرزا صاحب خود بھی طاعون میں آلودہ ہو گئے تھے آپ کو خون کا بول آتا رہا آپ نے خود فرمایا کہ یہ طاعون تھا مگر مجھے خدا نے پہلے بتلا دیا تھا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا۔،

کیا عجب ہے کہ: چاہ کن را چاہ درپیش (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۰۵ء ص ۹)

❁ امرتسر، و لاہور کے کرشن پینتھی بحکم کرشن قادیانی بخوف زلزلہ آئندہ مکانوں سے نکل کر میدانوں میں خیمہ زن ہو رہے ہیں (خدا احمقوں کا بھلا کرے) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء)

جس انگریز نے پیش گوئی کی تھی کہ ۱۱ سے ۱۴ مئی تک سخت زلزلہ آئے گا اس کی تردید جموں کے ایک لائق جوتشی اور انگریزوں نے کر دی ہے (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کاہن کادیانی بے شک رسول ہے

(از مولوی اللہ دتا ٹھل ضلع سیالکوٹ)

کون کہتا ہے کہ کاہن کادیانی رسول اور نبی نہیں ہے اور اس کا منکر مستوجب سزا نہیں ہے۔ بے شک کادیانی کرشن جی مہاراج ہیں اور رسول ہیں اور اس میں بھی موئے برابر شک نہیں کہ کادیانی مہاراج ہی کل عذابوں کا سبب ہیں دنیا میں کادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی میں کون سا ایسا عذاب نہ آیا ہوگا۔اب جو زلزلہ آیا ہے آپ اپنے اشتہاروں میں لکھتے ہیں کہ یہ عذاب زلزلہ کا اس لئے آیا ہے کہ میری شناخت ہو جائے۔(اشتہار۔۸۔اپریل)

سچ ہے اس پر تو میں ڈبل صاد کرتا ہوں اور آپ کی تصدیق میں جناب رسول اکرم ﷺ فداہ وابی وامی کی حدیث نقل کرتا ہوں:

قا ل لا تقوم الساعة حتى تقتل فئتان عظيمتان تكو ن بينهما مقتلة عظيمة، دعوتهما وا حدة ،و حتى يبعث د جا لون كذا بو ن قريب من ثلاثين ،كلهم يز عم انه رسول الله و حتى يقبض العلم و تكثر ا زلا زل ويتقا ر ب الزما ن و تظهر الفتن و يكثر الهرج .. الخ ،

(ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑیں گے دو بڑے گروہ دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ قریب تیس کے بڑے چھوٹے دجال ظاہر ہوں گے ہر ایک گمان کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں ، اور یہاں تک کہ قبض ہوگا علم کا اور بہت ہوں گے زلزلے اور قریب ہو جائے گا زمانہ اور فتنے فساد ظاہر ہوں گے ...صحیح بخاری۔حدیث نمبر ۱۲۱۷)

اس حدیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ مرزا جی ہی کے سبب زلزلہ آیا اور آتا رہے گا کیونکہ حضرت محمد ﷺ احمد مجتبیٰ کی پیش گوئی میں لفظ زلازل جو جمع کا صیغہ ہے اور قبل اس کے اکثر کا لفظ موجود ہے کہ بہت سے زلزلے آئیں گے، کیوں ظہور نہ ہو۔اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی رسول ہیں ،کون رسول ؟ وہی تیس دجالوں میں سے ایک دجال یا تیس کذاب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں ، پھر کیا وجہ جو زلزلے نہ آتے ۔ جو لوگ مرزا جی کے اشتہارات اور زلزلہ آنے میں شک کرتے ہیں اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں سخت عیب ظاہر کرتے ہیں جب کہ مخبر صادق ﷺ کی حدیث صحیح موجود ہے کہ جب کوئی دجال نبوت کا دعویٰ کرے گا تو زلزلے آویں گے پھر چون و چرا کی کیا وجہ ۔ میں تو مرزا جی یا کرشن کادیانی مہاراج کی اشتہارات سے متفق ہوں اور مخالفوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوں ۔ ہاں اتنی بات ضروری ظاہر کر دینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل ہے کہ مرزا جی نے ۸ ۔اپریل کے اشتہار الا نذار میں سخت غلطی کھائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ، مجھے علم نہیں کہ زلز لے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت ۔ بہت خوب کرشن جی آپ کو کو علم نہیں یا ہر ایک عربی دان کو، اگر آپ کو علم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں زلزلہ کے معنی بھونچال یا زمین کے لرزنے کے ہیں مگر مجھے یہی پتہ نہیں لگتا کہ جناب نے آفت کا لفظ کس طرح سے لکھ دیا۔ جناب کرشن جی مہاراج آفت کے لئے توکرب کا لفظ چاہیے جو الہام میں درج نہیں لہذا یا تو آپ کی غلطی ہے یا آپ کا ملہم بھول گیا اس کو چاہیے کہ ام لگا کر کرب کہہ دیتا تا کہ آپ کو اس وقت ندامت نہ اٹھانی پڑتی ۔ پھر آپ لکھتے ہیں مجھے علم نہیں دیا گیا کہ یہ حادثہ کب ہوگا۔ (جب تک جناب کا وجود موجود ہے) ، پھر آپ لکھتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ چند دنوں یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالی اس کو چند مہینوں تک یا چند سال تک کے بعد ظاہر فرمائے گا۔شاباش شاباش مرزا جی تیرے کیا کہنے آپ کے سوا کون ایسے پختہ پتے بتاوے۔مرزا جی اگر یہ پیش گوئی بھی اپنے معنوں میں پوری نہ ہوتو برائے خدا پھر ایسے خدا کو تو نمستے کہہ کر خلاصی ہی کرانی بہتر ہے۔اور بہت سے زلزلوں اور حادثوں کے منتظر رہیں اور میں بھی منتظر ہوں ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء ص ۴۔۵)

☆ ۱۱مئی سے ۱۴مئی تک زلزلہ کی پیش گوئی کی تاریخیں تھیں جو بخیریت گذر گئیں ۔

۱۴۔۱۵مئی کو امرت سر لاہور میں نہیں معلوم یہ خبر کیونکر بجلی کی طرح پھیل گئی کہ قادیانی کرشن جی اس دنیا سے سدھار گئے (زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کرشن قادیانی اور نجومی

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

۲۔اپریل کو جو پنجاب اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں نمونہ قیامت کا زلزلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تھا، اس کا ذکر تو ناظرین مفصل سن چکے ہیں، اسلئے اس کا دہرانا آج مقصود نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس زلزلہ سے جہاں ملک کے بعض حصوں میں نقصانات عظیمہ ہوئے ہیں، کئی ایک فائدے بھی لوگوں کو حاصل ہوئے۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ہمارے علاقہ میں پانی کی کمی تھی جب سے زلزلہ آیا ہے ہمارے قریب ایک پہاڑ میں نہایت شیریں چشمہ جاری ہوگیا آہ سچ ہے:

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

مگر جس فائدہ کا ہم آج ذکر کرنے کو ہیں اس کے مقابل ایسے ویسے فائدے سب ہیچ ہیں۔

زلزلہ کے بعد ہی ایک انگریز کی چٹھی لاہور کے ایک انگریزی اخبار میں چھپی کہ میں نے پہلے بھی زلزلہ کے متعلق پیش گوئی تھی جس کو لوگوں نے ہنسی ٹھٹھے میں اڑایا۔ اب میں پھر پیش گوئی کرتا ہوں کہ ۱۱مئی سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ اس خبر کا شائع ہونا تھا کہ ملک میں اس سرے سے اس سرے تک تہلکہ مچ گیا ادھر قادیانی کرشن نے دیکھا کہ اوہو ہم تو ہمیشہ ایسے واقعات سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں پھر یہ کیا عقل کی بات ہے کہ اب ہم خاموش رہیں چنانچہ آپ نے بھی ایک اشتہار ۸۔ اپریل کو دیا جس کا نام الانذار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالی کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:

تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منك الفضل جاء الحق وزھق الباطل۔

ترجمہ: یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ ۸۔ اپریل

اصل الفاظ الہامیہ آپ کے صرف اتنے ہیں ان سے آگے آپ اپنا عندیہ بتاتے ہیں جس کو ہم الگ کر کے بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین اس کو الہامی الفاظ نہ سمجھ لیں۔ حالانکہ کرشن جی کا یہ اصول ہے کہ میری تشریح غلط ہو جائے تو ممکن ہے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہی کرتی ہے مگر اصل الہام غلط نہیں ہوتا۔ پس ناظرین الہامی الفاظ کو ذہن نشین کرے آپ کی تشریح الگ سنیں آپ کہتے ہیں:

> مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ ۸۔ اپریل

گو اس عبارت میں آپ نے اپنے الہام کو ہر طرح سے گول مول کرنا چاہا ہے مگر اس کے بعد کے جتنے کلمات طیبات آپ کے ہیں ان سب سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور اس کا وقت بھی ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی تک ہے۔

جن دنوں کسی انگریز کا مضمون لاہور کے اخبار سول ملٹری گزٹ میں زلزلہ کی بابت پیشگوئی کا چھپا تھا انہیں دنوں اس کے مقابل دو قسم کے مضامین نکلے تھے بعض انجنیئروں نے لکھا تھا کہ زمین کا جوش چونکہ بہت کچھ نکل گیا ہے، اس لئے مدت مدید تک ایسا کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ جموں کے ایک پنڈت جی نے علم نجوم کے حساب سے اخبار ٹریبیون لاہور میں چھپوایا تھا کہ تاریخہائے مذکورہ میں ہندوستان کی حدود میں کوئی زلزلہ ثابت نہیں ہوتا۔

قادیانی کرشن جی ان دونوں (انجنیئروں اور پنڈتوں) کو ڈانٹ بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> یہ خداتعالی کی خبر اور خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے اسکے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ کوئی زلزلہ آنے والا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں اڑاتے ہیں وہ بھولے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلہ سہ منزلہ میں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ (۲۹۔ اپریل)

عبارت مذکورہ صاف بتا رہی ہے کہ گو ۸۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نہیں کہ زلزلہ کیا چیز ہے بھونچال ہے یا کچھ اور آفت نزدیک ہے یا دور مگر ۲۹۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو اس بات کا کمال وثوق اور یقین ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور وہ ۱۱مئی سے ۱۴مئی کے اندر اندر آنے والا ہے کیوں کہ آپ ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو ان تاریخوں میں زلزلہ یعنی بھونچال کے آنے سے منکر ہیں ان کو کرشن جی ڈانٹے ہیں کہ تم جھوٹے ہو دھوکہ باز ہو۔ پس اگر آپ کی مراد یقیناً بھونچال اور وہ بھی ۱۱ سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں نہیں ہے تو آپ ان کو کیونکر جھوٹا ٹھہرا سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں جب تک موضوع محمول اور زمانہ واحد نہ ہو، دو مختلف چیزوں میں تعارض اور تناقض نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ کل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امرتسر میں آویں گے، دوسرا شخص کہے پرسوں امام الدین امرتسر میں آگئے، تو ان ان دونوں خبروں میں کیا تعارض؟ جب تک دوسرا شخص بھی اسی خبر کی نفی اسی وقت میں نہ کرے جسوقت میں پہلے شخص نے اثبات کیا ہے پس آپ کا یہ کہنا کہ منجم اور انجنیئر جھوٹ کہتے ہیں مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں، یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ آپ کی خبر اور ان کی خبر کا زمانہ واحد ہو، اور مخبر عنہ یعنی وہ چیز بھی ایک ہی ہو۔ ورنہ اگر دو ہیں تو آپ کا کلام نازک مزاج معشوق کے جواب کی طرح دفع الوقتی ہو جائے گا جسے کسی شیدا نے کہا تھا:

میں نے کہا سایہ کرو مجھ پر اے پری
بولا کہ اس کے سایہ سے پرہیز چاہیے

ہمارے اس دعوی کی کہ آپکی مراد زلزلہ سے واقعی بھونچال ہے اور انہیں ۱۱مئی سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں ہے آپکی مندرجہ ذیل تقریر بھی تائید کرتی ہے:

طبقات الارض والے اور جوتشی سب مل ملا کر فیصلہ کر دیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئے گا پھر خدا تعالی کی وحی کی اور بھی عظمت ظاہر ہوگی حقیقت میں اگر وہ بھی یہی رائے دیتے کہ زلزلہ آئے گا تو ہماری بات مشتبہ ہو جاتی اور کمزور سمجھی کاتی لیکن اب تو ان لوگوں نے اقرار کرلیا ہے کہ زلزلہ نہیں آئے گا۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۱۰مئی)

کیا اب بھی کسی کو اس میں شبہ ہے کہ آپ کے الہامی زلزلہ سے مراد واقعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھونچال ہے اور انہیں ۱۱ سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں ہے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے کل دام افتادہ اسی خیال سے اپنے مکانات چھوڑ کر میدانوں میں خیمہ زن ہو کر مخلوق کی تباہی کی دعا کرتے رہے کہ کسی طرح ہماری کہی ہوئی بات پوری ہو جائے مگر آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کے مقابل کئی ایک مسلمین بندے بھی دست بدعا تھے ا اللهم قنا شر ما قضيت فا نك تقضى و لا يقضى عليك وہ مسکین ایسے تھے کہ انہیں کی دعاؤں کے حق میں صحیح ہے:

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

بعد اس تحقیق کے دریافت ہے کہ کیا اس ملک میں ان تاریخوں میں کوئی ایسا زلزلہ آیا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو کسی کان نے نہ سنا ہو کسی دل پر نہ گزرا ہو جیسا کہ کرشن جی نے ۸۔اپریل کے اشتہار میں لکھا تھا تو اس کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں دیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ایسے وقت آئے گا کہ کسی کو خبر بھی نہ ہو یا کہ لوگ ہماری تکذیب کر چکے ہوں گے کہ وہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے فلما نسوا ما ذكروا۔(الحکم ۱۰ مئی)

اس کلام سے جہاں یہ بات محقق ہوتی ہے کہ الہامی زلزلہ واقعی بھونچال ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان تاریخوں (۱۱ سے ۱۴ مئی) میں نہیں آیا بلکہ اس کو کسی ایسے وقت پر ملتوی کیا گیا ہے کہ مہاراج کے مکذب اس پیش گوئی کی تکذیب کر کے فارغ ہو جائیں گے۔لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا وقت کب ہو گا۔جس کا جواب یہ ہے کہ قیامت کے قریب، کیونکہ جن آپ کی پیشگوئیوں کو ختم ہوئے آج بیس تیس سال ہو گئے ہیں مثلاً لڑکے سے لڑکی، آسمانی منکوحہ، آتھم کی موت، لیکھرام کا فوق عادت عذاب، قادیان میں طاعون، مرزائیوں میں طاعون، وغیرہ آج تک آپ کے مخالفین ان کی تکذیب سے فارغ نہیں ہو چکے، برابر کئے جاتے ہیں، تو اس پیش گوئی کے لئے کون سی تاریخ مقرر ہو سکتی ہے کہ اس کے بعد مخالف خاموش ہو جائیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسا.. رادھا کے نو من تیل سے مشابہ ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے

بعد اس گفتگو اور تصفیہ کے کہ قادیانی کرشن جی کی پیش گوئی ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوئی ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی خود آپ کی نظر میں کیا وقعت ہے۔ آپ اپنی مایہ ناز کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش گوئیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب والا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے۔

یہاں تو ان پیش گوئیوں پر یہ لے دے کی ہے اور کس حقارت سے ان کا ذکر کیا ہے مگر واہ رے حافظہ نباشد، ۵۔ اپریل کے اشتہار الدعوت میں انہیں پیش گوئیوں سے خود فائدہ حاصل کرنے کو مہاراج دیان کہیان دیتے ہیں:

> خود عیسائیوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑے گی یعنی طاعون اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جب تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں اس وقت پچیس سال سے موجود ہوں پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے (کیا مرزا صاحب کا دعوی مسیحیت ۱۸۸۰ء میں سامنے آچکا تھا؟ وہ تو بقول ان کے ۱۸۸۴ء میں مسیح بنائے گئے جسے وہ سمجھ نہ سکے، گویا اسے ۲۰ سال ہوئے، اور جب انہیں خود پتہ چلا کہ میں مسیح ہوں اور دعوی مسیحیت کیا تو وہ ۱۸۹۰ء کی بات ہے یعنی ۱۵ سال قبل۔ بہاء)

حالانکہ خود ہی ایسی بلکہ انہی مسیحائی پیش گوئیوں کی بابت اخبار الحکم ۳۰؟ نومبر ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح کی تحقیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> رہی پیش گوئی تو وہ بھی قوی نہیں بلکہ قیافہ اور تفرس؟ معلوم ہوتا ہے جسے انجیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ بھلا آپ انصاف کریں کہ کیا پیشگوئی ہے ایسا تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں دوسری پیش گوئی کہ لڑائی ہو گی، اب فرمایئے کہ کون سی نئی بات ہے۔

کرشن جی کے چیلو !اور کرشن پینتھیو! ایمان سے (ان کنتم مو منین) سچ کہنا جن اصولوں پر کرشن جی نے مسیح کی پیش گوئیوں کا خاکہ اڑایا ہے ہمارا بھی حق ہے یانہیں کہ ہم بھی مہاراج کے دیا کہیان کو ویسی ہی معمولی گپ سمجھیں۔ اسی اصول سے جب ہم مہاراج کے ...کو جانچتے ہیں تو تم لوگ ہم سے ناراض ہو جاتے ہو بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے اگر یہ اصول غلط ہے تو مہاراج کی سیوا میں نویدن کرو

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۲-۴)

امروہہ کی حالت

جب سے امروہہ میں طاعون نے قدم رکھا ہے مذہب اسلام ترقی پر ہے۔ ہمارے مولانا حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو خدا ہم لوگوں کے سر پر قائم ودائم رکھے انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا موصوف کا روزمرہ شہر میں وعظ ہوتا رہتا ہے نیز مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرس ثانی مدرسہ اسلامیہ امروہہ بھی بڑے زور شور سے وعظ فرماتے رہتے ہیں۔ صاحبان موصوف بڑی گرم جوشی سے خدا و رسول کے احکام خلق کو سناتے رہتے ہیں۔ ترغیب وترہیب میں مصروف رہتے ہیں مذاہب باطلہ کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو صاحبان موصوف کے وعظ سے اس قدر دلچسپی ہے کہ روزمرہ دو چار جگہ سے وعظ کی دعوتیں آتی ہیں، مگر چونکہ مدرسہ کی تعلیم بھی انہیں کے متعلق ہے لہذا اکثر دعوتیں رد کرنی پڑتی ہیں۔ کثرت وعظ کی وجہ سے دردسر کی شکایت رہتی ہے، مگر دریادلی سے سب کام انجام دیتے ہیں۔ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو امروہہ کی حالت بہت درست ہو گئی ہے۔ اکثر امور شرعیہ کی پابندی ہونے لگی ہے مساجد آباد نظر آتی ہیں۔ تمام شہر میں ایک دو موتیں طاعون کی سنی جاتی ہیں اگر ہماری یہی حالت رہی تو خدا سے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم پر ضرور رحم کریگا اور اس بلاء طاعون سے ہم کو نجات دے گا کیونکہ ہمارے ہی اعمالوں کی وجہ سے ہم پر طاعون اور طرح طرح کی مصیبتیں آتی ہیں چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہے:

و ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوری : ۳۰)

نیز دوسری جگہ ارشاد ہے:

و اذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا (الاسری : ۱٦)

جب ہم سچے دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اپنی خطاؤں پر نادم ہوں تو ضرور ہم سب بلاؤں سے محفوظ رہیں گے چنانچہ خداوند عالم نے وعدہ فرما لیا ہے کہ:

وما کان الله معذبهم و هم يستغفرون (الانفال :۳۳)

(یعنی جب تک میرے بندے توبہ کرتے رہیں گے میں ان پر عذاب نہیں بھیجونگا)۔

نیز دوسری جگہ فرمایا:

و ما كان ربك ليهلك القرى بظلم واهلها مصلحون ۔(ہود: ۱۱۷)

یہاں پر فرقہ شیعہ اور مرزائیہ کی کثرت ہے صاحبان موصوف ان دونوں فرقوں کا بڑے زور شور سے بہت خوبی کے ساتھ رد کرتے رہتے ہیں مگر وہ کور باطن جن کے دلوں پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہے اور ان کی عقل کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے ان کی مخالفت اور بڑھتی جاتی ہے سیدھی بات الٹی سمجھ میں آتی ہے سچ فرمایا اللہ نے:

من يضلله فلا هادی له (جس کو خدا گمراہ کرتا ہے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا)...

حضرات شیعہ کی سنیئے جب امروہہ میں طاعون کا زور ہوا تو شیعہ صاحبان نے ایک عرضی کلکٹر صاحب کو لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم لوگ دفع طاعون کے واسطے تعزیہ نکالنا چاہتے ہیں ہم کو اجازت دی جائے۔

اس پر سب شیعوں کے دستخط ہوئے اور ہندو اور مسلمانوں سے بھی رضامندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دستخط کروانے چاہے۔ چنانچہ اکثر ہندوؤں نے اور بعض بیوقوف سنیوں نے بھی دستخط کردیئے۔

اور وہ عرضی پیش کی گئی بعض مصلح قوم دور اندیش سنیوں نے دستخط نہیں کیئے یہ سوچ کر کہ یہ لوگ ایک جدید بات کرنا چاہتے ہیں جو ہم لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ اور محرم میں بھی اس کا نکالنا ہماری دل آزاری کا باعث ہوتا ہے نیز تمام سنیوں کا خیال ہے کہ یہ طاعون تعزیہ نکالنے کی وجہ سے امروہہ میں آیا ہے اس وجہ سے کہ عشرہ محرم میں تعزیے نکلتے ہیں تب سے طاعون آیا ہے مبادا کہ عام جہلاء کچھ تعرض کر بیٹھیں اور فساد برپا ہو۔ اس خیال سے ایک عرضی شیعوں کے مخالف لکھ کے پیش کی جس کی وجہ سے تعزیہ کا نکلنا موقوف رہا۔

اب ایک صاحب نام کے سنی جنہوں نے شیعوں کی عرضی پر دستخط کیئے تھے خبیث النفس کور باطن نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام کے مسلمان اصلاح کے مدعی مگر فساد کے بانی تہذیب کی ٹانگ توڑنے والے ان مصلحان پر تیز ہوئے اور ان کو مفسد قرار دیا اور اپنے کو مصلح قرار دے کر شیعوں کے ہمدرد بنے ہیں اور صحیفہ بجنور میں ایک مضمون لکھا ہے اور شیعوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے اور تعزیہ بند کرانے والوں کو سخت سست لکھا ہے اگر یہی اسلام اور یہی ہمدردی ہے تو خدا حافظ

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

اب سنیئے فرقہ مرزائیہ کی جس کے سرگروہ یہاں پر مولوی محمد احسن ہیں۔

جب انہوں نے دیکھا کہ یہاں پر وعظوں کی کثرت ہے اور ہماری تردید ہوتی رہتی ہے یہ سوچ کر کہ مبادا کوئی ہم سے پھر جائے اپنے مریدوں کی آنکھوں میں گرم گرم ریت ڈالنی چاہی اور ایک جلسہ وعظ نہم مئی کو مقرر کیا جس میں اشتہار کے ذریعہ سے عام دعوت کی اور یہ شرط کی کہ اثناء جلسہ میں کوئی نہ بولے۔ اگر کسی کو کچھ دریافت کرنا ہے تو وہ بعد اختتام جلسہ کے بذریعہ تحریر دریافت کرسکتا ہے۔ جس کا جواب اہل سنت کی طرف سے بذریعہ اشتہار یہ دیا گیا:

کہ اگر آپ کو مناظرہ منظور ہو تو کوئی خاص تاریخ مقرر کر کے مناظرہ کر لیں اور بذریعہ اشتہار ہمیں اطلاع دیں اور شرائط مناظرہ وہ ہونی چاہییں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرفین منظور کرسکیں اور جسکو آپ چاہیں سوائے فرقہ مرزائیہ کے حکم مقرر کر لیں۔

جس کا جواب اب تک کچھ نہیں دیا۔ نیز ان کے جلسہ وعظ میں سوائے فرقہ قادیانی اور دو چار جاہل سنیوں کے اور کوئی شریک نہیں ہوا، اپنے مریدوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کے چل دیئے۔

راقم نیاز مند: عبداللہ طالب علم مدرسہ اسلامیہ امروہہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۷۔۹)

☆ قادیانی کرشن کے مرید راسخ قاضی امیر حسین کا بیٹا قادیان ہی میں طاعون کی نذر ہوا ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ میں منشی عبدالہادی مرزائی طاعون کی بھینٹ ہوا۔

کرشن قادیانی کے دام افتادہ جو بھونچال کے خوف سے میدانوں میں خیمہ زن تھے آہستہ آہستہ بوریا بستر باندھ کر بیک بنی و دو گوش گھروں کو واپس تشریف لے آئے ہیں

کرشن قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ: پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

جس کا مطلب بتایا گیا ہے کہ موسم بہار میں بھونچال کی پیش گوئی پوری ہوگی۔

شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

مرزائیوں میں طاعون

لو ان صدور الفعل یبدون للفتا
کاعقابه لم تلفه یتندم

شعر مذکور کا مطلب ہے کہ اگر انسان کو اپنے کاموں کا انجام معلوم ہوتو ندامت نہ اٹھائے کیونکہ وہ ایسی حرکت ہی نہ کرے جس کا انجام بد پیدا ہو۔ اسی لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی استاد کا قول ہے:

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مگر افسوس ہے کہ اور تو اور ہمارے زمانے کے مسیح مہدی اور کرشن جی مہاراج بھی اس اصول کے پابند نہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ایک زمانے کرشن جی نے بڑے زور سے کہا تھا کہ میرے مریدوں میں طاعون نہیں آئے گا دیکھو رسالہ کشتی نوح۔ اس پر جو خدا تعالی کی قدرت کا ظہور ہوا کہ اکے دکے مرزائی طاعون کا شکار ہونے لگے۔ آپ کے اور آپ کے مریدوں کی طرف سے ہمیشہ انکار ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ حضرت کے دہنے ہاتھ کا وزیر محمد افضل اڈیٹر بدر قادیان ہی میں طاعون کا شکار ہوا۔ اس پر بھی مرزائی ناک بھوں چڑھاتے رہے۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ کے علماء میں سے قاضی امیر حسین ساکن حال قادیان کا بیٹا طاعون کی بھینٹ ہوا جس کے جنازہ پر کوئی مرزائی ممبر نہ پہنچے۔ قاضی مذکور نے حضرت صاحب کی خدمت میں اس بے مروتی کی شکایت کی (جو ہمارے خیال میں تو بے جا شکایت تھی کیونکہ حضرت جی کا ارشاد ہے کہ طاعون سے مرنے والے کتوں کی موت مرتے ہیں تو پھر کتوں کے جنازے کون پڑھا کرتا ہے۔ اڈیٹر) اس پر کرشن جی نے ایک لیکچر دیا جو اخبار بدر قادیان ۴ مئی میں درج ہوا ہے ناظرین غور سے پڑھیں کہ کیسے دبی زبان سے کھلے لفظوں میں امت مرزائیہ میں طاعون کا اقرار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیے۔

یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو، تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں سے یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے، افراط کا اور تفریط کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکائت پیدا نہ ہو جب کہ

تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ

کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں جل نہ جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں انکی مدد کرے

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالی نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالی نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوۃ بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا و قدر سے اسے ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالی کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر ﷺ اس بات پر راضی ہو جاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے، ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے، اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرض ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو، وہاں احتیاط کرے۔ یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خدا تعالی کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے جب کہ خدا تعالی نے تمہیں باہم بھائی بنا دیا ہے، پھر نفرت اور بعد کیوں کر ہوسکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا۔ اور اس طرح پر اخوۃ کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ خدا تعالی نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو اللہ تعالی پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالی کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو، اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہوگیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالی کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوۃ کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالی ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب میں ہوگیا ہے کب تک جاری رہے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے

انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم

اللہ تعالی کبھی حالتِ قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالی کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ناپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو ایک تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولے کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا۔ اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔

پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے، اور یہ حق، حق العباد کا ہے، جو فرض ہے۔ جیسا خدا تعالیٰ نے صوم وصلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوۃ ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو، یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو، وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہم دردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو۔ اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف فرماتا ہے من قتل نفساً بغیر نفسٍ او فساد .. ا لآ یة یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گو یا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی ۔ زندگی کے ساتھ اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جا تا رہے۔ حقوق اخوۃ کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں ۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملّا ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے ۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی، لیکن قضا وقدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد (دوری) جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جس کو خدا تعالی نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی ۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہر حال با ہم ہمدردی ہو۔ اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ آمین۔

(اخبار بدر۔ قادیان ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں، ناظرین! بغور پڑھیں کہ قادیانی کرشن جی مہاراج کیسی کھلی زبان میں مریدوں میں طاعون کا وقوعہ مانتے ہیں اس تقریر کو پڑھ کر مندرجہ ذیل تقریر بھی حضرت کرشن جی کی پڑھیئے۔ آپ لکھتے ہیں:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھائے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیری چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا یا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا وے۔ (کشتی نوح۔ص ۱۔۲)

کیا ان دونوں بیانوں کو پڑھنے والا اس نتیجہ پر نہ پہنچے گا:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

(محمد افضل اڈیٹر بدر کی طاعونی موت کا حال خود اڈیٹر الحکم نے یوں بیان ہے:

بابو محمد افضل اڈیٹر بدر کی وفات

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جب میں عبداللہ کی خبر وفات درج کی تھی اس وقت مجھے یا کسی اور کو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ الحکم کا اگلا شمارہ خود بابو محمد افضل صاحب کی عبرت ناک موت کی خبر کا اعلان کرنے والا ہوگا لیکن مقادیر الٰہی سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اور عاجز انسان کو کیا معلوم ہے کہ کب اسے اس جہان سے پیام کوچ آ پہنچے گا۔ بابو محمد افضل صاحب اپنے بچہ عبداللہ کو دفن کرنے کے تیسرے دن بعد بخار سے بیمار ہوئے اور دوسرے دن ہی یہ بخار نمونیا کے رنگ میں تبدیل ہو گیا اور طاعونی تپ ثابت ہوا اور آخر ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو عصر کے قریب وہ اس جہان سے رخصت ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابو محمد افضل صاحب کے ساتھ مجھے طالب علمی کے زمانہ سے واقفیت تھی میں ان کے اور وہ میرے علمی اور مذہبی مذاق سے بہت کچھ واقف تھے پھر اس سلسلہ میں داخل ہونے پر تو تعلقات اور بھی بڑھ گئے وہ صبر اور استقامت کے ایک اچھے نمونے تھے جن مشکلات اور مصائب کے درمیان سے گذر کر وہ البدر کے کاروبار کو چلا رہے تھے ہر شخص کا کام نہیں کہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ سکے۔

مرحوم ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یتیم اور دو عورتیں بیوہ چھوڑ مرا ہے۔اسکی ناگہانی موت ہم لوگوں کے لئے ایک سبق اور عبرت ہے اس کی عمر کچھ بہت بڑی نہ تھی چونتیس پینتس برس کا ایک خوش رو جوان تھا۔ آخر دم تک وہ حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کی رسالت پر ایمان رکھتا تھا۔مرنے سے دو دن پہلے مجھے کہلا بھیجا کہ میں الحکم میں ان کی بیماری کی خبر شائع کر دوں اور احباب سے دعا کی دعا درخواست کروں، اور منتظر ناظرین بدر کو اطلاع دوں کہ ان کی بیماری کے باعث البدر شائع نہ ہوگا۔کون کہہ سکتا تھا کہ یہ اطلاع آخری اطلاع ہوگی (الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱)

نیز اڈیٹر الحکم نے یہ بھی لکھا ہے:

برادرم بابو محمد افضل

بعض اخبارات نے جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت شدید بغض اور عناد ہے برادرم بابو محمد افضل صاحب کی رحلت پر نہایت بے ہودہ بکواس کی ہے جس سے بعض احمدی احباب کو مجھ سے استفسار کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے میں ان اخبارات پر تو کیا افسوس کروں کیونکہ وہ تو

نیش عقرب نہ از پئے کین است ۔مقتضائے طبیعتش ایں ست

کے مصداق ہیں، لیکن مجھے اپنے ان احمدی بھائیوں پر افسوس ہے جنھوں نے افضل کی وفات کے متعلق ان اخبارات کی بنا پر استفسار کرنے شروع کر دیئے ۔وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ اور رنج دہ خبریں شائع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، پھر وہ کیوں ان کی باتوں پر اعتبار کرتے ہیں ۔ یہ نقص اور خرابی کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ کثرت کے ساتھ احمدی احباب اپنے اخبارات کو نہیں پڑھتے جن کے ذریعہ انہیں دارالامان کے صحیح واقعات بہم پہنچائے جاتے ہیں ۔اگر وہ اپنے اخبار پڑھیں تو ایسے وسوسے ان کے دل میں خلل انداز نہ ہوں ۔ یاد رکھو یہ ضروری بات ہے کہ ان وسوسوں سے رہائی پانے کیلئے اخبارات کو پڑھیں ۔میں بابو محمد افضل صاحب کی وفات کی خبر لکھ چکا ہوں ۔ یہ محض جھوٹ اور افتراء ہے کہ اس کی مرض الموت میں کوئی پاس نہ تھا اور وہ پانی پانی کرتا مر گیا۔،

اس کے اخیر دم تک متعلقین نے اور دوسرے احمدیوں نے جہاں تک جس سے ممکن ہو سکا پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر گیری کی اور اس نے نہایت اطمینان اور صبر کے ساتھ اپنی جان خدا کو سونپی۔ اخیر وقت تک وہ حضرت حجۃ اللہ کی مسیحیت ومہدویت پر ایمان رکھتا تھا۔ یہ بھی محض افتراء ہے کہ تین دن تک اس کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اسی دن قبل از عشاء دفن ہوا اور بعد عشاء سب احمدیوں نے اس کا جنازہ مسجد مبارک میں پڑھا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ وہ طاعون سے شہید ہوا اور اس پر اعتراض کرنا سلیم الفطرت کا کام نہیں۔

(اخبار الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱)

مرزا قادیانی کی آسمانی ندا

(مرقومہ: جناب مولانا محمد منیر خان صاحب از بنارس)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔

ایک اشتہار مسمی النداء من وحی السماء مورخہ ۲۱، اپریل ۱۹۰۵ء مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ چند آدمیوں کے بنانے سے جن کا شمار دو انگلیوں پر ہوسکتا ہے مثیل عیسی اور مہدی موعود بلکہ کرشن اوتار ہوکر قادیان ہی میں بیٹھے ہیں نظر سے اس ہیچ مدان کی گذرا ارادہ کیا کہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر کے صورت رسالہ میں جواب لکھ کر ہدیہ ناظرین کرے لیکن بوجہ عدیم الفرصتی کثرت درس تدریس سے وت؟؟؟ نہ وسعت نہ دی۔ پس بعض باتیں مرزا جی کی نقل کر اور اس کا جواب لکھ کر ہدیہ ناظرین منصفین کرتا ہے کہ صرف اسی قدر ملاحظہ فرما کر ان کی کھینچ تان کا موازنہ کریں کہ مرزا صاحب کیسے بے پر کی اڑانے میں مشاق ہیں۔

آپ (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں:

> مجھے خدا عزوجل نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ دونوں زلزلے تیری سچائی کے لئے دو نشان ہیں انہی نشانوں کی طرح جو موسی نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے۔ الخ

میں کہتا ہوں جب آپکو یہ دو نشان مثل حضرت موسی اور حضرت نوح آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچائی کے لئے ملا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی سچائی کے لئے یہ کافی نہ ہوئے بلکہ اور نشان ایک بعد دوسرے کے ظاہر ہوتا رہے گا معلوم نہیں کہ کل کا اختتام آپ کی عین حیات میں ہو جائے گا کہ نہیں۔ اور حضرت موسیٰ اور نوح کو جو نشان دیئے گئے تھے صرف ان حضرات علیہما السلام کو وہی کافی ہوئے اور کی حاجت نہ پڑی پس آپ کے نشان مثل ان حضرات علیہما السلام کے نہ ہوئے لہذا جیسا کہ گول مول آپ نے یہ وحی تراش لی ہے ایسا ہی تو قیامت نامہ پڑھ کا پڑھنے والا بچہ بھی کہہ سکتا ہے بلہ آپ سے اچھی تشریح کر سکے گا تو کیا وہ مدعی الہام ہوسکتا ہے کیوں نہیں آپ سے زیادہ حق دار ہے۔

آپ (یعنی مرزا صاحب) لکھتے ہیں:

> بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلے سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اس کے اس مرتبہ کی خبر دی گئی ہو۔ الخ

میں کہتا ہوں پہلے تو آپ بڑے زوروں سے کچھ روز تک دھمکیاں دیں کہ طاعون عذاب الٰہی میری سچائی ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوا ہے اور یہ بھی زبان الہام بیان سے صادر ہوا تھا کہ یہ عذاب قادیان میں نہ آئے گا حالانکہ پہلے پہل اگر یہ عذاب ہوتا تو قادیان ہی میں نازل ہوتا، پھر اقرب فاقرب کیونکہ پہلے آپ کے منکر وہیں کے لوگ ہوئے اور عادت خدا بھی یہی جاری ہے کہ جس قوم کی طرف انبیاء مبعوث ہوئے اور اس قوم نے ان کی تکذیب کی تو ہلاک کر دی گئی حضرت نوح اور لوط کی قوم کا حال ملاحظہ ہو۔ پس بمبئی وغیرہ میں طاعون پہلے کیوں ہوا۔ وہ لوگ تو آپ کے شاید نام تک نہیں جانتے ہوں گے۔ مسیح یا مہدی کرشن اوتاری کا علم تو در کنار۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ اور نیز وہ مقامات کہ جہاں اب تک آپ کی پیدائش تک کو نہیں جانتے ہیں مستحق عذاب الٰہی کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ کیا خدا کی عادت میں دھبہ لگانا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو ظالم قرار دینے سے بری ہو سکتے ہیں نعوذ باللہ من سوء الفہم و قسی القلب ۔ معہذا خدا نے آپ کی کیسی تکذیب فرمائی کہ خاص قادیان میں عذاب طاعون نازل فرمایا سوا اس کے قادیان میں کچھ روز تک طاعون کا نہ آنا کچھ آپ کی دلیل صداقت نہ تھی ورنہ اور بہت مقامات کو خدا نے محفوظ رکھا ہے تو کیا اگر کوئی مثل آپ کے وہاں مدعی ہو کر مثیل مسیح اور مہدی موعود بنے تو بن سکتا ہے کیونکہ وہ آپ سے زیادہ حق دار ہے ۔ بعد اسکے یہ تراشا کہ میرے مرید نہ مریں گے جب خداوند عالم نے اس کی بھی تکذیب کی کہ آپ کا پیارا اور راز دان مرید محمد افضل اڈیٹر البدر شکار طاعون ہوا تو اب آپ یہ لکھتے ہیں کہ جو کامل الایمان ہوں گے وہ نہ مریں گے حالانکہ یہ تاویل رکیک بھی آپ کی محض لغو اور پوچ ہے کیونکہ جس کے گھر کے بھیدی کا یہ حال ہو تو اوروں کا کیا حال ہوگا ۔ پس یہ تاویل آپ کے حق مین مضر ہے مفید نہیں سوا اسکے اس دعوی کی بھی تکذیب ہو چکی چنانچہ جب مولوی بدر الدین قادیانی مبتلائے طاعون ہوئے تو آپ کو اطلاع ہوئی آپ نے چند پڑیاں دوائیں ہم دست قاصد ارسال کیں اور کہدیا کہ وہ ہرگز نہ مریں گے مطمئن رہیں حالانکہ قاصد مولوی صاحب کے مکان تک نہیں پہنچا تھا کہ مولوی بدرالدین صاحب شکار بند طاعون میں جکڑ لئے گئے ۔ معلوم ہوا کہ وہ بقول آپ کے کامل الایمان نہ تھے مگر پھر آپ نے کیوں کہلایا کہ وہ نہ مریں گیا وجو دیکہ آپ فرماتے ہیں کہ جس کو میں نے ان علامات سے پہچان لیا ہو یا اس کے مرتبہ سے خبر دی گئی ہو وہ نہ مرے گا پس مولوی بدرالدین کیوں مرے اس لئے کہ جب آپ نے کہلایا کہ وہ نہ مریں گے ۔ صاف طور پر ثابت ہے کہ آپ کو خبر بھی دی گئی تھی اور آپ ان کو پہچانتے بھی تھے کہ کامل الایمان ہیں سچ ہے بنائی بات کہاں تک یاد رہے خدا پر واجب ہے کہ جب کوئی مفتری اور کاذب مدعی الہام ہوت اس کی تکذیب فرمائے ورنہ انبیاء کرام اور غیر ان کے میں امتیاز کیوں کر ہوسکتا ہے اگر آپ کو اس یں شک ہوتو آپ بھی آزمائش کریں ، اس طور پر کہ آپ اپنے مریدوں کے نام جن کو آپ کامل الایمان جانتے ہیں اگر چہ کل کی خاطر شکنی کی وجہ سے نہ سہی ، دس پانچ کا لکھ کر شائع فرمایئے اور تحدی کیجئے اگر آپ سچے ہوں گے تو ضرور آپ کا دعوی صحیح ہو گا ضرور کیجئے اس تحدی میں اگر آپ سچے ٹھہرے تو پہلا شخص بعد اس کے ایمان والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ پر میں ہونگا۔ مجھ کو یقین کامل ہے کہ آپ نے اگر تحدی کی بھی تو ہرگز آپ کی تحدی صحیح نہ ہوگی جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ آپ کا بطلان برابر ہوتا رہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی کوئی شخص مورد الٰہی؟ نہیں ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں تاوقتیکہ آپ عام طور پر شناخت مریدان خاص اور نام ان کے شائع نہ کریں گے کیونکر معلوم ہوسکتا ہے کہ فلاں شخص جو مریدان مرزا سے مراوہ کامل الایمان نہ تھا۔ البتہ آپ کے خوش عقیدہ لوگ جو چاہیں سمجھیں مگر خصم پر کوئی حجت نہیں ہو سکتے۔ پس یہ ڈھینگ ڈھانگ آپ کی محض بے سود ہے۔ ہاں ایک بات آپ سے اور دریافت کرنی ہے کہ جب طاعون مورد عذاب الٰہی ہوتو کیوں آپ نے حب جدوار اور مرہم عیسی تجویز فرمایا۔ کیا عذاب کا آپ کو تیقن نہ تھا اور ضرور نہ تھا ورنہ عام طور پر اشتہار اس کے لئے شائع نہ کئے جاتے کہ حب جدوار اور مرہم عیسی اس میں مفید ہیں اور میرے فلاں فلاں مرید کے ہاں مل سکتے ہیں۔ پس جب آپ کو اپنے الہام کا خود تیقن نہیں ہے تو مکذبین یعنی آپ کی گت بنانے والے اگر صحیح نہ جانیں غلط کہیں تو اسقدر منہ کیوں چڑھاتے ہیں اور بار بار کاغذ کیوں سیاہ کرتے ہیں۔ پہلے اصلاح گھر کی کیجئے۔ مگر آپ کے مکذبین ہی کی فوقیت ہوگی۔ اگر عذاب ہونے کا آپ کو تیقن تھا تو یہ دوائیں کیوں ایجاد فرمائیں اس لئے کہ یہ دوا میں کیا مجال کہ عذاب خدا کو روک سکیں۔ اگر کہیے کہ دوائیں خاص مریدوں کیلئے ہیں تو بھی صحیح نہیں کیونکہ مریدان کامل الایمان کو آپ استثنا فرماتے ہیں اور ضعیف الایمانوں کیلئے طاعون کو باعث نجات فرماتے ہیں چنانچہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے، ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے ان کو بہشت میں پہنچائے گی۔، لہذا اشتہار میں آپ نے کسی فریق کو خاص نہیں کیا ہے۔ پس اب ہم ان آیتوں کو جن کو مرزا صاحب نے اپنا الہام قرار دیا ہے ناظرین کے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی دیانتداری کہاں تک ہے اور آپ کی روش الہام کے اندر کیا ہے۔ اکثر آپ آیت قرآنی کو بعینہ یا کچھ کم زیادہ کر کے اور بعض لفظ ایجاد خود ملا کر اپنے زعم فاسد میں اعجاز اور الہام قرار دیتے ہیں اور نادان احمق آپ کے اس دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزویر میں پھنس جایا کرتے ہیں اس اشتہار میں آپ نے چند آیتیں قرآنی نقل کر کے اپنا الہام قرار دیا ہے جن کو بعینہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں پہلی آیت:

الذین آ منوا ولم یلبسوا ایما نھم بظلم او لئك لھما لا من و ھم مھتدو ن ۔ یہ سورہ انعام کی ہے۔

دوسری آیت و اصنع الفلك با عیننا و و حینا ولا تخا طبنی فی الذین ظلموا انھم مغر قو ن ۔ یہ سورہ ہود کی ہے

تیسری آیت۔ بخور آنچہ ترا بخور انم لك در جة فی السما ء فی الذین ھم یعمرو ن قل عندی شھادة من اللہ فھل انتم مو منو ن کففت عن بنی اسرائیل ان فرعو ن و ھا ما ن و جنو دھما کا نوا خا طئین انی مع الافوا ج آتیك بغتةً ۔

اب اس الہام میں اکثر عبارت ایجاد بندہ ہے صرف

ان فرعو ن و ھا ما ن و جنو د ھما کا نوا خا طئین ، ایک آیت ہے سورہ قصص۔

چوتھی پانچویں چھٹی آیت فبرأہ اللہ مما قا لوا و کا ن عند اللہ و جیھا ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ فلماتجلی ر بہ للجبل جعلہ دکا ۔ واللہ مو ھن کید الکافرین ۔

آپ کے اس الہام میں صرف جملہ اخیر و اللہ مو ھن کید الکافرین ایجاد اور تراش ہے اور قبل اس کے تین آیت قرآنی کو یک جا کر دیا ہے۔ پہلی آیت سورہ احزاب کی دوسری سورہ زمر کی تیسری سورہ اعراف کی ہے۔ بعد ان الہاموں کے ایک طولانی الہام اور درج ہے نصف سے زاید عبارت اردو انجیل سے ملتی ہوئی بلکہ غالبًا اسی کی ہے اور ماقبی عبارت عربی ہے اور اس میں صرف ایک آیت مسبوق الذکر (سورہ احزاب رکوع ۷۱کی) کی ہے اور عبارت تراش بندہ ہے۔ ان آیتوں میں جو کھینچ تان آپ نے کیا ہے اور اپنی بڑھ کو اس سے ثابت کیا ہے اس کا کیا کہنا۔ ناظرین صرف اسی قدر پر اندازہ کرلیں کہ مرزا صاحب تفسیر بالرائے کے امام ہیں پھر بھلا آپ جس مدعا کو چاہیں قرآن سے نہ ثابت کرسکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعو ذ با للہ من شرور انفسنا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۰۵ء ص ۶۔۸)

قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ کرشن جی موصوف نے ۱۰۔ اپریل کے الحکم میں اپنے اڈیٹروں اور مریدوں کو اہل حدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ

ان سب کو تفویض الی اللہ کرو۔ اللہ تعالی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ وہ آپ فیصلہ کرنے والا ہے۔ خدا تعالی کے اس فعل میں اپنا دخل بھی معصیت ہے، وہ خود احکم الحاکمین ہے۔ تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا جو خدا تعالی کے فعل میں ہوگا۔

اس پر قدیمی فرمانبردار اڈیٹر الحکم نے اپنا ریمارک لکھا تھا کہ:

خدا کے مامور اور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ میں کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں۔ پس اہل حدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کرتا ہے اور اللہ تعالی کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا بے باکی اور شوخی کے ساتھ گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جسقدر گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے میں اس کو مخاطب نہیں کرونگا اور خدا تعالی کے فیصلہ پر نظر رکھونگا۔ آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا اور خدائی فیصلہ کا انتظار فانتظروا انی معکم من المنتظر ین۔

(الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ص ۱۲ کالم ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لیکن افسوس کہ (الحکم قادیان کے) اڈیٹر صاحب نے اس عہد واثق کو نہ نباہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۰ امئی کے الحکم کے صفحہ ۶ پر پیسہ اخبار کو جوابات دیئے جس کے سرے پر ایک شعر بھی لکھا کہ

نیش عقرب کہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش ایں ست

اس شعر کے بعد ایک بڑا لمبا مضمون پیسہ اخبار کے جواب میں لکھا ہے۔

پھر اسی پرچہ ۱۰ امئی کے صفحہ ۸ پر اخبار وطن لاہور کے ایک مضمون کا جواب ہے جس کی سرخی یہ ہے: وطن کے لئے تو خاموشی ہی بہتر تھی

پھر ۲۴ مئی کے صفحہ ۱۱ پر پیسہ اخبار اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش کی ہے ۔غرض اس طرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دینے میں مضامین لکھے ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا اب آسمانی فیصلہ کا انتظار نہیں رہا، یا فیصلہ ہو گیا، تو کیا آپ کے خلاف منشاء ہوا ہے جو اپنے قلم سے کام لینے لگ گئے۔ بلکہ اصل یہ ہے کرشن جی... کبھی اپنے قول وقرار کے پکے نہیں آپ نے کئی ایک دفعہ توبہ کی مگر وہ توبہ آپ کی ایک رند کی توبہ سے زیادہ دیر پا ثابت نہ ہوئی جو کہتا ہے

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہی حال جناب کرشن جی کا ہے چنانچہ ۱۰۔اپریل کے الحکم میں آپ نے خاموشی کا سرکلر دیا تو ۱۸۔اپریل کو ایک اشتہار النداء چھاپا جس میں پیسہ اخبار وغیرہ کے نام لے کر جواب دیئے پھر ۲۲۔مئی کا اشتہار چھاپا وہ تو سارے کا سارا ہی پیسہ اخبار کے ایک مضمون کا جواب ہے جس میں پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ جب کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت خوف ناک پیش گوئی کا اظہار نہ کرونگا تو اب زلزلہ کی پیش گوئی کیوں کی۔ گورنمنٹ کو اس پر توجہ دلائی تھی اس پر حضرت مسیح اور مہاراج کرشن جی کو لالے پڑ گئے ،تو ۲۲ مئی کو گورنمنٹ کے حضور میں ایک معذرت لکھی جس میں پیسہ اخبار کو جواب دینے کی کوشش کی۔

یہ وجہ ہے کہ الحکم کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ مخالفوں کو جواب دینے لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ خود بدولت مہاراج ہی اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے مسیح مہدی کرشن اور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا ہی خدا کے فیصلہ سے پہلے قلم اٹھا چکے ہیں۔ پھر ہمارا تو منصب ہی یہی ہے کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیکن کیا اہل حدیث کا حق نہیں کہ کرشن جی مہاراج سے درخواست کرے کہ:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہم نے آپ کا کیا گناہ کیا کہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ اور اہل حدیث کے لئے فیصلہ الٰہی کا انتظار بتاتے ہو۔ یہ کیا حق تلفی ہے؟ کیا اہل حدیث کا کوئی قصور ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ اہل حدیث معمولی باتیں نہیں لکھا کرتا، بلکہ چونکہ آپ کے گھر کا بھیدی ہے اسلئے ہر ایک بات پتہ کی کہتا ہے جسکا جواب مشکل ہے۔ اچھا اور نہیں تو براہ مہربانی اتنا تو بتا دو کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ لکھا ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا جیسا کہ کرشن جی مہاراج کا دعوی ہے جس کا ذکر اہل حدیث کے کئی ایک سابقہ نمبروں میں مفصل ہو چکا ہے۔ اگر مہاراج خود بتلائیں تو مبلغ پانچ سو اور اگر ان کا کوئی چیلہ بتلائے تو دو سو روپیہ انعام لیں۔ گر نہ بتلائیں تو پبلک جان جائے گی کہ:

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

(الحکم کا متذکرہ بالا مضمون یوں ہے:

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفوں کو آخری جواب

آج ۹۔ اپریل کو ظہر اور عصر کی نماز سے پہلے جو جمع کی گئی تھیں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے حضور مخالفوں کی نکتہ چینیوں اور اعتراضوں کا ذکر کیا گیا کہ وہ کس پر درندگی سے حملے کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ یہ ذکر اس وقت آیا جب کہ آپ خدا تعالیٰ کی وہ وحی جو دوسری جگہ درج ہے سنا چکے تھے مخالفوں کے ذکر میں اہل حدیث کے مضامین اور لاہور کے ڈیلی ٹائمز اور ست دھرم پرچارک وغیرہ کے اعتراضات کا ذکر کیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس پر آپ (مرزا) نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ، ان سب کو تفویض الی اللہ کرو۔اللہ تعالی کی وحی بتاتی ہے کہ اس فعل میں وہ خود احکم الحاکمین ہے تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا جو خدا تعالی کے فعل میں ہوگا۔ اس نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ وہ خود ہی ایک فیصلہ کریگا اور ہم اسی کے منتظر ہیں۔ مجھے اسی لئے اس نے فرمایا فاصبر کماصبر او لو العز م انبیاء علیهم السلا م کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔آخر ان کے صبر کا انجام عجیب ہوتا ہے۔اب یقیناً سمجھو کہ وہ وقت بہت ہی قریب آگیا ہے جو جس قدر یقین کرے گا اسی قدر اس کا ایمان بڑھے گا خدا تعالی پہلے سے مجھے فرما چکا ہے

قرب اجلك مقدر و لا يبقى لك من المخز يا ت ذكراً

غرض اللہ تعالی اس جماعت کو اپنے وجود پر روشن اور تازہ ایمان دینا چاہتا ہے میں یہی دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدا تعالی ان کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

خدا کے مامور و مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ میں کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں پس اہل حدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ پر اعتراض کرتا ہے اور خدا تعالی کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا ہے اور بے باکی اور شوخی سے گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جس قدر گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے میں اس کو مخاطب نہیں کرونگا اور خدا تعالی کے فیصلہ پر نظر رکھونگا آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا ہے اور خدائی فیصلہ کا انتظار فا نتظروا انی معکم من المنتظرین

(الحکم۔۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۲)

چہا در قادیان بینی

(نامہ نگار خود ذمہ دار ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)

چہ گویَم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
خطا بینی دغا بینی ریا بینی زیاں بینی

صاحبان! قادیانی اخبار الحکم ۲۴ مئی صفحہ ۲ کالم ۳ پر یہ مضمون میری نظر سے گذرا کہ پیسہ اخبار کو مبارک ہو کہ لاہور میں دو دفعہ زلزلے کے دھکے لگے۔ پیسہ اخبار اور اس کے دوستوں کو مبارک ہو جو کہتے تھے کہ لاہور وغیرہ میں زلزلہ نہیں آئے گا۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے عشق ہے خدا تعالی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اور اس کے علوم پر کون احاطہ کر سکتا ہے ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ مرزا صاحب کا صرف یہی دعوی نہ تھا کہ زلزلہ صرف لاہور والوں کے لئے آئے گا۔ زلزلہ آئے گا یا کوئی اور آفت آئے گی بلکہ یہ دعوی تھا کہ تمام خطہ زمین پر کوئی آفت آئے گی اور ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ زلزلہ جو کہ مورخہ ۱۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا اس سے کئی درجہ سخت اور آفت رسان ہوگا اور آنے والے زلزلہ یا آفت کی کوئی حد نہیں دی گئی تھی حالانکہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء جس کا الحکم حوالہ دیتا ہے کہ لاہور میں زلزلہ آیا جس کی یہاں کوئی اصلیت نہیں ہے شاید چند ہی ایسے وہم پرست ہوں گے جن کو یہ وہمی زلزلہ محسوس ہوا ہوگا اگر ایسا ہی خفیف یعنی وہمی زلزلہ آنا تھا تو مرزا نے اپنے اپنے وہم پرست مریدوں کو کیوں لکھ بھیجا تھا کہ تم اپنے گھروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں چلے جاؤ کیوں مرزا نے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو جنگلوں میں در بدر خاک بسر کیا اور بچاروں پر ڈاکے پڑے اور طرح طرح کی مصیبتیں اور ناجائز تکلیفیں ان بے چارے وہم پرستوں نے اٹھائیں اور زلزلہ بھی نہ آیا آخر کار وہ تنگ آکر اپنے اپنے گھروں کو چلے آئے اور مرزا کے حکم کو بالائے طاق رکھ دیا اور گھروں کو آتے اور مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتے تھے یہی مثال ہو رہی تھی

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اب اڈیٹر الحکم قادیان کو شرم کرنی چاہیے اور ڈوب کر مر جانا چاہیے کہاں وہ عظیم الشان اور خوفناک زلزلہ آیا جو آگے کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا تھا اور نہ کسی کان نے سنا تھا جس کی کہ مرزا نے بڑے زور سے خبر دی تھی شاید یہ زلزلہ قادیان میں آیا ہوگا کیا اب مرزا کی رسوائی دور کرنا چاہتے ہو اور لوگوں کو دھوکے دیتے ہو شرم شرم شرم مگر مرزائیوں کو شرم کہاں؟ اگر مرزائیوں کو یا مرزا کو شرم ہوتی تو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں یعنی محمدی بیگم والی پیش گوئی جس کے بارے میں مرزا نے لکھا تھا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ آسمان پر خدا نے کر دیا ہے اور وہ دوسرے کے گھر تڑا تڑ بچے جن رہی ہے، مرزا کی اس پیش گوئی کو دیکھ کر مرزائی گروہ میں اگر کچھ حمیت ہوتی تو وہ چلّو بھر پانی میں ڈوب کر مر جاتے مگر شرم چہ کنی چو پیش مردان بیا یدوالا معاملہ ہے۔

کیوں رے الحکم اب بھی شرم کرو گے یا نہیں۔ کیا الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء و ۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مئی ۱۹۰۵ء میں جو مضمون مرزا نے بعنوان ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ لکھا ہے اس میں کسقدر خوش آمد درآمد مارے خوف کے مرزا نے کی ہے اور مارے خوف کے اس امر کو مان لیا ہے کہ میں نے لوگوں کو بالکل نہیں ڈرایا اور نہ ہی میں نے یہ کہا ہے کہ ضرور ہی زلزلہ آئے گا اور کوئی وقت بھی میں نے مقرر نہیں کیا میں نے تو یہ لکھا تھا کہ کوئی آفت آئے گی جو اپنے اندر زلزلے کی ہیبت رکھتی ہوگی وغیرہ وغیرہ میں نے زلزلے کی پیش گوئی کوئی نہیں اب تم کس منہ سے کہتے ہو اورتمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ لاہور میں ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو دو دفعہ زلزلہ کے دھکے لگے اگر تم اس کے ثبوت میں لاہور کی دو لاکھ کے قریب آبادی میں سے ایک ہزار آدمیوں کی تحریری شہادت پیش کرو تو ہم تم کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے کیا مرزا مارے خوف کے کانپ نہیں رہا اور گورنمنٹ کے آگے رو رو اور چلا چلا کر بار بار یہ نہیں کہہ رہا کہ میں نے کوئی بھی لوگوں کو خطرے میں نہیں ڈالا اور نہ ہی میں کچھ بد نیتی سے زلزلہ کے متعلق لکھا ہے۔ کیا مارے خوف کے مرزا نے یہ نہیں کہا کہ میری پیش گوئی کو لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اور مضحکے اڑاتے ہیں اور میری پیش گوئیوں سے لوگ نہیں ڈرتے اور مجھے ہمیشہ جھوٹا کافر اور دجال کہتے ہیں کیا میرے اشتہار کو مارے خوف کے مرزا نے الحکم و بدر میں بار بار نہیں لکھا بھلا تم ہی بتاؤ کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ مرزا بار بار اپنے خانہ ساز اخباروں میں میرے اشتہار ۶ مئی ۱۹۰۵ء کو کیوں درج کرتا ہے اور مرزا کی کیا غرض ہے میں پھر تمہیں اس امر کا بڑے زور سے چیلنج دیتا ہوں اگر تم میں کچھ غیرت یا حمیت ہے تو یہ ثابت کرو کہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو لاہور میں دو دفعہ زلزلہ آیا اور مرزا کی پیش گوئی سچی ہوئی اگر تم ثابت کر دو تو میں تمہیں تین ہزار دونگا۔ میں مرزا کی تمام پیش گوئیوں کو اور الہام جھوٹے ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں فی پیش گوئی صرف دس دس روپیہ داخل کرو تو میں تمام الہام اور پیش گوئیاں براہین سے لے کر آج تک مرزا نے جس قدر کی ہیں جھوٹی ثابت کرونگا اگر کچھ بھی غیرت ہے تو میدان میں آؤ اور مرزا کو ساتھ لاؤ میں نے جس قدر پیش گوئیاں مرزا کے متعلق کی تھیں وہ سب کی سب پوری ہوگئیں صرف نکاح والی پیش گوئی ابھی باقی ہے اس کی میعاد ابھی دور ہے وہ بھی خدا نے چاہا تو ضرور پوری ہوگی۔

راقم ملا محمد بخش سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۶۔۷)

قادیان کی سیر

(قاضی ظہور الحسن ساکن سھوارہ ضلع بجنور)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
پئے یک سود مرزا صد زیاں با مرداں بینی

ماہ جون ۱۹۰۵ میں میں قادیان پہنچا یہ ایک چھوٹا سا بے رونق قصبہ ہے یہاں کے باشندے مفلوک الحال زیادہ، باعلم کم ہیں سب سے پہلے میں نے مرزا صاحب کا مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا۔ انتظام آسائش وطلباء وطرز تعلیم قابل تعریف ہے۔ مگر زیادہ وقت معلمین و متعلمین کا بحث مباحثہ اور مرزائی کرامات و معجزات کے بیان میں گذرتا ہے۔ اسکے بعد مہمان خانہ دیکھا جہاں ایک معقول رقم روزانہ بے دردی سے صرف ہوتی ہے۔ متعدد اور نفیس کھانے طیار رہتے ہیں۔ سفید پوشوں کی خاصی مدارات ہوتی ہے۔ غریب کو یہاں بھی چار دھکے زیادہ پڑتے ہیں (بلا از آسمان آمد پرسید خانہ غریب کجا است، اڈیٹر اہل حدیث)۔

پھر مرزا صاحب کا مکان دیکھا جو پختہ اور وسیع ہے۔ اب اس میں فیشن ایبل کمروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ تھوڑی دور آگے چل کر ایک پرانی مسجد ہے۔ اسی کے صحن میں مرزا صاحب کے والد کا مزار ہے۔ قبر کے قریب منارۃ المسیح (جس کی فضول اور بے کار تعمیر آج کل بند ہے) واقعہ ہے۔

جہاں تک مجھے تحقیق ہوا ہے مرزا صاحب کی جائدادی آمدنی مصارف مذکورہ کا عشر عشیر بھی برداشت نہیں کرسکتی ۔ یہ اخراجات اسی گراں قدر ٹیکس سے پورے ہوتے ہیں جو مریدین ادا کرتے ہیں۔

مرزا صاحب ادائے نماز پنجگانہ کیلئے باہر آتے ہیں۔ اسی وقت نو واردوں سے مختصر ملاقات ہو جاتی ہے۔ البتہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔ تنہائی میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں ملتے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا نے ان سے حفاظت کا وعدہ کرلیا ہے تو یہ احتیاط کیوں ہے؟

نماز با جماعت ہوتی ہے خود ایک ہی مصلے پر امام کے برابر کھڑے ہوتے ہیں نماز میں امام اور مقتدیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے۔

آج کل قصبہ سے باہر ایک باغ میں معہ کثیر تعداد مریدین کے مقیم ہیں۔ ڈیرہ خیمہ شامیانہ استادہ ہیں جن کی کثرت اور شان وشوکت کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی والی ملک کا کیمپ ہے۔ مرزا صاحب خوش پوشاک خوش خوراک آدمی ہیں۔ غالباً سیر بھر عطر روزانہ ملا جاتا ہوگا۔ قیمتی ادویات مصفی مفرح مقوی مبہی کی تلاش وتیاری ہوتی رہتی ہے۔ الغرض ہر قسم کا سامان عیش وعشرت کافی طور پر مہیا ہے اور مرزا صاحب خوب لذات دنیاوی کے مزے اڑاتے ہیں۔ اور اس قدر ثروت اور دولت کے حاصل ہونے کے باوجود دعوی امامت، حج بیت اللہ سے محروم ہیں۔ سخت تعجب کا مقام ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ وحضرات خلفاء راشدین نے جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے ہیں کبھی اس قسم کے ٹھاٹھ نہیں ڈالے، بلکہ لذات نفسانی اور اظہار شان و شکوہ سے متنفر رہے۔ اور جناب عیسیؑ بالکل ہی تارک الدنیا تھے۔ مرزا صاحب جو آپ کو جناب سرور کائنات ﷺ کا متبع صادق امام امت مرحومہ اور مسیح موعود بتاویں ان کے خلاف تعیش میں زندگی بسر کریں، میرے خیال میں انبیاء اور آئمہ اولیاء اسلام اور دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس لوگوں میں کوئی بھی عیش پسند نہیں ہوا۔

سیکھے معشوقی کے انداز نرالے تم نے
جیسی طینت تھی وہی رنگ نکالے تم نے

نماز عصر سے قبل میں نے حکیم نور الدین صاحب (جو قادیانی کشتی کے ناخدا ہیں) سے عرض کیا کہ مجھ کو مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اسکا موقع دیا جائے حکیم صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب زبانی مباحثہ کو ناپسند کرتے ہیں اور اکثر ناراض ہو جاتے ہیں (چوں حجت نماند جفا جوے را۔ بہ پیکار کردن کشد روئے را۔ اڈیٹر) آپ جو کچھ چاہیں بعد نماز مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں اذان ہوئی اور مرزا صاحب برآمد ہوئے سلام ومصافحہ کے بعد مختصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات چیت کر کے نماز کو کھڑے ہو گئے اور بعد نماز فوراً چلے گئے میں حکیم صاحب کے ساتھ ان کے مقام نشست پر چلا آیا اور اس طرح گفتگو شروع ہوئی

حکیم صاحب: ہاں صاحب! آپ فرمائیے آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

قاضی: پہلے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نہ کوئی پیرزادہ ہوں نہ امیرزادہ نہ عالم نہ کہیں کا حاکم نہ موجودہ علماء یا صوفیاء میں سے کسی سے بیعت ہوں۔ الغرض مجھ میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے مجھ کو مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہونے پر یہ خیال ہو کہ ان سے بیعت کرنے میں میری ہتک یا کوئی جرح ہے۔ اسکے بعد گذارش ہے کہ آپ نے کس عقلی دلیل سے مرزا صاحب کو مامور من اللہ سمجھا۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ ہوئے ہیں ان کی ماموریت سے جناب باری عزاسمہ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خلق اور دین حق کو برکات اور فوائد حاصل ہوں اس لئے معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب کی ماموریت سے خلق خدا اور اسلام کو کیا کیا فوائد اور برکات حاصل ہوئی

حکیم صاحب: اول یہ کہ اگر مرزا صاحب مامور من اللہ نہ ہوتے تو اللہ تعالی ضرور ان پر عذاب نازل کرتا اور اتنی دراز مدت تک مہلت نہ دیتا۔

دوم، حضرت صاحب کی ان عظیم الشان پیش گوئیوں کا راست ثابت ہونا جن کا قوت و علم انسانی سے بالاتر اور مثیل انبیاء کے ہونا عقل سلیم تسلیم کرتی ہے (جن کی مفصل بحث ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملتی ہے جس کے جواب کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ انعام ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔

سوم، حضرت صاحب کے عربی الہامات جن کی خوبی پر مثل قرآن شریف کے دعوی ہے چنانچہ آج تک کسی نے اس مقابلہ میں کامیابی حاصل نہیں کی آپ بھی کسی عالم کی کوئی عربی تصنیف یا مضمون ایسا بتلاویں جو حضرت اقدس کے الہامات کا ہم پلہ ہو۔

چہارم، استقلال، کیونکہ کاذب بے انتہاء مصائب ومخالفت کی تاب نہیں لاسکتا۔

پنجم، آپ کا صبر واخلاق جو مثل انبیاء کے ہے۔

ششم، ضرورت وقت، کہ اسلام میں نئے نئے فرقے پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے ترقی اسلام مسدود ہو گئی، باہمی اختلافات غیروں کے اعتراضات سے صداقت پر پردہ پڑ گیا تھا۔ سب کو متحد و متفق کرنے صراط مستقیم پر لانے کے لئے ایک امام کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ سید ھے اور صاف دلائل اور کرامات صادقہ سے سب کو دین حق کا راستہ دکھلایا مسلمانوں کے دلوں سے بغض وعناد کو نکالا گیا (سب مسلمانوں کی بات چھوڑیں ان کے اپنے مریدوں کے کے ایسے پاکیزہ اخلاق ہیں کہ خود ہی شہادت القرآن کے ملحقہ اشتہار میں دام افتادوں کی شکایت کرتے ہیں کہ کتوں کی طرح آپس میں لڑتے ہیں)۔ خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ کو جس کے مسلمان غیروں کی خون آشامی کے لئے منتظر تھے۔ باطل کیا۔ خلق خدا میں اتفاق پھیلایا۔ دشمنان اسلام جو کمال دلیری سے اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے حضرت صاحب نے ان کو ایسے دنداں شکن جواب دیئے کہ سب دم بخود رہ گئے اس کے دلائل اور کرامتوں کو دیکھ کر ششدر اور اسلام کے گرویدہ ہو گئے،

یہ فوائد ہیں جو دین خدا کو حضرت اقدس کی ماموریت سے پہنچے اور یہ ایسے سیدھے سادھے دلائل حضرت صاحب کی ماموریت کے ہیں کہ جن پر غور کرنے سے خوش فہم اور طالب حق کو تردد کا مقام نہیں رہتا،

قاضی: جو لوگ اللہ پر افتراء کریں ان پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر ہے؟ کسی آیت یا حدیث کے حوالہ سے فرمائیں۔ اور کوئی ایسی پیش گوئی پیش کریں جو ٹھیک وقت پر موافق... ظاہری معنوں کے پوری ہوئی ہو اور کون سا نیا فرقہ اسلام میں پیدا ہوا ہے۔

حکیم صاحب: کسی آیت یا حدیث میں خدا پر افتراء کرنے والوں پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے لیکن مسیلمہ کذاب وغیرہ کے حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بہت جلد مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں لیکھ رام کی نسبت پیش گوئی اس کے مرنے سے عرصہ دراز پہلے کی تھی اس کے تفصیلی حالات کئی بار مشتہر ہو چکے ہیں۔ اگر آپکو اس سے آگاہی نہیں ہے تو فرماویں ابھی اشتہارات و کتابیں منگا کر دکھلایا جاوے۔ اسی طرح صدہا پیش گوئیاں ہیں اور ایسا تو بارہا اتفاقا ہوا ہے جس کے شاہد یہاں کے کئی آریہ ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا آج ہمارے نام فلاں مقام سے اتنے روپئہ کا منی آرڈر آئے گا تھوڑی دیر کے بعد منی آرڈر آ گیا۔ اسی طرح زلزلہ کی پیش گوئی فرمائی تھی جو بڑی صفائی سے پوری ہوئی بعض پیش گوئیوں میں استعارات بھی ہیں۔ اس زمانہ میں ایک تو علی گڈھ والے سید نے نیچری مذہب ایجاد کیا اور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تفرقہ ڈالا۔

قاضی: آپ کی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جب کہ کسی آیت یا حدیث سے اللہ پر افتراء کرنے والوں کے لئے کوئی میعاد نزول عذاب کے واسطے مقرر نہیں تو مرزا صاحب کا اب تک مبتلائے عذاب نہ ہونا ان کے دعوی کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ممکن ہے آئندہ ایسا ہو: دیر گیر دسخت گیرد در بلائے

میرے نزدیک تو جن لوگوں نے اللہ پر افتراء کیا ہے ان میں بعض ایسے ہوئے ہیں کہ ان کا کچھ تھوڑا ہی عرصہ میں خاتمہ کر دیا گیا جیسے مسیلمہ وغیرہ اور اکثر ایسے ہوئے ہیں کہ ان کا معاملہ عاقبت پر رکھا گیا ہے۔

محرفین معتقدین توریت وانجیل، مصنفین ژند اوستہا وغیرہ جنہوں نے اپنے خیالی مضامین اور من گھڑت مسائل کو جناب باری کی طرف منسوب کیا ایسا مروج کیا کہ ان کے معتقدین کی تعداد پیروان دین حق سے زیادہ ہے اور اب ان کے مقلدین دلائل سے ان انسانی تصانیف کو الہامی مشہور کر کے افتراء پر افتراء کر رہے ہیں اور تمام آفات سے محفوظ ہیں چونکہ یہ زمانہ غایت درجہ شرور وفتن اور امتحان اہل ایمان کا ہے اس لئے غالباً مرزا صاحب قسم آخر کے لوگوں میں ہوں گے۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اکثر پیش گوئیاں تو ایسی ہیں کہ جن میں نہ کوئی میعاد ہے اور نہ ہونے والے معاملے کا صاف مذکور ہے جیسے زلزلہ کا ایک دھکا، اس میں نہ کوئی میعاد مقرر ہے جیسا کہ مرزائی اشتہارات سے ثابت ہوتا ہے نہ یہ معلوم ہے کہ درحقیقت زلزلہ ہی ہے یا کسی اور آفت کو زلزلہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہو جاتی ہیں کیونکہ تمام آفات اور قیامت تک کا زمانہ اس پیشگوئی کے تحت میں داخل ہے۔ منجموں کی پیش گوئیوں میں میعاد اور حادثہ کا نام اور باتیں ہوتی ہیں، اکثر صحیح ہوتی ہیں بعض غلط اس مقابلہ میں ان کا نمبر مرزا صاحب سے بڑھا ہوا ہے کوئی مرزائی پیش گوئی ایسی نہیں جو موافق اپنے ظاہری معنی کے ٹھیک وقت پر پوری ہوئی ہو۔ اور اس کو معمولی منجمین کی پیش گوئیوں کے مقابل میں رکھ سکیں۔ جیسے آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی والی پیش گوئیاں، لیکھ رام والی پیش گوئیوں میں عذاب کا وعدہ ہے نہ کہ موت کا۔ موت چونکہ لازماً سب پر وارد ہوتی ہے اور اس کے لئے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ضرور ہوتا ہے اس لئے موت معہ اپنے سبب کے خواہ مرض ہو، یا قتل یا غرق وغیرہ، داخل عذاب نہیں ہوسکتی۔ علاوہ ازیں وہ اپنی میعاد سے ایک سال قبل وقوع میں آئی جس کا مرزا صاحب کو تحفہ گولڑ ویہ میں اقبال ہے اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ لیکھ رام اپنی بدزبانی میں بڑھ گیا ہے اس لئے ایک سال قبل مورد عذاب ہوا۔ لیکن جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا صادق الوعد ہے وہ ایسی لچر تاویل کو کب قبول کرسکتا ہے خصوصاً ایسے نازک موقع پر جب کہ خدا نے اپنے ایک مامور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کی ہو۔ اوراس میں کئی قسم کی تشریح بھی تقدیم و تاخیر کی نسبت نہ ہو، پھر اس میں کمی بیشی واقع ہو۔ قادیانی آریئے لیکھ رامی استفسار پر مرزائی کراماتوں اور پیشگوئیوں کی تصدیق سے انکار کرچکے ہیں منی آرڈر کی آمد کی پیشین گوئی ایک معمولی امر ہے عام قاعدہ ہے کہ روپیہ بھیجنے والا دو چار روز قبل اطلاع دے دیتا ہے زلزلہ کی پیش گوئی کو مرزا صاحب خود ازالہ اوہام حصہ اول میں بے حقیقت قرار دے چکے ہیں اور قبل از آمد زلزلہ کوئی اشتہار ان کی طرف سے بہ تعیین تاریخ صاف الفاظ میں نہیں ہوا ، اوراب تو اسی نام سے الہاموں کی ڈاک لگ گئی وہ سادھو جس نے دھرم سالہ میں ایک روز قبل کہا تھا کہ کل خوفناک زلزلہ آئے گا ، اور اب ایک بڑی آفت کے آنے کی خبر دیتا پھرتا ہے مرزا صاحب سے سبقت لے گیا جن کی پیشگوئیوں میں استعارات بتلائے جاتے ہیں وہ ایسے نرالے ہیں جن کو سن کر احمق بھی ہنستے ہیں۔ جیسے آتھم والی پیش گوئی میں جب وہ مرکر ہاویہ میں نہ گرا، تو اس کے خائف ہونے کو ہاویہ بنایا، اور اسکے دل میں تائب ہونے کو (جس کا علیم خدا ہے، لیکن بظاہر آثار نہیں پائے گئے) موت سے بچنے کا سبب ٹھہرایا۔

تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزائی عربی الہامات میں زیادہ حصہ آیات قرآنی اوراحادیث محبوب سبحانی ومشہورے شعراء وعلماء کے کلام کا ہوتا ہے (جس کی مثال احمد بیگ کی لڑکی والا الہام ہے سنعید ھا سیرتھا الاولی، رسالہ انجام آتھم، یعنی ہم اس کو کنواری کرکے تیرے پاس لائیں گئے جس کی مرزا صاحب کو ابھی امید ہے۔ آہ: یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں۔ قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) البتہ مرزا صاحب کہیں مقدم موخر کر دیتے ہیں یا کوئی لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسے لیکھ رام والی پیش گوئی عجل جسد له

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوار اور زلزلہ کی پیش گوئی، ایسی صورت میں انکا عدیم النظیر ہونا مرزا کی ماموریت کا ثبوت نہیں ہوسکتا اس پر بھی پیسہ اخبار وغیرہ میں ان کے مقابلہ پر عربی عبارتیں لکھی جاتی ہیں الہامی قصیدہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بہت سی غلطیاں نکالیں اور مرزا صاحب سے بجز سکوت کے کچھ نہ بن پڑا۔ متقدمین کی تو مصنفہ بہت سی ایسی کتب عربی میں موجود ہیں کہ جن کے مقابلے پر مرزا صاحب ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے علماء زمانہ حال میں سے ہندوستان میں ایک عربی اخبار البیان نکلتا ہے مولانا رحیم اللہ صاحب بجنوری نے ایک کتاب جسکا نام غالبًا قاسم العلوم ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف کی ہے مصر وعرب کا تو ذکر ہی کیا ہے اگر کچھ حوصلہ ہے تو مرزا صاحب مرد میدان بنیں اور تصانیف مذکورہ میں سے اپنے الہامات کا مقابلہ کریں اور جو غلطیاں ان کے الہامی قصیدہ میں نکالی گئی تھیں ان کا تسلی بخش جواب دیں

چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے کہ مفصل بیان فرمایئے کہ کون کون سے ناقابل برداشت مصائب مرزا صاحب کو پڑے اور کس کی مخالفت سے کون سا عظیم الشان نقصان پہنچا۔ زیادہ سے زیادہ کسی مولوی نے تکفیر کا فتوی دے دیا ہو لیکن آپ کے حضرت صاحب نے اس کا بدلہ نہ چھوڑا ہوگا جناب من یہ گورنمنٹ انگلشیہ کا پرامن عہد حکومت ہے جو جس کا جی چاہے کرے اور جب تک چاہے نباہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ذرہ سرسید احمد خان اور پنڈت دیانند کے استقلال پر نظر کیجئے اور اپر بھی ایمان لایئے۔

پانچویں دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو صابر وخلیق کہنا برعکس نام نہند زنگی کافور کا مصداق ہے باوجودیکہ خدا نے ان سے نصرت وحفاظت کا وعدہ کر لیا ہے اسپر بھی اگر کوئی ان پر ایک دعوی کرے تو وہ دس کرتے ہیں جناب رسالت مآب ﷺ کی پیروی نہیں کرتے کہ جو آپ پر ظلم کرتے آپ ان سے نیکی سے پیش آتے تھے جنہوں نے کھانے میں زہر دیا تھا ان کی بہتری چاہی جو تارک الوطنی اور طرح طرح کے مصائب کے باعث ہوئے ان کو امن دیا حفاظت کی۔ اخلاق کی یہ کیفیت، اگر کسی نے ایک سخت کلمہ کہا یا لکھا ہے (مرزا نے) اس کو ہزار گالیاں سنائیں مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی وغیرہ کے مقابلے کی تحریرات شاہد ہیں بلکہ جنہوں نے کچھ بھی نہیں کہا ان کی نسبت خواہ مخواہ بعض تصانیف میں سخت الفاظ استعمال کیئے ہیں جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے امام مہدی اہل اسلام کو خونی مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا اگر کوئی متلاشی حق کوئی شبہ پیش کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ پیشتر فرما چکے ہیں گویا زود رنج بھی ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی کے معاملہ میں فضل احمد کی بیوی کو کیسے ناجائز دباؤ ڈالے ان کی وہ شرمناک تحریریں مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسالہ الہامات مرزا میں چھاپی ہیں اور مرزا صاحب کی طرف سے ان کی تغلیط نہیں کی گئی۔ اگر وہ تحریریں فرضی ہوتیں تو مرزا صاحب ایسے نہ تھے جو مولوی صاحب پر بغیر دعوی کیئے یا جواب دیئے رہ جاتے۔ یہ تمام معاملات آپ کے حضرت صاحب کی سخت مزاجی خودغرضی نفس پروری کو بڑی صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ صبر و اخلاق میں بھی سرسید کا نمبر بڑھا ہوا ہے کسی اخبار کا کوئی نمبر اسکے ہجو سے خالی نہیں ہوتا تھا اور نہایت فحش گالیاں اسکو لکھی اور دی جاتی تھیں۔ اگر وہ آپ کے حضرت کی طرح دعوی کرتا تو سو دو سو آدمی ضرور سزایاب ہو جاتے۔ تکفیر کے فتوؤں کا تو شمار مشکل ہے بہتوں کو اس کی تکفیر کی بدولت حج نصیب ہو گیا (اور اسی وجہ سے ہم نے کرشن قادیانی سے اسکا مقابلہ کیا) اس پر اس نے نہ کسی پر دعوی کیا نہ کسی کو گالی دی نہ کافر کہا۔ چھٹی دلیل کا جواب یہ ہے اس وقت اسلام میں جس قدر فرقے ہیں سب کے سب صدیوں سے تھے۔ امام رازی امام غزالی، ہارون الرشید کے عہد میں نیچریفرقہ کا ہونا ثابت ہے غالباً مولوی شبلی صاحب نے تذکرہ ہارون رشید میں بھی اس قسم کے عقاید کے لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ آج کل ترقی اسلام بغیر کسی سہارے کے بفضلہٖ تعالی روزفزوں ہے انگلستان وغیرہ میں بہت سے لوگ مشرف باسلام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں، چین میں تو کوئی حد ہی نہیں، اور اتحاد اتفاق بھی بڑھتا جاتا ہے اور ان میں سے کسی بات میں آپ کے حضرت صاحب کے مشن کو دخل نہیں حالات مذکورہ سے ثابت ہے کہ اس وقت کسی امام کی ضرورت نہیں البتہ زمانہ شناس علماء کی جو بفضل خدا اب پوری ہوتی جاتی ہے مرزا صاحب کی ماموریت تو صرف پنجاب ہی کے لئے مخصوص معلوم ہوتی ہے ورنہ اول در کعبہ پر جو سرچشمہ ہے دین متین کا مرزائی لیکچر ہوتا، اور عرب میں نہ خود گئے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسرے معتبر حواری کی سرکردگی میں مشن روانہ کیا مقصد اصلی کو چھوڑ دیا جس کے ساتھ سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اور مسیح کی فرضی قبر کی تلاش کرنے کو مشن دوڑا دیا۔ صرف اشتہار بازی سے حق تبلیغ ادا نہیں ہوسکتا بتلایئے کتنے عرب اور ایرانی روسی جاپانی مرید ہوئے۔ پنجاب میں ہی دس بارہ ہزار آدمی مرزائی ہوئے ہوں گے اور اشتہاروں میں کبھی پچاس ہزار کبھی ایک لاکھ تعداد ظاہر کرنے سے نہ رعب پڑ سکتا ہے نہ صداقت ثابت ہوتی ہے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر، مولوی فضل الرحمٰن، خواجہ اللہ بخش حاجی وارث علی صاحبان رحمۃ اللہ علیھم میں سے ہر ایک صاحب کے مریدین کی تعداد لاکھوں ہے اور مولانا احمد حسن امروہی و مولانا رشید احمد گنگوہی کے مریدین کا اور معتقدین کا کا شمار مشکل ہے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ہر شہر و قصبہ کی آبادی میں سے ۷۵ فی صد مسلمان ان حضرات کے معتقد ہیں اور ایسے ہی حضرات کو صراط مستقیم پر لانے اور متحد کرنے میں ساعی و مصروف ہیں چونکہ یہ کام انہوں نے محض خلوص سے اختیار کر رکھا ہے اس لئے ان کی سعی ایک حد تک کامیاب ہے مرزا صاحب قادیانی نے بجائے اتحاد و اتفاق کے اپنے لئے جدید فرقہ کی بنیاد قائم کر کے مسلمانوں میں نفاق ڈال دیا اور بجائے راہ راست پر رہنمائی کر کے کے لغو پیشین گوئیاں اور تاویلات رکیکہ کر کے بہتوں کو انبیاء سے بدظن اور اسلام سے مشکوک کر دیا:

حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد

یہ آپ کا فرمانا غیر صحیح ہے کہ مسلمانوں کو غیر مذاہب سے بغض و عناد تھا۔ اگر تھا بھی تو فرمایئے، اب آپ کے حضرت نے اس کا کیا انسداد کیا۔ عوام پر ان کا کیا اثر ہے اور کیا ہوسکتا ہے اگر اپنی جماعت کی نسبت ارشاد ہے تو یہ مٹھی بھر آدمی کس شمار قطار میں ہیں غیرں کا تو ذکر ہی کیا ہے مرزائیوں کو تو مسلمانوں سے عناد ہے مرزائی اور مرزائیوں کی تالیفات شاہد ہیں لیکن لیکھ رام، ڈپٹی عبداللہ آتھم وغیرہ کی نسبت پیش گوئیاں کر کے ہندوؤں اور عیسائیوں سے عمر بھر جھگڑا بندھوا دیا۔ ہمیں ایسے مہدی کا انتظار ہے جو مسلمانوں کی غایت درجہ کی ذلت وقلت کی حالت میں مامور ہوگا ظالموں، مذہب میں رخنہ اندازوں سے بہ نظر حق طلبی بدلہ لے گا اور ظلم و فساد کو روکے گا۔ اس کو خونی مہدی کہنا بے جا خونی وہ ہوتا ہے جو بغیر گناہ کسی کو قتل کرے یا کسی کی موت کا باعث بنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے کرشن قادیانی لیکھ رام آتھم مولوی رسل بابا مرحوم مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور خدا جانے کون کون جیسا کہ تحفہ گولڑ ویہ میں مذکور ہے (بقول خود بلا ثبوت) ان کی وجہ سے مرے:

زندوں کے مارنے کو مسیح زمان ہوئے

ذرا کسی نے مخالفت کی اور مرزا جی نے کوسنے کو ہاتھ اٹھایا، جب جناب رسالت مآب رونق افروز عالم ہوئے، تو ملک پر برکات کا نزول ہوا۔ قحط دور ہوا، عرب فارسیوں کی غلامی سے آزاد مرفہ الحال ہوئے مرزا صاحب کی تشریف آوری سے ایسے قحط پڑے کہ الحفیظ

نہ برکوہ سبزہ نہ در باغ شخ۔ ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ

طاعون ایسا پھیلا کہ الا مان۔ خدا کے دار الامان میں بہت سے گھر بے چراغ اور بہت بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ طاعون سے دار الامان اور مرزائی جماعت دونوں محفوظ نہ رہے لیکن اس عاصی کا وطن بفضلہٖ تعالی اب تک محفوظ ہے زلزلہ ایسا آیا کہ کو نمونہ تھا ان زلزلة الساعة شیء عظیم

جگہ جو امن کی ڈھونڈی تو راہ بھی نہ ملی
وہ قہر تھا کہ خدا کی پناہ بھی نہ ملی

اور جس قدر دیہات وقصبات شہر اضلاع قادیان کے قریب تھے انہی کو سب سے زیادہ ان آفات سے حصہ ملا ہے۔ الغرض جو آفت آتی ہے وہ مرزا صاحب ہی کی بدولت جیسا کہ ان کے اشتہارات وتالیفات سے ثابت ہوتا ہے:

آگے آگے ترے قامت کے قیامت آئی

سو جناب من ایسے امام کو دور ہی سے سلام اور جو کچھ جرمانہ تجویز کریں ہم دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ دنیا سے جلد تشریف لے جاویں تاکہ خلق خدا آفات سے نجات پاوے:

ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

مخالفین کے رد میں جو مرزا صاحب نے کثیر التعداد کتابیں تالیف کی ہیں کسی ایک کتاب میں بتلایئے، کہ آپ کے مجدد صاحب نے کون کون سے مسائل کے نئے قابل اطمینان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیئے ہیں جو متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کو نہیں سوجھے۔ اور ان کی تصانیف میں مجملاً یا مفصلاً مذکور نہیں۔ اور کون سا مخالف دم بخود ہوا۔ ہنود کو یہ حوصلہ کہ ردّ اسلام میں متعدد اخبار جاری اور بہت سی کتابیں تالیف کریں مرزا صاحب ہی کی وجہ سے ہوا ہے:

اے بادصبا ایں ہمہ آوردہ تست

کرشن قادیانی نے بزرگان ہنود و نصاری کو ایک سخت کلمہ لکھ کر جناب رسالت مآب ﷺ اور دیگر بزرگان دین کی شان میں لاکھوں گستاخانہ کلمات لکھائے ہیں اور ان کی ہر تالیف میں اگر ایک ورق کسی کے رد یا جواب میں ہے تو تین ورق اپنی کرامات کے تذکروں میں بھرے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ایک اشتہار کا ذریعہ نکالا ہے جیسے آج کل اکثر سوداگر جنتریاں وغیرہ بنا کر اس میں اپنی تجارتی مال کا اشتہار درج کرتے ہیں جب لیکھ رام نے براہین احمدیہ کا جواب لکھا آپ کے گرو تو خاموش رہے آپ نے اسکا جواب الجواب دیا۔ پھر اسنے متعدد رسائل لکھ ڈالے آخر آپ بھی تھک کر بیٹھ گئے مجبوراً علماء کرام نے توجہ کی اور ایک ایک کے پرخچے اڑا دیئے۔ مرزا کی کراماتوں کو دیکھ کر کون کون سے پادری یا پنڈت یا سو پچاس غیر مذاہب والے ایمان لائے ہیں بلکہ ان کے ساتھ ہی مخالفین نے انبیاء کے بھی ٹھٹھے اڑائے ہیں۔ ان کے سوا مولویوں نے بہت سے سلمان کیئے اور کر رہے ہیں ہاں کرشن قادیانی کے دعوے اور کراماتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان معجزات وغیرہ کے منکر ہو گئے کئی مسلمان آریہ عیسائی بن گئے عبدالغفور بی اے محمد عمر وغیرہ اپنے آریہ ہونے کی وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ خوب یاد آیا کوئٹہ بلوچستان میں ایک عیسائی الطاف مسیح یا فضل مسیح مجھ کو ملا تھا اس نے بیان کیا کہ میں پہلے مسلمان تھا پھر مرزائی ہو گیا جب قادیان عرصہ تک رہا اور مرزا صاحب کے حالات دیکھے تو مجھ کو خیال ہوا کہ آپ کے نبی آخرالزمان نے بھی ایسے ہی ڈھنگ ڈالے ہوں گے۔ میرے نزدیک تو مرزا صاحب کو آپ سے بھی احتیاط کرنی چاہیے (مگر یہ ناممکن ہے کیونکہ بغیر آپ کے ان کا کام نہیں چل سکتا۔ اڈیٹر) کیونکہ جب میں آپ کے پاس آ کر بیٹھا تھا تو آپ اپنے ہم مشربوں سے فرما رہے تھے (کہ جب میری عمر چودہ پندرہ برس کی تھی تو میں فلاں صوفی صاحب کا مرید ہوا، پانچ سات سال بعد ان سے عقیدت نہ رہی، تو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے فقیر صاحب سے بیعت کی، کچھ عرصہ بعد ان کی حالت اچھی نہ معلوم ہوئی تو ایک مولوی صاحب کا مرید ہوا، پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی بیعت شکست کر کے حضرت صاحب کے قدموں پر آ پڑا)

اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

اس تلون مزاجی سے بعید نہیں کہ اگر لندن جاؤ تو جناب عیسائی بھی ہو جائیں۔ المختصر کوئی ایک عقل سلیم مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی معہود تو ایک طرف مقدس عالم یا خیر خواہ اسلام بھی نہیں کہہ سکتا۔ کرشن کا القاب البتہ میرے خیال میں مرزا صاحب کے لئے موزوں ہے۔

حکیم صاحب۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اس لئے میں کچھ مختصر دلائل عرض کئے تھے اب آپ کی تقریر سے معلوم ہوا کی کہ آپ مباحثہ کرنے آئے ہیں اور بر سر ضد ہیں میرے درس کا وقت ہے اس لئے مجبور ہوں:

جاہل منکر نہ آئے راہ پہ معجزہ سے کبھی۔ جہل سے بجہل اپنے نا مسلمان ہی رہا
اگر پھر کبھی تشریف لاویں تو مناسب ہے

قاضی: لیجئے سلام یار زندہ صحبت باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۲۔ ۸)

☆ وہ بھاگا

موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی تھے اس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا کہ آ کر تحقیق کر لیں جس کا جواب آیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ۱۵ روز مورچہ بندی کرو، تو ہم آئیں گے۔ کیوں نہ ہو نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے۔ (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اوران کی مشین الہامی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر چہ عام قاعدہ ہے:

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

مگر کرشن جی قادیانی اس سے بھی مستثنیٰ ہیں آپ کے الہامات یا دوسرے لفظوں میں توہمات یا اعلانات ایک تو بذاتہا ایسے گول مول ہوتے ہیں کہ دائرے کی طرح ان کی ابتداء یا انتہاء ہی معلوم نہیں ہوتی۔ وقت پر جدھر چاہا لگا دیا، اور وہ قدرتی طور پر ایسے پر معنی ہوتے ہیں کہ مغالطہ عامہ الورود کی طرح کہیں نہیں رکتے۔ مثلاً آپ کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے لوگ سب مر جائیں گے۔ کوئی ہے کہ حضرت جی کے اس الہام کو غلط ثابت کر سکے۔ جب کوئی مرا یہ الہام ثابت۔ آپ کے مرید بھی ان بھول بھلیوں میں مشاق ہیں کہ آپ کو کسی الہام کے معنی اگر سمجھ میں نہیں آتے، تو وہ خود یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً ایک الہام آپ کو براہین احمدیہ میں ہوا تھا یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة ، اے آدم تو اور تیری بیوی باغ میں رہو۔ ، آدم سے مراد خود بدولت ہیں۔ چنانچہ بھونچال اور طاعون سے ڈرتے ہوئے بیوی خاوند مع دیگر دام افتادوں اور متعلقین کے باغ میں جا ٹھہرے، تو اخبار بدر قادیان ۴۔ جولائی میں کسی مرزائی کا ایک مضمون نکلا کہ الہام مذکور سچا ہوگیا۔ چلو جی بھلے انتظار تو نہ رہا۔ مگر کیا باغ میں جانے سے الہام سچا ہوا۔ (ص ۱۔۳)،

تو اس وقت سچا نہ ہوا تھا جب مرزا جی نے اپنے باغ کی رجسٹری صاحبہ کے نام کرا دی تھی۔ الغرض ملاحظہ باغ مذکور میں دونوں داخل ہوئے تھے یا اس سے بعد آج تک کئی ایک دفعہ ہوتے رہے۔ اتنے دنوں تک الہام مذکور کی صداقت کو ناحق التوا میں رکھا، بہت ہی برا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو محض ایک تمہید تھی جو عقل کے پتلوں کی نادانی کے اظہار کے لئے لکھی گئی اصل مطلب ہم نے یہ جتلا نا ہے کہ مرزا صاحب جو ابھی اپنے الہاموں کے صحیح معنی نہیں سمجھتے بلکہ محض دیوانوں کے کلام کی طرح اونگ بونگ، تو تی ترا نگ بجا دیتے ہیں پھر حسب موقع جو چاہا کہہ دیا۔

مثال کے طور پر یا اس دعوی کی دلیل کے لئے ہم ایک الہام آپ کا (یعنی مرزا قادیانی) بیان کرتے ہیں آپ کو بقول خود الہام ہوا کہ

عفت الدّ یا ر محلّھاو مقا مھا

جس کا ترجمہ آپ نے اپنے اشتہار الوصیت مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء میں خود کیا ہے جو بجنسہ درج ہے:

> یعنی ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

اس کلام ضلالت نظام میں الہام مذکور کا ترجمہ اور مطلب گو پورا ادا کیا گیا مگر تاہم اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ممکن ہے طاعون بھی اس عذاب الٰہی میں شامل ہو جس کا وعدہ اس الہام میں دیا گیا ہے، تو ایسے ذکی اور فہیم اصحاب کے لئے ہم خود بدولت کا ایک اور کلام نقل کرتے ہیں جو اس شبہ کے ازالہ کے لئے بہت کافی ہے۔

اخبار الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ کالم ۲ پر کرشن جی کی ڈائری لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ کسوف وخسوف کے ساتھ ہی قرآن شریف میں این المفر آیا ہے جس سے یہی مراد ہے کہ طاعون اس کثرت سے ہوگی کہ کوئی جگہ پناہ کی نہ رہے گی اور میرے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا کے یہی معنی ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ناظرین! اس یہی کے لفظ کو غور سے دیکھیں جو حصر کے لئے ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ الہام مذکور کے اور کوئی معنی ہی نہیں۔

بایں ہمہ زلزلہ عظیمہ کے بعد آپ ... اس الہام کا مطلب یوں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے پیش گوئی مذکورہ الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً دو ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی یہ ہے عفت الدیار محلها و مقامها یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آجائے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جاویں گے ان گھروں اور مکانوں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے؟ دیکھو! کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں۔ اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الہی کے کیا معنی ہیں کہ عفت الدیار محلها و مقامها۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام ونشان نہیں رہے گا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا اور نہ صاحب خانہ، سو خدا تعالی کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں خبر دی گئی تھی وہ جو ہوا سو ہوا۔ (قادیانی اشتہار.. اپریل ۱۹۰۵ء)

سبحان اللہ! چہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد

اخبار الحکم اور اشتہار الوصیت کا حوالہ خود ہی لکھتے ہیں مگر پھر بھی احمقوں کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے مقامات مذکورہ سے پوری پوری عبارت نقل نہیں کرتے جو ہم نے لفظ بلفظ نقل کی ہے۔ تاہم عقل سے خالی اور دین کے دشمن حاشیہ نشین سبحان اللہ جل جلالہ کہنے کو تیار ہیں۔ ایسے ایمان دار تو جو کچھ چاہیں سو کہیں مگر ہم تو یہی کہیں گے:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اس پر طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ آپ اپنے اشتہار مورخہ ۲۲ مئی میں کس حوصلہ اور جرأت سے لکھتے ہیں:

جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ضائع نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہو گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ زلزلہ کی خبر سن کر پہلے سے یاد رکھتے ہوں۔

کیا ہی ڈھٹائی ہے، حضرت کو تو خبر نہ ہوئی۔ الہام مذکور کو ہمیشہ طاعون کی طرف جو ایک موجودہ بلا تھی نسبت کرتے رہے اور اقرار کیا کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خود بھی زلزلہ سے اس وقت مطلع ہوئے جس وقت آپ کے حرم محترم چیختے ہوئے آپ کے پاس پہنچے، اور دارالامان قادیان میں آپ کے خاص خاص بیت الخلا اور بیت الفکر سب پھٹ گئے، نہ صرف آپ کے ہی بلکہ آپ کے خلیفہ راشد یا پیر کامل حکیم نورالدین کا مکان بھی ساتھ ہی پھٹ گیا۔ خدانخواستہ اگر کہیں خاکسار کی سکونتی جھونپڑی کی طرح بچے رہتے، تو خدا جانے کیا کیا زمین کے قلابے آسمان تک ملائے جاتے۔ مگر خدا کی شان کہ اس نے گنجے کو ناخن نہیں دیئے۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ اور آپکے دام افتادہ نہ صرف قادیان میں، بلکہ ہر جگہ سقفی مکانوں کو چھوڑ کر باہر میدانوں میں خیمہ زن رہ کر مخلوق خدا کی بدخواہی کی دعائیں کرتے رہے۔ آخر کار خائب و خاسر ہو کر بیک بینی و دوگوش واپس گھروں کو چلے آئے۔ علاوہ اس کے یہ بھی غلط ہے کہ مقام دھرم سالہ وغیرہ میں کوئی مرزائی ضائع نہیں ہوا۔

ہم یہاں پر صرف دھرم سالہ کی فہرست بتلاتے ہیں:

۱۔ منشی عبدالاکبر نقل نویس قلعہ کانگڑہ مرزائی زلزلہ سے دب کر مر گیا۔

۲۔ عبدالملک نیلاری مع بیوی دولڑے اور ایک لڑکی کے جو سب مرزائی تھے مر گیا۔

۷۔ عبداللہ روٹی والے مرزائی کی بیوی مر گئی۔ مسمات مذکور کو عارضہ جذام شروع تھا اور حضرت کے پاس واسطے دعا صحت کے لائی گئی تھی دونوں میاں بیوی بیعت تھے۔

نیز مرزا رحیم بیگ مرزائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور مرزا سلامت اللہ بیگ اور اکبر خان سارجنٹ پولیس نے جو مرزائی نہیں ہیں مرزا رحیم بیگ کو بصد مشکل گویا قبر سے نکالا۔

۹۔ فتح الدین مرزائی کی مرزائین بیوی کی ٹانگ ٹوٹ گئی

علی ہذا اور بھی کئی ایک کا نقصان ہوا۔ اس پر بھی کرشن قادیانی شیخی بگھارتے ہیں کہ ہمارے مرید اس لئے ضائع نہیں ہوئے کہ ان کو خبر تھی۔ اللہ اکبر!

دروغ گویم برروئے تو

کرشن پنتھیوں! ایمان سے (ان کنتم مومنین) سچ کہنا کہ زلزلہ سے پہلے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی ایک کو بھی خیال تھا کہ زلزلہ آئے گا اور قادیانی کرشن جی نے اس کے متعلق خبر دی ہوئی ہے، حلفیہ بتلانا ہوگا۔ اس کا فیصلہ خود تمہارے ہی ایمان پر چھوڑتا ہوں۔

ناظرین! چونکہ اہل حدیث کرشن جی کے سربستہ رازوں کا ایسا واقف ہے جیسے دایہ پیٹ سے، یہی وجہ ہے کہ خود بدولت نے اپنے اڈیٹروں کو سخت تاکیدی سرکلر دے رکھا ہے کہ اہل حدیث کا جواب نہ دیا کرو چنانچہ راسخ الاعتقاد اپنے رسوخ دکھانے کو اس وصیت مسیحیہ پر ایسے پابند ہیں کہ ہمارا مجوزہ دوسو روپیہ کا انعام بھی تو نہیں لیتے۔ کیوں نہ ہو:

زاہد نہ داشت تاب وصال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ۔ جلد ۲ نمبر ۳۷)

❁ قادیانی مقدمات: اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات طویلہ کی مفصل روئداد طبع ہوئی ہے چاروں مقدمات کی پوری کیفیت جن سے قادیانی اور قادیانی پارٹی کی حرکت مذبوحی کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ پتہ مطبع سراج الاخبار جہلم (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء)

❁ شہادت قرآنی علی کذب کرشن قادیانی: کتاب ہذا کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعووں کی تردید ایک شیعہ مصنف نے کی ہے۔ پتہ منشی عبداللہ لاہور چوک نواب صاحب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۹)

❁ کرشن قادیانی نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل دین بھیروی کو نکال دیا۔ کیوں؟ اڈیٹر الحکم بتلا وے گا (اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

(تحقیق کیا گیا ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی کو اس جرم میں کارمفوضہ سے الگ کیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت زیادہ لیتے تھے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور پیسہ اخبار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر چہ دنیا میں اس رائے کے مالک بہت ہیں جو کسی مخالف کی ذرہ سی تکلیف پر شاداں وفرحاں ہوتے ہیں مگر دانا ان باتوں سے روکنے کو حکیمانہ الفاظ میں فرما گئے ہیں کہ

مرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن کرشن جی جیسے دین میں مجدد ہیں، اخلاق میں بھی آپ کا نمبر اول ہے۔ پیسہ اخبار لاہور کے اڈیٹر اور مینیجر پر کسی طرح سے کوئی مقدمہ فوجداری قائم ہوا جو ایک معمولی بات ہے۔ دنیا میں کون بشر ہے جو ایسے دھندوں میں پھنس کر کبھی سچا کچھی جھوٹا مبتلا نہ ہوا ہو۔ پس کرشن جی اور ان کے چیلے آپے سے باہر ہوا جاتے ہیں۔ چاروں طرف سے وہ مارا، وہ گرا، کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ بس صاحب خدا کے مرسل اور مامور اور ایسے اور ویسے کی مخالفت کا یہی تو نتیجہ ہے جو مسٹر محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار پر ظاہر ہوا۔

اللہ اکبر! یہ بدخواہ خلائق ہمیشہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں کسی کو تکلیف ہو تو ہم اپنا الوسیدھا کریں۔ او ظالم! فوجداری مقدمات وہی تو ہیں جنہیں تم خود بھی دو سال تک روزانہ عدالت کے کمرے میں چار چار پانچ پانچ گھنٹے حاضر بلکہ کھڑے رہتے رہے یہاں تک کہ تم کو پانی مانگنے پر پانی پینے کی اجازت نہ ملی۔ کس قدر شرم کی بات ہے، اس کو تو تم نے اپنے حق میں مشابہت مسیحائی بنایا، اور اگر قید ہوتے تو مما ثلت یوسفی لکھ دیتے، مگر وہی ایک معمولی مقدمہ پیسہ اخبار کے اڈیٹر پر ہوا ہے تو تم اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہو۔ شم شیم (شرم)۔ کرشن جی: آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا صریح جھوٹ

(موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی تھے اس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا کہ آ کر تحقیق کر لیں جس کا جواب آیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ۱۵ روز مورچہ بندی کرو، تو ہم آئیں گے۔ کیوں نہ ہو: نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ ماہ جولائی (۱۹۰۵ء) میں موضع تیجہ ضلع گورداسپور کی جدید جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھانے کو حسب دعوت بانیان مسجد تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہم رکاب خواجہ حبیب اللہ صاحب، شیخ عبدالرحمٰن نومسلم، میاں محمد قاسم سوداگر، اور خاکسار وغیرہ بھی تھے۔ جس کی کیفیت اہل حدیث مورخہ ۱۴ جولائی میں درج ہو چکی ہے مگر اب جو ۳۱ جولائی کا قادیانی اخبار الحکم دیکھا تو اس میں مولانا کے اس سفر کی کیفیت میں سراسر جھوٹ اور بہتان سے کام لیا ہے اڈیٹر اخبار مذکور لکھتا ہے:

موضع تیجہ لودی ننگل میں مولوی ثناء اللہ امرتسری گیا تھا وہاں اس نے عام مجمع میں اثناء وعظ میں کہا کہ مرزا صاحب کے مرید لاالہ الا اللہ مرزا غلام احمد رسول اللہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس پر ایک مخالف مگر انصاف پسند شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب! اگر یہ کلمہ مرزا صاحب کی کسی تصنیف سے نکال دیں تو میں پانچ سو روپیہ ابھی آپ کو نقد انعام دیتا ہوں۔ (اس گاؤں میں یہ شخص لاکھوں کروڑوں پتی ہوگا کہ اس بات پر نقد پانچ سو روپیہ دینے کا اعلان کر رہا ہے۔ اس دور میں تو کسی گاؤں کے غیر ہندو سکھ کے پاس تو شائد سو روپیہ نقد بھی بمشکل ہوتا تھا، اور مباحثہ لدھیانہ میں جو اس کے ۷ سال بعد ۱۹۱۲ء میں ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس وقت مرزائیوں نے بڑی مشکل سے ادھر ادھر سے رقم حاصل کر کے تین سو روپیہ پورا کیا تھا۔ بہاء) یہ سن کر مولوی صاحب چکرائے اور اکثر لوگ بے زار ہو کر حلقہ وعظ سے اٹھ گئے مولوی صاحب اپنا سا منہ لے کر واپس آئے۔

اس کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ مولوی صاحب ممدوح نے اثنا وعظ میں فرمایا کہ ہم لوگ تو لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھتے ہیں مگر قادیانی کہتا ہے کہ تم لا اله الا الله محمد رسول الله کی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانو یعنی جس طرح تم حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا یقین رکھتے ہو میری (مرزا کی) رسالت کا بھی یقین رکھو اس پر نہ تو کسی نے چون چرا کی نہ کوئی وعظ سے بیزار ہوا نہ انعام مقرر ہوا۔ بھلا اگر کوئی اس مضمون پر انعام مقرر کرتا تو کیا یہ مضمون مشکل تھا، کہ اس کی تلاش میں ایک منٹ سے بھی زیادہ خرچ ہوتا۔ اڈیٹر الحکم اپنے فرضی کذاب راوی سے اجازت لے کر اس مضمون بتلانے پر ہمیں پانچ سو کے عوض پانچ پیسہ ہی دینے کا وعدہ کرے تو ہم اس کو رسالہ معیار الاخیار مصنفہ کرشن جی صفحہ ۳ سے اور دافع البلاء کے ہر ایک صفحہ سے اتنا مضمون دکھا کر وہی پانچ پیسہ جناب کرشن جی کے نکاح آسمانی کے تنبول میں جمع کرا دیں گے۔ اصل یہ ہے کہ جب گرو جی جھوٹ کے عادی ہیں تو چیلے پھر کیوں نہ ہوں۔ سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

راقم: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۹)

مخمس قادیانی

از منشی غلام احمد اخگر

مرزا صاحب قادیانی نے فارسی چند اشعار لکھے جن کا مطلع ہے

بترسید از خدائے بے نیاز وسخت قہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر منشی صاحب نے (جو مرزا صاحب قادیانی کے ہم نام ہونے کے علاوہ ان کے قدیمی تعلقہ دار بلکہ خدمت گذار بھی ہیں) مخمس لکھی ہے جو درج ذیل ہے۔ (ثناء اللہ امرتسری)

چرا رفتید دنبالِ تبہ کارے سیہ کارے
مثال میرزا در دہر دیگر نیست مکارے
چساں مثل نبی اللہ باشد کفش بردارے
بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکو کارے

اگر مرزا ز احکام خداوندی نہ بر گردے
خدا او را دریں دنیا چنیں رسوا نمی کر دے
غلط گوید کہ از خوف خدا دارم بدل دردے
مرا باور نمے آید کہ رسوا گردد آن مردے کہ مے ترسد
ازاں یارے کہ ستار است و غفارے

کلام حق اگر مرزائیاں بادل شنیدندے
مآل پیش گوئی ہائے مرزا گر بدیدندے
بکنہِ اختر او زورِ مرزا گر رسیدندے
گراں چیزے کہ من بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز مرزا توبہ کردندی بچشم زار و خونبارے

بدینِ حق کہ کامل بود پیدا شد تو آئینی
فزوں کردی تواے مرزا بدنیا سخت بے دینی
مگر وقت است اکنوں ہم بکنج توبہ بنشینی
بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنایت شد رسولاں را ز رب العالمین عزت
نباید دیگرے ہرگز نباید ایں چنیں وقعت
نبیؐ خود را چرا گوئی تو اے دہقاں پئے شہرت
نشائد تافتن سر زاں جناب عزت وعزت؟
کہ گر خواہد کشد در یک دمے چوں کرم بیکارے

الا اے میرزا بنگر کہ ہستی چوں جفا کارے
گراں کر دی بہ پشت خود بجرم و معصیت بارے
تو میدانی مرا با تو عداوت نیست زنہارے
من از ہمدردیت گوئم تو خواہم فکر کن بارے
خرد از بہرِ ایں روز است اے دانا و ہشیارے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست ۱۹۰۵ء ص ۷)

موت العالم موت العالم

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے سانحہ ارتحال پر لکھتے ہیں:

ایک عالم کا فوت ہونا گویا ایک جہان کا فوت ہونا ہے خصوصاً ایسے عالم کا جس کا رسوخ اور اقتدار قوم کے دلوں پر کامل طور سے ہو اس کا فوت ہونا بالکل اس حدیث کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہے کہ خداوند تعالی علم کو دلوں سے نہیں چھینے گا بلکہ علماء کے مرنے سے علم چھینا جائے گا، کہ علماء راسخین مر جائیں گے تو لوگ جہلاء کو اپنا پیشوا بنائینگے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدقسمتی یہ کیا کم ہے کہ استاذ فاضل محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کے انتقال کی خبر ہنوز کانوں میں گونج رہی تھی کہ ہندوستان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے انتقال کی خبر پہنچی انا للہ و انا الیہ را جعون۔

مرحوم کس پائے کے عالم تھے اظہار کی حاجت نہیں۔ حنفیوں میں مرحوم ہی کی کوشش سے حدیث کی اشاعت ہوئی ہے۔ بدعات و رسوم قبیحہ کی بیخ کنی آپ ہی کے طفیل ہوئی۔ سال بھر میں دورہ حدیث کا ختم کرانا کوئی بات نہ تھی۔ حضرت میاں نذیر حسین صاحب دہلوی قدس سرہ اور حضرت ممدوح ہی کی توجہ سے گھر گھر حدیث کا چرچہ ہوا ہے۔ مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کے علاوہ کئی ایک درسگاہیں آپ کی زیر نگرانی تھیں مدت سے آنکھوں سے معذور تھے ہر چند خدام آنکھیں بنوانے کی بابت عرض کیا کرتے تھے مگر آپ یہی عذر کرتے کہ نمازوں میں خلل آئے گا کیونکہ کچھ مدت کے لئے ڈاکٹر بالکل بے حس و حرکت رہنے کا حکم دیا کرتے ہیں۔ آخر زہریلے سانپ کے ڈسنے سے آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں دنیا فانی کو چھوڑ کر جاودانی ... لیا اور خدام کو قلق میں چھوڑ کر خدا کے سپرد کیا۔ رحمہ اللہ

خیر موت تو ایک طبعی ناگزیر امر ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں لیکن فکر ہے تو دو باتوں کا ایک تو یہ کہ مدرسہ دیوبند کا کیا حشر ہوگا۔ گو یقین ہے کہ خدا نیک دل بزرگوں کی بنیاد بدیر قائم رکھا کرتا ہے مگر آخر کسی وجیہ کی وجاہت کو بھی اس میں ظاہری طور سے دخل ہوتا ہے خدا کرے کہ مدرسہ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیکھو کرشن قادیانی اپنے الہامی تھیلے سے کون کون الہام نکالتا ہے ایک الہام تو اس کا مشہور ہے جو ایسے ہی اڑے وقت کے لئے تجویز ہے تخرج الصدور الی القبور (یعنی بڑے بڑے سب مرجائیں گے) دیکھیں اس کے سوا اور بھی کوئی ہے یا یہی ہے۔ سچ ہے

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت (۱)

منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

جولوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی وحی اور نبوت کے مدعی نہیں ہیں ان کی خدمت میں مرزا صاحب کے چند الہام معہ ترجمہ جوانہوں نے خود کہا ہے ان کی کتابوں سے معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تا کہ اہل انصاف کے لئے تسلی کا باعث ہو اور مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو مگر پہلے ایک صحیح حدیث مشکوۃ سے معہ ترجمہ بھی نقل کرتا ہوں تا کہ سب پر یہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ نبوت کے مدعی کا نام حضرت محمد ﷺ نے کیا رکھا ہے: دیکھو مشکوۃ کتاب الفتن...

قال رسول الله ﷺ اذا وضع السيف فى امتى لم يرفع عنها الى يوم القيامة و لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتى الاوثان، وانه سيكون فى امتى كذابون ثلاثون، كلهم يزعم انه نبى و انا خاتم النبيين ،لا نبى بعدى، و لا تزال طائفة من امتى على الحق۔ قال ابن عيسى :ظاهرين، ثم اتفقا۔ لا يضرّهم من خالفهم حتى يأتى امر الله(رواه ابو داؤد حديث نمبر ٤٢٥٢)

(فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جسوقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک، اورنہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب دعوی کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔نہیں کوئی نبی دوسرا میرے بعد۔ اور ایک جماعت میری امت میں سے ثابت رہے گی حق پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا ۔روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مدعیان نبوت کو مخبر صادق ﷺ نے کذاب کہا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد قیامت تک نبی کا لفظ کسی کے نام پر صادق نہ ہوگا اس واسطے کہ نبوت مجھ پر ہی ختم کی گئی ہے۔

اب میں ذیل میں چند کتب مرزا صاحب سے مرزا کی نبوت کا ذکر کرتا ہوں دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں تحریر کرتے ہیں وھو ہذا

خداتعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب بقول خود امتی بھی ہیں اور نبی بھی پس یہ دعوی ان کا حدیث مرقومہ بالا کے خلاف ہے۔

۲۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں ہے:

وہی خدا جس نے قادیان میں سچا رسول بھیجا۔

کیا یہ کھلے طور پر رسول ہونے کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ اربعین نمبر۲ کے صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں:

داعی الی اللہ اور سراج منیر وہی خطاب خاص آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید میں دیئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔

اس عبارت سے دو امر صاف ظاہر ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب کا الہام بھی قرآن کی آیات کے برابر ہے۔

۲۔ مرزا صاحب بھی رسول خدا محمد ﷺ کی طرح داعی الی اللہ و سراج منیر ہیں۔ افسوس غ ل الف م پھر نام کے پہلے کیسا ہے۔

۴: اربعین نمبر۲ صفحہ ۵ میں ہے و ھو ھذا:

قل ان کنتم تحبو ن اللہ فا تبعو نی یحببکم اللہ۔

صفحہ ۱۴ میں ترجمہ، ان کو کہدے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

افسوس کہ مرزا غلام احمد بھی بذریعہ الہام بطور آیت قرآن محمد ﷺ کی طرح اپنی پیروی کرانے کے لئے مدعی ہوئے ہیں یہ کہہ کے بطور نبوت کے دعوی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اربعین نمبر۲ صفحہ ۳۵ میں ہے و ھو ھذا:

انا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک و انحر

مرزا صاحب نے اس الہام کا ترجمہ تو نہیں لکھا مگر مطلب تو ظاہر ہے کہ جیسا رسول خدا کو قرآن مجید میں حوض کوثر کی خوش خبری دی گئی تھی ویسے ہی مرزا صاحب بھی حوض کوثر دیئے جانے کے مدعی ہیں۔ شاید یہ حوض ان لوگوں کے واسطے ہو گا جن کو رسول خدا ﷺ اپنے حوض سے قیامت کے دن دور ہٹائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۸۔۹)

کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت (۲)

(گزشتہ اشاعت سے پیوستہ)

۶۔ اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۲۳ میں ہے:

و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔

صفحہ ۲۵ پر اس کا ترجمہ ہے: ہم نے دنیا پر رحمت کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

مرزا صاحب بذریعہ الہام بمقابلہ آیت قرآن محمد ﷺ کی طرح رحمت للعالمین ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ شاید وہ طاعون وغیرہ کی پیش گوئیاں بھی اسی واسطے کرتے ہیں۔

۷۔ اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۶ میں ہے:

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی،

صفحہ ۳۷ میں ترجمہ ہے:

اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ کہتے ہیں یہ خدا کی وحی ہے۔

قرآن مجید میں جیسا رسول خدا ﷺ کی ہر بات کو خدا کی وحی کہا گیا ویسا ہی مرزا صاحب بذریعہ الہام ہر ایک بات کو خدا کی وحی کہتے ہیں مگر:

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں مرزا صاحب کے مریدوں سے چند سوالوں کے جوابوں کا طلب گار ہوتا ہوں

اے مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے، تمہارے نزدیک درست ہے تو سوال یہ ہیں:

ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۲ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جائیں گے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ (بوقت تحریر مضمون ہذا) اس بات کو عرصہ گیارہ بارہ سال کا گذر چکا ہے۔

۱: اس عرصہ میں خاص قادیان میں کتنے ہندو مسلمان ہوئے ہیں؟

۲: اور تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے مسلمان ہونے میں کتنا عرصہ باقی ہے؟

ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

۱۸۸۶ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تمہارے نکاح میں آوے گی۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸ میں لکھا ہے کہ...

میں سخت بیماری کی حالت میں مرزا صاحب کے دل میں پہلے الہام کے باعث یہ خیال ہوا کہ اب تک مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح کیوں نہ ہوا شائد پہلا الہام میں نے غلط سمجھا ہے تو دوسرا الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے

۳۔ آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۵۶ میں اپنے الہام کا ترجمہ لکھتے ہیں:

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ اپنے رب کی قسم سچ ہے تم اس بات کو وقوع میں آنے سے نہیں روک سکتے۔ ہم نے تیرا عقد باندھ دیا ہے اللہ کی باتوں کو کوئی ...نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر.. یہ کوئی پکا فریب یا جادو ہے۔

۴: اگر سچ مچ ہی خدا نے مرزا صاحب کا نکاح اس عورت کے ساتھ باندھ دیا تھا تو پھر بغیر طلاق اور بغیر موت مرزا صاحب اس عورت کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہوئی ؟

۵۔ اوراس عورت کی شادی ہو جانے کے بعد مرزا صاحب نے اشتہار میں ظاہر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس عورت کا خاوند.. ماہ نومبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔مگر یہ بھی غلط نکلا کیونکہ آسمانی منکوحہ کا دوسرا خاوند میعاد مقررہ کے اندر فوت نہ ہوا بلکہ وہ اب تک (۱۹۰۵ء کی بات ہے) خدا کے فضل سے زندہ ہے

۶۔اوراربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۳۴؟ میں جس کو مرزا صاحب نے ۱۹۰۰ء میں تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں کہ یر د ھا الیك۔اور حاشیے میں لکھتے ہیں یر د ھا الیك سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور واپس آنا شرط ہے۔

مرزا صاحب نے ۱۲ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے شوق میں چند الہام لکھے جو غلط ہی نکلے ناحق صادق خدا پر جھوٹ بولا۔

(راقم: منشی اللہ دتا از جھنگ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔۱۵ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۹)

❁کرشن قادیانی کو تازہ الہام ہوا۔

فزع عیسی و من معه ۔یعنی عیسی اور اسکے ساتھی گھبرائے

(معنی دربطن قال) (اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱)

❁۱۲ستمبر ۱۹۰۵ء۔آج کے الہام انی مھین من اراد اھا نتك کا ذکر تھا (مرزا نے) فرمایا بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں ان کو خدا تعالی ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتوی لایا تھا۔نواب صدیق حسن خان، لکھو کے مولوی محمد اور عبدالحی (محی الدین ؟) رشید احمد گنگوہی۔لدھیانہ کے تین مولوی۔سید احمد خان جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں محمد عمر مولوی شاہ دین لدھیانوی نذیر حسین دہلوی محمد حسن بھیں مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی۔رسل بابا امرتسری۔جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہوا سے چاہیے کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری اہانت کرے گا اس کی میں اہانت کرونگا اور جو تیری اعانت کرے گا اس کی میں اعانت کرونگا (اخبار بدر قادیان ۱۴ستمبر ۱۹۰۵ء ص۲)

اور مرزا صاحب محمد حسین صاحب بٹالوی، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی،، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی عبدالحق غزنوی، مولانا عبدالجبار عبدالجبار صاحب غزنوی و غیرہ کو بھول رہے تھے اور خود ہی ان کے سامنے چل بسے۔ (بہاء)

سچے مسیح کی قبر

عنوان بالا کے تحت منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

ایک ہے انسان جس کی دو زبان۔ یہ تو ہیں بس میرزائے قادیان

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا زندہ ہو گیا۔

اس عبارت سے بقول مرزا صاحب دو امر ظاہر ہیں۔

۱۔ بے شک مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا۔

۲۔ گلیل میں دفن ہونے کے بعد دفن شدہ جسم زندہ نہیں ہوا۔

اور ستارہ قیصر ہند کے صفحہ ۱۲ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسی کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

سوال: اے مرزائیو! ایمان سے ہی سچ کہو کہ بقول مرزا صاحب مسیح گلیل میں تو فوت ہوئے اور مدفون شدہ جسم بھی پھر زندہ نہیں ہوا، تو پھر کشمیر میں ان کی قبر کس طرح سے ہو گی۔ تم کچھ عقل سے بھی کام لیا کرتے ہو یا اندھے مقلد کی مانند ہو۔ تم دیدہ دانستہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتے یا حق کی طرف رجوع کرنا عار سمجھتے ہو۔ تم کس طرح ایسے شخص کی بات پر اعتبار کرتے ہو جس کو اپنے قول پر ہی اعتبار نہیں رہتا۔ تم جلد تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھکر و ورنہ میرے سوال کا جواب دو کہ دورنگی کیوں، آپکے مرشد صاحب کی ازالہ اوہام کی عبارت سچی یا ستارہ قیصر ہند کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔۱۵ستمبر ۱۹۰۵ءص ۱۶)

۲۶۔ اگست کو کرشن قادیانی کے سر میں الماری کے تختے سے چوٹ لگی جس کی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہوئی اب زخم کچھ اچھا ہے۔

اسی تاریخ کو الہام ہوا فزع عیسی و من معه گھبرا گیا عیسیٰ اور اس کے ساتھی، (کیا یہ گھبراہٹ سر کی چوٹ کے باعث ہوئی یا کوئی اور موجب ہے خدا خیر کرے۔

۲۔ اگست کو آپ نے صبح کی رؤیا میں چند مرغے ایک بکرا بھی دیکھا اور اوپر سے ایک بلی بھی منہ میں چوہا لئے آ گئی، لیکن خیر بچی مرغ نہ چھینے۔ پھر آپ ان مرغوں کو گھر لے گئے۔

۲۴۔ اگست کو الہام ہوا، پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا۔

(از الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء) (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹۰۵ء ۸۔۱۵ستمبر ص ۲۳)

کرشن قادیانی کو الہام ہوا کہ پندرہ روپئہ کا منی آرڈر آئے گا چنانچہ آ گیا۔

ایک اور الہام ہوا: عفت الدیار کذکری

جس کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ ملک ویران ہو گیا جیسا میرا ذکر۔

یعنی جس طرح مجھے کوئی نہیں جانتا اسی طرح ملک کو بھول گئے۔ ہمارا بھی صاد ہے: خس کم جہاں پاک۔ مگر کرشن جی اس کی تاویل کرتے ہیں کہ کذکری سے مراد ہے کہ جیسا پہلی پیش گوئی ہو چکی ہے۔ الحکم ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ء (جل جلالہ) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ستمبر ۱۹۰۵ءص ۱۱)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱)

(از مولوی عبداللہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

عام طور پر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت یہ سن کر کہ آپ اسلام کی حمایت میں مذاہب باطلہ کی تردید کرتے ہیں، اور کہ بالذات وہ نیک چلن آدمی ہیں، مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی نسبت اچھا خیال رکھتا تھا جس سے بعد ازاں یہ خیال کرنا لگ پڑا تھا کہ شاید آپ ابتلاء میں ہوں، اسی قسم کے اعتقاد سے میں قادیان پہنچا تھا۔ اس وقت تک بھی میرا یہی خیال تھا کہ چونکہ مرزا صاحب کے برخلاف کوئی صریح ثبوت میرے پاس نہیں ہے لہذا مجھے ان کی مذمت کا کبھی حق نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے بعض مرزائیوں خصوصاً مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرزائی مدرس برانچ سکول نمبر۲ سے میری موانست رہتی تھی۔ یہ یاد رہے کہ قادیان میں جانے پر بعض مرزائیوں نے ایسے خیالات مجھ سے محسوس کر کے مجھے موافق سا تصور کر لیا تھا اور خیال کیا تھا کہ یہ بھی کبھی مرزائی ہو جائے گا جیسا کہ ایک دفعہ محمد افضل سابق اڈیٹر البدر نے اس موقع پر جب کہ ہم تین آدمی شیخ عبدالحق بی اے، کاتب ہذا، و افضل مذکور بٹالہ سے قادیان کو آرہے تھے صاف طور پر مجھ سے ایسا کہہ دیا تھا۔ لیکن میرا اس طرز کا مذبذب عقیدہ مرزا صاحب کی تصنیفات کے مضمون کی ناواقفیت سے تھا۔ مذکورہ بالا مذبذب عقیدہ نے عام طور پر مرزائیوں کو میری طرف خلیق سا بنا دیا تھا، لیکن مختلف فیہ مسائل پر اکثر مرزائیوں سے میری کشمکش رہتی۔ عام طور پر میں نے مرزائیوں کو منع بھی کیا کہ ایسے لاحاصل مباحثات میرے ساتھ نہ کریں مگر قاضی امیر حسین صاحب عربی مدرس سکول قادیان یہ فرماتے تھے کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ بنظر مناسب تم مختلف فیہ مسائل کا ایسا موقع مل جانے پر تصفیہ کر کے جاؤ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا میرا قادیان سے چلا جانا نہ بن پڑا، اور اسی طرح میں معرض اعتراض بنا رہا... سکوت سے کام لیا گیا اور اکثر ان کے بعض عقاید کو منکر سمجھ کر تردید کی گئی، میرا رہنا چونکہ ہمیشہ مرزائیوں میں تھا لہذا ان سے سن کر مرزا صاحب کے اعلیٰ اخلاق (نزد مرزائیاں) کی نسبت میرے کان پر ہونے لگے اور ایک میاں فضل الدین مدرس سکول قادیان جو متوطن تحصیل کھاریاں ضلع گجرات تھے مرزا صاحب کے کمالات اور سادہ پنے پر بڑی سنجیدگی سے ہیبت زدہ صورت بنا بنا کر مجھے حکایتیں سناتے جنہیں میں تعجب سے سنتا اور ہوتے ہوتے مجھے ملہم مرزائیوں کے حالات والہامات سننے کا اتفاق ہوا۔ ابتداء شیخ عبداللہ صاحب جو بورڈنگ ہاؤس کی ڈسپنسری کے مہتمم اور بورڈنگ کے معالج ہیں اپنے مرزائی ہونے کی وجہ جو بنا بر ایک خواب کے تھی مجھے سنائی، اور ایسا ہی شیخ عبدالحق بی اے نومسلم سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی سابق مسلمان، وشیخ اسماعیل صاحب سرساوی مدرس سکول قادیان نے وقتاً فوقتاً مجھے اپنے خواب سنائے اور پھر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدرس سکول سے تعارف ہونے پر آپ نے جو مشہور ملہم ہیں اپنے الہامات سنائے جن سے میرا دل اور بھی تذبذب میں پڑ گیا اور میں نمازوں میں التزاماً حقیقت کھولنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ مگر عجب کہ باوجود عرصہ کی بار بار کی استدعات کے مجھے تو کوئی خواب بھی نہیں آیا۔ میں دعا کے اثر سے ہرگز منکر نہیں ہوں مگر یہ واقع میں ہوا کہ باوجود استدعا اور دعا کے مرزا صاحب کے بارے میں تو مجھے کوئی خواب تک بھی نہیں آیا۔ سچ ہے خدا تعالیٰ کو پرواہ ہی کیا ہے۔ دین کو اس نے بھجوائے مضموم فیض مشحون قد تبين الرشد من الغي .. الخ خوب واضح کر دیا ہے اور کسی وسواس زدہ آدمی کی تسلی شرعی معیاروں سے نہ ہو سکے یا کوئی نادانی سے خواہ مخواہ خوش اعتقادیان رکھتا پھرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی ذمہ اس کے لئے از سرنو کسی فرقان نازل کرنے کا نہیں ہے۔ غرض میں تذبذب کی حالت میں رہا۔ لیکن مرزائیوں کے طرز عمل سے جن کے ساتھ میں بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا مجھے نفرت ضرور ہو گئی کیونکہ بورڈنگ ہاؤس کے پانی خانہ میں پانی کے گھڑے ننگے (ابتداء بلا کسی ڈھکنے کے) پڑے رہتے کہ اس سے ایک فاصلے پر کے محراب دار دروازے اور کھڑکی دار (جس میں دو کھلی کھڑکیاں تھیں) کمرہ کا کوئی کواڑ تک نہ تھا۔ کتوں کا پھرنا وہاں ایک معمولی امر تھا مہینوں کے بعد ہم نے گھڑوں پر ڈھکنے دیکھے۔ مرزائی کسی چارپائی یا بنچ یا معمولی میلی چٹائی .. پڑی رہتی نماز پڑھ لیتے۔ شاید ان کے نزدیک طہارت مصلے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ وہ اس کی چنداں پرواہ نہ کرتے تھے مرزا صاحب کی نسبت ہم سنتے تھے کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز اس چھوٹی مسجد میں جو اوپر ان کے گھر میں بنی ہوئی ہے آتے ہیں ورنہ بیمار رہتے ہیں خیال آتا کہ شاید ان دو وقتوں کے سوا باقی تمام وقت ملنے جلنے تک سے معذور رہتے ہونگے۔ واقعی وہ سخت سردی اور تکلیف کے ایام تھے۔ ابتداء میں نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا کیونکہ مرزائی اثنائے نماز میں حسب تعلیم مرزا صاحب ہندی میں زور شور سے دعائیں مانگتے ہیں لیکن بعد میں معلوم ہونے پر کہ مقررہ امام عادۃً (نہ کرنا جائز سمجھ کر) مسنون دعائیں ہی عربی میں مانگتے ہیں میں ایسی نماز کو درست خیال کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخوف ترک جماعت کبھی کبھی ان کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح میں نے خود بھی مرزا صاحب کی چند تقریریں چھوٹی مسجد میں سنیں اور حکیم صاحب کے درس بھی جو سردی کی وجہ عام تام نہ ہوتا تھا کبھی کبھی جاتا۔ گھر سے واپس ہو کر مولوی صاحب سے مل کر میں پیدل قادیان پہنچا ان مولوی صاحبان میں ایک ثناء اللہ صاحب نے ایک تازہ اشتہار بعنوان ، کرشن قادیانی سے فیصلہ ، مجھے دکھایا اور وہ تصریف جو مرزا صاحب نے اپنی کتب میں مولوی غلام دستگیر کی کتاب فتح رحمانی کے مضمون میں کیا ہے مولوی صاحب موصوف نے کتب متعلقہ کھول کر مجھے دکھایا جس کو دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ اور کچھ دیر تک حیرت میں کتاب فتح رحمانی کے الفاظ کو دیکھتا اور انہیں مرزا صاحب کے منقولہ مضامین سے مقابلہ کرتا رہا جو نیک خیال مجھے مرزا صاحب کی نسبت ابھی باقی تھا اس پر یک لخت صدمہ پڑا اور سابقہ تذبذب نے مرزا صاحب کے دعوی کے غلط ہونے کی طرف راستہ دے دیا جس سے میرے سینے کی ہرج اور تنگی بہت کچھ رفع ہوئی اور مجھے اسی وقت سے مرزا صاحب کے بارے میں فیصلہ کرنے کا خصوصاً خیال آیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب موصوف میرے اس اظہار پر کہ میں حکیم نورالدین کے پاس عربی علوم دینیہ کی تعلیم پانے جا رہا ہوں اور حکیم صاحب نے مجھے خود تعلیم دینے کا وعدہ کیا ہے، بولے، امید نہیں کہ حکیم نورالدین تجھے تعلیم دے ۔جس پر میں نے کہا کہ وہ وعدہ کا ایفا کریں گے مولوی صاحب بولے کہ اچھا چل کر دیکھ لو۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب موصوف کا کہنا درست ہوا اور حکیم صاحب نے ایفائے عہد سے جی چرالیا۔

غرض اس دوسری بار میں قادیان سے مرزائی مذہب سے اشتہار مذکور دیکھنے کی وجہ سے طبعًا متنفر آیا کیونکہ اس اشتہار کے حوالہ کے بموجب اردو عبارت کتب مندرجہ اشتہار کو دیکھنے اور ان کا باہم مقابلہ کرنے میں کوئی مشکل نہ تھی (کرشن قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں یہ دعوی کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم (مولوی صاحبان اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا حالانکہ مولوی صاحبان نے ایسا کہیں نہیں لکھا بلکہ ان کے انتقال کر جانے کے بعد کرشن جی نے من گھڑت بات بنائی ہے اسی مضمون کا اشتہار مذکور میں تقاضا کیا گیا تھا بلکہ مضمون مذکور دکھانے پر کرشن جی کو مبلغ ...سو روپئے اور ان کے دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتادوں کو دکھانے پر مبلغ دوصد چہرہ دار انعام کا وعدہ بھی کیا گیا تھا مگر افسوس کسی کرشن پینتھی کو یہ حوصلہ نہ ہوا کہ انعام کے علاوہ اپنے گرو کی لاج تو رکھ لیتے۔ اسی اشتہار سے مولوی عبداللہ کو فائدہ ہوا) قادیان میں آ کر میں نسبتاً فارغ تھا اور مرزائی طرز عمل کو غور سے دیکھنے کا مجھے موقع حاصل تھا۔ سو اس واپسی پر جو اپریل کے دوسرے ہفتہ میں وقوع میں آئی میں نے مرزائیوں کو قادیان کے باہر بظاہر آنے والے زلزلہ کے خوف سے مرزا صاحب کے باغ میں مقیم پایا۔ عام طور پر سب مرزائی جو باغ میں رہتے اس کنویں سے پانی پیتے جو باغ میں ہے۔ اس کنویں کو مجھے بالذات دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے آگے غلاظت کو روکنے کے واسطے کوئی تختہ نہ تھا اور کنویں مذکور پر بیل چلا کرتا تھا۔ ایک ڈھیر گوبر کا کنویں کے غربی کنارہ پر چکر کے نیچے لگا ہوا تھا جس پر چکر سے پانی پڑ رہا اور اسے متعفن کر رہا تھا اس متعفن ڈھیر سے گوبر گر کر کنویں میں پڑ رہا تھا جیسا کہ عام طور پر وحشی دہقانوں کے دیہاتی کنوؤں پر ہوتا ہے کہ چلتے بیل کی معمولی لات لگنے سے گوبر کے ڈھیر کنویں میں گرتے رہتے ہیں کنویں کے شرقی و شمالی کنارہ پر زمین سے کچھ اونچی مندیلیاں تھی چونکہ گوبر ایک وزنی مادہ اور اپنے مساوی الحجم پانی سے بھاری ہوتا ہے لہذا وہ کنویں میں پڑ کر تہ نشین بھی ہو جاتا ہے اور جب مدت تک پڑتا رہے تو مادہ تہہ میں ڈھیر ہوتا جاتا ہے جب کہ ٹوبی پڑے ایسے غلاظت کے متعفن ڈھیر نکلتے ہیں اور پھر جو ذرات کے طور پر تیرتا رہتا ہے وہ پانی بھرنے والوں کے برتنوں اور نہانے دھونے والوں کے کپڑوں اور بدن پر جاتا ہے اور پانی کی طہارت اور ستھرا پن تو ایسے مادہ کے پڑتے رہنے اور بند کنویں میں جمع رہنے سے معلوم ہی ہے۔ یہ عجیب نادانی کا خیال ہے، جو بعض لوگ کہتے ہیں (جیسا کہ بعض مرزائیوں نے بھی اس گوبر کے ذکر کرنے پر کہا) کہ جاری کنواں جاری نہر کے حکم میں ہے۔ نہر میں ایسی غلاظت ایک جگہ پر جمع نہیں رہ سکتی اور بہہ کر چلی جاتی ہے حالانکہ کنویں میں ڈھیر بنی رہتی ہے اور جو نکلتی ہے وہ پانی لینے والوں کے برتن وغیرہ میں پڑ کر ان کی نصیب ہوتی ہے۔ نہ کنویں کا پانی نہر کے صدہا میل کے پانی کی طرح عام تام ہوتا ہے کہ ایسی غلاظت کا خیال تک نہ کیا جا سکے۔ غرض کہ مرزائی ایسے کنویں سے پانی پیتے ہیں اور نہاتے دھوتے ہیں۔ ایسے مکروہ کنویں سے پانی لینے سے میں نے پرہیز کی اور ازیں وجہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجتنب ہوا ہاں نفل کے طور پر ایک آدھ دفعہ جماعت ہوتی دیکھ کر شامل بھی ہوا۔ ایک دفعہ سعید المعروف عرب نے مجھ پر نماز نہ پڑھنے کا اعتراض کیا تو اسے جب میں نے ساتھ لے جا کر گوبر مذکور کا تعفن اور اس کا گرنا دکھایا تو بولا واقعی متعفن گوبر کنویں میں جاتا ہے۔ مگر کہنے لگا کہ اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔ تعجب یہ ہے کہ ان لوگوں کو پانی کی پلیدی و پاکی کا کوئی بھی خیال نہیں آتا اور غالباً یہی وجہ ہے کہ میں نے کبھی ایک کو بھی احتیاط کرتے نہیں دیکھا۔

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ بورڈنگ ہاؤس کے باورچی خانہ کے گھڑے کھلے اور بالکل ننگے پڑے رہتے ہیں اور میں نے خود بھی ان پر کتے دیکھے ایسے ہی چودھری فتح محمد مرزائی حال متعلم ایف اے نے ایک دن ذکر کرنے پر مجھے کہا کہ کئی بار اس ننگے پانی خانہ سے کتے ہانکے ہیں۔ اس کمرہ کو جس کا ایک محراب اور دو کھڑکیاں معمولی آڑ کے کواڑ لگانے کی کسی کو غیرت نہیں ہے۔

حکیم نور الدین صاحب کے مطب کے نزدیک والے کنویں میں جہاں سے عام طور پر تمام مرزائی پیتے ہیں اور جو مرزائیوں کا سب سے بڑھ کر مستعملہ کنواں ہے میں نے خود مرزائیوں کو اقسام کے میلے اور خراب برتن ڈالتے دیکھا۔ خاص ملہم اعلی پیر سراج الحق نعمانی کو جو مطب کی چھت پر رہتے ہیں میں نے (جب کہ میں مطب کے متصل ابوسعید عرب کے پاس رہتا تھا) دیکھا کہ بعض دفعہ ایک گھڑی کے منہ میں جو ہرگز صاف نہ ہوتی تھی بلکہ جسے زمین پر رکھنے سے مٹی لگی ہوتی تھی اور میلی نظر آتی تھی ایک رسی ڈال کر اور پھر اسے کنویں میں لٹکا کر پانی نکال لیتے۔ عام طور پر پیر صاحب ایک ڈول سے پانی کھینچتے تھے ہاں کبھی کبھی (شائد ڈول نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے) میں نے انہیں گھڑی ڈالتے بھی دیکھا۔ بارش کے وقت جب دلو (بوکہ)... میں پار ہتا تھا تو اسے کنویں میں پانی کھینچنے کو لٹکاتے ہوئے غلاظت کنویں میں پڑتی۔ سخت سردی کے ایام میں جب بارش کے موقعہ پر کہیں جانا نہ ہوسکتا تو چند دفعہ مجھے بھی اس دلو سے کنواں مذکور سے پانی نکالنا پڑا۔ پھر تو کپڑے اور ہاتھ رسی کی غلاظت سے لتھڑ گئے۔ اس وجہ سے اور ایک طالب علم محمد حسین نام پسر مصنف چٹھی مسیح کو ہاتھ پاؤں خراب ہونے کی .. میں کنویں میں اترتے دیکھ کر میں نے ہمیشہ کے لئے اس کنویں سے پانی لینے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کر لی۔طریق الصحت میں مرزائی کنویں کو صاف رکھنے کے اسباب ... کریں۔مگر کیوں وہ تو سب (جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اشتہار، کرشن قادیانی سے فیصلہ، میں لکھا ہے)، ایک نابیناؤں کی قطار کی طرح حکیم نوردین صاحب اور مرزا صاحب کے پیچھے بلا چون و چرا جکڑے چلے جاتے ہیں اور ایک بھی نہیں جو اتنا سوچے کہ آخر ہم کو کہاں جا رہے ہیں۔باقی آئندہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۲)

یہ تو اس قوم کی طہارت کا نمونہ ہے۔دینیات میں بھی عربی دان مرزائی سخت باہمی اختلاف سے خالی نہیں ہیں۔نمونہ کے طور پر صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ حکیم صاحب اور قاضی امیر حسین موصوف میں درس میں گویا دائمی چکری رہتی ہے بسا اوقات حکیم صاحب قرآن کا کچھ معنی کرتے ہیں اور قاضی صاحب کسی اور طرف کو جاتے ہیں (کیا حکم کے ہوتے ہوئے بھی یہ اختلاف؟) قاضی صاحب موصوف تو خود مرزا صاحب اپنے اولوالعزم رسول سے اختلاف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے ہاں بہ نسبت قاضی صاحب موصوف حکیم صاحب واقعی بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں مگر وہ بھی بعض اوقات (غالباً نئے تعلیم یافتہ معترضین کے فضول اعتراضات سے بچنے کے لئے) نادر لغات سے کام لیتے ہیں جو اعلیٰ فصاحت قرآن کے بالکل منافی ہے اور قاضی صاحب موصوف نے تو عجیب راہ تفسیر کی نکالی ہوئی ہے، ان کے نزدیک کبھی کوئی نبی قتل نہیں ہوا۔آپ جا بجا قتل الانبیاء کے معنی قرآن میں قتال بالانبیاء کرتے یا کسی مستعار لغت سے کام لے کر قتل کے معنی ایسے مواقع پر جا بجا ضرر شدید کے کرتے ہیں کیونکہ قتل انبیاء کے ماننے سے ان کے فرضی اصول پر زد پڑنے کا خوف ہوتا ہے۔فرماتے ہیں کہ اس سے انبیاء کی ناکامی لازم آتی ہے حاشا کہ قتل سے ناکامی لازم آئے۔ایسے انبیاء جس مطلب کے لئے آئے اسے انجام دے کر ہی قتل ہوئے۔انہوں نے کافی تبلیغ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جو محض مقصد بعثت (بجوائے و ما علی الرسول الا البلاغ) ہے اور انجام کار کفار کی ہٹ دھرمی سے بعض قتل ہو گئے، وہ سینکڑوں ہزاروں کو مسلمان بنا گئے۔ اور علی ہذا اپنے عرصہ کی تعلیم سے ہدایت کا عام تام ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

اس شخص کے نزدیک بنی اسرائیل میں توبہ قتل النفس سے نہیں ہوتی تھی آپ اقتلوا انفسکم کے معنی فارسی لفظ نفس کشی فرماتے ہیں حالانکہ نفس کشی جو بظاہر قتل النفس کا ترجمہ ہے، اردو فارسی کا محاورہ ہے نہ کہ عربی کے محاورہ میں قتل النفس کے معنی اردو اور فارسی والی نفس کشی کے ہو سکتے ہیں۔ ایک دفعہ اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے کہ بنی اسرائیل میں توبہ قتل النفس سے ہوتی تھی میں نے قاضی صاحب کو ان کے انکار پر یہ توجہ دلائی کہ مرزا صاحب اشتہار الانذار کے آخری حصے میں بنی اسرائیل کا طرز توبہ جان کا مار ڈالنا ہی تسلیم کرتے ہیں، اور اسے حجتاً پیش کرتے ہوئے عوام کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگرچہ تم پر اسی طرح کی توبہ تو نہیں ہے مگر اس قدر روؤ کہ گویا مر ہی جاؤ۔ اس پر قاضی صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب کی باتیں پیش نہ کیا کرو کیونکہ میرے (قاضی صاحب) اور مولوی نورالدین کے درمیان بعض مسائل پر بعض دفعہ جو جھگڑا ہو کر معاملہ حضرت جی (مرزا) کے روبرو تصفیہ کے واسطے پیش ہوا تو آپ نے انجام کار فرمایا کہ میں نے اس مسئلہ اور عقیدہ پر غور نہیں کی ہے اور کہ میں (مرزا) کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ انتہی (سبحان اللہ! دعویٰ تو یہ کہ دنیا کے اختلاف مٹانے کو آیا ہوں اور حال یہ کہ میں نے غور نہیں کیا۔ ثناء اللہ)

پھر قاضی صاحب نے نمونہ کے طور پر فرمایا کہ ہماری (درمیان قاضی صاحب و حکیم صاحب) تکرار بہ نسبت قتل انبیاء پر بھی حضور (مرزا) نے انجام کار ایسا ہی جواب دیا تھا۔ سبحان اللہ! کہ اول تو اس وقت تک مرزا صاحب نے قتل انبیاء کی نسبت کوئی خاص قطعی عقیدہ نہ رکھا ہو۔ کیا اس سے مرزا صاحب کے الہام الرحمن علم القرآن لتنذر قوماً .. الخ کا سرّ اب صاف طور سے نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور تو۔ اس شخص (قاضی صاحب) کا یہ بھی مذہب ہے کہ پیغمبر ﷺ نے بیت المقدس کی طرف کبھی نماز نہیں پڑھی۔ اور نہ ہی انہیں تبدیل قبلہ کا حکم ہوا ہے۔

فلنولینك قبلة ترضاھا کے یہ معنی کرتے ہیں کہ ہم تجھے ایسے قبلہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی بنائیں گے ..الخ۔

نہ معلوم یہ پارہ۲ کے شروع میں لفظ ما و لا ھم عن کے کیا معنی کرے گا۔ اور پھر اسی رکوع میں ولّ و جھك شطر المسجد الحرا م کی کیا تفسیر کرے گا۔ وہاں ضرور منہ پھیرنے کے معنی کرے گا کیونکہ منہ کی ولایت کا کچھ مطلب نہیں بن سکتا۔ پھر ایک رکوع میں ایک ہی لفظ کے ایسے مختلف معنی کرنے کا اسے کیا حق پہنچ سکے گا؟

میں اس شخص کے عقاید پر کوئی طویل بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میرا مضمون اس صورت میں بہت ہی طویل ہو جائے گا صرف اس قدر کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اگر ایک غیر مرزائی آدمی جو عربی سے کچھ واقفیت رکھتا ہو کسی ثالث منصف کی منصفی سے مرزائیوں کے ساتھ ان کے ایسے عقاید میں گفتگو کرے تو مرزائی ذرا بھی چل سکنے کے قابل نہیں رہتے کیونکہ وہ کوئی فصیح محاورات اپنے عقاید کی تائید میں پیش نہیں کر سکتے اور نادر لغات اور علم تام مستعار معانی لینے سے قرآن کریم کا ابہام بلکہ چیستان ہونا لازم آتا ہے۔ یہ خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اس رکیک تاویل کی نسبت مرزا ئیوں کو مرزا صاحب ہی سے ملی ہے کیونکہ آپ ایسے مرادوں سے کام لیتے رہتے ہیں جنہیں انہیں کا پیٹ اگل سکتا ہے۔

خیر مجھے یہ دکھانا تھا کہ خاص علمائے مرزائیہ میں عقاید اختلاف ہے بلکہ خود مرزا صاحب سے بھی بعض علمائے اصحاب قادیان کو گہرا اختلاف ہے جیسا کہ قاضی صاحب موصوف اور مرزا صاحب کے مذکورہ بالا اختلاف نسبت طرز تو بہ بنی اسرائیل سے ظاہر ہے۔ پھر یہ ہے نمونہ صحیح بخاری کے امام حکم وعدل کا، جس کی پچیس سالہ تعلیم نے مرزائیوں میں ایسا اثر ہے کہ بعض اصحاب کبار کو ان سے تھیں میں میں وہ یک جہتی ہے جو نمونہ کے طور پر اوپر بیان ہوئی اور عام طور پر مرزائیوں پر ستھرے پن کا وہ اثر پڑا جس کا کچھ خاکہ اوپر کھینچا گیا ہے۔

یہ تو میں نے ان کے نمونہ نبوی کا حال پایا ہے۔ پھر ان کا حضرت ﷺ سے یہ مقابلہ کیسا ہی خوب ہے جنہیں (ﷺ کو) دوسرے ہی نزول وحی پر عملی زندگی سنوار نے کا حکم و ربك فکبّر و ثیا بك فطھّر ۔ الر جز فا ھجر۔ و لا تمنن تستکثر (المدثر : ۲۔۶) سے ہو گیا اور آپ (مرزا) کو تو مسلمانوں پر لعنت نامے لکھنے سے کہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرصت کہ علم دین پر توجہ کریں۔ مسلمانوں پر ایسی زیادتیاں کرنے میں آپ نے وہ کمال کیا کہ انہیں دیکھ کر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس شخص کو اہل اسلام سے بڑھ کر شاید کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے۔ دیکھئے یہ شخص مسلمانوں کو صرف ابن مریم کی حیات کا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے مغضوب ہوئے اور ایسے عقیدہ کو مشرکانہ فرماتا ہے مگر آپ بھول گئے حضور (مرزا) نے بھی اپنی نیک نیتی کے ثبوت میں اپنے اس سابق عقیدہ کا حوالہ دیا ہے کہ میں پہلے بھی مانتا تھا کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور فرماتے ہیں کہ میں نے بھی ایسا ہی لکھا تھا جس سے آپ...اسی شرک میں جسے مسلمانوں کے سر تھوپ دیا چالیس سال کی عمر تک مبتلا رہنا پایا جاتا ہے۔ پھر نبی! اور شرک کرے، یہ تو خود آپ ہی غلط قرار دے چکے ہیں۔ کیا آپ یہ خلاصہ فرما نہیں چکے کہ انبیاء خدا کی کو صرف عرف عام سے سن کر محض اپنی لطیف عقل سے اس کی توحید پر دلدادہ ہوتے ہیں اور شرک سے ہمیشہ انہیں طبعاً نفرت رہتی ہے

پھر آپ اسی شرک میں جو مسلمانوں کی نسبت ان کی حیات ابن مریم کے اعتقاد کی وجہ سے بتلا رہی ہیں، یا تو اپنی تحریر کے بموجب چالیس سال کی عمر تک مبتلا رہے اور آئندہ کے لئے نیک نیتی کی سند بنانے کو براہین میں ایسا لکھ مارا کہ ابن مریم آسمان سے اترے گا (باقی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۹۔۱۰)

عبدالعزیز مرزائی ساکن تیجہ ضلع گورداسپور کو نوٹس

آپ نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ استمبر میں میرے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں اپنے پیر و مرشد کی طرح سراسر کذب و بہتان سے کام لیا ہے جس کا جواب دینا میں ضروری نہیں جانتا۔ کیونکہ جو لوگ شریک جلسہ تھے ان کو تو خوب معلوم ہے کہ آپ کا بیان محض جھوٹ ہے اور جو غیر حاضر تھے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں، جو سچائی کے لئے اک اچھا سرٹیفکیٹ ہے۔ اس مضمون میں جو آپ نے یہ لکھا ہے کہ اگر (مرزا قادیانی کی طرف سے) آنحضرت ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برابری کا دعوی مضمون رسالت میں مولوی ثناء اللہ وغیرہ نکال دیں، تو میں اب بھی مبلغ پانچ سو روپیہ دینے کو آمادہ ہوں۔ پس آپ مبلغات مذکورہ امرتسر میں حاجی محمد.. حبیب اللہ صاحبان سوداگران شال کی دکان پر جمع کرا دیں اور کسی معتبر آدمی کو منصف مقرر کریں۔ اگر فیصلہ میرے حق میں ہوا تو مبلغات مذکورہ میرا حق ہوں گے اور اگر آپ کے حق میں ہوا تو آپ واپس لے جائے گا۔ حاجی صاحب اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سے آپ کو بھی ذاتی تعلق ہے اس لئے آپ کو ان کی دکان پر روپیہ جمع کرانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی عذر ہو تو کسی اور مہاجن کی دکان پر جمع کرا دیں۔ بس دیر نہ کیجئے۔ سنئیے میں آپ کے پیرو مرشد قادیانی کی حلف آپ کو سناتو ہوں لعنت الله علی من تخلف (جو اس سے ہٹے اس پر خدا کی لعنت) باقی آپ کے مضمون کا میں جواب نہیں دیتا بس یہی کافی ہے، اسی سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ کون کاذب ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۳)

اور کچھ واقعہ میں آپ سرے ہی سے ابن مریم کے نزول سماوی کے قائل نہ تھے تو اس صورت میں ان کا صریح کذب لازم آتا ہے۔ اور یہ نرا جھوٹ ٹھہرا کہ میں پہلے خود نزول سماوی ابن مریم کا قائل تھا۔ وغیرہ

بہر حال مرزا صاحب پیچیدگی میں پڑتے ہیں۔ یہ ہے اس شخص کی اختلاف بیانی جس کا کچھ اور خاکہ بھی آگے چل کر دکھاؤنگا۔ درحقیقت مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کو شرک لکھنا ایک ہوائی اور نفسانی کلمہ ہے جس کی وجہ سے مرزا صاحب کی ذات پر مذکورہ بالا سخت اعتراضات پڑتے ہیں اور محض نفسانی کلمات (بعداوت اہل اسلام) کی بنا پر ہی مسلمانوں کو مشرک گردانےنے کا فعل ہی اس امر کی مکمل دلیل ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہونا تو کیا ایک ہوشیار مسلم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے کیونکہ مومن کو حضرت نے ذکی اور صاحب فراست فرمایا ہے اتقوا فراسة المو من ۔ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تو جا بجا اختلاف بیانی میں بڑی ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور کھا رہے ہیں یہی اختلاف جو ایسا وسیع ہے واقع میں بفحوائے آیت و لو کان من عند غیر الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً معیار قائم ہو کر اسی امر قطعی کی دلیل ہے کہ مرزا صاحب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ انہیں محفوظ رکھنے کے لئے ان کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ پھر بشری نقص انہیں لغزش میں ڈال ہی دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپ کے اختلافات کا کچھ اور نمونہ بھی جو وہاں قادیان میں میں نے دیکھا یا سنا آگے چل کر اپنے موقعہ پر انشاء اللہ دکھاؤنگا۔

غرض کہ دکھانا یہ تھا کہ مرزا صاحب کو کہاں فرصت کہ عملی و اعتقادی زندگی سنوارنے کے لئے توجہ کریں آپ نے بقول قاضی امیر حسین مرزائی موصوف تو ابھی بعض عقاید کی آیات میں بھی غور نہیں کیا (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اور لہذا تا حال عقاید کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کیا صحیح بخاری کے امام حکم دعوی کا یہ نمونہ مجھے ایک قطعی معیار کا کام نہ دے سکتا تھا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ میں نے حکیم نور الدین صاحب اور قاضی امیر حسین سے بارہا سنا ہے کہ حضرت (مرزا) فرماتے ہیں کہ جس طریق پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہوں ابھی تک اس کی طرف قوم نے منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو یہ کیونکر ہوا کہ اس قدر انبیاء کے کمالات کا مجمع اور اپنی وحی میں کبھی احمد کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی نوح کبھی ابراہیم سے مخاطب ہوا اولو العزم نبی کیا اتنا جاذب اثر بھی نہ رکھتا تھا کہ ۲۵ سالہ تعلیم سے مرزائیوں کے منہ اس راستہ پر تو لاتا جس پر انہیں چلانا چاہتا تھا۔ ثانیاً یہ کہ اگر قوم نے ابھی تک منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھتے کیونکر، جب انہیں امام کا ذاتی نمونہ نہ ملا، اور امام ان کی رنج و راحت میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر اثر ہی کیا ہو۔ بھلا مرزا صاحب نے پچھلے ایام میں محمد افضل اڈیٹر البدر کی بیمار پرسی کی یا اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے۔ حاشا! بلکہ جیسا کہ پیر سراج الحق نعمانی نے محمد شاہ پسر قاضی صاحب موصوف.. طاعونی موت کے موقع پر حیض میں ہیں؟ کہ مرزائی محمد شاہ کے جنازہ پر بھی نہیں گئے، صاف طور سے کہا کہ حضور (مرزا) کی طرف سے افضل کے بیمار ہونے پر مولوی نور الدین صاحب نے چھوٹی مسجد میں لوگوں کے اجتماع میں (جو بوقت نماز ہوتا ہے) حضور (مرزا) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقعہ مجلس کو پڑھ کر سنایا کہ محمد افضل کو طاعون ہو گیا ہے اور کہ اس کے غضب کیا کہ کلاں مسجد میں چلا آیا۔ لہٰذا اب اس کے پاس کوئی بھی وہاں نہ جاوے پھر تو افضل جس بیچارگی سے مرا وہ دنیا کو معلوم ہے اس تنہائی کی موت اور مرزائیوں کی ایسی ڈرپوکی اور سردمہری ہی سے وہ متنفر (آنجہانی) افضل کی ایک عورت (بیوی) کو حاصل ہوا کہ اس نے مرزائیت سے بھی جواب دے دیا اور جب وہ قطع تعلق کر کے قادیان سے چلنے لگی اور میرے روبرو مولوی عبیداللہ بسمل امرتسری مدرس فارسی قادیان کالج وسکول نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے میرے روبرو اس عورت کی یہ بیزاری حکیم صاحب پر ظاہر کی، تو آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دل میں حضرت صاحب سے کوئی تعلق نہ تھا اور شاید یہی وجہ موت افضل کی ہوئی ہو، تو مولوی عبیداللہ صاحب جو وہی صرف خلاف ہدایت مرزا صاحب محض آشنائی سابقہ کی وجہ سے افضل کے سر پر رہے تھے طیش میں آکر بولے کہ مولوی صاحب! کیا افضل کو حضرت سے دل میں تعلق نہ تھا جس نے مرتے دم تک استقلال دکھایا اور عین مرتے ہوئے بولا کہ میں مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے مرتا ہوں۔ جس پر حکیم صاحب نے .. جواب دیا کہ خیر اس عورت کو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر حکیم صاحب نے نہ سوچا کہ عورت کا پختہ ایمان تو مرزائیوں کی سردمہری کے نمونہ ہی سے ٹوٹا، جس سے وہ سمجھانے پر بھی تعلق توڑنے سے نہیں رہتی؟؟ تھی اور غصہ میں آکر وہ وہ سناتی تھی جو مرزائیوں ہی کو خوب معلوم ہے۔ میں خود ان دنوں قادیان میں تھا اور یہ جھگڑا اپریل۔ مئی میں درپیش تھا جب کہ افضل کا متروکہ تقسیم ہو رہا تھا اور وہ عورت سخت طیش میں آئی ہوئی تھی۔ پھر یہ تو افضل سے گذری جس پر افسوس ... جاتا ہے کہ بجواب اعتراض اخبار شبھ چنتک جو قادیان کے آریوں کی طرف سے نکلتا ہے خواہ مخواہ اڈیٹر الحکم نے انہیں کوسا اور غلط لکھ مارا کہ افضل پر پوری ہمدردی و رفاقت کا ساتھ دیا گیا تھا۔ حاشا! مرزا صاحب نے تو جیسا کہ بیان ہوا، رقعہ کے ذریعہ سے لوگوں کو افضل کے پاس جانے سے منع کیا تھا پھر ہمدردی چہ معنی۔ کیا یہ سخت سے سخت افسوس کا مقام نہیں کہ اڈیٹر الحکم خواہ مخواہ مرزائیت کی تائید میں سرگرم رہتا ہے۔

مولوی عبیداللہ صاحب نے محض اپنی ہمدردی سے افضل کا اخیر دم تک ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا خدا کی قسم کہ جب حکیم صاحب کے ساتھ مولوی عبید اللہ کی مذکورہ بالا قیل وقال ہو چکی تو میں اٹھ کر اکیلا ان کے ساتھ ہو لیا۔ مولوی عبید اللہ نے مرزائیوں کی سخت شکایت کی کہ کوئی بھی مرزائی افضل کے پاس بیمار پرسی یا جنازہ کے لئے نہیں آیا اور بولے کہ میں نے مرزا صاحب صرف اتنا مان لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہتے بلکہ سچ کہتے ہیں مگر نہ یہ کہ کسی مرزائی کو صدیق اکبر یا عمر پر ترجیح دیتا پھروں۔ آپ کی غرض اس سے حکیم صاحب کے رتبہ کی نسبت تھی۔ اور میرے آخری دن مجھ سے بولے کہ میں بھی اسی غور میں ہوں کہ مرزا صاحب کے معاملہ کی اصلیت معلوم کروں۔ پھر یہ شخص تو ابھی مجمل سا ایمان رکھے ہوئے تھا وہ مرزا صاحب یا مرزائیوں کے رطب و یابس کا پیرو نہ تھا اور نہ مرزائیوں کی مجلسوں یا نور الدین کے درس میں جاتا ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نمونہ کا اس پر کوئی اثر نہ پڑا اور اپنی طبعی مستقل مزاجی میں مرزائیوں سے ممتاز ہے۔ لہذا اس نے طاعون زدہ افضل کے پاس جانے، اس کی تیمارداری کرنے، اس کی میت کے ساتھ رہنے میں باوجود ممانعت مذکورہ بھی دریغ نہ کیا۔ پھر یہی شخص تھا کہ محمد شاہ کے جنازہ کے ساتھ محض طبعی استقلال سے گیا، یہ آنجہانی افضل سے ہمدردی ہوئی۔ ایسا ہی محمد شاہ مذکور آنجہانی سے ہوئی۔ جس کا وہ نتیجہ ہوا کہ قاضی امیر حسین نے اپنے لڑکے کے مرنے کے دوسرے دن بذریعہ رقعہ مرزا صاحب کو قوم کی نسبت شکایت کی جس پر آپ نے قاضی صاحب کی دلجوئی کے لئے نماز کے موقع پر مرزائیوں کو تنبیہ کی کہ تم تو کفار سے بھی بدتر ہو اگر تم میں جنازہ پر جانے تک کی ہمدردی نہ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ محمد شاہ کی بیماری کے دنوں اندر والے باغ کے دروازہ پر خادم مرزا صاحب (وہ غالباً مہدی حسین شاہ تھا) کا پہرہ لگا ہوا تھا اور وہ لوگوں کو رقعہ بھی دکھایا جاتا تھا کہ حضرت نے اندر والے باغ میں (جہاں حضرت کا ڈیرہ تھا) آنے سے مطلق منع کیا ہے اور اپنی اولاد کو بھی باہر نکلنے سے منع کی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضور کی مذکورہ بالا ہدایت کے بعد مرزائیوں میں ابوسعید کے دوکان کے آگے یہ قیل وقال میرے روبرو ہوئی کہ ہم کو تو خدام اور میر صاحب (خسر مرزا) اندر والے باغ میں بھی نہیں جانے دیتے تھے پھر ہم کو مریض کے پاس جانے کی کیسی اجازت تھی جب کہ لاگ کا اس قدر خوف تھا۔ بعض کہتے تھے کہ یہ خادم کی ساخت ہے دوسرے کہتے تھے نہیں، اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس رقعہ بھی ہے، جس پر گفتگو کے دوران میں آنجہانی افضل کے ذکر پر پیر صاحب موصوف بولے ہم نے تبھی سے بلا چون و چرا مریض کے پاس جانے سے دریغ کیا تھا ۔ جب سے افضل کی بیماری کے موقعہ پر حکیم نور الدین صاحب نے حضرت کا رقعہ چھوٹی مسجد میں سنا کر آنجہانی کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔ اس پر اس نے حیران ہو کر اس مجلس میں مکرر حکیم صاحب سے کہا کہ آیا واقعہ میں حکیم صاحب نے وہ رقعہ مجلس میں پڑھ کر منع کیا تھا تو آپ نے بڑی سنجیدگی اور تاکید سے جواب دیا کہ واقعہ میں ہم کو بذریعہ رقعہ منع کی گئی تھی ۔ اس مجلس میں قاضی صاحب موجود تھے اور ابوسعید بھی حاضر تھا کسی نے پیر صاحب پر جرح نہ کی ، اور جرح کیونکر کرتے ، یہ پیر صاحب مرزائیوں کے بڑے صاحب کشف سمجھے جاتے ہیں۔ پھر میں نے قاضی امیر حسین کو توجہ دلائی کہ آپ کی سختی مرزائیوں پر محمد شاہ آپ کے پسر کی موت پر پاس نہ آنے میں صریح زیادتی ہے کیونکہ وہ رقعہ مذکور کے وقت ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ ہم نے بڑی مسجد میں یا کسی طاعون زدہ مرزائی بھائی کے پاس نہیں جانا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آج تک ہر ایک مرزائی یہی سمجھے ہوئے ہے کہ ایسا کرنا منع ہے ۔ چنانچہ افضل کو قضا کئے ہوئے عرصہ گذرا مگر اب تک بورڈنگ والے بورڈنگ میں ہی نماز پڑھ رہے ہیں ورنہ ان کی جماعت ہمیشہ بڑی مسجد میں ہوا کرتی تھی اور وہ سب یہی کہتے ہیں کہ اس مسجد میں جانا منع ہے ۔ پھر مرزائیوں کا قصور ہی کیا ہے۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

استفتاء

سوال: مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اسلام میں چھوت چھات مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی صریح کافر مشرک کے ساتھ بھی کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں ان میں کسی بے دین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے لا یا کل طعا مك الا تقی یعنی دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو اور انہی سے دوستانہ ملاپ رکھا کرو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۴)

پھر جب مرزا صاحب کے نمونہ ہمدردی کا یہ حال ہے کہ آپ کی یہ شکایت کہ قوم نے ابھی تک اس رستہ کی طرف منہ پھیر کر بھی نہیں دیکھا جس پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہے، زیادتی ہی زیادتی ہے۔

دیکھئے! آنحضرت ﷺ عرب جیسے شورش زدہ ملک میں کیسے صحابہ کے ساتھ رہتے تھے ایک ایک صحابی کو ساتھ لے کر حضور ﷺ نے کئی سفر کئے اعلیٰ نمونہ یہی تو تھا کہ جس سے صحابہ متاثر ہوئے اور وحشی سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان پھر با خدا انسان بن گئے ان کے ایمان کی حد خدا ہی کو معلوم ہے اور یہاں تو مرزا کو میں نے تمام پانچ ماہ میں ایک دن میں پوری تین نمازوں میں متواتر دو تین دن شامل ہوتے بھی نہیں دیکھا نہ سنا۔ ظہر اور عصر کی نماز پر آپ آتے، لیکن کبھی کبھی تو ان میں بھیتشریف نہ لاتے۔ سنا تھا کہ گرمی کے موسم میں رات کو مجلس فرمایا کرتے ہیں، یہ خیال تھا کہ اس وقت حضور سے کچھ سوال کرنے کا موقعہ ملے گا اور انہیں کے انتظار میں رہتے تھے مگر گرمی میں تو باغ میں خیمہ کے اندر گذارنے پر بھی ہم نے انہیں نماز ظہر یا عصر کے موقع پر تشریف لاتے اور یہ عموماً ہوتا، آتے ہی حضور کے کے گرد مرزائیوں کے جم گھٹے ہو جاتے اگر کسی نو وارد نے کچھ پوچھنا ہوتا تو کھڑے کھڑے پوچھ لیتے۔ پھر دفعۃً نماز شروع ہو جاتی، فرض پڑھتے ہی حضور چل دیتے، سنتوں تک وہاں نہ پڑھتے۔ کسی مباحث کو ایسی حالت میں خاک موقعہ سوالات کا ملتا خصوصاً اس لئے کہ حضور کو مباحثہ سے نفرت ہے اور ناراض ہو جاتے ہیں، پھر سوالات کیا کرنے تھے۔ اور حقیقت میں جب سب کچھ علم لدنی وہ اپنی کتب مصنفہ میں پلٹ چکے ہیں تو پھر اب ان سے کیا پوچھنا تھا۔ صرف نمونہ دیکھنا البتہ رہتا تھا، جس پر ذرا غور کی گئی اور اس کا کچھ خاکہ پیش کیا جا رہا ہے۔

تنگ ظرفیء حضور کا کیا کہنا ہے۔ اتنا اشارہ کافی ہے کہ آپ نے کتب مصنفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اشتہارات میں لوگوں کو کوسنے اور گندہ گندہ الفاظ استعمال کرنے میں کوئی کمی نہیں رکھی۔ خوب لعنت نامے لکھے ہیں اور سلسلہ لعنت سے بالترتیب لعنت نمبرا سے لعنت نمبر ۱۰۰ تک پہنچایا جب جا کر کچھ جوش میں ٹھنڈک آئی۔ ہر شخص دیکھ کر یہی رائے لگا سکتا ہے قادیان کے آریوں نے مجھے کہا کہ مرزا صاحب ہمیشہ سے تنگ ظرف رہے ہیں اور کہتے تھے کہ ایام قبل از دعوی میں جب شرم پت و ملاوامل آریوں سے آپ کی مصاحبت تھی تو بسا اوقات آپ کی سخت کلامی پر طرفین میں بگڑ جاتی۔ ایسے نمونہ نے بعض مرزائیوں کو وہ گندہ کلام اور بدزبان بنایا ہے کہ ایک ہی ضرب میں تمام دنیا کے مولویوں کو تبرا کر کے چھل ڈالتے ہیں۔ ایسے مرزائی کیا ہیں اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں۔ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ ایک دن ایک شخص مرزائی جسے وہاں فلاسفر کہتے تھے مجھ سے خود بخود مذہبی تکرار کرنے لگا اسے میں نے کہا کہ تکرار بے فائدہ ہے تنگ نہ کرو اگر شوق ہو تو کسی مسئلہ مختلف فیہ پر شرطیہ ایک منصف ثالث غیر مرزائی کی منصفی سے بحث کرلو، مگر وہ باز نہ آیا۔ میں اسے ناخواندہ سا پا کر چپ ہو رہا۔ میرے چپ ہونے پر میری نسبت بولا کہ کوئی دلیل تو میرے پاس نہیں پھر بولے کس طرح؟ میں نے اسے صرف الزاماً اتنا کہا کہ اگر چپ ہو جانا اور جواب نہ دینا بہرحال دلیل مغلوبیت ہے تو پھر مرزا صاحب بدرجہ اولی مغلوب ہو چکے ہیں جنہوں نے بر بنا الہام فرمایا کہ مولویوں سے کبھی مباحثہ نہ کرونگا اور میں تو یہاں آپ کو شرطیہ چیلنج دے رہا صرف بیہودگی سے متنفر ہو کر کسی ثالث سے منصفی سے شرطیہ مباحثہ چاہتا ہوں۔ بس اتنے پر یہ شخص عام طور پر مولویوں پر وہ بدزبانی کرنے لگا کہ جس پر اسے شیخ عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس و میاں قدرت اللہ ایک ہندوستانی مرزائی نے اسے منع کیا کہ وہ تمام مولویوں کو نہ کوسے مگر وہ باز نہ آیا اور بولا کہ حضور (مرزا) کی سنت ہے اور حضور (مرزا) نے غزنوی مولویوں کو سکھ کہہ کر پکارا ہے اور کہ وہ سنت ابھی منسوخ نہیں ہوئی

غور سے دیکھئے! اپنے زعم میں کیسے باقاعدہ طور سے بدزبانی میں مفرط، ایسے لوگ حضرت اقدس مرزا کی سند پیش کرتے ہیں، تو کیا مرزا صاحب قادیانی نے نمونہ پیش کر کے ایسے مرزائیوں کو بدزبانی نہ دکھائی کہ جس سے وہ سند بھی پکڑ لیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔فی الحقیقت مرزا صاحب نے بوجہ اینکہ وہ خواہش نفس ہی سے کلام کرتے ہیں اور کوئی ید قدرت اونہیں سنبھالنے کے لئے نہیں ہے حوصلہ سے کام نہ لے کر مرزائیوں کو خوب افراط کلامی کا موقعہ دیا ہے۔

ایسے ہی ایک اور موقعہ پر جب کہ ہم پیریاں بار کے پاس کھڑے تھے اور شام کا وقت تھا اور اس وقت ماسٹر محمد الدین صاحب اور ایک چھوٹا لڑکا عبدالعلی طالب علم بھی پاس کھڑے تھے اور ایک دو آدمی اور بھی تھی اس شخص (فلاسفر) نے مجھ پر اثنائے گفتگو میں یہ پیش کیا کہ جس طرح عہد نامہ عتیق میں لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوگا مگر ایلیا نبی علیہ السلام کی شکل میں آیا اور کہ ایسے ہی حضور مرزا صاحب کا آنا ہوا (یہی تو کرشن جی کہا کرتے ہیں جو اس نے کہا۔ پھر یہ یہ فلاسفر کیا ہوا، فونوگراف ہوا۔اڈیٹر اہل حدیث)

اسپر میں اسے سمجھانے لگا کہ دیکھو کتب سابقہ محرف ہیں ان کا کوئی اعتماد نہیں ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا تعالی مخلوقات کو گمراہ کرنے اور خواہ مخواہ انہیں عذاب دینے پر تلا ہوا ہے کیونکہ انسانی برداشت سے باہر ہے کہ وہ ایسے حقیقی اختلاف کو سمجھ سکیں اور اس کی پیروی کرسکیں۔ ہاں ایسے آدمی جن کی طبعی شرافت کسی وجہ سیذبح ہوچکی ہوتی ہے وہ ایسے اختلافات کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ خدا وعدہ تو ایلیا کے آسمان سے اترنے اتارنے کا کرے اور پھر نہ ایلیا کو آسمان سے اتارے اور نہ ہی ایلیا کو بھیجے بلکہ کسی اور کو بھیج دے اور لوگوں کو جبر کرے کہ ماننا ہے تو اسی مغائر شخص کو مانو ورنہ عذاب دونگا بھلا ایسی صورت میں کسی کی نسبت پیش گوئی کرنے کی کیا ضرورت رہتی ہے کسی شخص کی نسبت اس کا نام اور نقشہ ذکر کر کے پیش گوئی کرنے کا یہ مقصود ہوتا ہے کہ جب وہ آدمی وجود میں آئے تو اس کی پہچان میں تکلیف نہ ہو کیونکہ خدا تعالی رحمٰن ہے نہ کہ ظالم۔ پھر جب پیش گوئی تو خدا کچھ ذکر کرے اور اس کے وجود میں لانے میں کچھ اور کرے اور استعارے لے بیٹھے تو انسان کا طبعاً وشرافتاً کوئی فرض نہیں ہوسکتا کہ اس کی پیروی کرے کیونکہ اس کی طبیعت خلقاً اس قسم کی نہیں بنی ہے بلکہ اسے کھلی اور ظاہر چیز سے ہی تسلی ہوتی ہے اسی وجہ سے خدا تعالی نے جابجا آنحضرت ﷺ کی نسبت فرمایا کہ جاء کم بالبینات (کہ رسول تمہارے پاس کھلے اور روشن دلائل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ آیا) ایسی پیش گوئی تو مزاحم ہو کر از دست پہچان میں مزاحم ہو کر مضر ثابت ہوتی ہے حاشا کہ خدا تعالیٰ جو صفات کمال سے متصف ہے کبھی ایسا کرے کہ پیش گوئی تو کچھ اور کرے اور وقوع میں اس کے مخالف لائے۔ بناء علیہ صاف نظر آتا ہے یہود نے جو اپنی شرارت میں ضرب المثل تھے مسیح پر ایمان لانے کی روک پیدا کرنے کے لئے یہ پیش گوئی درج کر دی اور نصاریٰ نے یہ چالاکی کی کہ پیش گوئی کا انکار نہ کر سکنے سے ایک کہانی وضع کر ماری کہ یسوع سے پوچھا گیا کہ ایلیا بموجب نوشتہ کیوں نہیں آیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایلیا یوحنا کے رنگ میں آچکا ہے۔ اگر الفاظ کو دیکھا جائے تو بھی خود یحییٰ سوال ہونے پر ایلیا ہونے سے انکار کرتا ہے جب کہ انجیل یوحنا میں صاف واضح ہے اور یحییٰ نبی ہو کر جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ پھر جب یحییٰ خود منکر ہے تو معلوم ہوا کہ یا تو یہ قصہ ہی غلط تھا یا یہ تمام امور یحییٰ کا جواب وغیرہ سب تراش ہیں اور ہمیں پیغمبر ﷺ کی صریح اور صاف اور صحیح تعلیم کے مقابلہ میں ان محرف کتابوں کی طرف نظر نہ اٹھانی چاہیے۔

بس میرے اس جواب پر یہ شخص جوش میں آیا اور کہنے لگا کہ نہیں انجیل موجودہ بڑی صحیح کتاب ہے کیونکہ اس میں عیسیٰ کی اہانت درج ہے اور اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ کی فلاں جگہ پر (عیسیٰ کی شرم گاہ کا نام لے کر) جوتے لگائے گئے اور اسے ذلیل کیا گیا۔

جس جوش سے اس نے عیسیٰ کی شرم گاہ کا نام لے کر اہانت میں زور لگایا اس کا دیکھنا حاضرین ہی کو نصیب تھا اور جو فرحت اس شخص کو اس پاک نبی کی اہانت میں آئی وہ میں نے محسوس کی۔ گویا اس کے دل کو ٹھنڈک پڑ گئی۔ معاذ اللہ کہ موجودہ انجیل میں کہیں بھی لکھا ہو کہ عیسیٰ کی شرم گاہ فلاں پر جوتے لگائے گئے۔ اس مسلمانوں کے دشمن نے صرف مسلمانوں کے بغض سے اس پاک نبی کی ایسی سخت اہانت کی۔ مجھے ضرور غیرتاً جوش آیا اور الزاماً میں نے اسے کہا کہ اگر تم بلاوجہ ایک معصوم نبی کی نسبت غلط حوالہ دے کر ایسی دریدہ ذہنی کا مجاز ہو، تو ہم تمہارے امام کی نسبت فلاں امر کہہ سکتے ہیں۔

میں نے مرزا صاحب کے نقص کو یاد کر کے استعارتاً اور الزاماً کچھ شرطی الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہا جس پر مرزائیوں میں شور مچ گیا کہ یہ شخص مرزا صاحب قادیانی کو گالیاں دیتا ہے، حالانکہ اس کے عیسی علیہ السلام کی اہانت کرنے پر کسی نے چوں تک نہ کی اور میرا کہنا اور جواب دینا شرطیہ تھا یعنی یہ کہ اگر تم بلا وجہ ایسی اہانت کے مجاز ہو اور تمہیں یہ حق پہنچتا ہے تو بالوجہ ہمیں بھی فلاں امر کہنے کا حق پہنچ سکتا ہے۔

یہ ہے خلاصہ اس گفتگو کا جو اس کے اور میرے درمیان اس موقعہ پر ہوئی۔ اس سے دیکھا جا سکتا ہے کہ مرزائی کیسے دریدہ دہن ہیں کہ معصوم انبیاء کی اہانت میں لذت لیتے ہیں۔ باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۵۰۔ص ۴۔۶)۔

کرشن قادیانی امرتسر میں

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

کرشن جی مہاراج حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے لے گئے تھے۔ واپسی وقت حسب دعوت احباب امرتسر میں اترے۔ پہلے تو یہی معلوم نہ تھا کہ شائد صرف درشن ہی درشن کرانا منظور ہے۔ چنانچہ گذشتہ نمبر اہل حدیث میں لکھا گیا تھا کہ یہ سفر پرائیویٹ ہے تبلیغ کچھ نہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا.... مسیح مہدی کرشن اور خاموشی؟ این چہ معنی دارد۔ چنانچہ آپ نے اشتہار دلوایا کہ ۶۔ نومبر کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بابو کنھیا لال صاحب کے تھیٹر ہال میں حضور این جانب کا اور ۳ بجے کے بعد دوپہر حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب کا لیکچر ہوگا۔ پھر تو کیا تھا مخلوق ہے کہ جوق جوق بلا پوچھے ہی چلے جا رہے ہیں۔ بعض بلکہ بہت کم تو لیکچر سننے کو جا رہے ہیں مگر اکثر صرف مہاراج کے درشن کو پرابت ہونے کے لئے اچھلتے کودتے چھلانگیں مارتے ہوئے تھیٹر ہال میں پہنچے۔ مگر وہاں مشکل یہ ہوئی کہ ایک تو اندر جگہ کم اور لوگ بہت گویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تنگ و مردمان بسیار
وقنا ربنا عذاب النار

کا پورنقشہ نظر آ رہا تھا۔ دوئم ہال مذکور سے باہر مسلمان واعظ کھڑے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہے ویسا ہے۔ جو اس کو ایسا نہ جانے وہ تیسا ہے۔ عوام بے چارے اس کشمکش میں حیران کہ الٰہی ماجرا کیا ہے

دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را
بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلے

لیکن جہاں تک ہو سکا حاضرین نے اپنا مدعا پورا کیا۔ یعنی کرشن جی کے درشن اچھی طرح کر لئے کیونکہ مہاراج خود بدولت کھڑے ہو کر لیکچر دیتے تھے مگر آخر کار یہ دقت پیش آئی کہ عاشقان زار جب دیدار پر انوار سے مستفیض ہوئے تو پھر ان سے صبر و شکیب محال۔ وہ تو یہی چاہیں کہ جس طرح ہو سکے مہاراج کے چرنوں پر گر پڑیں۔ وہ شور اٹھا کہ کوئی کسی کی نہ سنتا۔ راویان کا بیان ہے کہ شروع ہی سے حاضرین اپنے جذبہ شوق میں خاموش نہ بیٹھ سکتے تھے مگر کرشن جی نے جب اثنا تقریر میں بدست خاص چاء کی پیالی اٹھا کر پی لی، پھر تو حضار مجلس کو کوئی چیز نہ روک سکی۔ نہ پولیس کا خوف، نہ کسی رئیس کی آہ و بکا کی پرواہ۔ ادھر سے آواز آ رہی ہے کہ رمضان شریف میں سور کھایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے شراب پی ہے۔ تیسری آواز آ رہی ہے کہ روزے دار و روزے چھوڑ دو۔ چوتھا کچھ، پانچواں کچھ۔ یہاں تک کہ کرشن جی کے حق میں اس پیالی نے وہی اثر کیا جو امام حسنؓ کے حق میں زہر کی پیالی نے کیا تھا۔ یعنی ایسے خاموش ہوئے کہ تھیٹر کے پردوں میں راجہ اندر کی طرح جا چھپے۔ گو یہ مسئلہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا ضروری نہیں تاہم عوام کا یہ شور شغب کرنا ضرور کوئی راز الٰہی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہی کو کرشن جی کی ایسی گت کرانی منظور تھی۔ بہرحال افسوس ہے کہ ایسے لیکچر سے پبلک محروم رہی جس کے سننے کا ہمیں تو نہیں مگر گئی ایک امرتسری باشندوں کو شوق تھا۔ ہمیں کیوں نہیں، اس لئے کہ ہم نے اپنے احباب سے سورہ یوسف کے اختصار کی طرح لیکچر کا مضمون پہلے ہی بتا دیا تھا۔

کسی عدیم الفرصت نے ایک مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوکری پر جانے کو پا بر کاب ہوں مگر سورہ یوسف کا مطلب سننا چاہتا ہوں ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ۱۲ رکوع کی صورت ایسے تنگ وقت میں کیونکر آپ کو با ترجمہ سنا سکتا ہوں ۔ آخر شخص مذکور کے تنگ کرنے پر مولوی صاحب نے سورہ یوسف کا اختصار کیا کہ ۔ پیرے بود، پسرے داشت ۔ گم کرد، باز یافت ۔ یعنی ایک ضعیف العمر بزرگ تھا اس کا ایک بیٹا تھا ۔ وہ گم ہو گیا ۔ پھر مل گیا ۔ ٹھیک اسی طرح مہاراج کے لیکچر کا مضمون بلکہ کل تصنیفات کو اگر ہم چاہیں تو اپنے کرشن پینتھی سجنوں کے لئے دریا کو کوزہ میں بھر دیں ۔ غور سے سنئے :

مسیح اسرائیلی مر گیا ۔ ہندوستان میں طاعون آ گیا ۔ میرے مرید اتنے ہو گئے ۔ لہذا میں مسیح اور کرشن ۔

بقول شخصے زمین گول ہے کیونکہ چاوہ سفید ہیں ۔ چنانچہ انہیں تینوں مقدمات کو مہاراج نے بیان کرنا شروع کیا تھا کہ واقعات مذکورہ بالا پیش آئے اور مجمع منتشر ہو گیا ۔ مہاراج راجہ اندر کی طرح ٹھیٹر کے کردے میں ہو گئے تو لوگوں نے بے صبری سے ٹھیٹر کے دروازوں کو گھیر لیا مہاراج کے چیلوں نے مہاراج کو اندر روک رکھا ۔ اگر نکلنا چاہتے ہیں تو سیوا میں نویدن کرتے ہیں ..

آخر مہاراج نکلے .. پھر تا کیا تھا مشتاقان زیارت لپکے ۔ ہر ایک نے حسب طاقت رمی جمار کی تعمیل کی پولیس کے سپاہیوں کو بھی دو چار رسید ہوئیں ۔ راویان حال کا بیان ہے کہ کسی ظالم نے حضرت کے سر مبارک پر بھی ایک پرانا جوتا رسید کر ہی دیا ۔ گاڑی کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں کوچوان سر اوندھا ڈالے ہوئے گاڑی کی آڑ لے کر وہ بھاگا ، وہ بھاگا ، عوام بھی پیچھے پیچھے یہ شعر پڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

گو ہم یہ جانتے ہیں کہ مصلحان قوم کو ہمیشہ تکالیف آیا ہی کرتی ہیں پہلے زمانے کے قصوں کو جانے دیجئے اسی زمانہ کے رفارمر آپ ہی کے ہم عصر سوامی دیا نند سرسوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا کیا نہیں ہوتی رہی۔ مگر آپ سے ایسا ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ کا ایک الہام جنرل رول (عام قاعدہ) تو یہ ہے کہ انی مھین من اراد اھا نتك یعنی اللہ فرماتا ہے اے مرزا تیری ہتک کرنے والا تو کجا جو تیری ہتک کرنے کا ارادہ بھی کرے گا میں اس کو ذلیل کرونگا۔ یہ بھی الہام ہے کہ جو تیرے مقابل آئے گا مغلوب ہوگا۔ یہ بھی الہام ہے: جدھر تیرا منہ ادھر ہی خدا کا منہ ہے۔ یہ بھی الہام ہے: جو تو کہے گا میں تیری سنوں گا۔ وغیرہ وغیرہ تو پھر ایسے الہامات کے ہوتے ہوئے بھی یہ ذلت کم ازکم ان الہامات کی تکذیب تو ضرور ہے۔ اگر کہیں کہ ہمیشہ ہر نبی کو فتح و نصرت کے الہامات ہوتے رہے، مگر شروع شروع میں تکالیف کا سامنا رہا۔ مگر آخر کار فتح ہوئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ان الہامات کو کوئی ایک دفعہ زمانہ حال سے لگا چکے ہیں کہ فلاں مخالف کو زکام ہوگیا۔ بس مھین والا الہام سچا ہوگیا۔ پھر کیوں کر ہم مان سکتے ہیں کہ ان الہامات کا وقت آئندہ زمانہ ہے۔ ہاں ہماری رائے میں ایک توجیہ اس الہام (انی مھین والے) کی ذہن میں یہ آتی ہے جو بالکل سہل قابل تسلیم ہے۔ وہ یہ ہے مھین کی ھ کو ع سے بدل دو۔ بس معنی اور مطلب بالکل صاف ہے۔ اصل میں مرزا صاحب کو غلطی ہوئی ہے الہام یوں تھا انی معین من اراد ا ھا نتك (جو تیری اہانت کرے گا خدا اس کا مددگار ہوگا،) جو واقع کے بھی بالکل مطابق ہے جس کے لئے کسی قسم کے تکلف کی حاجت نہیں

خیر یہ واقع جو ہوا سو ہوا مگر بڑی بات یہ ہوئی کہ تیسرے پہر کو پنڈت نور الدین (حکیم نور الدین کو پنڈت کا لقب ہم نے نہیں دیا بلکہ رسالہ کرشن اوتار کے مصنف ماسٹر عبدالرحیم مرزائی نے دیا ہے دیکھو رسالہ مذکور ص ۵؟ آئندہ کو ہم بھی حکیم صاحب کو اسی لقب سے یاد کیا کریں گے۔ اڈیٹر اہل حدیث) صاحب کا لیکچر تھا۔ ادھر انجمن نصرۃ السنہ نے جلسہ کا پنج صد؟ رکھا تھا اودھر پولیس کو صبح کے جلسہ سے سبق مل چکا تھا اسلئے انسپکٹر پولیس نے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر دونوں جلسے بند کردیئے کہ مبادا کرشن جی یا انکے کسی چیلے کا یہیں مزار بنایا جاوے اس سے تو بڑھ کر حیرانی بخش بات یہ واقع ہوئی کہ علماء کرام امرتسر ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے اسلام اور مرزا صاحب قادیانی

سوال: چونکہ آج کل مرزا صاحب نے امرتسر میں آن کر از سر نو چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اس لئے علماء کرام جن کے دستخط ذیل میں درج ہیں آپ سے آپ کی نبوت و مسیحائی کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں تو مرد میدان بنیں اور اپنا ثبوت علمی یا روحانی جو کچھ بھی آپ رکھتے ہیں پیش کریں آپ کا بغیر تصفیہ یہاں سے چلا جانا آپ کے کذب کی کافی دلیل ہوگی۔

المشتہر حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر۔ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء۔

دستخط علمائے کرام: ابو عبید احمد اللہ امرتسری۔ عبد الجبار غزنوی۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ امرتسری۔ حکیم ابو تراب محمد عبد الحق۔ سید حیدر علی شاہ سنبھلی، خلیفہ عبد الرحمٰن۔ نور احمد عفی اللہ عنہ۔ ابو یوسف عبد الصمد امرتسری۔ پیر سلام الدین امرتسری

اس اشتہار کے علاوہ جناب مولوی سید حیدر علی صاحب مدرسہ اسلامیہ سکول شاخ دینیات نے ایک خط حضرت کی خدمت میں لکھا جو درج ذیل ہے

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ السلام علی من اتبع الھدی

میں مدت سے چاہتا تھا آپ سے ممات مسیح علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کروں خوش قسمتی سے آپ امرتسر میں تشریف لے آئے ہیں اور خاکسار پہلے ہی سے موجود ہے اور اچھا موقعہ ہے کہ ایک عام جلسہ میں تصفیہ ہو جائے اور روزمرہ کا باہمی تنازع تو رفع ہو اور غالباً اس قسم کا تصفیہ آج تک نہ ہوا ہوگا۔

جن آیات اور احادیث سے آپ مسیح علیہ السلام کی ممات ثابت کرتے ہیں اور آپ کی عبارات مقدرہ سے جو اون کا ترجمہ ہے وہی تسلیم کریں مسیح علیہ السلام کی ممات کا رڈ کر کے ہم حیات مسیح ثابت کر دیں گے۔ اور نیز طریق فلسفہ پر یہ ثابت کیا جاوے گا کہ خدا ایک بشر کو جس کو چاہے جس قدر چاہے زندہ رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ فلسفہ کے جس پہلو کو آپ پسند کریں منظور ہے۔ مگر مکرر التماس ہے کہ بغیر بحث کے آپ کا امرتسر سے تشریف لے جانا اچھا نہیں ورنہ گریز تصور ہوگا اور خاص و عام کی آگاہی کیلئے ہمیں مجبوراً اس امر کا اشتہار دینا پڑے گا۔ خلق خدا میں تفرقہ اندازی ٹھیک نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار اور خط کا جواب کیا ملا، یہ کہ خاندان رسالت (کاذبہ) مع اپنے باڈی گارڈ اور ایڈی کانگ کے اسی شب کو بحراست پولیس تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد لوگوں نے کیا خیال کیا، اظہار کی حاجت نہیں۔ مگر ہاں ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو آپ کے چلے جانے کے بعد کہتے پھرتے تھے کہ

اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا
ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

ہاں یاد آیا کہ جن دنوں خاندان غزنویہ کی کوشش سے میری عربی تفسیر کی چالیس غلطیاں شائع ہوئی تھیں تو قادیانی اخبار الحکم نے کہا تھا کہ، دشمنوں میں پھوٹ ہو جانے کا الہام حضرت جی کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا جس کی سچائی کی ابتداء امرتسر سے ہوئی ہے۔ مگر افسوس کہ علمائے امرتسر کے مشترکہ اشتہار مذکور نے ثابت کر دیا کہ گو علماء آپس میں کسی وجہ خاص سے سر پھٹول کریں مگر جناب کے حق میں سب متفق ہیں

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ رمضان ۱۳۲۳ھ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء جلد ۳ نمبر ۲۔ ص ۱۔۴)

اڈیٹر الحکم کی دیانت داری

(مولوی محمد رفعت اللہ خان شاہجہان پوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

معزز ناظرین نے اڈیٹر الحکم قادیان نے بریلی اور شاہجہان پور کے خلاف واقعہ حالات چھاپ کر اپنی جماعت کو جوش دلانا اور بھڑکانا چاہا ہے۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء میں لکھتا ہے:

اسی طرح پر اب شاہجہان پور کی غریب احمدی جماعت کو دکھ دینے کے منصوبے کیئے جاتے ہیں اور ان کو اشتعال دلانے کے لئے گندے اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری کئے جاتے ہیں مگر وہ بے چارے صبر کرتے ہیں اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کو پیش کرتے ہیں۔

آگے چل کر لکھتا ہے:

میری رائے میں بریلی اور شاہجہان پور کے احمدیوں کو مناسب طریق سے مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہیے۔

ناظرین! ہم اصل واقعہ آپ کے سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں کہ اڈیٹر الحکم سچا ہے یا ہم۔ گندے اشتہار ہم نے شائع کئے یا مرزائیان شاہ جہان پور نے، اور بانی اس کا کون ہوا؟ ہم کو بریلی کے حالات سے واقفیت نہیں نہ ہم وہاں کے ذمہ دار، ہاں شاہجہان پور کے حالات ہم سے سنئے۔

اپریل ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار الانذار مرزائیوں کی طرف سے تمام ضلع شاہجہان پور میں تقسیم ہوا جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک عظیم الشان زلزلہ آنے والا ہے جو زلزلہ حال سے بڑھا چڑھا ہوگا۔ اور اس میں منشا یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ مرزا کادیانی کو مسیح موعود مان لو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ ایک مامور من اللہ (رسول اللہ) کی تکذیب کرتے ہیں۔ مرزائیوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو جابجا بہکانا اور گمراہ کرنا شروع کر دیا اور بعض سادہ لوح بے علم دھوکا بھی کھا گئے۔ اس اشتہار سے شہر میں ہلچل مچ ؟ گئی اور لوگ پریشان ہونے لگے۔ عوام کے عقاید بگڑنے کا اندیشہ ہوا تو ہم نے حضرت اقدس جناب ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہ مفتی شاہجہان پور کے حکم سے علماء روہیل کھنڈ کا فتوی مرتب کر کے تمام ضلع میں شائع کر دیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مرزا صاحب اور اس کے معتقد اسلام سے خارج ہیں ان سے اسلامی طریق پع میل جول رکھنا ناجائز ہے اس کے عقاید ملحدانہ ہیں ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں اور مرزا کادیانی کے عقاید بھی اس کی تصانیف سے بحوالہ صفحہ کتاب لکھے تھے مثلاً حضرت عیسی و امام حسین کی توہین کرتا ہے ختم نبوت من کل الوجوہ کا منکر ہے معراج کا منکر ہے حضرت عیسی کے مردہ زندہ کرنے کو منکرانہ خیال بتاتا ہے رسالت اور نبوت اور نزول وحی کا دعوی ہے۔ اور یہ فتوی شائع اس غرض سے کیا گیا تھا کہ عوام مرزائیوں سے علیحدہ رہیں تاکہ عقائد ملحدانہ کے اثر سے محفوظ رہیں اور نیز راہ رسم میل جول سے کسی قسم کا فتنہ بپا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو، کیونکہ مرزائیوں کی عادت ہے کہ بزرگان دین کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات بک دیتے ہیں (جیسے مرزا صاحب خود کہا کرتے تھے، او بدذات فرقہ مولویاں۔ انجام آتھم۔اڈیٹر) جیسا کہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے۔اور ظاہر ہے کہ عوام اس کا جواب کس طرح دینا جانتے ہیں۔لہذا مناسب یہی معلوم ہوا (اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے) کہ تمام اہل اسلام کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ امن میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔مگر مرزائی فساد پر ایسے آمادہ ہیں کہ اشتہار پر اشتہار شائع کرنا شروع کر دیا کہ ہم کو الگ کیوں کیا؟ ہمارا کیا قصور تھا۔قطع نظر علمی بحث کے ہم کہتے ہیں کہ شر و فساد سے مطلب کیا۔ہم تم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، اور اپنے یہاں موت شادی میں شامل نہیں کرتے۔زبردستی کس بات پر اور شوں شاں کیسی؟ اور بار بار اشتہار بازی کیا مطلب؟

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ جب مرزائیوں کو کسی کامیابی نہ ہوئی تو جون ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار اظہار الحق نمبر ا شائع کیا جس میں ہمارے بزرگان ملت کا کفر نامہ لکھا گیا اور تمام مفتیان روہیل کھنڈ کو گندے اور ناپاک الفاظ سے یاد کیا۔اور پھر اسی ماہ میں دو اشتہار الحق نمبر ا، اور ۲ اور شائع کیے جس میں ایک تحریر ایک عالم سے فریب اور دغا دے کر لی تھی چھاپ دی اور ایک تحریر ایسی تھی کہ مرزائیوں کے بالکل خلاف، مگر اسکا مطلب بگاڑا گیا اور تیسری تحریر ایک غیر معروف شخص کی چھاپ کر اپنی طرز کے موافق ذاتیات پر حملے شروع کر دیئے۔ہم نے بھی مجبور ہو کر اسی ماہ جون میں ایک چھوٹا سا اعلان انہیں بزرگوار سے جن کو دھوکہ دیا گیا تھا لکھا کر شائع کر دیا، اور کل مکاریاں مرزائیوں کی ظاہر کر دیں اور نیز اسی ماہ جون میں ایک اشتہار فتنۃ المسیح بھی ہم نے شائع کیا جس میں دوسرے بزرگوار کی تحریر درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے ان بزرگوار کے منشاء کے خلاف اس کا مطلب لکھا تھا اور مرزا قادیانی کے عقاید کفریہ بحوالہ کتب اور صفحہ بھی درج کئے ہیں، اور ان کے غلط ثابت ہونے پر سو روپئہ کا انعام بھی رکھا ہے جو کہ جمع ہیں۔ہم نے اس نوٹس میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی مقرر ہو وہ جس کے حق میں فیصلہ کر دے وہی غالب اور فریق مغلوب، غالب کا مذہب فوراً قبول کر لے۔ورنہ مناظرہ کا خرچ جو پہلے عقاید کفریہ کا جواب دے کر انعام حاصل کیا اور نہ مناظرہ کا اب تک جواب دیا۔ہاں ایک اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق نمبر۳ بجواب اعلان شائع کر دیا اور اس میں تمام مفتیان شاہجہان پور کو خصوصاً حضرت مولانا محمد اعظم مفتی شاہجہان پور کو دل کھول کر برا بھلا لکھا۔ ہم کو تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ مرزائی بجز تبرے بازی کے نہ علمی جواب دیں گے اور نہ مناظرہ کریں گے۔ کریں کیسے جب حقانیت اور علمیت بھی ہو۔ ان کا دل خود ان کی تکذیب کرتا ہے۔ یہ سنت تو ان کے پیر کی ہے کہ دہلی سے دم دبا کر بھاگے تو قادیان دم لیا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ مولوی فاضل کادیان تشریف لے گئے اور یہاں تک کہا کہ مرزا ۳ گھنٹہ تقریر کریں اور وہ صرف چند؟؟ منٹ مگر یہ بھی منظور نہ کیا۔ پھر مرید اسکے سنت مرزائی کی خلاف کیونکر کریں، گر اڈیٹر الحکم کو لازم نہ تھا کہ خلاف واقعہ مضمون درج اخبار کر کے اپنی جماعت کو بھڑکانا شروع نہ کر دیتا۔ کیا وہ اپنے سوا کسی کو پڑھا لکھا نہیں سمجھتا یا یہ خبر نہیں کہ ہندوستان میں اور اخبار بھی ہیں۔ اس کو اس ...کی خبر نہ تھی کہ اسکی قلعی کھل جائے گی۔

ناظرین اگر اب کسی کو یقین نہ ہو تو ..ہم سے طرفین کے اشتہار منگا کر خود انصاف کر لیں بلکہ اخبار میں اپنی رائے منصفانہ ظاہر کر کے ہم کو اطلاع دیں ہم نے کل اشتہارات آج تک مفت تقسیم کئے ہیں اس وقت میں واجب ہے کہ اس دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ برابر مفت تقسیم ہوں مگر یہ کام ایک شخص نہیں کر سکتا۔

اور اب ہم اڈیٹر الحکم کی دیانت داری ظاہر کرتے ہیں ہم نے طرفین کے اشتہارات ایک معتبر مرزائی کے پاس کادیان بھیج دیئے تھے اور پہنچنے کے بعد خط بھی آیا تھا جو کہ موجود ہے مگر پرائیویٹ خطوط یا نام شائع کرنا تہذیب اور دیانت کے خلاف ہے ورنہ ہم ظاہر کر دیتے۔ جب کہ کادیان اشتہار پہنچ گئے تو اڈیٹر الحکم نے ضرور دیکھے ہوں گے اگر نہیں دیکھے تو رائے کس امر پر اور کیونکر دیتا ہے اور جب اس نے اشتہار دیکھ کر رائے دی تو ہم بجز اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اڈیٹر مذکور کی سادگی تو دیکھئے کہ اپنی طرح گورنمنٹ کو بھی سادہ لوح سمجھتا ہے، یا آزادی کے قانون سے ناواقف ہے محض ناواقفی سے جو لکھتا کہ مقامی حکام سے اطلاع کرنا چاہیے۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مذہبی خیالات مہز بان طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بذریعہ اشتہار یا اخبار کے شائع کرنا جرم نہیں اور اگر ہے تو تمام دنیا کے لیڈر اور واعظ مجرم ہیں اور سب سے اول اس کا پیر علیه ما علیه۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ اس نے ایسی محدود قابلیت پر اخبار جسکے فرائض پبلک پر ظاہر ہیں اپنے ہاتھ میں کیوں لئے ہیں اس نے مقامی حکام یا گورنمنٹ کو ایسا بے خبر سمجھ رکھا ہے کہ ضلع شاہ جہان پور اور دور دور اکثر شہروں میں ۷۔۸۔ اشتہار تقسیم ہوں اور حکام کو خبر نہ ہو۔ اللہ اللہ گورنمنٹ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام اڈیٹر مذکور کے بھروسہ پر کر رہی ہے کہ حضرت اپنے پرچہ میں خبر دیں تو ہو ورنہ وہ بے خبر رہے۔ مگر ہم اڈیٹر صاحب کی منشا اچھی طرح سمجھ گئے غالباً غرض یہ ہے کہ کوئی مرزائی اپنا سر پھوڑ کر یا کوئی اور حرکت کر کے جھوٹے دعوی پر چند علماء اسلام کو پھانس لے۔ مگر وہ اس خیال خام سے ہاتھ دھولے ایسا نہ ہو کہ الٹے گلے آنتیں پڑ جائیں۔ کسی کو بے قصور پھانسنا مذاق نہیں ہے اگر فی الحقیقت اڈیٹر صاحب کا یہی منشاء دلی ہے جو کہ ہم نے اپنے قیاس سے ظاہر کیا ہے تو اس نے لکھنے کی ناحق تکلیف گوارا کی اس کے گرو گھنٹال کرزا کادیان کی کھوپڑی مبارک ایک الماری کے تختہ سے زخمی ہوگئی ہے ان کو بیرنگ شاہجہان پور بھیج کر کس پر جو کہ اوپر والا تا، دعوی کرا دیا ہوتا تاکہ ہزار دو ہزار مل جاتے مگر یہ کام اہل علم کا نہیں البتہ اوباش ایسا کرتے ہیں۔ غالباً اڈیٹر صاحب کا ایسا خیال ناقص نہ ہوگا۔

اب ہم اخیر میں مرا کادیانی سے اس کے سر پھوٹنے پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں کہ اس عمر میں غریب پر خدائی غضب نازل ہوگا۔ چونکہ مولانا رشید احمد صاحب رحمه الله کی نسبت مرزا کادیانی کی کھوپڑی میں خیالات توہین آمیز بھرے تھے اسی طرح اللہ تعالی نے اپنا غضب اس پر نازل کر کے کھوپڑی پھاڑ دی مگر جب بھی وہ باز نہ آیا اور ایک مضمون اسی اخبار میں، **ایک اور نشان ظاہر ہوا**، کی سرخی لکھ ماری۔ اور اس میں مولانا رشید احمد صاحب کے مرنے پر خوشی ظاہر کر کے یہ ظاہر کیا کہ مولانا صاحب کو ۱۴ روز قبل سانپ سونگھ گیا تھا اسی سے آپ کا انتقال ہوا۔ ان کی اخبار میں طرح طرح کی تعریف ہوتی تھی، مگر وہ امن تھا، کیونکہ موعود اور خدا کے مرسل کو اس نے باوجود زمانہ پانے کے نہیں پہچانا اور محروم رہ گیا۔ اور نہ خود ہی گمراہ کیا بلکہ بہت سے اس کی وجہ سے حجاب میں پڑے رہے۔ امید کہ اس کی موت سے اور لوگ عبرت حاصل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خدا کے راست باز اور مرسل کو مان لیں گے۔

اس لغو اور بے ہودہ دعوی پر دلچر اور پوچ دلیلیں لکھی ہیں اول یہ کہ مرزا کو الہام ہوا تھا تخرج الصدر الی القبور یعنی جو لوگ بڑے بڑے مسند نشین اور اکابر قرار دیئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جائیں گے۔ کیا مطلب کہ یہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوء ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں جس طرح مولانا سید نذیر حسین اس پیش گوئی کا مصداق ہوئے اسی طرح مولوی رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھہرے۔

دلیل دوم مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جو لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا ان میں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ مندرجہ ذیل آپ نے قرار دیئے تھے کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجنون۔ اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ کا شکار بناو غیرہ الآخر۔

دعوی کی نسبت عرض یہ ہے کہ اسی طرح دوسرا لکھ سکتا ہے کہ افسوس ہے کہ مرزا کادیانی پر کہ بوجہ اپنی جہالت کے مولانا صاحب کی شان کو نہ پہچانا اور محروم رہا اور نہ خود ہی گمراہ ہوا بلکہ ہزارہا جاہلوں کو گمراہ کر دیا۔ امید ہے کہ لوگ اس کے سر پھوٹنے سے عبرت حاصل کریں۔ ان کی بابت علمائے اسلام کے پہلے ہی تحریریں اور الہام تھے کہ یہ ذلیل وخوار ہوگا یعنی لڑکے کی بجائے دختر ہوئی۔ پھر لڑکا مرا۔ مقدمہ میں ذلیل ہوا۔ اب مولانا صاحب کی شان میں بے ادبی کی۔ تو سر پھوٹ گیا۔ وغیرہ ذالک۔

اب دلیل اول کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ بالکل بے معنی ہے ایسا غیر فصیح کلام ایک ادنی عربی دان بھی نہیں لکھ سکتا چہ جائے کہ خدا کا کلام ہو۔ اگر جملہ ہذا تخرج الصدور الی القبور میں الی انتہائی غایت کے لئے ہے تو معنی یہ ہوئے کہ نکالے جائیں گے بڑے لوگ قبروں کی طرف۔ اس سے موت کیا ثابت ہوئی، ہاں قبروں کی طرف جانا نکلا۔ اور اگر الی کے تحت میں مفہوم قبر داخل کیا جائے یا الی بمعنی فی کہا جاوے تو تخرج صحیح نہ ہوا۔ آخر اس کا مطلب کیا ہوا کہ بڑے لوگ قبروں میں خارج ہونگے۔ ہاں بجائے تخرج کے تدخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو صحیح ہو جائے گا اس وقت میں یہ معنی ہوں گے کہ بڑے لوگ قبروں میں داخل ہوں گے۔ایسی حالت میں تخرج اور الی دونوں خارج کر کے اس طرح لکھا جائے تدخل الصدور القبور ،تو البتہ درست ہو۔ہماری رائے میں ایک چھوٹے سے جملہ میں دوجگہ اصلاح ایک فضول امر ہے۔معنی ایسے کرنے چاہییں کہ الہام کے الفاظ میں بھی اصلاح ہو اور مطابقت بھی ہو جائے تو اس کے معنی ہم سے سنئیے ۔ الی بمعنی من کر لئے جائیں تو معنی یہ ہوں گے کہ بڑے بڑے لوگ قبروں سے نکلیں گے۔یعنی دنیا جو تنگ و تاریک مثل قبر کے ہے اس سے بڑے لوگ نکل کر یعنی مر کر حیات ابدی پائیں گے۔اس معنی سے مولانا سید نذیر حسین صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رحمهم الله دونوں بزرگواروں کا مرنا صحیح ہے۔مرزا بقول خود اپنا الہام سمجھنے میں قاصر ہے اس سے اجتہادی غلطیاں بہت ہوتی ہیں ۔کیوں کادیانی صاحب الہام آپ کا ہم درست کیا ۔شاگردی میں مٹھائی داخل کرو،تو ایسے بیسیوں نکات بتادیں۔قطع نظر اعتراض بالا کے غیر فصیح ہونا تو کوئی باطل نہیں کر سکتا۔ہم کو مرزا کی حالت پر بار بار افسوس آتا ہے کہ اسکو شیطان نے کیسا گمراہ کر رکھا ہے اور مریدوں پر بھی حیرت ہے کہ وہ ایسی لغو باتیں بھی سن کر تسلیم کر لیتے ہیں کیا ان میں کوئی بھی پڑھا لکھا موجود نہیں آخر خیال تو فرمایئے یہ کیا بات ہے کہ بڑے لوگ مریں گے۔کیا دنیا میں ہر روز بڑے لوگ نہیں مرتے کیا یہ بات اگر کوئی لال بیگی بھی کہہ دے تو کیا اس کی یہ بات ہر منٹ پر پوری نہ ہوگی ۔اس میں عجیب بات کون سی ہے۔مرزا کو خیال نہیں رہا،ہم بتاتے ہیں وہ اپنا الہام خان بہادر جناب ڈپٹی برکت علی خان صاحب شاہجہان پوری کے مرنے پر چپکا وے خیال تو کیا ہوتا،کہ اگر مرنا ہی باعث تصدیق و تکذیب ہے تو کادیانی پیسہ اخبار، اہل حدیث و الحکم وغیرہ دیکھ کر شمار کرے کہ اس کے کتنے مرید طاعون (جس میں اس کا دعوی تھا کہ میرا کوئی مرید نہیں مرے گا) اور غیر طاعون میں کتنے مرے ۔ابھی حال ہی میں اڈیٹر البدر طاعون میں مرا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۷-۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند مشرب کا شعر ہے، مگر جب ہم بغور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔ آپ نے (بقول خود) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔

خاکسار (ثناءاللہ امرتسری) جب حسب دعوت مہاراج (مرزا غلام احمد قادیانی) کے در دولت پر قادیان پہنچا تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر پیش کیا تھا کہ میں نے ایشور سے عہد کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا ہے جس نے دیکھنا ہو دیکھ لے۔ بہر حال آپ آج تک بھی کبھی کبھی اس عہد کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امرت سر میں جب مہاراج (مرزا) براجمان تھے تو فرودگاہ پر ایک تقریر کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ کل نبی مر چکے ہیں۔ یہ سن کر حافظ محمد کلانوری کھڑے ہو گئے کہ مرزا صاحب ذرہ وہ آیت پڑھ دیجئے جس میں ذکر ہے کہ کل نبی مر چکے۔ تو مہاراج (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ ہم بحث نہیں کرتے۔ حافظ صاحب نے ہر چند اصرار کیا کہ یہ بحث نہیں، میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں۔ پر کرشن جی نے نہ تو کچھ کہنا تھا، نہ کہا۔ یہی کہتے گئے کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کو ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیان میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آن کر چند سوال کئے، تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دیئے، اور خوب جی کھول کر توجہ سے سوال و جواب ہوئے۔ اس وقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا، نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔ کیوں ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا غدرت حسناء اوفت عهدها
و من عهد ها ان لا یدوم لها عهد

بالکل ٹھیک:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے کہ بحث مباحثہ (جس سے قادیانی کرشن جی نے توبہ کی ہے اس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن قادیانی نے کہاں ایسی بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہے؟

لطیفہ: امرتسر میں جو مہاراج کی درگت ہوئی وہ ناظرین اہل حدیث نمبر ۲ میں ملاحظہ کر چکے ہوں گے اس کے متعلق الحکم ۱۷ نومبر میں بتلایا گیا ہے کہ

حضرت اقدس (مہاراج مرزا) نے اسی صبح یعنی ..نومبر کو خواب میں گنے دیکھے تھے اور فرمایا تھا کہ گنے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا۔کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا انی مع الرسو ل اقوم یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر لکھتا ہے کہ امرت سر میں جو مفسدوں نے فساد کیا وہ یہی تھا جس کا الہام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔

بہت خوب! مگر جناب والا اس میں بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جب کہ خدا نے آپ کو اس فساد کی خبر بھی دی تھی تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔کیوں حکم خداوندی لا تلقوا با ید یکم الی التھلکۃ (اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کے مقابلہ پر نہ آئے تھے کہ ان کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالیں گے۔لیکن یہاں آپ کو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کی غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے آپ کے ساتھ ہونے کا وعدہ کیا تھا تو اس نے آپ کا ساتھ کیوں نہ دیا کیوں آپ کو (بقول اڈیٹر ریویو) پتھروں کی مار میں چھوڑ دیا۔آپ کو یاد ہوگا کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول موسیٰ کو ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں اننی معکما اسمع و اری یعنی اے موسیٰ تو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرا بھائی فرعون کے پاس جاؤ میں تمہارے ساتھ ہونگا سنونگا اور دیکھونگا۔ اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا کہ حضرت موسی اور ہارون یکہ وتنہاء تھے مگر فرعون سے نہ کسی اس کے حمایتی سے جرأت ہوئی کہ موسی کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔

مرزائیو! کرشن پینتھیو! دیکھا نا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہوسکتی ہے ۔سچ ہے:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص۳۔۴)

(جلسہ امرتسر کی روداد بزبان مرزائیاں: ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو امرتسر میں رائے کنہا لال وکیل کے لیکچر ہال میں مرزا صاحب کی تقریر ہوئی..:

۸ بجے حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ سال پہلے میں جب یہاں آیا تھا تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتوی دیا اور عبدالحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میں نے اور اس نے قسم کھائی جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعوی میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالی نے میری بڑی نصرت کی تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں...

افسوس ہے کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کر کے آئے تھے کہ درمیان میں شور ڈالیں تا کہ کوئی سننے نہ پائے اور جن میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ کی پارٹی کے آدمی شامل تھے ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رؤساء نے کھڑے ہو کر بار باران کو سمجھایا اور پولیس نے بہت بٹھانا اور خاموش کرنا چاہا مگر کسی نے ایک نہ مانی اور اس قدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا مگر نہ ہوئے اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہونے لگے تو پتھراؤ اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے جس طرح طائف والوں نے آنحضرت ﷺ پر پتھر پھینکے تھے..

حضرت (مرزا قادیانی) نے اسی جگہ فرمایا، ضرور تھا کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے اور آنحضرت ﷺ کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بندی کی گئی تھی کہ جب قرآن شریف پڑھا جائے تو درمیان میں شور ڈال دو تا کہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے (بدر ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء ص۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار جلسہ امرتسر:

اعلان: دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اللہ تعالیٰ قسم دیتے ہیں جس کی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں۔

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس آتے ہوئے ہم لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے چنانچہ آپ ۹ نومبر یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے۔ اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اس کی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معقولی رنگ کے علاوہ ثمراۃ اور انوار اور برکات پر مشتمل ہوں گے اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں سے آپ کی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کی خاطر ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اول یا درمیان میں یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکیں ان کو آنے کی اجازت نہیں۔ بہتر ہے کہ وہ تشریف نہ لائیں اور اسی وجہ سے شروع میں ہم نے خدا کی قسم دے دی ہے۔

والسلام المشتہر جماعت احمدیہ امرتسر (اخبار بدر قادیان۔ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء ص ٦)

میاں عبدالعزیز موضع تیجہ کا جواب

ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعویٰ کیا تھا کہ (ثناء اللہ امرتسری) دکھادیں کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت آنحضرت ﷺ کی طرح کیا ہے تو میں مبلغ پانچ سو روپیہ آپ کو انعام دوں گا جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اہل حدیث میں دیا گیا تھا کہ آپ روپیہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرائیں اور منصف مقرر کریں تو میں دکھا دونگا۔ اس کا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا ہوا دیا۔ خیر ان گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپیہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک عذر اس نے کیا ہے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ، تم پانچ سالوں میں جواب دو گے، تو ہمارا پانچ سو روپیہ اتنے سال بلا منافع یوں ہی رکا رہے گا۔ پھر اس منافع کا اندازہ لگا کر کئی سو کی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے۔ جسکا جواب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعوی ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا، مرزا جی کے متعلق کوئی دعوی ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں۔ پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوی کا ثبوت دے دونگا۔ اگر ثبوت نہ ہوا تو آپ فوراً اپنا روپیہ واپس لے جایئے گا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی کیا بات ہے، اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لے آنا وہی تمہاری مدد کر دے گا۔ بس اب ادھر اودھر کی باتیں نہ بناؤ اپنے وعدے کو یاد کر کے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۴)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۵)

مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر میرا متوجہ ہونا اور میرا اسے حرف بحرف خلاف پانا

چونکہ میں نے تمام کتب مرزا صاحب مطالعہ نہیں کی تھیں نہ تو مجھے معلوم ہوتا کہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے کون سی پیش گوئیاں کیں، اور آیا کہاں تک بموجب مضمون الفاظ کے وہ پوری ہوئیں خدا کے فضل سے اس بات کے پرکھنے کے لئے کہ آیا واقعہ میں کوئی ایسی پیش گوئیاں بھی ہیں جو صریح طور سے غلط نکلی ہوں محمد اعظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس رہتے ہوئے میں نے حسن اتفاق سے مرزا صاحب قادیانی کی دافع البلاء کا مطالعہ کیا تو میں نے طاعون کی نسبت بڑے زور کی پیش گوئی اس خلاصہ کی درج پائی کہ بلحوائے انه آوی القریة قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور پھر اس کی زاید تشریح الہام لو لا الاکرام لهلك المقام سے کی گئی تھی اور حاشیہ میں مندرج ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی کیس شاذونادر کے طور پر قادیان میں ہو جاوے مگر کبھی بھی طاعون کا فلاں قسم مہلک نہیں پڑے گا کہ جس سے افراتفری پڑے اور لوگ بھاگیں۔ پھر قادیان میں رہ کر میں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پچھلے سال ایسی سخت طاعون پڑ چکی ہے کہ قریباً چار سو آدمی قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ہلاک ہوئے۔ اور یہ بھی سنا کہ قریباً بیس اکیس کیس روزانہ ہوتے تھے۔ الامان۔ حافظ شمس الدین نے جو مرزا صاحب کے استاد کے بیٹے سنے جاتے ہیں اور جو مرزا صاحب کی لمبی لمبی صفتیں بیان کر تے رہتے ہیں۔ مگر حالت یہ کہ محمد اعظم موصوف سے میں نے سنا کہ وہ مرزائی تک نہیں اور بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے انہیں کچھ روپیہ خیرات کے طور پر ملتا رہتا ہے۔ یہ طرز قادیان کے ایسے لوگوں کی ناقابل سمجھ ہے۔ پھر مرزائی لوگ مرزا صاحب کی نسبت شہادت بھی ایسے غیر مرزائیوں کی پیش کرتے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ بعض دفعہ ہوا۔

ایسا ہی محمد علی شاہ کی بابت میں نے سنا کہ وہ بھی بیعت تک نہیں ہوئے مگر جب اس کی جگہ پر رہنے لگا تو اس کے جوش وخروش کو جو مرزا صاحب کی موافقت؟ میں ظاہر کرتے اور وہ تپاک جس سے مرزائی صاحبان سے کھلم کھلا دیکھ کر میں حیران ہو گیا خصوصاً جب کہ میں نے یہ سنا کہ اس شخص نے مرزا صاحب کی بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے ایک مرزائی صاحب سے میں سن چکا تھا کہ یہ شخص مرزا صاحب کے ابتدائی سن کا واقف ہے اور کہ وہ ہمیشہ سے ان کی نسبت وصّاف رہا ہے اور نمونۃً اس نے ایک کہانی بھی سنائی تھی۔ ان حالات میں ایسے اشخاص کی حالت کو میں سمجھ تک نہ سکا کہ معاملہ کیا ہے۔ ان کی زبانی جو محمد اعظم سے کلام کر رہے تھے اتفاقاً ایک شام کو سن لیا کہ قادیان سے طاعون سے بھاگے ہوئے لوگ اب تک قادیان میں واپس نہیں آئے اور باہر رہتے ہیں۔ واللہ اعلم یہ کہاں تک صحیح ہے، مگر ایک جاہل ہندو دہقان سے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے باہر مویشی چراتا ہوا ملا میں نے پوچھا کہ طاعون قادیان میں پڑی تھی اور کہ سینکڑوں آدمی مرے میں نے پوچھا کہ آیا لوگوں میں افراتفری بھی پڑی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ الامان۔ پھر بولا کہ قادیان کے غربی طرف یہاں میرے باغ میں اور باقی ہر طرف قادیان کے لوگ بھاک کر بستی سے نکل گئے تھے اور عرصہ تک باہر پڑے رہے تھے۔ علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہاؤس میں بھی سنا تھا کہ بورڈنگ ہاؤس بند کر دیا گیا تھا اور لڑکوں کو کہا گیا تھا کہ جان نچانے کے لئے اپنے اپنے گھروں کو منتشر ہو جاؤ۔ یہ ہے انه آوی القریة کا حیرت ناک سرّ اور یہ ہے افراتفری نہ ہونے اور شاذو نادر کیس کا معمہ۔ میں حیران رہ گیا کہ ایسے زور کی پیش گوئی جو ایسی جرأت سے دافع البلاء میں کی جاوے کہ فلاں فلاں مولوی بھی تو اپنے شہر کی نسبت کر دیں کہ وہاں طاعون نہ آئے گی (بھلا خدا کی خدائی میں کون ہاتھ ڈالے اور کون اتنی دلیری خدا تعالی پر کر کے حکماً ایسا دعوی کرے، خدا کی بے نیازی نے قادیان سے بخلاف پیشگوئی مرزا صاحب کیا کچھ کر دکھایا۔ توبہ توبہ توبہ) ایسے صاف طور سے ہر ایک لفظ پیش گوئی کو توڑ کر بلکہ مرزا صاحب کی احتیاطی تاویل کو بھی پھاند کر سخت افراتفری اور چیخ پکار پیدا کرے

کوئی مرزائی طاعون سے مرا یا نہ مرا۔ وہ ایک روشن چیز ہے۔ خواہ کوئی کتنا کہے کہ درحقیقت اس کے ضمن میں رحمت ہے خودساختہ کہانیوں یعنی اناجیل موجودہ کی رو سے یسوع نے بھی تو سلطنت حواریوں کو دے ہی دی تھی، جواب روحانی وضمنی سے تعبیر کرتے پادری پیش کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جن جن امم ماضیہ کی نسبت یا کسی شخص کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ عذاب سے ہلاک ہوا، وہ درحقیقت ابتلاء بلکہ رحمۃً تھا۔ اور کہ ویسا شخص تمام گناہوں سے پاک کر کے بہشت میں پہنچایا گیا۔ دیکھئے کیسی صفائی سے پیش گوئی غلط نکلی۔ اور پیش گوئی کے ان پرزور اردو کے الفاظ کی اب کوئی کیا تاویل کرے گا جس میں مرزا صاحب کے حاشیہ والے مفصل احتیاطی معنی کا بطلان بھی صاف صاف خدا تعالی نے ظاہر کر دیا۔ مجھے کسی سے کوئی نفسی بغض نہیں ہے الحمدللہ کہ میں نے تو وہ کچھ دیکا جس نے مجھے تذبذب سے نکال دیا۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی عبدالرحمٰن خان مرزائی مدرس برانچ ۳ کے پاس رہ کر مجھے مرزا صاحب کی نسبت ان کی تعریفیں سن سن کر بڑا وساوس تھا، اور میں اس شخص کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے کتنے نیک اعتقاد کر کے خیالات دوڑاتا تھا الحمدللہ کہ خود تحقیق کر کے فیصلہ کر لیا۔ کیا نبی اور نبی بھی اولوالعزم جو ابن مریم سے کہیں بہتری کا مدعی ہو اور جو اعلیٰ انبیاء کے کمالات کا مجمع ہو کی پیش گوئی صاف طور سے غلط ہو کر پیش گوئی کے الفاظ کو مٹا دیوے اور پھر بھی مانا جاوے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حاشا! ظاہر ہے کہ وہ پیش گوئی کے الفاظ بشریٰ یعنی مرزا صاحب کی اپنی طرف سے لکھے ہوئے تھے جو ہرگز پوری نہ ہوئی بلکہ ان کا عکس ہو گیا۔ پھر کیونکر ہو گیا کہ نبی محض ہوائی خیالات کی بنا پر دنیا میں چیلنج دی گئی استغفر اللہ انبیاء تو بفحوائے ھم بامرہ یفعلون ہرگز اپنی طرف سے تحدی نہیں کرتے۔ کیا یہ پیش گوئی کا صاف طور سے خلاف ہونا جو اردو الفاظ میں تھی اور جس کی کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتا، اس طرح برباد ہو جانا محکم معیار ہو کر اس امر کے لئے بالکل کافی نہیں ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ میں تو صرف نمونہ کے طور پر پیش کر رہا ہوں جو اتفاقاً میری نظر سے گذر گیا۔ نہ معلوم مرزا صاحب کے گذشتہ حالات پر بصیرت سے غور کرنے اور ان کی تمام تصنیفات کی ورق گردانی کر کے پیش گوئیوں کے الفاظ کو واقعات سے مقابلہ کرنے پر اور انہیں قرآنی پیش گوئیوں سے مقابلہ دینے پر کیا کچھ مرزا صاحب کا اندھیر معلوم ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ میں نے کچھ اور بھی پایا جو ذکر ہوتا ہے۔ باقی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۵۔۶)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۶)

خلاف بیانی مرزا صاحب پر میری نظر

علاوہ ان سب امور مذکورہ بالا کے جو میں نے قادیان میں رہ کر معلوم کئے قریباً سب سے معتبر فیصلہ کی جو چیز مجھے ملی جس نے خصوصاً مجھے فیصلہ کی طرف توجہ دلائی، مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اشتہار بعنوان، کرشن قادیانی سے فیصلہ، تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی تائید میں برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم سخت زیادتی سے کام لیا بلکہ اس زیادتی کو ثبوتِ نبوت گردانا۔ اور پھر بلاد اسلامیہ تک اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاپ کر پہنچایا گیا۔ چنانچہ مولوی عبداللہ کشمیری مرزائی نے جس نے ایک دفعہ مجھے کہا تھا کہ میں تو اس واسطے مرزائی ہوا ہوں کہ الہام مرزا صاحب کا قائل ہو کر نفسی وساوس سے بچوں۔ جو برخلاف رسالت پڑھتے رہتے ہیں۔ جب بلاد اسلامیہ کو مخاطب کر کے اشتہار چھپوایا تو اس میں مولوی غلام دستگیر کی (طبعی) موت کو بڑے زور سے ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا اور مجھے خیال آتا ہے کہ محمد عظیم ؟؟ کے پاس ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو یورپ اور امریکہ کو مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت لے کر جاتا ہے اسے میں نے چھپا ہوا دیکھا تھا۔ اب وہاں کے لوگ اس کی کیا تردید کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ مرحوم ہرگز بقول مرزا صاحب اپنی استدعا سے نہیں مرے اور قطعاً کو استدعا اس قسم کی انہوں نے نہیں کی۔ پھر مرزا صاحب کا اس پر زور دینا کہ وہ اپنی استدعا سے مرے اور کہ اپنی موت کی صفائی سے درخواست کی، سخت زیادتی ہے۔ ظاہرا جب مرزا صاحب نے مرحوم کی طرف منسوب کر کے عبارتیں نقل کیں اور عبارت پر موکد ڈیش (لکیریں) دیں تو ہرگز اس وقت ان کے پاس کتاب نہ تھی۔ اور صرف دل میں کچھ خیال کر کے وہ عبارتیں لکھ دیں جس میں صریح خلاف بیانی ہوگئی۔ حاشا کہ اولوالعزم نبی تو کیا ایک بھلا مانس آدمی سے بھی ارادۃً ایسا امر وقوع میں نہیں آتا۔

یا اگر ان کے پاس کتاب تو موجود تھی مگر عمداً انہوں نے مرحوم کی نسبت ایسا لکھ مارا تو پھر اندریں صورت بہتان مرحوم کے برخلاف باندھا۔ حاشا کہ نبی ایسا کرے۔ مولوی غلام دستگیر نے جس کی کتاب کا وہ موقعہ.... خود اپنی آنکھوں سے مولوی ثناء اللہ کے پاس پڑھا۔ ہرگز استدعا نہیں کی خواہ کوئی مرزا صاحب کا فدائی یہ کہدے کہ ان کا ایسا کرنا کسی رعب کی وجہ سے تھا، یا یہ کہدے کہ بطور عذاب ان کی موت پہلے ہوئے، مگر کلام تو اس میں ہے کہ اس نے ہرگز کوئی اپنی نسبت استدعا نہیں کی۔ (ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ کئی دفعہ اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائی مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی کتابوں سے وہ مضمون دکھاوے جو مرزا صاحب ان کی نسبت لکھتے ہیں تو نقد دوسو روپیہ انعام میں دونگا۔ اگر خود بدولت مرزا صاحب دکھاویں تو پانچ سو روپیہ نذرانہ کرونگا۔ اور آئندہ کو مخالفت میں قلم نہ اٹھاؤنگا۔ مگر افسوس کہ آج تک اس صاف اور سیدھے فیصلے کی طرف بھی نہ مرزا صاحب کو نہ کسی مرزائی کو رخ کرنے کا حوصلہ ہوا باوجودیکہ الحکم کے اڈیٹر کو جناب حافظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالقدوس سہارن پوری نے غیرت بھی دلائی کہ یہ کیا ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اہل حدیث ایک سہل فیصلہ چاہتا ہے مگر آپ لوگ توجہ نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں اڈیٹر مذکور نے ان کو لکھا کہ میں اس کے لئے حتی المقدور کوشش کرونگا، مگر افسوس آج تک بالکل سناٹا ہی ہا۔ ہاں ہاں سچ ہے حتی المقدور کوشش کی ہوگی، مگر لائیں کہاں سے۔ افسوس کہ ایسے لوگ بھی دعوی کیا کرتے ہیں کہ ہم دین اور رضائے الٰہی کی خاطر مرزائی بنے ہیں اور ہم متقی ہیں اور ہم ہی مومن خالص ہیں باقی کل دنیا کے مسلمان بدنصیب ہیں اندھے ہیں، بلکہ کافر ہیں انکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اللہ اللہ!

کار شیطان میکند نامش ولی۔ گر ولی این ست لعنت بر ولی

مرزائیو! حوصلہ ہے تو آؤ۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اور کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا اور اسے بطور مباہلہ اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اور غلط عبارتیں نقل کر دینا اور ان پر تاکیدی لکیر کھینچ دینا نہایت کی مکروہ زیادتی ہے۔ مرحوم مسلمانوں کا امام یا مجدد نہ تھا کہ نہ مرتا اپنی طبعی موت بھگوائے لا یستاخرون ساعة و لا یستقدمون سے فوت ہوئے مرزا صاحب اگر چالیس سال بعد ناکام مرجائیں تو بھی ان کی دعا پوری ہو جائے گی کیونکہ اس نے صرف مرزا صاحب کی نسبت ہدایت ورنہ ہلاکت کی استدعا کی۔ کیا یہ صریح خلاف بیانی اعلی درجہ کا معیار اس امر پر نہیں ہے کہ مرزا صاحب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ ہرگز خدا تعالی کا یدِ قدرت ان کی محافظت نہیں کر دیا۔ لہذا وہ سخت ٹھوکریں کھا رہے ہیں

اب جب کہ ان سب مذکورہ بالا امور کو بطور معیاروں کے مجموعاً لیا جائے حالانکہ ان میں سے ہر ایک بھی بجائے خود مرزا صاحب کے بطلان میں محکم دلیل ہے اور اس پر خیال کیا جائے کہ یہ سب امور ایسے شخص سے وقوع میں میں آئے جو کہ اولو العزم نبی ہونے کا مدعی ہے اور جسے آدم نوح ابراہیم موسی وعیسی ومحمد ﷺ کے کمالات کا مجموعہ بتلایا جاتا ہے (۲) جس کو اس کے الہاموں میں کبھی موسی کبھی عیسی کبھی نوح کبھی آدم وغیرہ سے خطاب کیا گیا ہے، تو خیال آتا ہے کہ انبیاء بھی اگر ایسے ہو گذرے ہیں تو ہرگز خدا تعالی طرف سے مامور نہیں ہو سکتے۔ باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس صد افسوس مرزا صاحب قادیانی کو ۲۸ نومبر کے روز الہام ہوا کہ:

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔

لوگ تو یہ سن کر کہیں گے، خس کم جہاں پاک، مگر ہماری یہ رائے نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

مرزا حیرت دہلوی اور مرزا قادیانی

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے کسی گذشتہ نمبر اہل حدیث میں بدلائل واضح کیا تھا کہ ہر دو مرزا صاحبان اپنی خوخصلت میں یکساں ہیں اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں ان وجوہ اور دلایل کے علاوہ اور بھی کئی ایک ایسے وجوہ پیدا ہو گئے ہیں جو ہمارے دعوی کی تائید کرتے ہیں بلکہ بعض معزز ہم عصروں (مثل وطن وغیرہ) کی رائیں پہنچنے سے ہمیں اپنے دعوی کا یقین ہوتا ہے۔ ہم عصر وطن نے مرزا حیرت کی نسبت لکھا تھا کہ اگر کوئی الگ ہو کر آپ سے امام حسین کی شہادت کا واقعہ پوچھے تو آپ صاف کہیں گے کہ میاں باؤلے ہو، انکار کس کو ہے؟ ہم تو صرف شہرت چاہتے ہیں۔ یہی گمان مرزا صاحب قادیانی کی نسبت بعض اکابر کا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے بلکہ محض دنیا سازی سے کہتے ہیں۔ کئی ہفتوں سے بوجہ سفر وغیرہ ضروریات کرزن گزٹ نہیں دیکھا تھا اب جو دیکھا تو مرزا حیرت صاحب کی تقریر مندرجہ ۲۳۔ اکتوبر پر نظر پڑی تو سخت حیرت نہیں بلکہ خوشی ہوئی کہ معزز وطن کا خیال قریب قریب صحیح ثابت ہوا۔ آپ نے اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی بعض دوراز کار باتوں کو لے کر ہمارے مباحثہ کے چیلنج کو یوں ہی ٹال دیا۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ اہل حدیث ۶۔ اکتوبر میں لکھا گیا تھا کہ حیرت صاحب اپنے اعلان کے مطابق لاہور آئیں تو امام حسین کی شہادت کے متعلق ہم سے بحث کر لیں۔ اس کا جواب چاہیے تو یہ تھا کہ بہت اچھا آتا ہوں مگر خیریت گذری کہ ایسا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آیا کیونکہ ایسا جواب آنے سے ہمارے پہلے دعویٰ کی تکذیب لازم آتی تھی کہ یہ دونوں مرزا صاحبان ایک ہی تھیلے کے بٹے ہیں یعنی بہت سے امور میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں۔ مباحثہ سے گریز کرنے میں بھی ان حضرات کو پوری مشابہت ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں متعدد مقامات پر مجھے دعوت دی تھی کہ قادیان میں آکر تحقیق کرلو لیکن جب خاکسار بلائے بے درمان کی طرح قادیان بھی جا پہنچا تو حضرت کو یاد آگیا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی مخالف سے بحث نہ کرونگا۔ اسی طرح مرزا صاحب دہلوی نے اس مشابہت کو پورا کیا کہ پہلے تو بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ کوئی مخالف ہے کہ ہم سے بحث کرلے۔ لاہور، دہلی، لکھنؤ، کلکتہ، ان شہروں میں سے کہیں آجائے مگر جب میں نے لاہور کو منتخب کرکے مرزا صاحب دہلوی کو چیلنج دیا تو مرزا قادیانی کی طرح آنے بہانے کرلئے چنانچہ اسی پرچہ ۲۳۔ اکتوبر میں لکھتے ہیں:

> جب آپ کی تحقیق کی یہ کیفیت ہے تو آپ حضرت امام حسین کی شہادت کیونکر ثابت کرسکیں گے اور کون ایسا کم عقل ہوگا کہ آپ سے مناظرہ کرکے وہ اپنے اور لاکھوں آدمیوں کے وقت کا خون کرے۔

اس کلام ہدایت نظام میں جناب حیرت نے اپنے حق میں تعلّی اور مخاطب کی جو توہین کی ہے وہ مخفی نہیں پھر لطف یہ ہے کہ خود ہی بطور طنز کے مجھے لکھتے ہیں:

> علماء کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مخاطب کو جاہل قرار دیں۔ (۲۳۔ اکتوبر۔ ص ۵)

حیرت صاحب! بتلایئے علماء کا یہ پہلا فرض آپ نے کیوں اختیار کیا۔ کیا آپ اپنے کو اس فرض کا متحمل جانتے ہیں۔ ہاں یاد آیا کہ آپ متحمل کیا اس فرض کے موجد ہیں آپ نے اس ایجاد کا فخر ان دنوں حاصل کیا تھا جن دنوں آپ نے جناب مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب ہیڈ لیکچرار کو زیر مشق بنا رکھا تھا کہ اپنے معمولی اوچھے پن سے ان کے صغائر کو بھی کبائر بتا رہے تھے۔ پھر ان دنوں تو آپ کو بہت ہی فخر تھا جن دنوں آپ علماء اسلام پر زوردار دودھاری تلوار سے حملے کرتے تھے۔

حیرت صاحب! آپ بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ علماء اپنے مخاطب کو جاہل سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔ واللہ ایں چہ بوالعجبی است ۔ تمام دنیا کی گندی گندی گالیاں جو آپ نے علماء کرام کو عموماً اور مولوی نذیر احمد خان کو خصوصاً دی ہیں اخباری دنیا انہیں بھول نہیں گئی ۔ پھر اس برتے پر تتا پانی ؟

ہاں بغور توجہ فرمائیے کہ خاکسار چونکہ آپ کی دعوت مباحثہ کو قبول کر چکا ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی دعوت سے روگرداں نہ ہوں ۔ اور ناحق اپنی خجالت پر پبلک کو مطلع نہ کریں ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر کے پرچہ میں جو آپ نے اہل حدیث کی نسبت بعض اعتراضات لکھے ہیں اس کا جواب بھی اسی جلسہ مباحثہ میں سب سے پہلے سن لیجئے گا پس آپ تیار ہو جائیں اور روانگی کی اطلاع خاکسار کو دیں تاکہ امرتسر سے ایک ساتھ لاہور کو جائیں

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۷)

مرزائیوں کے الہام پر نظر

الہام کی نسبت جس نے مجھے زیادہ حیرت میں ڈالا میں نے سنا کہ متعدد مرزائیوں کو ہوتا ہے مفصلہ بالا امور دیکھنے کے بعد یہ یقین نہیں ہوسکتا تھا کہ مرزائیوں کو الہام بمعنی اصطلاحی (خدا کی طرف سے) ہوتا ہو۔ کوئی القاء وغیرہ ہوں تو بعید نظر نہ آتا تھا۔ مرزائیوں کو بموجب قول ان کے خواب آتے ہیں جو بمقابلہ حدیث و وحی نبوی کے ہرگز سند نہیں سمجھے جا سکتے ۔ ہاں میں نے یہ بھی سنا کہ بعض مرزائیوں کو اس قسم کا الہام بھی ہوا ہے کہ یا تو ان کی زبانیں خود بخود چلی ہیں یا کوئی آواز سنائی دیتی ہے ۔ ماسٹر عبدالرحمٰن مدرس قادیان نے ایک دن کہا تھا کہ مجھے آواز بھی بعض دفعہ آئی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض دوسرے موقع پر زبان بھی خود بخود چل پڑی ہے ۔ میں ایسی چیزوں کی کیفیت پر کوئی گفر گو کرنے کے قابل نہیں ہوں ۔ شائد علماء اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں ۔ مجھے اول یہ دکھانا ہے کہ آیا یہ الہامات (میں انہیں بمعنی مطلق القاء لونگا) آیا مرزائیوں سے خاص ہیں یا کہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں ۔ اگر غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں تو پھر متابعت مرزا صاحب کی وجہ نہ ہوئی بلکہ کئی اور اسباب سے بطور فن وغیرہ ٹھہرے ۔ آیا جو آئندہ کے لئے ہو ویں وہ سب بھی پورے بھی ہوتے ہیں ۔ اور کہ کس قسم کے ہوتے ہیں ۔ ہر ایک امر میں میں نمونہ کے طور پر کچھ ذکر کرونگا جو مجھے اتفاقاً وہاں معلوم ہو گیا

اس بارہ میں کہ آیا بعض ان میں سے کسی خاص قسم کے بھی ہیں ، میں اسقدر کہتا ہوں کہ ایک دفعہ ماسٹر محمد الدین صاحب سابق کلرک دفتر و مہتمم بورڈ نگ ہاؤس قادیان نے اتفاقاً مجھ سے ذکر کیا کہ مولوی نور الدین صاحب نے کہا تھا کہ میں (حکیم) ایک دفعہ رام موہن رائے بنگالی کی کاب پڑھ رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا:

اس مان ہادی دی کتاب نہ پڑھ

(لفظ ہادی کا فحش وشتم ہے میں نے خوف گرفت قانون وشرافت کے خیال سے اسے سالم نہیں لکھا ۔ ناظرین یا کا حرف آگے دل میں بڑھا کر سمجھ سکتے ہیں)

اب خدا تعالی فحش اور شتم کے الہام سے مبرا ہے قرآن میں کفار پر غلظت کی گئی ہے ۔ انہیں لعین کہا گیا ہے ۔ مگر شتم اور فحش ہرگز ذکر نہیں ہوا ۔ فرج کا لفظ قرآن میں ذکر ہوا ہے مگر یہ لفظ عربی میں فحش نہیں ۔

فرج عام طور پر کشائش کو کہتے ہیں سوراخ اور کشائش بمقابلہ تنگی پر بھی بولتے ہیں ایسا ہی ایک کافر کی نسبت زنیم (بدکار) کا لفظ آیا ہے مگر وہ ہرگز شتم نہیں ہے واللہ اعلم کہ یہاں حکیم صاحب کے الہام میں کیوں یہ فحش اختیار کی گئی ۔ آیا ایسا ہو کر بھی وہ خدائے منزہ قدوس وموصوف بہ صفات کمال سے ہوسکتا ہے ۔ ناظرین خود اس پر رائے زنی کریں ۔

اس امر کے بارے میں کہ ایسے رسومات مرزائیوں سے خاص ہیں یا کسی اور کو بھی ہو جاتے ہیں، نگارش ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی دافع البلاء میں پڑھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی منشی الہی بخش وغیرہ مخالفین جو اپنے آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملہم خیال کرتے ہیں..الخ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مرزائی بھی ملہم ہیں۔اگر کہا جاوے کہ ان پر اعتماد نہیں تو سخت زیادتی ہے کیونکہ وہ سنجیدہ اور معتبر آدمی ہیں۔اور پھر اندروں صورت مرزائیوں کے معتبر ہونے کی کیا دلیل ہوگی کیونکہ سنجیدگی اور پوزیشن اور یوم الحساب کے ایمان میں جوخوف دلا کر سچائی پر رکھنے کا خصوصاً ذریعہ ہے ظاہراً وہ لوگ نڈر مرزائیوں سے اچھے ہیں۔

اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی مشہور مرزائی کبھی کبھی رات کو اتر کر بیٹھ جاتے اور میرے ساتھ باتیں یا کبھی مذہبی تکرار کرتے ایک دن اثنائے گفتگو میں آپ نے ابوسعید مذکور وغیرہ کے روبرو فرمایا کہ میرے بڑے بھائی مرزا صاحب کے دعوے کے بڑے مخالف ہیں اور کہ میں نے اس زلزلہ کے آنے پر انہیں خط لکھا کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیش گوئی پر یہ زلزلہ آیا ہے۔اور ابھی ایک اور مہیب زلزلہ آنے والا ہے۔اب آپ ایمان لائین۔ مجھے (پیر) وہاں سے جواب آیا کہ گذشتہ زلزلہ آئندہ ماہ اپریل کی نسبت تو مجھے خود سابقاً الہام ہو چکا تھا۔اور کہ چنانچہ میں نے (برادر پیر صاحب مخالف مرزا) دس یا بارہ ہزار خط جن کی ٹھیک تعداد مجھ کاتب مضمون ہذا کو یاد نہیں ۹ مریدوں کے نام ہوشیار ع ہنے اور احتیاط کرنے کو بھیجے اور کہ میرے کسی مرید سے پوچھ لو۔آخر میں نے اپنے سب مریدوں کو سمجھا تو نہیں دیا۔ پیر صاحب فرمانے لگے کہ خط مذکور (یعنی مرسلہ ان کے بڑے بھائی موصوف سجادہ نشین) میں یہ بھی درج تھا کہ ساتھ ہی مجھے (برادر پیر صاحب) الہام ہوا کہ سلسلہ مرزائیہ نابود ہونے والا ہے تم (پیر صاحب) واپس آجاؤ۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۹)۔

کرشن قادیانی نے شیخ الکل محدث دہلوی کی تاریخ وفات لکھی تھی

مات ضال ھائماً

جواز روئے علم نحو غلط ہے کیوں اس میں ذوالحال (ضال) نکرہ ہے جو خلاف نحو ہے۔عبدالکریم مرزائی کی موت کی تاریخ قرآن مجید سے نکالی ہے۔آپ اس کو درج اخبار کر کے ممنون فرمائیں۔ تاریخ وفات یہ ہے: اعد له عذاباً عظیماً (۱۹۰۵ء)۔

راقم: مرزا محمد بیگ از لاہور۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۸)

اس پر میں کاتب مضمون ہذا نے پیر صاحب سے سوال کیا کہ آیا آپ کا وہ بڑا بھائی شریف اور نیک عمل آدمی ہے۔ بولے وہ حرام خور نہیں ہے نمازی ہے اور دیگر عمدہ صفتیں بھی بیان کیں جن کا مطلوب یہ تھا کہ واقعی وہ نیک عمل ہے اور ورد وظیفہ کا پابند ہے اور کہ وہ (برادر پیر صاحب) مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مرزا صاحب ملہم ہوں کیونکہ ہم بھی ملہم ہیں۔ انتہی

میرے متعجب ہونے پر پیر صاحب موصوف بولے کہ میرے بھائی کا آمدہ خط میرے گھر اور چھت پر رکھا ہے۔ دیکھئے یہ پیر صاحب کا بڑا بھائی نکوکار ہے جو الہام کا مدعی ہے۔ اگر یہ الہام ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت میں بھی لوگوں کو ہو رہا ہے۔ پھر کیا دلیل ہے کہ مرزائیوں کا الہام خدا کے ارادے سے ہے اور ان کا نہیں۔ اور جب ایسا الہام حسب تفصیل مذکورہ خاصہ مرزائیہ نہ ہوا بلکہ مرزا صاحب کی مخالفت میں اوروں کو بھی ہوتا ہے اور وہ پھر پورا بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ حسب تقریر بالا نسبت زلزلہ ہوا۔ پھر مرزائیوں کا الہام قابل التفات نہ ٹھہرا اور نہ دلیل نبوت بنا۔

اس امر کی بابت کہ ایسے الہامات سب پورے بھی ہوتے ہیں اس قدر گذارش ہے کہ جب لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں الہام مرزا صاحب کے پورے نہیں ہوئے تو اوروں کا کیا کہنا۔ ہاں اس قدر اور بھی گذارش ہے کہ سردی کے موسم میں بماہ مارچ میرا قادیان سے اول دفعہ کے چلے جانے سے کچھ روز پہلے ایک روز سویرے مجھے سفید ریش باورچی بورڈنگ ہاؤس مسمی مسیح اللہ نے بارچی خانہ میں جانے پر یہ الہام سنایا کہ رات تہجد کے وقت میری زبان پر خود بخود یہ چند بار جاری ہو گیا کہ مولوی عبداللہ مر گیا مولوی عبداللہ مر گیا۔ واضح رہے کہ مجھے وہاں بورڈنگ ہاؤس میں مولوی عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اور باورچی صاحب موصوف بھی مجھے مولوی کہہ کر پکارتے تھے۔ نہ معلوم اس کا کیا مطلب تھا۔ انتہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہے، بولے معلوم نہیں۔ پھر بولے، اور مولوی عبداللہ کشمیری بھی تو مولوی عبداللہ ہیں (مگر وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے) اور مولوی عبداللہ چکڑالوی بھی تو ہے واللہ اعلم۔ یہ الہام کس کی نسبت ہوا۔ انتہی

سبحان اللہ دنیا بھر کی نسبت اب قیاس کر لیا جاوے کہ کوئی مولوی عبداللہ تو مر جاوے گا۔ مگر ناظرین واقف رہیں کہ خواہ ان کے ان لئے ہوئے اشخاص میں سے کسی کو لیا جائے ہم تینوں مذکورین اب تک زندہ ہیں آئندہ ہم میں سے کوئی بہ قضائے الٰہی مر جاوے تو مر جاوے۔ خصوصاً وہاں بورڈنگ میں تو مولوی کہلائے جانے والا میں ہی تھا اور میں اب تک بفضل تعالیٰ زندہ ہی ہوں۔ پھر یہ ہے ملہم مرزائیوں کے ایسے الہامات کا پورا ہونا جس پر زبانیں ان کی بعض دفعہ خودبخود چل جاتی ہیں (بقول ان کے)

اور لو، علاوہ ازیں ایک دن میری واپسی قادیان پر میں حکیم نورالدین کے پاس بیٹھا تھا کہ سید مہدی حسین ہندوستانی خادم مرزا صاحب کچھ فاصلے پر اپنے لڑکے کو مار رہے تھے حکیم موصوف نے دیکھ کر آدمی بھیج کر اسے بلوایا جب وہ مضطرب حالت میں جو غصہ عارضی ہونے سے اس کی تھی، آیا تو حکیم صاحب نے میرے روبرو اسے مخاطب کیا، ایک طرف سے تو تمہیں بقول تمہارے جھوٹے یا سچے الہام ہوتے ہیں اور اس طرف زیادتی بچوں پر کرتے ہو۔ میں سن کر حیران ہوا کہ حکیم صاحب کے نزدیک بھی الہام؟؟ بعض جھوٹے بعض سچے ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہاؤس میں رہتے ہوئے سنا تھا کہ مرزا صاحب نے منع فرمایا ہے کہ عام طور سے مرزائی لوگ اپنے اپنے الہام مشہور نہ کریں کیونکہ ان لوگوں کو الہامات وغیرہ کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔

پھر ایسے بھی مرزائیوں کے الہامات ہیں جیسا مسیح اللہ باورچی کو میرے ہوتے ہوا۔ پھر بھلا ایسے الہامات بمقابلہ احادیث نبویہ صحیحہ کے مرزا صاحب کو عیسیٰ بن مریم بنا سکتے ہیں جو شام دمشق میں بروئے حدیث صحیحہ جاوے گا اور بھلا انہی کو ہم سندگردانیں اور سابقہ امم کو گمراہ کہیں اور اندراں صورت آنحضرت ﷺ کی حدیث فرقہ من امتی لا یزالو ن عن الحق .... کو غلط ٹھہرائیں کیونکہ بموجب قول مرزا صاحب ابن مریم کے حیات کے قائلین کو مشرک ٹھہرا کر (کیونکہ ایسے عقیدہ کو آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکانہ فرمایا ہے) کوئی بھی فرقہ تو نہیں رہتا جو حق پہ رہتا ہو۔ پھر حسب تفصیل مذکورہ بالا جس الہام کی کیفیت ہوا کہ۔ کہ نہ تو مرزائیوں سے مختص ہو، بلکہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو کر پورا ہو جائے، اور مرزائیوں کو فاحشانہ الفاظ میں بھی ہووے، اور پھر جیسا کہ دیکھا گیا پورا بھی نہ ہووے، اسی الہام کو ہم مان کر صحیح احادیث پیغمبر ﷺ کو جواب دیں۔ اور قرآن کی وہ وہ تاویل بہ اقتدائے مرزا صاحب کریں جنہیں الفاظ بھی برداشت نہ کر سکیں اور جس سے قرآن کا ابہام لازم آئے نہ کہ فصیح ہونا۔ استغفر اللہ و معاذ اللہ کہ ایسا کر کے اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ صرف اس لئے کہ مرزا صاحب کی صداقت بن پڑے، ہمیں تو اسلام منظور ہے نہ کہ مرزا صاحب۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۵۔۶)

میعاد قریب ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

افسوس ہے کہ کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے کہ تیری میعاد قریب ہے (اللہ خیر کرے)

مزید افسوس یہ ہے کہ قادیان میں مرزائیوں میں مار پیٹ ہو رہی ہے جس کی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ

ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔

دہائی رے قادیان تجھے دار الامان بھی کہا گیا، مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے نورانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

آج تک ہندو مسلمان سرگردان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا ماجرہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کرشن قادیانی حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ، مجھے الہام ہوتا ہے۔ حالانکہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کیفیت یہ ہے کہ دن کی خبر دیں، تو رات ہو جاتی ہے۔ اور اگر رات کہیں، تو دن ہو جاتا ہے۔ کانے کو بغرض صحت دم کرتے ہیں تو اندھا کر دیتیں ہیں۔ غرض آپ کے الہامات کی کیفیت سب کو معلوم ہے۔ بطور نمونہ چند ایک ہم بھی بتلاتے ہیں۔

نمبر اول: عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ (وہ زندہ رہا)۔

پنڈت لیکھ رام پر خرق عادت عذاب آئیگا (حالانکہ کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا)

محمدی بیگم (جو رشتہ میں آپ کی بھانجی ہے) آپ کے نکاح میں آئے گی (مدت گذر گئی مگر وہ بدستور اپنے خاوند مرزا سلطان محمد کے پاس ہے)

قادیان طاعون سے محفوظ رہے گی۔ (مگر وہاں ایسی طاعون آئی کہ الامان! مہاراج مرزا قادیانی کا سکول بھی کثرت طاعون سے بند رہا)۔

میرے مریدوں کو طاعون نہ ہوگا (لیکن، یہاں تک کہ اڈیٹر البدر طاعون کا شکار ہوا)

مولوی ثناء اللہ قادیان میں الہامات کی تحقیق کے لئے نہیں آئے گا (مگر وہ بلائے بے درماں کی طرح جا پہنچا اور آپ (یعنی مرزا صاحب) حرم سرا میں چھپ گئے)

غرض کہاں تک گنوائے جائیں۔ رسالہ الہامات مرزا میں پوری کیفیت آپ کے الہاموں کی مل سکتی ہے۔

ہاں بڑی مشکل تو یہ باقی رہتی تھی کہ جو عموماً جہلاء کے دلوں میں کھٹکتی تھی کہ مرزا صاحب تو قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتے ہیں، خواب آتے ہیں۔ پس اگر وہ الہام ان کے جھوٹے ہیں، تو وہ ایسی سخت قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار الحکم ۱۰ دسمبر (۱۹۰۵ء) سے یہ عقدہ حل ہو گیا۔ ہم ناظرین کی مزید اطلاع کے لئے الحکم کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں، پھر اس پر اپنا مناسب ریمارک کریں گے۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو (مرزا صاحب قادیانی نے) رؤیا دیکھی کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے، وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے، مگر آخری فقرہ، جو یاد رہا، یہ تھا:

ان كنتم مسلمين ۔ (ترجمہ: اگر تم مسلمان ہو)۔

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر الہام ہوا:

انفقوا فی سبیل اللّٰہ ان کنتم مسلمین ۔

(ترجمہ: اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرو، اگر تم مسلمان ہو)

فرمایا (مرزا صاحب نے) کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت (مرزائیہ) کی طرف تھے ۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپئہ کی سخت ضرورت ہے، لنگر میں بھی خرچ بہت ہے، اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے ۔ اس واسطے جماعت کو چاہیے کہ اس حکم پر توجہ کریں ۔

فرمایا (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے): مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیے، کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے ۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے ۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی ۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم، درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا ۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے ۔ اور سردی زدہ ہے، اس کے واسطے ہم کیا کریں ۔ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے ۔

چنانچہ انہوں نے ایسا کیا ۔

پھر انہوں نے کہا یہ بھوکا ہے، اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے ۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی، ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تاکہ ان کے گوشت کا ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے ۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی ۔

سو ہماری جماعت کے مومنین، اگر ہماری آواز نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوسنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔،

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ) اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو جیسا کچھ خیال یا ضرورت درپیش ہو، اس کے متعلق جو تجویز آپ کو سوجھتی ہے، اس کا نام آپ کی اصطلاح میں الہام ہے۔ جس میں ہمیں کیا، کسی کو بھی، کلام نہ ہوگا کیونکہ لا مشاحة فی الاصطلاح۔

جب مضمون واضح ہو جائے تو اصطلاح میں اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ پس آپ کے الہامات کی بنا آپ کے خیالات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں آپ کو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ،امام خود، کی صحت کا خیال تھا، تو صحت کے الہام اور خواب آتے رہے۔ لیکن جب اس کی حالت ردّی اور قریب المرگ ہوگئی، تو مشتبہ خواب آنے لگے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو مشیت ایزدی میں تھا، مگر آپ دونوں حالتوں میں سچے۔

جس طرح کلام کے صدق، کذب کی تعریف میں اختلاف ہوا ہے، بعض علماء کی رائے ہے کہ کلام وہ سچا ہے جو متکلم کے خیال اور اعتقاد کے مطابق ہو، اور جھوٹا وہ ہے جو متکلم کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ پس ان کے نزدیک اگر کوئی مشرکانہ اعتقاد رکھ کر لا الہ الّا اللہ کہے گا، تو وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ اس کا اعقاد اس کے خلاف ہے۔ اور اگر کوئی تثلیث کا اعتقاد رکھ کر عیسی ابن اللہ کہے گا، تو سچ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد وہی ہے۔ گو نجات کا حقدار نہ ہوگا۔

ٹھیک اسی طرح آج ظاہر ہوا کہ الہام کی تعریف میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف میں مرزا جی کو اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی ضرورت کے مطابق کوئی تدبیر سوجھ جائے، خواہ وہ انجام کار، کارآمد ہو یا نہ ہو۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر آپ کے جملہ الہام سچے ہو جاتے ہیں۔

مثال کے لئے ہم آسمانی منکوحہ کو پیش کرتے ہیں جس پر مرزا جی کے معاند بہت کچھ دانت پیسا کرتے ہیں، حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ جس وقت آپ کی نظر اس باعفت پری پیکر پر پڑی تو آپ کے دل میں بقول:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتشِ ما تیز مے کنی

جوش پیدا ہوا، تو آپ کو سوجھی کہ اس کے والد کو لکھا جائے کہ اگر تو نے اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کر دیا، تو تمہاری خانہ ویرانی ہو گی۔ یہ ہو گا۔ وہ ہو گا۔ انسان ضعیف البنیان ضرر سے عموماً ڈرتا ہے، فوراً آ جائیں گے اور کام بن جائے گا۔ چونکہ آپ کا الہام ان خیالات سے بالکل مطابق ہے اس لئے یہ الہام سچ ہیں۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
ہر کس بہ ثبوت خویش حدیثے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری۔ ۱۹۰۶ء، ص ۱۔۳)

زمانہ برسرِ جنگ است یا علی مددے

(علی، اللہ تعالی کا ایک نام ہے، اس لئے عنوان میں بایں طور استعمال ہوا)

آج تک قادیان کو دارالامان سنتے سنتے تھک گئے، اور ہمارے کان بھی سن ہو گئے، مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ قادیان کن معنی سے دارالامان ہے۔

پہلے تو ہم سنتے رہے کہ یہاں طاعون نہیں آئے گا، ان معنی سے دارالامان ہے۔ پھر جب وہاں بھی طاعون آیا، ایسا کہ الامان! یہاں تک کہ مرزا جی کے مریدوں کو بھی ہڑپ کر گیا، تو ہم نے سمجھا کہ شائد ان معنی سے قادیان دارالامان ہے کہ جیسے دوسرے مقامات پر مرزائیوں کو مار پیٹ سے آؤ بھگت ہوتی ہے، قادیان میں نہ ہوتی ہو گی، اس لئے ان کے حق میں دارالامان ہے۔ مگر افسوس کہ الحکم ۱۷ دسمبر (۱۹۰۵ء) کے دیکھنے سے یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ بلکہ بقول

بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

مرزائیوں کے حق میں ہر ایک جگہ پٹنا ہی مقدر ہے۔ الحکم لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں سکھا شاہی

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعو...اپنی جماعت کو نرمی درگزر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عماماً ہر جگہ دیکھ دیتے ہیں۔ آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہوں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔

قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بار ہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کیّاں (بیلچے، کسّیاں وغیرہ۔ بہاء) اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جب کہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمین دار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کیّوں کی خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں، اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی حرکات کو دیکھا کرتے ہیں۔ لیکن اب صبر کی حد ہو چکی ہے، زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ دار حکام کو سنائیں گے اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔ تازہ واقعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کا ہے کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آ پڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح انکے قبضہ سے نکل کر بھاگا اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی، تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے دروازے کو توڑنے کی کوشش کی اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا ،کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی، آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبر دار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے، اور انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آ کر نہایت عقل مندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا۔ لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے کہ بس ماردو اور خون بہادو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی، جس پر منشی سندھی خان ہیڈ کانسٹیبل تفتیش کیلئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہایت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ انکی عادت میں ہے موقعہ واردات کو دیکھا اور سب کے بیانات لئے اور ۱۶، کس کو ملزم قرار دے کر ۱۹ ۔تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کے واسطے مقرر کی ۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جن کی بابت گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد مل سکے گی کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جس کے متعلق مقامی ذمہ دار حکام یقیناً بے خبر نہیں ہوں گے ۔قادیان کے بے طرف اور ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملہ کر چکے ہیں ایسی سکھا شاہی ،سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں اڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جس کے لئے مین اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں ،جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں اس کی تہ میں جو امر ہے اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جائے گا۔ اڈیٹر الحکم

(بدر۔ قادیان ۔۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء)

واقعی ہمیں بھی آپ کے پٹنے سے دو رنج ہیں۔ ایک تو آپ لوگوں کے پٹنے کا، یہ تو ظاہر ہے۔ دوسرا سخت رنج یہ ہے کہ قادیان کے دارالامان ہونے کے اب ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا معنی سمجھیں ۔ برائے مہربانی قادیانی اڈیٹران ہمارے اس عقدے کو حل کر دیں تو ہم ان کے مشکور ہوں گے ۔ ورنہ کہا جائے گا:

بیا باچشم روشن تا چہا در قادیان بینی
وبا بینی بلا بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی
مسیحِ ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ ذی قعد ۱۳۲۳ھ ۔ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء جلد ۳ نمبر ۹۔ص ۳۔۴)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۹)

حکیم نور الدین کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال

جب مجھے حسب فرمودہ حکیم نور الدین صاحب خود مطالعہ کتب کرنا پڑا، تو چونکہ مرزائیوں کے پاس رہنے میں میرا بہت سا وقت کشمکش میں ضائع ہو جاتا جس سے مجھے بڑی نفرت تھی لہذا بوجوہ اخری انجام کار میں ان سے الگ ہو کر اول محمد علی شاہ کے مکان پر اور پھر وہاں سے منشی محمد اعظم صاحب کے مکان پر جا رہا چونکہ میرا روٹی کا کوئی پختہ انتظام باوجود حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے بھی نہیں ہوا تھا فقط باورچی بورڈنگ ہاؤس نے خود میرا آٹا تنور میں لگا دینا منظور کیا تھا اور یہ انتظام بے قاعدہ تھا لہذا مجھے یقین تھا کہ عارضی ہونے کی وجہ سے آخر کار نہ رہے گا ۔ اندران صورت قادیان سے چل دینا پڑے گا ۔ لہذا میں نے اکیلے رہ کر نصاب مقررہ حکیم صاحب کی ابتدائی چار کتابوں کو پڑھنے اور پھر جلد دہرا لینے کی ٹھانی ۔ تاکہ چلے جانے کی نوبت آنے سے پہلے ان چار کتابوں کو خریدنے کی ضرورت نہ پڑے لہذا میں نے حکیم صاحب کے پاس زائد از پندرہ روز تک آنا بند کر دیا کیونکہ جب اون کے پیچھے نماز تک پڑھنا ناجائز سمجھ چکا تھا لہذا اون کے پاس جا کر وقت ضائع کرنا بے سود سمجھا ۔ غرض کہ کچھ عرصہ میں میں نے چاروں رسائل مذکور ختم کر لئے اور ان کو دوہرا کر ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے کچھ تھوڑا سا حصہ باقی تھا کہ میری روٹی کا بورڈنگ میں پکنا بند ہو گیا اور مجھ پر بدظنی ہوئی کہ یہ شخص مرزا صاحب کے قتل کے لئے یہاں مقیم ہے۔ پھر جس دن میرا حکیم صاحب سے تکرار ہوا تو اثناء گفتگو میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی باوجود نیک ظنی کی تعلیم دینے کے میری نسبت اس بدظنی سے محفوظ نہیں ہیں آپ نے باثناء گفتگو میرے اس کہنے پر کہ میں صرف تعلیم عربی اور پرائیویٹ تعلیم انگریزی کیلئے قادیان میں آیا تھا، جوش میں آکر فرمادیا کہ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ تم یہاں دینی یا دنیاوی تعلیم کیلئے ٹھہرے ہوئے ہو اور کہ ہم تو جانتے ہیں کہ تم یہاں کیوں مقیم ہو۔

استغفر اللہ! نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہو کر آپ کا فرض تھا کہ مجھ پر اس قدر بدظنی نہ کرتے۔ خصوصاً جب کہ میں ان ہی کے کہنے سے اور انہی کے وعدے پر عربی پڑھنے کے لئے واپس قادیان میں آیا تھا۔ اور پھر اسے اخیر یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میں نے ابتدائیچار حصے اس نصاب تعلیم سے جو آپ نے لکھ دیئے تھے بپابندی ہدایات جناب اکیلے ہ کر اور خود تعلیم کر کے دہرا لئے ہیں اور یہ یہ ضروری کام تھا لہذا بجوائے: الاول فا الاول اسی پر خصوصاً متوجہ رہا ہوں اور آپ کے پاس اس عرصہ میں نہیں آیا ہوں۔ تو پھر آپ کو جوش میں آکر میری نسبت یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہو۔

اس سے آپ نے مجھ پر صاف طور سے وہی شک کیا جو چند اور مرزائیوں نے اوڑا دیا تھا کہ میں قادیان میں قتل مرزا صاحب کے لئے ہی مقیم تھا۔ جس سے مجھے طبعاً جوش آ گیا اور اسے جو کچھ بالمقابل سنایا وہ اسے اور اس کے اس وقت کے جلیس مصاحبین کو خوب معلوم ہے جوش اس لئے آیا کہ مجھ پر ایسی بدظنی کی گئی حالانکہ یہ شخص درس میں پکارتا رہتا ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ بہت بری چیز ہے شائد اس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دنیا مرزا صاحب کے رطب و یابس کو بے چون و چرا لے لے اور کہ اس سے زیادہ کسی اور بدظنی سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا مرزا صاحب کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے ہی کو بدظنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ آپ کو یاد رہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ ایک دوسرے شخص کو گالیاں نکالتا چلا جارہا ہے تو جو شخص اس کی نسبت یہ کہدے کہ یہ شخص اس دوسرے شخص سے کدورت رکھتا ہے ہے اس کی یہ بدظنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو گی کیونکہ اسباب و علامات دیکھ کر جو شخص با قاعدہ طور سے نتیجہ نکالے وہ ظن نہیں ہے اور مرزا صاحب کے نہ ماننے والے علماء اس معیار کے بموجب مرزا صاحب کی تردید کرنے میں ہرگز بدظن نہیں کہلائے جا سکتے

غرض کہ یہ تو حکیم صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال ہے اور ظن بھی وہ جس کی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ ا جتنبوا کثیراً من الظن اس شخص کا کچھ اور خاکہ جس کا کوئی خاص نام مرزائیوں کے چندا حسانات کی وجہ سے میں نہیں رکھ سکتا۔

ا۔ قادیان میں ایک لڑکا مسمی بہ مہدی کبراء (کوز پشت) میرا بھی وہ واقف ہو گیا تھا ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کچھ پڑھتے بھی رہتے ہو۔ کہنے لگا ہاں کچھ تھوڑا پڑھتا ہوں اور کہ میں پہلے کچھ نہیں پڑھتا تھا حکیم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بعض آدمی پڑھتے ہیں اور پڑھ کر بعض فلاں طرز کے بنتے ہیں اور بعض فلاں طرز کے اور بعض صرف اتنا ہو جاتے ہیں کہ فقط گھر کو کفایت کرتے ہیں۔ تم اتنا تو پڑھ لو کہ گھر کے لئے کافی ہو جاؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ بھی ہے (اس وقت مجھے وہ رشتہ یاد نہیں)۔ یہ تو مہدی مذکور کا اپنا بیان ہے۔ اب غالبًا اپریل کا مہینہ تھا کہ ایک دن جب کہ میں حکیم صاحب کے پاس باغ میں بیٹھا تھا ایک ہندوستانی قدرت اللہ نام اور یہ مہدی مذکور جھگڑتے ہوئے حکیم صاحب کے پاس آئے جھگڑا کچھ اس قسم کا تھا کہ مہدی مذکور نے قدرت اللہ کو حکیم صاحب کے ذخیرہ سے کوئی ایسی دوائی جو کہ فی الحقیقت اسے مضر تھی اور ان کی مطلوبہ دوائی نہ تھی، اسے موافق بتلا کر دے دی تھی جو اسے انجام کار معلوم ہو گئی۔ حکیم صاحب کے پاس لے آنے پر جہاں تک مجھے یاد ہے قدرت اللہ نے اس خلاصے کی تقریر کی تھی کہ اس نے مجھے فلاں دوائی دے دی اور میں نے یہ سمجھ کر کہ آپ کے مطب میں آنے جانے والا ہے اس پر اعتبار کر لیا اس پر حکیم صاحب جو قدرت اللہ کے خلاف بھڑکے ہوئے نظر آتے تھے ناراضگی سے مہدی کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ میں تو اس شخص کو جانتا تک نہیں ہوں کہ یہ کون ہے۔ اور نہ کبھی یہ شخص میرے پاس آیا ہے۔

میں حکیم صاحب کی یہ تقریر سن کر حیران رہ گیا۔ مہدی مذکور مرزائی، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا رہنے والا، حکیم صاحب کے درس میں کم از کم سدا جانے والا، اپنے کبڑے پن سے مرزائیوں میں بالکل ممتاز اور متمیز، جس پر آنکھ پڑتے ہی تجسس کے درپئے ہو جائے، مرزائیوں میں برتنے والا، اور بڑا چلتا پرزہ،....ادھر حکیم نورالدین جیسا چوکنا آدمی جس کا ایک رسالہ اشاعۃ القرآن جوان کے پاس رکھا ہوا، ان کی بے توجہی میں میں نے اٹھا کر دیکھا اور معلوم کر کے کہ وہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا شائع کردہ ہے اس کے پڑھنے کا شائق ہو کر آپ سے اجازت چاہنے پر انہیں یہ جتلانے پر کہ آپ کا فلاں رسالہ دیکھنے کو میں نے لے لیا ہے، آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں ہوشیار آدمی ہوں۔ اگر چہ بظاہر میری توجہ نہ تھی، تو بھی میں خبردار رہتا ہوں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ یہ حکیم صاحب اس مہدی کو جانتے تک نہ ہوں۔ اب پھر مہدی کے مذکورہ بیان سے موازنہ سے کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ ہے اور کہ ابتداء آپنے مجھے اس طرح تعلیم پانے کی تاکید کی، حکیم صاحب کے مذکورہ بالا قول پر تعجب آنا ایک قدرتی امر تھا۔ اندریں صورت ناظرین حکیم صاحب کے طرز مقال پر غور کر کے خود نتیجہ نکال لیں۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۴۔۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۰)

حکیم نورالدین صاحب نے جب مجھے یہ کہا کہ خود مطالعہ کیا کرو جیسا اوپر بیان ہوا تو بعد ازاں میرا رہنا ابوسعید عرب کی دوکان پر ہوا۔ میں نے بلا وجہ واپس باغ میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ خصوصاً ایک انگریزی کتاب کی نقل میں لگ گیا جس پر مجھے قریباً پندرہ روز لگے۔ درمیان میں ایک دن مین نے ابوسعید مذکور کی طرف سے مولوی ثناءاللہ کے برخلاف نکلا ہوا ایک اشتہار دیکھا جس میں مولوی صاحب موصوف کو للکارا گیا تھا کہ جس معیار سے آپ آنحضرت ﷺ کی رسالت کے قائل ہیں اسی معیار سے ہم مرزا صاحب کے دعوی رسالت کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس وقت ابوسعید مذکور پر حیرت ظاہر کی کہ کہاں تو جو دین سے محض ناواقف سا ہے اور کہاں مولوی ثناء اللہ صاحب؟ جو قادیان میں خاص مرزا صاحب قادیانی سے مباحثہ کرنے آئے۔ لو میں اب مولوی صاحب کی طرف سے معیار کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ نبی کبھی بھی کسی پر افتراء نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں، مگر مرزا صاحب کا یہ حال ہے کہ زندوں پر تو تھا ہی مردگان بھی آپ سے نہیں چھوٹے۔ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈی کے متعلق مرزا جی کے افتراء کا قصہ سب کو یاد ہوگا۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب پر کچھ:

میرا مضمون طویل ہوگیا ہے ماسٹر عبدالرحمٰن کی نسبت صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جس نے بمتابعت مرزا صاحب افتراء کر کے بڑے زور سے اپنی کتاب اختیار الاسلام میں جس کی نسبت کسی مرزائی نے کہا ہے کہ گویا اسے فرشتہ لکھتا رہا ہے مولوی غلام دستگیر کی موت کو ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا ہے (افسوس کسی مرزائی کو خصوصاً اڈیٹران اخبارات مرزائیہ کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ ..غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی کی تحریرات سے وہ مضمون دکھاویں جو مرزا صاحب نے ان سے منسوب کیا ہے۔ اور ہم سے انعام لیں۔ شرم۔ اڈیٹر اہل حدیث) ہم کہتے ہیں کہ ہلاکت اگر ضروری تھی تو کیوں مولوی عبد الحق غزنوی باوجود صاف مباہلہ کرنے کے ہلاک نہ ہوا۔ دیکھو مرزا صاحب اس مباہلہ کو تحفہ غزنویہ میں صاف طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اپنی نسبت اس مباہلہ کے اثر کی یہ کامیابی دکھلاتے ہیں کہ مجھے مریدوں نے بعد اس مباہلہ کے بڑا روپیہ بھیجا۔ اف! پھر ماسٹر عبدالرحمٰن اس افتراء میں شریک اور شامل ہیں کہ مولوی غلام دستگیر اپنی استدعائے موت اور مباہلہ سے مرا۔ استغفر اللہ۔ اگر عبدالرحمٰن موصوف کو کچھ غیرت ہے تو وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۵ء کے کم از کم مبلغ دوسو روپیہ انعام جو غلام دستگیر صاحب مرحوم کی کتاب سے وہ مضمون یا عبارت دکھلانے والے کے حق میں شائع ہوا حاصل کر چکے ہوں گے۔ ورنہ کسی غار میں جا کر منہ چھپایا ہوگا کیونکہ میرے خیال میں وہ ایک باحیا آدمی ہیں۔ آخر کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا۔ یہ ہے موازنہ اس ملہم کے قسط وعدل وصدق کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالکریم:

مولوی عبدالکریم کی صحبت بفضلہٖ تعالی مجھے چنداں میسر نہیں ہوئی صرف ایک دن اونہیں اکیلا پاکر یہ سوال خدمت میں پیش کیا گیا

میں: آیا آپ مرزا صاحب کی حقیت اور اون کے دعوی کی صدق پر کوئی قطعی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

مولوی عبدالکریم: میں ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا خصوصاً میں بیمار ہوں مولوی نور الدین صاحب اس مطلب کے لئے کافی ہیں

میں: مگر آپ اس وقت رقت؟ سے ہوتے ہیں جب جمعہ کے خطبہ میں بڑے زور سے تقریریں کرتے ہیں

مولوی عبدالکریم: (کچھ طیش سے) تو کیا میں جھوٹ بولتا ہوں؟

میں: یہ ضرور نہیں کہ آپ کا ایسا کہنا محض جھوٹ کی بنا پر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وسواس سے اپنے تئیں بیمار گردانتے ہوں۔ مگر آپ طیش کیوں..

مولوی ساحب: نہیں میں واقعی بیمار ہوں مجھے ذیابیطس ہے۔ نور الدین صاحب اس مطلب کے لئے موجود ہیں هو خير مني مرا ت ۔ میں طیش نہیں کرتا۔ اگر ہم طیش کریں تو پھر ہم نے سیکھا کیا ہے۔

میں؛ (مکالمہ سے مایوس ہوکر) اچھا سلام علیکم۔

میں نے ان سے یہ معلوم کر کے کہ آپ ایسے مکالمہ اور گفتگو کو پسند نہیں کرتے، بعدازاں کبھی ان سے نہیں بولا تھا۔ گذشتہ موقعہ پر صرف میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کے اعجاز گفتگو جو وہ بہ ثبوت دعوی مرزا صاحب پیش کرتے ہیں دیکھ لوں کہ وہ کس طرز سے اس میں چلتے ہیں مگر مجھے کچھ بھی اس میں وصول نہ ہوا۔ اور میں بفضلہٖ تعالی اس باز پرس قیامت سے بچ گیا کہ کیوں قیمتی وقت ان کے پاس جانے میں ضائع کیا تھا کیوں ان کے قرآن پر استہزاء کرنے میں ان کے پاس بخلاف آیت لا تقعد معهم بیٹھا تھا کیونکہ عام طور پر مرزائیوں کی تفسیر جو مرزا صاحب کے کمالات ڈھونڈنے ہی کو جھکتی رہتی ہے یقیناً قرآن پر صریح استہزاء ہے۔ جیسا کہ حکیم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اب اس جواب دہی کا خوف ہے خدا معاف کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی اس شخص کا خلق مرزائی بتلانے کو صرف ایک بات بتلاتا ہوں کہ مجھے منشی محمد اعظم نے جوان کے مکان پر رہتے ہوئے سنائی تھی منشی صاحب جو گو قرآن کے پڑھ سکنے تک سے معذور تھے کیونکہ میرے سامنے مرزا حیرت صاحب کا مترجم قرآن خرید لائے اور کہنے لگے کہ تجھ سے عبارت پڑھنا و وقف کرنا وغیرہ دیکھتا ہوں لیکن فلاں مذکور کی جن کا ذکر خیر اس مضمون میں ہو چکا ہے تمام غیر مرزائی مولویوں کو ایک ہی ضرب زبان سے نشانہ بنا کر ایسے کوستے کہ میرا دل گویا پارہ پارہ ہو جاتا۔ مجھے فضول گفتگو سے نفرت تھی لہذا میں بہت دفعہ چپ کر کے سو رہتا۔ ہاں کبھی سخت زیادتیوں پر غیرت میں آ کر جوش میں آ جاتا اور مجبوراً سخت الزامی جواب دینا پڑتا۔ آپ نے مولوی عبدالکریم کی نسبت ذکر کر کے فرمایا کہ آج مولوی عبدالکریم نے حامد علی مہتمم مہمان خانہ کو کہا کہ ایک تنڈی صراحی اور ...خریدلاؤ اور کہ پھر وہ شخص ایک صراحی مولوی صاحب کے پاس خرید لایا.. جو ٹھنڈی تھی مگر کچھ ایسی خوبصورت نہ تھی مولوی صاحب کو کچھ ایسی تیزی آئی کہ فرمایا اسی وقت جاؤ اور پیسے واپس لاؤ۔ پیسوں کی سخت ضرورت ہے، محمد اعظم مذکور نے کہا کہ وہ صراحی ہماری ...مگر وہ خوبصورت نہ تھی مجھے تعجب آتا ہے کہ آیا واقعی مولوی صاحب ...صرف ایسی صراحی کی قیمت کل تین پیسہ پر ....دے دیا یا یہ صرف تقاضائے خلق مرزائی سے کیا۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۴۔ ۵)

مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ

ہر آنکہ زاد بناچار باشدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیھا فان

اللہ اللہ! انسان بھی عجیب مختلف خیالات اور مختلف قوی کا مجموعہ ہے۔ ایک وقت میں ایسا کمزور ہوتا ہے کہ ایک چیونٹی کی مدافعت پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ زبان حال نہیں، بلکہ قال سے کہنے لگ جاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج میں وہ ہو ں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہووے تو اک آن میں ہلا ڈالوں

آخر اپنے زعم فاسد میں یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کے منہ سے یہ بھی نکلنے لگ جاتا ہے۔

نموت و نحیی و ما یھلکنا الّا الدھر

لیکن رب العالمین خالق کائنات نے اس کے سر پر ایک ایسا محوط بٹھلا رکھا ہے جس کا نام موت ہے اگر کوئی چیز اس کو سیدھا رکھنے والی ہے، تو بس وہی ہے سچ ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انسان
تھا وہ کافر کہ، خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

یعنی ایک چیز ہے جس کی یاد بہت سے انسانوں کو موجب ہدایت ہوسکتی ہے، تس پر بھی افسوس کہ بعض لوگ اس کو یاد رکھ کر بھی بلکہ سامنے رائی العین دیکھ کر بھی یقین نہیں رکھتے۔ احادیث میں یہ واقع موجود ہے کہ ابوجہل کو جب دم آخری پر ایک صحابی نے دیکھا تو کہا ابوجہل ہے؟ تو کم بخت سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اس دم واپسی میں کچھ آئندہ کی فکر کرتا۔ بولا،

ہائے افسوس رہا تو یہ کہ کاش کوئی شریف آدمی مجھے قتل کرتا۔ ان زمین دارو ں کے لونڈوں سے قتل ہونا میرے لئے سخت توہین ہے۔

اسی طرح مسیلمۃ الکذاب جب مدینہ منورہ آیا تو خود جناب رسالت مآب ﷺ اس کو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے، تو کم بخت کہنے لگا کہ:

اے محمد! اگر آپ لکھ دیں کہ آپ کے انتقال فرمانے کے بعد میں آپ کا جانشین بنوں، تو میں آپ کی تابعداری اختیار کرتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ملک خدا کا ہے، جس کو چاہے دے۔ میں تو اللہ کے حکم کے بغیر تجھے یہ لکڑی (جو اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی) بھی نہیں دے سکتا۔

غرض اس قسم کی کئی ایک مثالیں ہیں کہ بہت سے لوگوں کو موت کے تصور سے بھی فائدہ نہ ہوا، کیونکہ ان کے دل و دماغ میں اس زندگی کے علاوہ کوئی دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی نہ تھی۔

ٹھیک اسی طرح ہمارے زمانہ کے مجدد، بلکہ مہدی، بلکہ مسیح، بلکہ کرشن قادیانی ہیں۔آپ کو آج کل موت کا جس قدر تصور ہے آپ کی تحریر موسومہ الوصیت سے معلوم ہوسکتا ہے۔جس کا خلاصہ ہم بھی درج ذیل کرتے ہیں۔مگر افسوس کہ آپ کو ایسے دم واپسی میں بھی وہی دھن لگ رہی ہے کہ کسی طرح میرے بعد میرا نام باقی رہے۔اور یہ نہیں جانتے کہ نام کے ساتھ نیکی نہ ہوئی تو صرف نام باقی رہنے کا کیا فائدہ؟۔

خیر بہر حال آپ نے ایک رسالہ الوصیت ۲۴ دسمبر (۱۹۰۵ء) کو ۲۰ صفحات کا شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔آپ فرماتے ہیں:

خدائے عز وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے.. مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ، جو نفس پاک رکھتے ہیں، میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں...

خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت (یہ اپنی اولاد کی دکان لگائی ہے۔اڈیٹر اہل حدیث) سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا..

اور چاہیے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو...

تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے..

پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے، تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے..

اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی، لیکن جب میں خدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے آ گیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے، تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمان داری کا شیوا نہیں (گویا آپ کا انکار نا قابل معافی ہے۔ کیوں نہ ہو۔اڈیٹر اہل حدیث)

میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے، اور زمین پر بھی۔اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا، اور ہزار ہا نشان ظہور میں آ گئے۔ اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا۔تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا، یہ کس قسم کی سخت دلی ہے۔

دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا، جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی (جھوٹے پر خدا کی لعنت۔اڈیٹر اہل حدیث) پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ

بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔وہ بہار کے دن ہوں گے۔نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جب کہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے، یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔

جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

مجھے نہیں معلوم کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں، جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں، یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا۔بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔خواہ کوئی بہار ہو۔مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔یہ بھی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔

پھر فرمایا کہ

بھونچال آیا اور شدت سے زمین تہ و بالا کر دی۔

یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔

اور پھر فرمایا:

انّی مع الا فواج آتیك بغتةً

یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اس دن کی کسی کو خبر نہیں ہو گی ۔..

اور پھر فرمایا:

زندگیوں کا خاتمہ..

اور فرمایا کہ:

تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں ۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے ۔اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔

اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی ۔ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے ۔تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔

پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔تب مجھے کہا گیا کہ تیری قبر ہے۔

اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔

تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کیلئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اسلئے یہ غرض مدت تک معرض التواء میں رہی ۔اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب ...کی وفات کے بعد، جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی، میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے ۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین، جو ہمارے باغ کے قریب ہے، جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں، اس کام کے لئے تجویز کی ۔اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے...

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہے، نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ

انزل فیھا کل رحمة

یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے، اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔

اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا:

۱۔اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے ،لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی، جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔اور اس کے خوش نما کرنے کیلئے کچھ درخت لگائے جائیں گے۔اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے، اسلئے وہاں ایک پل تیار کیا جائے گا۔اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا، جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔

سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے، نہ دوسروں سے۔

بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہیے۔ لیکن اگر خدا تعالی نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔اس صورت میں ایک انجمن چاہیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا، اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے، جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اسکے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے، لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔

۴۔ ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔

ہدایت: ۱۔ ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں، تو ان کی وصیت پر عمل درآمد ان کی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی۔

۲۔ ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں، جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں، اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں، جو درج ہو چکی ہیں، تو ان کے وارثوں کو چاہیے کہ ان کی موت کے بعد جو ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچادیں۔

واضح ہو کہ خداتعالی کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں (رسالہ الوصیۃ)

(شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں) ہمیں نہ تو اس وصیت مرزائیہ کی نسبت کچھ کہنا ہے، نہ آپ کے بہشتی مقبرہ کی بابت، کیونکہ وصیت کی بابت ہر ایک شخص کو اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جو چاہے کرے۔ مقبرہ کی بابت بھی آپ کا اختیار ہے، جو جی میں آئے نام تجویز کریں۔ آپ سے پہلے پاک پٹن میں دنیا سازوں نے ایک دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھا ہوا ہے، تو انہیں کون مانع ہے؟ بلکہ بہتیرے احمق دور دراز سے صد ہا، ہزار ہا، بلکہ لاکھ ہا، روپیہ بھیجتے ہیں۔ پس آپ کو بھی اگر اس بہشتی مقبرہ کی وجہ سے بہت (دولت) مل گئی تو کیا تعجب کا مقام ہے

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زرنمی ماند

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ اس جہان سے تشریف لے جانے کو ہیں اور وصیت بھی کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی لگا چکے ہیں۔ لیکن آسمانی منکوحہ کو پاس لانے کی کوئی فکر نہیں۔ مرزائی جماعت بھول گئی ہے کہ مرزا صاحب کا یہ الہام قطعی ہے کہ آسمانی منکوحہ (جسکے نکاح میں آنے کا آپ کو الہام ہے اور وہ آج کل ایک دوسرے شخص کے ہاں آباد ہے اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد، اس کی بابت آپ کا الہام ہے کہ) آخر کار میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ پس جب تک یہ نکاح نہ ہولے تب تک تو آپ کی زندگی یقینی ہے۔ بعد نکاح آپ کا اختیار ہے کہ خواہ جلد، خواہ بدیر تشریف لے جائیں۔ سر دست اس تجویز کو ملتوی فرمائیں۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا جی کا الہام متعلقہ نکاح آسمانی منکوحہ اون کو انتقال کے فرمانے سے بقول اون کے مانع نہیں کیونکہ آپ پر جب اعتراض ہوا کہ احادیث کے ظاہری نشانات کے ساتھ آپ نہیں آئے۔ مسیح موعود کا نزول تو دمشق میں ہوگا آپ قادیان میں کیسے تشریف لائے ہیں، تو اس کا جواب آپ نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۷ طبع اول پر دیا کہ بعض کام مریدوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور پیروں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ پس کیا عجب کہ میرا کوئی مرید دمشق میں چلا جائے، یا ظاہری نشان اسکے ہاتھ سے ظاہر ہوں، تو بس وہ کام بھی میرے ہی نام لگیں گے۔

پس اس الہامی نکاح کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے کہ ممکن ہے اس کا حصہ دار بھی کوئی مرید ہی ہو، اور آنجناب کے نام لگایا جائے، تو کس کا سر پھرا ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرے۔

پس اس اصول عامہ سے آپ کی موت پر یہ سوال بھی وارد نہیں ہوسکتا کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ میں دفن ہوگا اور آپ نے اپنا بہشتی مقبرہ قادیان شریف میں بنایا ہے۔ ممکن ہے وہاں بھی کوئی مرید ہی چلا جائے۔ آئندہ کی بات کو کون تکذیب کرسکتا ہے۔ سردست تو اس اصول نے آپ کو بہت کچھ فائدہ دیا۔ آئندہ کو جو جیتا رہا وہ جانے گا، اور جو جانے گا بھی تو کیا آپ کو قبر میں الزام دینے آئے گا۔

چلو جی خیر بہر حال تو آپ کے انتقال بے ملال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کرے گا، تو اہل حدیث جواب دینے کو طیار ہے۔ آپ اس کی فکر نہ کیجئے تشریف لے جایئے۔ لیکن ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو ابھی سے آپ کے مرثیوں کا مقطع: خس کم جہان پاک، کہنے کو طیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۲۔۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۱)

کس کس طرز کے آدمیوں کو میں نے مرزائی پایا

جب مرزائیوں کو میں دیکھ چکا اور ان کے حالات پر جو اتفاقاً مجھ پر کھلتے گئے غور کر چکا تو میں نے پایا کہ عام طور پر قبل از قبول مرزائیت وہ ایسے آدمی تھے کہ کسی ایک یا دوسری وجہ سے وسواس کے گڑھے میں پڑ گئے تھے لیکن پھر عموماً ویسے آدمی بز دل تھے لہذا ان کا دل طبعاً اس جاہل کی طرح جو بہت گندہ عمر بسر کرتا ہے تو پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا دل کو سہارا دینے کے لئے کسی بدکار پیر تک کی بیعت میں سبقت کرتا ہے کہ اس کے طفیل میں ہر ایک باز پرسی سے محفوظ رہوں گا چنانچہ یہاں ضلع ڈیرہ غازی خان میں جہاں پیروں کا بڑا رواج ہے اور تونسہ اور چاچڑ کی قبریں گویا ایک عالم کی گمراہی کا باعث ہورہی ہیں بیعت کنندگان کا بڑا مقصود یہی نظر آتا ہے اندھا دھند جہالت میں پڑکر اور قرآن کریم کی تعلیم سے صدیوں سے اور پشت ہائے سے غفلت میں رہ کر انہیں یہ کبھی نہ سوجھی کہ آخرت کے امتحان کے پاس کرنے اور فرضیات کا حساب دینے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بفحوائے صریح آیت

ام لم ینبه بما فی صحف موسی و ابرا هیم الذی و فأی ان تزر وازرة وزر ا خری و ان لیس للا نسا ن ا لا ما سعی و انّ سعیه سو ف یر ی

وبفحوائے موکد آیات

لا تجزی نفس عن نفس شیاً ، ولا یقبل منها عدل ولا تنفعها شفا عة ولا هم ینصرو ن ۔

انسان کیلئے اپنے اعمال وخدا کی رحمت کے سوا اور کوئی بھی امداد نہیں کسی سہارے کی طرف مائل تھا۔ عام طور پر لیکھ رام کے قتل نے اونہیں ایک ڈھارس بندھوا دی اور بموجب مضمون الغر یق یثبت با لحشیش دل جمع کے لئے اپنے خیال میں ایک بلا سے نکلے اور مرزائی ہو گئے۔

۲۔ بعض ایسے بھی نظر آئے جو محض جاہلیت اور فرط خوش اعتقادی سے کہ بھلا آپ کس طرح کبھی خلاف بولتے ہوں گے، مرزائی بن گئے

۳۔ ایک گروہ ایسا بھی نظر پڑا جو مرزا صاحب کی نسبت شورسن کر آپ کی بابت وسواس میں پڑا جس پر طبعًا وہ آپ کی نسبت خواب دیکھنے لگ پڑا اور آخر مرزا صاحب کی موافقت میں کسی خواب کے دیکھنے پر اس امت میں داخل ہوا۔

۴۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو ابتداء غیر مسلم مثلاً سکھ وغیرہ تھے اور کسی بات کی پسندیدگی پر مثلاً بابا نانک صاحب کی نسبت مرزا صاحب کے موحد لکھنے سے ان کے دل پگھل گئے جس پر وہ مسلمان ہو گئے۔

۵۔ چند ایک مولوی بھی ہیں جو فخر مرزائیاں ہیں اور جن کے مرزائی ہونے کی وجہ زمانہ کی رفتار اور یورپ کے میلان الحاد کے اثر سے آزاد مگر بے سرو پا خیال نے انہیں نرا بے اعتقاد بنایا۔ اور کسی خاص فرقہ اسلام میں نہ مل سکنے سے یہ محسوس کر کے کہ ان کے خیالات مرزا صاحب سے ملتے ہیں دل کے عقیدے کو برحق سمجھ کر اور مرزا صاحب سے اس کی تائید پا کر ایک برادری بنانے اور ایک فرقے کے افراد بنانے کو جھٹ مرزائی ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اور بہت سا حصہ جہلاء کا ایسا بھی ہے جنہیں مرزا صاحب کے کمالات کی نسبت مبالغہ کلامی کہ حضور ایسے ہیں ویسے ہیں، اول خوش اعتقاد بنا کر مرزائی کرتی ہے پھر عدم بصیرت اور مرزائیوں کی تاویلات کی وجہ سے قادیان میں آنے پر بھی بمصداق

من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی و اضلّ سبیلاً

اپنی ابتداء خراب ہونے سے انجام میں بھی کوتاہ بین ہو کر گمراہ ہی رہ رہ جاتے ہیں اور زعم میں پڑتے ہیں کہ حضور ہی کی وجہ سے الہامات وغیرہ ہوتے ہیں حالانکہ فی الحقیقت (جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے) ایسی چیزیں مرزائیوں کی نسبت خاص نہیں ہیں۔

ہاں میں نے بعض مرزائیوں کو جبلاً شریف و بے تکلف بھی پایا اور جب تک کہ انہیں کسی کے قبول مرزائیت کی کچھ بھی امید ہو خلیق بھی دیکھا۔ مگر عام مسلمانوں کی نسبت تعصب اور ان میں مخالفت بعض دفعہ عام احادیث آنحضرت ﷺ کے صریح فرضی معنی اور علی ہذا بعض آیات قرآن کے صریح مضمون پر بچوں کی طرح ٹھٹھے کراتا ہے۔ غرض کہ عام طور پر اس قوم کو مسلمانوں کے عروج کے خیال پر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ وہ سلطنت ترکی اور اعلیٰ حضرت خادم الحرمین وخلیفۃ المسلمین سلطان المعظم کی خوبصورت طرز حکمرانی کے ذکر سے ان کو عموماً کچھ سرور نہیں ہوتا بلکہ اکثر تو یورپ کے دباؤ سے جو ٹرکی پر مسلمانوں کی قومیت کو توڑنے اور اسلام کا بخیہ ادھیڑنے کیلئے سال ہا سال سے اس سلطنت عظمیٰ پر ڈال رہا ہے اور ہمیشہ اس میں خوفناک سازشی سرنگیں کھود رہے ہیں انبساط میں آتے ہیں۔ ہاں بعض نئے تعلیم یافتہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پانے سے عام قومیت کا خیال ہے اور پھر وہ کسی وجہ سے مرزائی ہونے پر بھی اس خیال کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ ہائے افسوس کہ مسلمان پہلے ہی تفرقے میں پڑے بمصداق و لا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم خراب وخوار ہو رہے ہیں اور اس فرقے نے تو تفرقے کی خوفناک راہ نکالی ہے جس پر رونے کے سوا کوئی چارہ نہیں نظر آتا۔ خدا ہی ہے جو اس تفرقے کا فیصلہ کرے ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

راقم محمد عبداللہ۔ محرر تحصل ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور

چند دنوں سے مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے اخبار وطن کے معزز اڈیٹر کے ساتھ خط وکتابت ہو رہی تھی کہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز جو مرزا صاحب کے ہاں سے اردو اور انگریزی میں ماہواری نکلتا ہے، اسکو یورپ امریکہ اور جاپان میں بکثرت مفت بھیجا جایا کرے۔

اڈیٹر وطن نے کہا تھا کہ اگر اس میں مرزائیت کا ذکر نہ ہوا کرے، بلکہ صرف اسلام ہی کے مسائل اور تبلیغ ہو، تو ہم اس کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

مرزا صاحب کی طرف سے بعد کسی قدر حیض وبیص کے یہ منظور ہوا کہ ہم اپنے خیالات الگ ضمیمہ میں چھاپا کریں گے، اور رسالہ بالکل اسلامی مسائل پر ہوگا۔

اس پر اڈیٹر وطن نے راضی ہو کر رسالہ کی خریداری اور اشاعت کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی ہے، مگر ہمارے خیال میں اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ گو ہم تو رسالہ کے مضامین کو بھی سر سید احمد خان کی کاسہ لیسی جانتے ہیں، مگر یہاں پر اس کے مضامین سے بحث نہیں، البتہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ معزز اڈیٹر وطن باوجود تجربہ کار اور معاملہ فہم ہونے کے مرزائی داؤ میں کس طرح آ گیا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر بعد اشاعت کثیرہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنا وعدہ توڑ دیا، اور اس عہد شکنی کے لئے یہ بہانہ بنالیا کہ مجھے ایسا ہی الہام ہوا ہے۔

کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب ان ذات شریف (یعنی مرزا قادیانی) نے عبد اللہ آتھم کی بابت پیش گوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا، لیکن جب نہ مرا تو یہ الہام گھڑ لیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ دل میں ڈر گیا۔

اس موقع پر اگر مسلمانوں نے ان حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) کو الگ نہ کیا ہوتا، تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہی ندامت حاصل ہوتی جو بقول محمد علی خان (آپ کا خط اس مضمون کا رسالہ الہامات مرزا میں درج ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) رئیس مالیر کوٹلہ مرزائیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔

زاں بعد کس آن بان اور زور شور سے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کو دعوت دی کہ قادیان میں آن کر میرے ساتھ تحقیق کرلو، اور ساتھ ہی اس کی پیش گوئی بھی جڑ دی کہ تو کبھی نہیں آئے گا۔ مگر جب خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) بلائے بے درمان کی طرح ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء کو قادیان دارالزیان پر حملہ آور ہوا، تو جھٹ سے ذات شریف نے کہہ دیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہ کروں گا اور کس دلیری اور جرأت سے رسالہ انجام آتھم کا حوالہ دے دیا۔ حالانکہ اس میں خدا کے ساتھ کوئی بھی وعدہ نہیں۔ اگر کوئی مرزائی دکھا دے تو مبلغ سو روپیہ انعام لے۔

غرض اسی قسم کے بہت سے الہام ان حضرت (مرزا قادیانی) کے تمام ملک نے دیکھ لئے ہیں کہ بقول:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

آپ کے وعدے بقول زار روس توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔

اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ جو ضمیمہ الگ چھاپیں گے وہ بھی رسالہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھیجا نہ جائے گا۔ آخر اس ضمیمہ کو رسالہ ماہواری سے اتنا تعلق تو ہوگا کہ اس پر ضمیمہ لکھا ہوگا۔ نہ اس بات کی ضمانت ہے ہوسکتی ہے کہ مرزا صاحب کا کوئی مضمون اس میں درج ہو اور اس عنوان سے ہو کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود کا ہے۔ غرض یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ مرزائیت کا اس میں کسی پیرایہ میں ذکر یا تبلیغ نہ ہو۔

علاوہ اس کے اگر اسلام ہی کے مسائل پر بحث ہوگی، تو اسلام بھی تو وہی بتلاویں گے جس کا نمونہ وہ خود بنتے ہیں۔ چنانچہ اس امت کے حکیم (جو دراصل مریض ناقابل علاج ہیں) آریوں کے جواب میں لکھتے ہیں، وہ اڈیٹر صاحب اور دیگر ناظرین کے لئے ہم یہاں نقل کرتے ہیں، جو حسب ذیل ہے:

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و ماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا سے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی علیهما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے، وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کیلئے قدم اٹھائے۔ (رسالہ نورالدین)۔

کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں کہ:

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فرمایئے! کیا اسی اسلام کی اشاعت آپ کرانا چاہتے ہیں، اور اسی اسلام کی اشاعت پر اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں جس کا نمونہ بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ قادیان میں ذات شریف ہیں۔

اڈیٹر صاحب! معاف رکھئے گا، اگر آپ نے اس رائے کو نہ بدلا تو اسلام کے اول ضرر رسان آپ ہوں گے۔ آپ ایک ایسے مشن کی ترقی کے حامی ہوں گے (گو بالالتزام نہ سہی باللزوم ہی سہی) جس کی بنیاد سراسر کذب، بہتان، افترا، دغا، فریب، جعل سازی، عیاری، غرض تمام دنیا کی چال بازی پر مبنی ہے۔ آپ بہت جلد دیکھیں گے کہ آپ کو خود اس رائے سے رجوع کرنا پڑے گا۔

امید ہے کہ پیسہ اخبار، کرزن گزٹ، وکیل، شحنہ ہند، روزگار، سراج الاخبار،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر جدید، البشیر ...وغیرہ وغیرہ معزز اسلامی اخبار اس اہم قومی معاملہ کو یوں ہی نہیں چھوڑیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ص ۹۔۱۰)

(بعد میں پیش آنے والے حالات کی روشنی میں شیخ الاسلام امرتسری کی رائے درست ثابت ہوئی اور اخبار وطن کے اڈیٹر نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا تھا، جیسا کہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں شیخ الاسلام نے بایں الفاظ ایک نوٹ لکھا:ا

مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہو۔ مگر آخر کار اہل حدیث کا خیال یا پیش گوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکھیں گے۔ جس پر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۱)

کیسا بھاری ٹیکس ہے

ہر ایک سلطنت میں حسب ضرورت ٹیکس ہوتے ہیں جو رعایا کی ثروت اور آمدنی کے لحاظ سے لگائے جاتے ہیں مگر قادیانی سلطنت کے ٹیکس جیسے سنگین ہیں، روئے زمین کی کسی سلطنت کے نہ ہوں۔ قادیانی کرشن جی نے اپنے شدادی بہشت کے لئے جو ٹیکس تجویز کئے ہیں، وہ تو ہمارے ناظرین کسی گذشتہ نمبر اہل حدیث امرتسر میں دیکھ چکے ہیں لیکن اس سے بعد جو ضروری ہدایات وصیت کنندگان یا داخل شدگان شدادی بہشت کے لئے تجویز ہوئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے، مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں، وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں حصہ ماہوار انجمن (قادیان) کے سپرد کریں۔

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

کیا کہنے ہیں۔ آخر شدادی بہشت میں جگہ لینی کوئی آسان کام تو نہیں۔ بتلایئے کسی شخص کی دس روپیہ ماہوار آمدنی ہے، ایک بیوی دو تین بچے۔ کنبہ داری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ سفید پوشی۔ پھر ساتھ ہی اس کے شدادی بہشت کی ہوس۔ تو وہ بے چارہ کم بختی کا مارا کیا کچھ نہ کر گذرے گا۔

مرزائیو! کیا اس حدیث کے یہی معنی ہیں جس میں یہ لفظ بھی ہے:

یفیض المال (مسیح موعود مال لٹا وے گا)

واہ! تمہاری قسمت پھوٹی کہ تم کو مسیح بھی ملا، تو ایسا کہ تمہارے ہی چمڑے اتارے، گو کسی بہانہ سے۔ سچ ہے:

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۳)

مرزا صاحب قادیانی

اور پنڈت گردھاری لعل لاہوری

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رمل یا جفر میں دخل ہے، انہی علوم سے وہ مدد لے کر آئندہ کی پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ مگر ہم ابتداء ہی سے اس خیال کے مخالف ہیں۔ آج اس مخالفت کی ایک دلیل ہم بیان کرتے ہیں، ذرہ ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں۔

آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک بڑی زبردست اور منذر پیش گوئی کو پنڈت گردھاری لعل منجم کی پیش گوئی سے مقابلہ کر کے دکھلاتے ہیں کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی علم نجوم سے مدد لیتے ہیں وہ بالکل غلط ہے، بلکہ ان کی مدد اور منبع فیض جو ہے، وہ خود قرآن شریف ہی نے بتلایا ہے، جو ہم بھی سنائیں گے۔

پنڈت گردھاری لعل لاہوری نے اپنی مشہور عالم جنتری میں ماہ فروری کے متعلق لکھا ہے:

ہوا زیادہ چلے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ ، ۲۱ ،۲۳ فروری کو آسمان ابر محیط اور بعض مقامات مثل لاہور ،جموں ، امر تسر ، پشاور ، میں خفیف بارش ہوگی ۔ وغیرہ

یہ پیش گوئی کیسی صاف صاف لفظوں میں مقید بقید تاریخ ہے ۔ گو اس کے صدق میں اتنا شبہ ہے کہ ۱۶ فروری کی بجائے ۱۴ فروری کو خفیف اور ۱۶ ، اور ۲۱ کو شدید بارش ہوئی ،جس سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے کہ

انّ اللہ عندہ علم السّاعۃ و ینزّ ل الغیث ۔

(اللہ ہی بارش اتارتا ہے اور وہی اس کے وقت کو جانتا ہے)۔

بہر حال جو کچھ ہوا ، ہم تو پنڈت جی کی صفائی بیان کی داد دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ واقعی اگر پیش گوئی ہے ،تو یہ ہے ۔

اس کے مقابلہ میں ذرا کرشن بھگت کی بھی سنیئے ۔ یوں تو ماشاء اللہ آپ کی تمام پیش گوئیاں نور علی نور اور ظہور علی ظہور ہی ہوتی ہیں ،مگر قریب کی ایک پیش گوئی کا مقابلہ مناسب ہے ۔آپ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں :

پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے ۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے ، یا درمیان اس کا ، یا اخیر کے دن ، جیسا کہ الفاظ وحی یہ ہیں :

پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی ۔

مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دن سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں ، یا اور وقت پر اس پیش گوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کے وقت ہوگا ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ : یہاں تو بھلا بہار کے موسم ہی کو (مرزا صاحب) وسعت دے رہے ہیں ، لیکن دوسری تحریروں میں خیریت سے زلزلہ کو بھی وسیع معنوں میں لیا ہے ۔ فرماتے ہیں :

مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زلزلہ واقعی بھونچال ہوگا ، یا کوئی اور مصیبت ہوگی

(اشتہار الندا ء وغیرہ)

بتلائیے ! اس مہمل کلام کو اس صریح بیان سے کیا نسبت ۔ مگر واہ رے مرزائیو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاباش تم کو کہ تم اتنے ہی پر قانع ہو کہ شدا دی بہشت کیلئے دسواں اور پانچواں حصہ دینے کو تیار ہو جاتے ہو۔ آخر یہ بھی تو کم نہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

پس جو لوگ جناب مرزا صاحب قادیانی کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں کہ آپ نجوم یا جفر میں کچھ دستگاہ رکھتے ہیں، اون کو شرمانا چاہیے کہ نجومیوں کی پیش گوئیاں کیا ایسی ہی مہمل اور غیر مقید ہوتی ہیں (واہ)

اب سنئے ہم مرزا صاحب کے الہامات کی اصلیت بتلاتے ہیں کہ نہ آپ کے الہامات علم نجوم پر متفرع ہیں، نہ علم جفر پر۔ بلکہ ان کی بنا وہی ہے جو کلام اللہ شریف میں ہے کہ:

هل انبّئكم على من تنزّل الشيا طين۔ تنزّل على كلّ افّاك ا ثيم يلقو ن السّمع و اكثر هم كاذ بو ن (الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۳) یعنی شیاطین ہمیشہ جھوٹے مفتریوں اور مجرموں پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں ان تک پہنچاتے ہیں اور بہت سے جھوٹے ہوتے ہیں)۔

مرزا صاحب کی پیش گوئیوں، بلکہ معمولی گفتگو، کے کذب میں کسی کو کیا شک ہے۔ پیش گوئیوں کا حال تو رسالہ الہامات مرزا سے معلوم ہوسکتا ہے، معمولی دعووں اور کلام کا کذب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی بابت بہتان لگایا کہ انہوں نے آپ (خود بدولت مرزا قادیانی) کے ساتھ اپنی کتابوں میں مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم (مرزا صاحب اور مولوی صاحبوں) میں سے جھوٹا ہو، وہ پہلے مرے۔ چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔

اس افتراء اور کذب اور سراسر جعل نے مرزائی پینتھ پر وہ اثر کیا کہ مرزائی عقل کے اندھے بلا سوچے سمجھے اندھا دھند اس مباہلہ کو نقل در نقل کرتے جاتے ہیں۔ اور اہل حدیث کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ مدت مدید سے کہہ رہا ہے کہ مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھا دو، اور مبلغ پانچ سو نقد لو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی مرزائی دکھانے کا حوصلہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزا جی کے یہی وہ اسرار ہیں جن کے افشا کرنے کا اہل حدیث کو خاص فخر حاصل ہے، جس پر قادیان کا بےنور اخبار بدر ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ :

اہل حدیث میں کبھی کوئی لطیف مضمون تو ہوا نہیں، البتہ عشقیہ اشعار کا ذخیرہ کر رکھا ہے۔

ہاں صاحب ! لطیف مضمون مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام الزمان، اور کیا نہیں کیا، کی صحبت کے بغیر کہاں ۔ آہ

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح ! تو نے کیا سمجھا ہمیں

باقی بدر مورخہ ۱۶ فروری کا جواب آئندہ دیا جائے گا جب وہ اپنے مضمون کو ختم کر لے گا۔ ناظرین ذرا تامل فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۳۔۵)

قادیانی مشین میں الہام بافی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں :

یوں تو ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہوں گے کہ قادیانی مشین میں جس قدر روزانہ الہامات طیار ہوتے ہیں، شاید اتنے کاغذ بھی کسی مشین میں نہیں چھپتے ہوں گے۔ پھر لطف یہ کہ ایسی صفائی سے پورے کئے جاتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں کی طرح بجز حلال زادوں کے کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتے ۔ کیوں نہ ہو

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

۴۔ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد قادیانی کرشن جی نے ۸۔ اپریل کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار دیا تھا جس کا نام تھا الا نذار ۔اس میں آپ نے اپنے معمولی کرتب سے یہ ثابت کر کے کہ اس شدید زلزلہ کی خبر میں نے پہلے ہی بتلا دی تھی (حالانکہ سفید جھوٹ ۔کہیں نہیں بتلائی تھی جس کا مفصل رد اہل حدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۵ء میں آ چکا ہے) آئندہ کو بھی ایک زلزلہ شدیدہ کی پیش گوئی کی تھی ۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالی کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:

تازہ نشان ۔تازہ نشان کا دھکہ زلزلة الساعة ۔ قوا انفسکم ان الله مع الابرار۔ دنی منك الفضل جاء الحق و ذهق الباطل۔

ترجمہ مع شرح ۔یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا ۔اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا، یا خدا تعالی اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا ۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو ، پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا ۔

وہ پہلی پیش گوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا ۔اور یک دفعہ موتا موتی ظہور میں آجائے گی ۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا ۔

اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ یہ پیش گوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیش گوئی مذکور یہ ہے

عفت الدّیار محلّها و مقامها

یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائیں گے۔ ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں۔

اگرتم عربی دان نہیں ہو، تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں۔ کہ عفت الدّیار محلّھا و مقامھا

اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام ونشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے، مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا، نہ صاحب خانہ

سو خدا تعالی کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہوگیا، آپ صاحبوں کو معلوم ہے۔ اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھ کر ہے۔،

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ) یہ ہیقادیانی کرشن جی کا پہلا الہام۔ اسی کی تائید میں آپ نے پھر ایک رسالہ النداء من وحی السماء لکھا جس کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

پھر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۳ پر لکھا کہ:

خدا نے فرمایا زلزلۃ السّاعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔

اور پھر فرمایا:

لك نری آیات و نھدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے، ہم ان کو گراتے جائیں گے۔،

اور پھر فرمایا:

بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ وبالا کر دی۔

یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیروزبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔

یہ سب حوالجات آئندہ زلزلہ کی جو کیفیت بتلاتے ہیں وہ اظہر من الشّمس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کی سب عبارات باعلی ندا کہہ رہی ہیں کہ آئندہ زلزلہ، جس کی آپ نے پیش گوئی کی ہے، بہت ہی شدید اور ۴۔ اپریل والے زلزلہ سے بھی سخت، بلکہ قیامت کا نمونہ ہو گا۔ تمام مکانات گر جائیں گے، قوم لوط کی تباہی جیسا ہو گا۔

اب ہم پہلے ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ خدا را انصاف سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ کہہ دیجئے کہ ۴۔ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد ایسا کوئی زلزلہ آیا جس پر اس مرزائیہ پیش گوئی کو چسپاں کیا جائے؟ (خدا نہ کرے)

بعد اس وجدانی شہادت کے اب کرشن جی کی سنئیے! آپ نے ۲۔ مارچ سنہ حال (۱۹۰۶ء) کو ایک اشتہار دیا ہے جس کی عبارت کو ہم فقرہ فقرہ کر کے ہندسے لگا کر نقل کرتے ہیں:

ا: اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہو گا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

چنانچہ میں نے یہ پیش گوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۲ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنت کہ، اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

۲۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

زلزلہ آنے کو ہے۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے، وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے۔ اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا۔

۳۔ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا، صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سو یہ وہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خداتعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا، سو آگیا۔

۵۔ اور ممکن ہے کہ وہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

کرشن پینتھیو! اسی راست بازی کو لے کر تم جاپان امریکہ اور یورپ میں اسلام پھیلاؤ گے۔ تف ہے ایسی دروغ گوئی پر، اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر۔ کہاں وہ زلزلہ جس کو باوجودیکہ سال بھر ہونے کو ہے، تاہم مخلوق خدا ایسی سہمگین ہے کہ نام سننے سے بدن پر زلزلہ آتا ہے، اور کہاں یہ۔

میں اپنی ہی کہوں کہ واللہ مجھے اس کی خبر تک نہیں ہوئی۔ میری اہلیہ کو بچہ نے اس وقت اٹھا دیا تھا، تو اس نے مجھے کہا کہ بھونچال آیا۔ میں نے کہا کوئی نہیں، تمہیں یوں ہی شبہ ہوا ہوگا۔

اسی طرح بہت سے لوگ اس سے بےخبر رہے۔ پھر بتلایئے یہ اس زلزلہ والی پیش گوئی کو کیوں کر سچا کرسکتا ہے جس سے نہ کوئی مکان بچنا تھا نہ مکین۔

اس پر طرہ یہ کہ اسی معمولی بھونچال کو کرشن جی کا چیلہ بدر کا اڈیٹر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ۴، اپریل کے زلزلہ سے زیادہ تیز تھا۔ سچ ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائی گریجوایٹو! اور علم و فضل کے مدعیو! آؤ ہم تمہیں اسی اشتہار میں کرشن کی مخبوط الحواسی اور پریشانی دکھائیں۔ پھر تم خود ہی بتلانا کہ مہاراج خود پاگل ہیں، یا پاگل گر۔

فقرہ نمبر اول میں آپ لکھتے ہیں کہ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت میں نے کہا تھا۔ یعنی جس کو اوپر کی عبارتوں میں قیامت کا نمونہ کہا ہے اور جو بہار کے موسم میں آنا تھا۔ چنانچہ اسپر فخر کرتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بہار کے ایام میں عین پیش گوئی کے مطابق زلزلہ آیا۔ اور صاف کہتے ہیں کہ اسی کی پیش گوئی رسالہ الوصیت وغیرہ میں کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فقرہ دویم میں اسی اپنے قول پر بول (پیشاب) کرتے ہیں اور صاف طور سے اس کا ردّ کرتے ہیں کہ قیامت کا نمونہ ابھی نہیں آیا۔ وہ ابھی آنے کو ہے۔

فقرہ سوئم میں لکھتے ہیں کہ ایک نہیں کئی زلزلوں کے آنے کی مجھے خبر ہو چکی ہے۔

فقرہ چہارم میں فقرہ نمبر ۲ کی تردید کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی زلزلہ بہار کے موسم میں آنا تھا، سو آ گیا۔

فقرہ نمبر ۵ میں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

مرزائیو! خدا را بتلا سکتے ہو کہ جس اتنی سی عبارت میں اتنے اختلافات ہوں کیا وہ قرآن مجید کی تصدیق نہیں کر سکتی کہ

لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً

(یعنی جس کلام میں اختلاف ہو، وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہوا کرتا)۔

کیا اسی دیانت اور لیاقت پر تم لوگ مرزا جی کو مسیح، مہدی، کرشن گوپال، سلطان القلم، ابن الرسول اور ابن اللہ وغیرہ وغیرہ کیا کیا نہیں کہا کرتے ہو؟ اللہ اللہ!

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اچھا ہم ایک ہی سوال آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ بتلا دیں یہ ۲۸ فروری کا زلزلہ آپ کا موعودہ زلزلہ یعنی قیامت کا نمونہ تھا یا نہیں۔

اگر تھا تو پھر آپ قیامت کے نمونہ والے زلزلہ کو آئندہ پر کیوں ڈالتے ہیں۔

اور اگر نہیں تھا، تو اپنی پیشین گوئی کو اس سے کیوں چسپاں کرتے ہیں، اور کیوں فقرہ نمبر اول میں کہتے ہو کہ یہ وہی زلزلہ تھا۔

شاید ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ ایسی بیہودہ بکواس کون سنتا اور مانتا ہے جس کے دفعیہ کے لئے اہل حدیث کو اتنی محنت کرنی پڑی۔ تو ایسے دوست ہمیں معاف رکھیں اور اس مقولہ کو بالکل ٹھیک جانیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو لا الحمقاء لبطلت الدّ نیا۔(اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی)

مرزا جی کے ایسے تفنن دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دل ربا تم ہو
خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

خدا کی شان!

چو احمق در جہان باشد کسے بے زر نمی ماند

ایسے بدیہی البطلان دعوی اور تناقض مضمون پر بھی قادیانی اخبار بدر کا اڈیٹر ناز کرتا ہوا لکھتا ہے:

زلزلہ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ اب مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب، مولوی ثناء اللہ صاحب، مولوی ابراہیم سیالکوٹی، غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ (۹ مارچ ۱۹۰۶ء)

خاکسار (ثناء اللہ) کا بیان تو آپ سن ہی چکے ہیں، دیگر علماء مذکورین کو بھی اسی پر قیاس کر لو۔ ہاں مرزائیت کے نور نے اڈیٹر مذکور کو بے نور کر رکھا ہو تو کسی کا کیا قصور؟ جیسا کہ وہ بار بار ناسمجھی سے میری شہادت حقہ متعلقہ مقدمہ مرزا صاحب پر چڑا ہوا لکھتا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب سے عرض ہے کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس تقوی سے کام نہ لیں جس کے مطابق جھوٹ، چوری، زنا، خیانت سب جائز ہونے کی شہادت دے چکے ہیں۔ (۹ مارچ)

حالانکہ آپ خود اس کے مرتکب (فاعل) ہیں۔ اس بیان میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔ شہادت میں سوال تھا کہ جھوٹ بولنے والا بھی متقی ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اگر توحید پر پختہ ہے، تو ایک قسم کا متقی ہو سکتا ہے۔ یہ بیان تو مجسٹریٹ کی تحریر میں آ چکا ہے مگر جب تمہارے دونوں وکیلوں نے (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں ایک مولویت کا بھی دعویدار ہے) ناک چڑھائی، تو میں نے کہا کہ ذرہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ اگر اب بھی آپ کو شبہ ہو تو بیضاوی میں ھدی للمتقین کی تفسیر پڑھ کر بتلایئے کہ میری شہادت غلط ہے؟ اور اگر بیضاوی پر اعتبار نہ ہو تو سنئیے قرآن شریف میں آتا ہے

تلك الجنّة التی نو رث من عبا د نا من کان تقیاً (مریم:۶۳)

یعنی جنت کے وارث ہم متقیوں کو کرینگے)

اور حدیث ابوذرؓ کی تو مشہور ہے، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

و ان زنا و ان سرق۔

اس حدیث کا مطلب اپنے مصنوعی باپ (حکیم نورالدین) سے پوچھ کر قرآن کی آیت سے ملا کر نتیجہ نکالو۔ پھر میری شہادت کو جانچو۔ آہ! افسوس

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
نا سمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۲۔۴)

مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہو۔ مگر آخر کار اہل حدیث کا خیال یا پیش گوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکھیں گے۔ جس پر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۱)

دعاوی قادیانی:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا صاحب قادیانی کے کل دعاوی اونہی کی اصل عبارتوں سے بحوالہ صفحات لکھے ہیں اور بعض مناسب ریمارک بھی کئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا ہے قیمت ۴۔ آنے پتہ منشی اللہ دتا صاحب مقام جھنگ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا

(مولانا ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی)

(نامہ نگار خود ذمہ وار ہیں۔اڈیٹر اخبار اہل حدیث)

کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا خارج از امت رسول اللہ ہے بلکہ مرتد عن الاسلام کہیں تو بجا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کو خدا یا رسول پاک کا یہ حکم نہیں کہ خدا و رسول کے حکم احکام کو چھوڑ کر غیروں کے امر ونواہی کے عامل ہوں اگرچہ عیسی علیہ السلام کیوں نہ ہوں۔صرف عیسی علیہ السلام اونہیں امر ونواہی کو جو خدا واوس کے رسول برحق نے تعلیم فرمایا تھا تازہ کرنے کے لئے آئیں گے،اونہیں کو پھیلائیں گے ان کے کوئی نئے حکم یا نئی باتیں نہ ہوں گی۔مگر کرشن جی کے سینکڑوں امر ونواہی ہیں۔ یہ کیسے مسیح ہوگیا۔تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی مان لیا جائے کہ مثیل عیسی ہے تو بھلا اوصاف مثل عیسی کے کہاں ہیں جب اس کے سینکڑوں امر ونواہی ہیں تو اس کا ایک دین ہی علیحدہ ہے۔اور یہ سب خدائے عز وجل ورسول پاک کے احکام سے باہر ہیں اس لئے مرزا مرتد ہوا اور اس کے امر ونواہی کے عامل بھی خارج از امت رسول اللہ ہیں اور اسکے کاذب ہونے کے لئے وہی دلیل یعنی عیسی خاص خدا اور رسول ہی کے امر ونواہی کو پھیلائیں گے اپنے نئے حکم نئی ایجاد نہ کریں گے کافی ووافی ہے۔

دوسری صاف بات کھلی بتلائے دیتا ہوں جتنے مرزائی ہیں اپنے نام کے بعد احمدی لکھتے ہیں غلام احمد کی طرف منسوب کرتے ہیں کبھی محمدی نہیں لکھتے۔

(اعوذ باللہ) پھر حضرت کی امت ہونیکا دعوی کرنا باطل ہے اور یہ کون سی حدیث میں ہے کہ عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو لوگ اون کے کہلائیں گے،۔

یہ کہیں نہیں بلکہ سب محمدی کہلائیں گے۔صرف ان پر اتنی ہی تصدیق کرنا چاہیے کہ یہ عیسی ہیں نہ کہ ان کے امر ونواہی کے عامل ہونا۔یہاں ایک اعتراض مرزائیوں کا یہ ہوگا کہ بعض مجتہدوں کے اجتہاد بھی تو کبھی خلاف قرآن وحدیث کے ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو ان کے امر ونواہی بھی علیحدہ ہوئے یہ کیوں نہیں خارج من الاسلام ہوتے (نعوذباللہ)

اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ جتنے مجتہدوں نے اجتہاد کیا ہے تو وہ قرآن وحدیث کے احکام پر ہی کیا ہے کوئی علیحدہ ان کا حکم نہیں تھا بخلاف کرشن جی کے ان کے کوئی حکم واحکام کو حدیث وقرآن سے مطلق تعلق نہیں بلکہ اس کی شاستر ہی علیحدہ ہے اور دوسرے جتنے مجتہد تھے ان کا ساتھی یہ قول بھی ہوتا تھا کہ ہمارا اجتہاد جو خلاف حدیث وقرآن ہو تو مطلق چھوڑ دو بخلاف مرزا کے یہ تو اپنے نئے دین بنانیکی کوشش میں ہے جیسے ایک زمانہ میں مسیلمہ کذاب کا خیال تھا پھر ساتھ ہی سنی بھائیوں کا بوجہ نافہمی یہ اعتراض ہوگا کہ مرزا تو کلمہ پڑھتا ہے اس کی نئے امر ونواہی کے علاوہ اچھی باتیں بھی تو لکھتا ہے۔ شرک و بدعت کی برائی بتلاتا ہے اس میں دو اعتراض ہیں پہلی بات کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس کا کلمہ پڑھنا ایسا ہے جیسے منافق حضرت رسول اللہ ﷺ کے وقت میں پڑھ لیا کرتے تھے یا جیسے اب ہنود پڑھ لیں دوسرے اس کی اچھی باتیں ایسی ہیں کہ دس اچھی تو دس بری۔ اچھی بتلاتے ہی لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کیا اچھی باتیں موافق سنت کے بتلاتا ہے اور دوسرے اپنے امر ونواہی اس لئے کہ کچھ اپنی امت بنے۔ اس کی اچھی باتوں پر ایمان لانا جیسے کاہنوں کی سچی اچھی بری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسی طرح کرشن جی کی صحیح باتوں کو بھی نہ ماننا صرف حدیث وقرآن کافی ہے کرشن جی سے ہی صحیح باتیں کا؟ یکولیں۔ غرض یہ کہ اس مرزا کا دین ایک نیا دین ہے ہر اس کی امت والا اس ہی کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور اس کی نئی امر ونواہی کے عامل ہیں۔ اس وجہ سے یہ خارج از امت رسول اللہ کہے گئے ہیں اور عام سنیوں کو کہا جاتا ہے کہ اس کی اچھی باتوں کو ہرگز نہ دیکھیں اچھی باتوں کا خیال نہ فرمائیں ورنہ ضرور اس کی بد باتوں کا بھی عامل ہونا ہوگا جو خلاف قرآن وحدیث عمل ہو جائے گا (نعوذ باللہ) کیا وہ حدیث معلوم نہیں جو چند صحابی مسجد نبوی میں کتاب آسمانی دیکھ رہے تھے آنحضرت ﷺ نہایت غصہ ہوئے اس کے دیکھنے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ یہ تھی کہ ان کے خیالات نہ پلٹ جائیں اس لئے دست بستہ مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کی اچھی باتوں کا ہرگز خیال نہ فرماویں اس کے مکر میں نہ آئیں۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عام تقریر صرف مسلمانوں کو اس کی اچھی بری باتوں سے بچانے کیلئے کی گئی ہے اور اسکے اصول و مذہب کا ردّ انشاء اللہ پھر کسی ہفتہ میں درج ہوگا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ص ۹)

کرشن قادیانی کے جھوٹ پر قلعی

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی تھی کہ خبردار اہل حدیث امرتسر کا جواب مت دینا۔ چنانچہ کچھ مدت تو آپ کے دام افتادہ اس حیص وبیص میں رہے۔ مگر آخر جب اہل حدیث کے حملے کی زد چاروں طرف سے پڑنے لگی خصوصاً مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحومین کے افتراء کے ثبوت کا تقاضا جب اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو آخر قادیانی اخبار بدر کے ایک نامہ نگار (محمد سرور) نے ایک مضمون ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں شائع کیا، جو داناؤں کے نزدیک مرزائیوں کی حرکت مذبوحی اور اہل حدیث امرتسر کی پکڑ کی مضبوطی کا ثبوت دے رہا ہے۔ چونکہ وہ مضمون تمام کا تمام ہی قابل دید ہے، اس لئے ہم اس کو، جو ہمارے سوال سے متعلق ہے، تمام کا تمام ہی نقل کرتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الفاظ ناظرین کی آگاہی کیلئے مکرر نقل کرتے ہیں۔

ناظرین آگاہ ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں دعوی کیا ہے کہ مولوی اسماعیل علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے، وہ پہلے مر جائے۔ چنانچہ ایک جگہ کے الفاظ یہ ہیں:

> ان نادان ظالموں سے تو مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ
>
> یا الٰہی! اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں، تو مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت دے۔ اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔

بعد اسکے بہت جلد خدا نے اسے موت دی۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۷)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں) نمونہ کیلئے یہی عبارت کافی ہے۔ باقی ۹ مارچ کے اہل حدیث امرتسر میں نقل ہو چکی ہیں۔اس پر اعتراض صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس کلام میں جھوٹ بولا ہے، فریب دیا ہے، افتراء باندھا ہے جو کسی نبی یا ولی کی شان سے تو کیا، ادنی مومن کی شان سے بھی بعید ہے، کیونکہ اس کلام میں دعوی تو یہ کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے (اور اس کے سوا اور مقاموں پر دونوں اسماعیل علی گڈھی نے بھی) یہ دعا کی ہے کہ

ہم دونوں (مرزا اور مولوی) میں سے جو جھوٹا ہے، وہ پہلے مر جائے۔

حالانکہ یہ دعا اونہوں نے نہیں کی۔صرف ان کی موت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کو قادیانی کرشن نے بات بنالی ہے۔

اس اعتراض کو تو ہمارے ناظرین مدت سے سنتے چلے آئے ہیں، مگر اس کا جواب نہیں سنا تھا۔آج ہم اون کو جواب بھی سناتے ہیں جو قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔وہ یہ ہے:

(مرزائی مضمون نگار لکھتا ہے) اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کیلئے بد دعا کرنا بھی استدلال کیلئے کافی ہے۔

دوم یہ کہ اگر ضروری ہے تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔

امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز ضروری نہیں ہے کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ

اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں، اور اس قدر رو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائے ،اور آنسووں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں، اور پلکیں جھڑ جاویں ،اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے، تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔

اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس کی موت پر بددعا کی۔ضرور کی ،اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔،

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری لکھتے ہیں) ناظرین! غور کریں کہ کس طرح سے راقم مضمون دبی زبان سے اہل حدیث امرتسر کے سوال کو پختہ کر رہا ہے۔سوال تو صرف یہ تھا اور ہے کہ کرشن جی نے جو دونوں مولوی صاحبان کی نسبت ایک حکایت کی ہے اس کا محکی عنہ بتلاؤ،ورنہ اس حکایت کو جھوٹا کہو۔

بھلے مانس صاف لفظوں میں تو نہیں کہتا کہ یہ حکایت جھوٹ ہے،مگر حسب عادت شریفہ اینچ پینچ کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں، وہ ضروری نہیں۔

کچھ بھی ضروری نہ ہو،ہمیں کیا ،ہم نے تو یہ پوچھا تھا کہ دکھا دو، دونوں مولوی صاحبان نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ جو آپ نے بتلایا ہی نہیں بلکہ تسلیم کرلیا کہ اس مضمون کی دعا کرنا ضروری نہیں۔ ہاں صاحب یہ تو ضروری نہیں مگر جس نے نہ کی ہو،اس پر بہتان لگا دینا ضروری ہے۔نہ آپ نے مرزا صاحب کی اس کتاب کا حوالہ دیا جس میں انہوں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے مخالفوں کی بددعائیں انہیں پر پڑیں گی۔

خیر اور سنیئے۔آپ لکھتے ہیں:

اور ہمارا یہ دعوی (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راست باز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے جو کہ ان راست بازوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبیین کو یہ پرتحدی جواب سکھاتا ہے:

فانتظروا انّی معکم من المنتظرین

و نحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا۔ فتربّصوا انّا معکم من المتربّصین۔ (التوبہ: ۵۲)

قل تربّصوا فانّی من المتربّصین۔(الطور: ۳۱)

و یتربّص بکم الدّوائر علیھم دائرۃ السّوء (التوبۃ: ۹۸) وغیرہ ذلک۔

پس اگر قرآن کی بتلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جائے تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم، جس قدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے، اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی مثبت اس کی بددعا ہے اور اس کے بعد اس کا ناکام مرجانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔،

اللہ رے طول پر فضول کیسا بے معنی مقالہ ہے جناب من! آپ کسی کی موت سے استدلال کریں یا نہ کریں، اس سے تو ہمیں مطلب نہیں۔ اگر مرزا صاحب یہ لکھتے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڑھی کے مرنے سے میری سچائی کا ثبوت ہوتا ہے تو ہم بھی یہ جان کر کہ

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

خاموش رہتے کہ آپ نے تو یہ غضب کیا کہ ان دو مولوں کی نسبت ایسی خبر دی کہ جس کا مخبر عنہ نہیں پایا جاتا۔ جس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ زید کی نشست کی حالت میں اس کے قیام کی خبر دیں، جسے دانا سمجھ سکتے ہیں کہ سراسر کذب ہے جو قادیانی مشین میں سینکڑوں نہیں ہزاروں گز بنا جاتا ہے۔

ناظرین! خدارا انصاف کریں کہ جس مضمون کا ثبوت مانگا گیا تھا، یعنی یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحبوں نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے، اس کی نسبت راقم مضمون کس حوصلہ سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بد دعا کی ہو۔،

سبحان اللہ ! اس پر بھی اگر کوئی شخص اہل حدیث امرتسر کے اعتراض کی مضبوطی نہ مانے تو

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے

(شیخ الاسلام امرتسری لکھتے ہیں کہ مرزائی مضمون نگار) اس سے آگے چل کر پھر بڑی ہوشیاری سے اپنے ناظرین کی گانٹھ کترتا ہوا لکھتا ہے:

جب یہ ثابت ہو گیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے یہی دعا کرے لہذا اب اس کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی کہ اس نے اپنے لئے بھی بد دعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بد دعا موت کی ہے اور یقیناً کی ہے اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکا ذبین ۔.. یہاں...اگر مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کا ذب ہیں ان پر لعنت کریں۔ اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے، اور کاذب ہونے کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا۔ اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو، اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن کو آنحضرت ﷺ نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آنحضرت ﷺ کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے، لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکا ذبین کا مصداق میں نہیں ہوں، بلکہ فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل ہے۔ اوران کی بددعا کا یہ مطلب ہوگا کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہے گی کیونکہ اس کی علت، کذب واقعی قرار دیا ہے، نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔

پس جن میں یہ کذب واقعی ہوگا اس پر یہ بددعا پڑے گی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنة اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا،تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا، بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ اس میں ہے بھی، اور زبان اورشریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہواور علت حکم عام ہو،توحکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائے گا (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہے گی۔

اس تمہید کے بعدقصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔قصوری نے اپنی کتاب کےصفحہ۲ سطر۴ سےصفحہ۳ سطروں تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندزادوں کو لے کر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اورسب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو،تب ہم مباہلہ کریں گے۔تو اسوقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا۔

پھراس کتاب کےصفحہ ۲۶، ۲۷ پرلکھتا ہے:

جیسا کہ تونے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع البحار کی دعا اورسعی سے اس مہدی کاذب اورجعلی مسیح کا بیڑہ غارت کیا تھا ویساہی دعا والتجا اس فقیرقصوری سے مرزا قادیانی اوراس کے حواریوں کو...مورداس آیت قرآنی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العالمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی۔

ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر مگر ہے۔ اور قطع دا بر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے، جس کی نہ تو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے نہ مدعو علیہ کے ساتھ، اور نہ اس کے مورد بنانے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا آپ کو مورد بنا اور پھر قطع دا بر کا۔ بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر۔

ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکا ذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا، اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں۔ لیکن جس طرح لعنة الله علی الکا ذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بد دعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا، خواہ وہ تخصیص نیت واعتقاد میں ہو، یا الفاظ میں ہو، اسی طرح اللھم اقطع دا بر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بد دعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے، اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی، خواہ وہ نیت واعتقاد تک محدود رہے یا الفاظ میں ہی (بھی) کی جاوے۔

ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا قدیر کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو، جو سب قواعد کو پامال کر کے ایک ٹانگ پر کھڑی رہ سکتی ہو، اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود ہی دعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بد دعا اس میں موجود نہیں، تو یہ اس کا اختیار ہے۔ لیکن ابھی ہم اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا و رسول اور انسانوں کے کلام کے معنی کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بد دعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ

اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا قطع دا بر کر دے اور وہ میرے نز دیک یقیناً مرزا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں) واہ سبحان اللہ!

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی

عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

میں حیران ہوں کہ تم لوگوں نے شرم و حیا سے کیوں اتنی عداوت کر رکھی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک حکایت کی ہے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی ہے، اس حکایت اور خبر کا ثبوت کہاں ہے۔

ہاں اگر مرزا صاحب یہ کہتے کہ چونکہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی نے مجھ پر بد دعا کی تھی،

خدا نے اونہی پر ڈالدی اور وہ مر گئے،

تو ہم بھی قادیان تک انکا تعاقب نہ کرتے مگر غضب تو یہ کیا کہ یہ لکھتے ہیں:

انہوں نے دعا یہ کی تھی،

حالانکہ انہوں نے یہ دعا نہیں کی جس سے آج دنیا میں مرزا صاحب کو پہلی ذلتوں پر ایک ذلت اور ہوئی۔

چونکہ قادیانی راقم مضمون کا ضمیر ایسی بے جا تاویل پر خود اس کو نادم کر رہا ہے اور اندر سے ایک باریک سی آواز اس کو آرہی ہے کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے اس لئے اس نے ایک اور چال نکالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اور جب کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث میں بھی روایت بالمعنی کثرت کے ساتھ موجود ہے جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علیّ متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے، تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بد دعا کی روایت بالمعنی کر دی تو کون سا نقص لازم آگیا۔

کیوں نہ ہو:

پیراں نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

روایت بالمعنی ہو تو ایسی ہی ہو کہ جس سے لفظ اور مضمون دونوں بدل جائیں بلکہ مضمون ہی اور بن جائے کوئی شخص کہے کہ زید نے کھانا کھایا۔ اس کی روایت بالمعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ یوں کریں کہ زید مر گیا۔ جب کوئی تعاقب کرے کہ کہاں مرا، تو آپ کہدیں کہ بسا اوقات کھانا کھانے سے چونکہ مر بھی جاتا ہے اس لئے یہ میری روایت بالمعنی ہے واہ سبحان اللہ! مرزائی جماعت کی تجدید کہاں تک پہنچی ہے کہ ہر ایک بات میں جدت ہے۔

روایت بالمعنی کے تو صاف معنی ہیں کہ الفاظ گو نہ رہیں، مگر معنی وہی ہوں۔ اسی لئے محدثین نے روایت بالمعنی کی صحت کے لئے یہ ضروری شرط لگائی ہے کہ راوی قادر الکلام ہو، یعنی جس زبان میں روایت کرتا ہے۔ اس کے مترادفات مشترکات وغیرہ سے خوب واقف ہو تاکہ تبدیل الفاظ میں غلطی نہ کر جائے۔

یہ کیا روایت بالمعنی ہے کہ جو مضمون متکلم کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو، وہ تراش کر اس کے ذمہ لگایا جاوے، اور اسکو روایت بالمعنی کہا جائے۔ ایسی تحریف اور افتراء کو قادیانی محاورہ میں روایت بالمعنی کہیں تو تعجب نہیں۔

چونکہ اس زور پر بھی راقم مضمون کا دل اس کی تکذیب کرتا تھا اس لئے اس نے ایک اور چال اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں:

> اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنے والی ہے، لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مر جاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے۔ اسی وجہ سے خداوند تعالی نے ایسے عذابوں میں بھی و انتم تنظرون فرمایا اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم و أمر بالمعروف فرماتا ہے۔ تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کر دیا تو کون سا نقص ہو گیا۔ ہر ایک عقل مند غور کر سکتا ہے کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اسکے اور کیا ہو گی کہ اگر میں ظالم ہوں اور حق پر نہیں ہوں، تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے، یا حق پر نہیں ہے، تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔

سبحان اللہ!

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

سوال گندم جواب چنا۔ بہت خوب! یہی سہی، مگر آخر مرے کون۔ وہی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے قائل نے بددعا کی ہو، نہ کہ خود مر جائے۔

پس بر تقدیر تسلیم آپ کی اس تقریر کے مولوی غلام دستگیر قصوری کی کلام کے یہ معنی ہوئے (گو صحیح نہ ہوں) کہ خداوندا مرزا قادیانی کو میری زندگی میں موت دے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف فوت ہو چکے ہیں اور مرزا صاحب زندہ ہیں، اسلئے کہا جائے گا کہ آپ کی توجیہ کے مطابق مولوی صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔ اور بس۔ نہ کہ وہ مباہلہ کے اثر کی زد میں آ گیا۔

مہربان من! ذرہ ایمان داری سے نہیں تو علمداری ہی سے کام لیجئے۔ کہتے ہوئے کچھ تو سوچئے کہ جتنے مقدمات آپ نے جمع کئے ہیں سب کے سب شعری ہیں ایک بھی تو بدیہی یا مدلل نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پیر مغاں نے اپنی نبوت کے دلائل میں یہ دلیل بڑے زور شور سے بیان کی ہے اور تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے لکھتے ہیں:

> مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں، مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو۔ص ۷)

پس اس خبر کی تصدیق کر کے اس حکایت کا محکی عنہ بتلا دیجئے۔ یاد رکھئے کہ اس کلام میں، لکھتا ہے، فعل ہے، اور ہم کے لفظ سے لے کر مرے گا۔ تک اس کا مفعول ہے۔

اگر آپ وہی محمد سرور ہیں جو کسی زمانہ میں مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے تھے، تو میرا خیال ہے کہ آپ نے معقول اور فلسفہ کی کتابیں بھی پڑھی تھیں۔ پھر نہیں معلوم آپ ایسے بھولے کیوں ہیں کہ ایک خبر کا مخبر عنہ اور حکایت کا محکی عنہ بھی نہیں جانتے کہ کس طرح ہوتا ہے۔ کیا وہی بات تو سچ نہیں:

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جہاں دھری تھی واں دھری رہی

ہاں یاد آیا کہ آپ کے پیغمبر صاحب نے دو مولوی صاحبان کے نام پر بہتان لگایا ہے، مگر آپ نے بھی ایک ہی طرف توجہ کی ہے۔ مہربانی کر کے جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی کی طرف بھی توجہ فرمائیے اور جس طرح مولوی غلام دستگیر کی عبارت نقل کی، علی گڈھی مرحوم کی بھی کیجئے جن کی بابت آپ کے پیغمبر صاحب نے لکھا ہے کہ:

مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے، وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس کو جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا۔ (ضمیمہ تریاق القلوب انعامی پانچ سو ص ۷)

اب میں آپ کو اور ناظرین کو بتلاؤں کہ کرشن جی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جب کوئی ان کا مخالف مرے، بس جھٹ سے اس کی بابت یہ منصوبہ گھڑ لیا کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنا، افترا باندھنا، توان ذات شریف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مگر اس پر بھی افسوس ہے کہ ان کے دام افتادوں کو ذرہ بھی خبر نہیں ہوتی کس آن بان سے اسلام کا نمونہ انہی حضرت کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کس شرم وحیا سے کہا کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ذات شریف ہیں (دیکھو رسالہ نور الدین۔ ص ۱۲۰)

ناظرین! غور سے ان ذات شریف کی چالبازی سنئے۔ آتھم عیسائی سے جو آپ کا مباحثہ ہوا تھا، تو اس کے اخیر میں آنے ایک بڑ ہانکی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے، اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ (کتاب جنگ مقدس۔ ص ۱۸۹)

صاف عبارت ہے۔ پندرہ ماہ کی قید بھی لگائی گئی ہے، جو کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج نہیں۔ لیکن قادیانی شر سے خدا محفوظ رکھے، جب آتھم پندرہ ماہ میں باوجود عیسائی رہنے کے بھی نہ مرا، بلکہ کئی ماہ بعد مرا، تو آپ نے اسی صاف مضمون کو جو تمام ملک میں شائع ہو چکا تھا، اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایک اور قالب میں بدلا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرے گا۔ سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔ (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو روپئہ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے تو کیسی روایت بالمعنی کی ،اورکس ہوشیاری سے حمقاء کے کان کترے ہیں، اورکس جرأت سے پندرہ مہینے کی قید اٹھا کر، پہلے ، کا لفظ رکھ دیا جس کے یہ معنی ہیں کہ اگر آتھم آج کے روز بھی مرتا تو بھی آپ کی بڑ سچی تھی۔ حالانکہ یہ پیشین گوئی جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی جس کے پندرہ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پورے ہو چکے ہیں جسے آج تیرہ سال گذرے ہیں۔

ناظرین ! یہ ہیں کرشن جی کے اسرار نہانی جن کے افشا کرنے کا اہل حدیث کو خاص فخر ہے۔ مرزا جی سچ ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری آخر میں لکھتے ہیں) راقم مضمون (محمد سرور قادیانی) نے میرے رسالہ الہامات کے بعض مقامات پر بھی کچھ خامہ فرسائی کی ہے۔ مگر میں اسکا جواب نہیں دیتا، جب تک کہ اس رسالہ کا مکمل جواب شائع نہ ہو۔ خلط مبحث کرنا قادیانی شان ہے نہ کہ مناظرین کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ صفر ۱۳۲۴ھ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۔۵)

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں)

قادیانی اخبار بدر نے اس عنوان سے ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں ثابت کرنا چاہا ہے کہ کرشن جی قادیانی کے منکر کافر ہیں۔ چونکہ یہ مضمون دراصل ہمارا اوران کا فیصلہ کن ہے، نیز ان دوستوں کی توجہ بھی چاہتا ہے جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نہ تو رسول بنتے ہیں، نہ خدا کہلاتے ہیں ۔، وہ تو صرف مجدد بننے کے مدعی ہیں، اس پران کا ایک پرانا مصرع بھی پڑھا کرتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب

لیکن وہ نہیں جانتے کہ قادیانی مشین میں ہر سال نئی طرح کے الہامات بنے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ اگر یہ کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے، تو دوسری مرتبہ یہ لکھ دیتے ہیں کہ عیسی مسیح ہرگز نہ آئیں گے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

بہرحال ہم بدر کا مضمون بتلا کر جواب دیتے ہیں۔

ایک فضول اور بے مطلب تمہید کے بعد کہ کافر کے لغوی معنی کیا ہیں، اور شرعی کیا ہیں، آپ نے علماء اسلام سے تین سوال کئے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ اپنی دلیل بلکہ دلائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کی تقریر کو نمبروار مع جواب لکھیں گے پس سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:

اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں۔ اور اس کے واسطے میں چند ایک باتیں نمبروار پیش کرتا ہوں جس سے خود بخود ثابت ہو جائے گا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

۱۔ خود ان لوگوں سے اور ان کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیے کہ تمہارے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے نکلنے والا ہے، جب وہ آوے گا، تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے وہ کافر ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی موعود ہے، جس کا وعدہ ہم کو دیا گیا تھا اور یہ سچا ہے۔

جواب: مطلب تو آپ کا صاف ہے کہ تم مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والوں کو کافر جانتے ہو۔ جیسے کہ ہم لوگ مسیح موعود کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپ نے اس دعوی اور دلیل میں اپنے پیر و مرشد کی طرح دجل سے کام لیا۔ اول تو ہم نہیں کہتے کہ مسیح موعود زمین سے نکلے گا۔ دوئم، ہمارے مسیح موعود اور تمہارے مسیح میں فرق ہے۔ غور سے سنو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مسیح موعود کسی ایسی جگہ میں نہ آئے گا جو جگہ اس کے نزول کی حدیثوں میں آئی ہے، مثلاً دمشق کی بجائے مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ میں نازل ہوگا، جیسے تمہارا مسیح بجائے دمشق کے قادیان میں آیا ہے، تو ایسی صورت میں وہ مسیح تمام کار مفوضہ بھی کر دکھاوے گا، تاہم اس کا منکر کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ ظاہر الفاظ حدیث کے اس کی تائید میں ہوں گے۔ اور او نہی الفاظ سے وہ استدلال کرتا ہوگا کہ مسیح موعود کا نزول تو حدیثوں میں منارہ دمشق کے قریب آیا ہے، لہذا میں تم کو نہیں مانتا۔ پھر وہ شخص کافر کیسے ہوسکتا ہے۔

مجھ سے پوچھئے تو میں اس شخص کو بھی کافر نہ کہوں گا جو مسیح کے دمشق میں نازل ہونے کی صورت میں بھی اس سے انکاری ہو، مگر شرعی وجہ اور تاویل سے، نہ کہ انکار اور استکبار سے۔

اس کی نظیر ہمارے پاس موجود ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ نے خلیفہ بنایا اور شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو بنایا۔ حالانکہ ایک فرقہ دوسرے کی بات سے منکر ہے، تاہم اس وجہ سے کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا۔ پس مسیح موعود یا مہدی مسعود کا درجہ بھی بلحاظ ان کی موعودیت کے ان حضرات جیسا ہے، اور بلحاظ رسالت سابقہ کے اعلی اور افضل ہے جس سے وہ منکر بھی منکر نہ ہوگا۔

مختصر یہ کہ تمہارا خیال بھی غلط اور تمہارا قیاس بھی غلط۔

نمبر دوم میں آپ لکھتے ہیں:

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے، تو وہ کفر اس شخص کو جا کر لگتا ہے بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ کافر نہ ہو، تو لوٹ کر وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے جس نے کفر کا فتوی دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے اگر وہ (نعوذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں، تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا۔ بینوا و توجروا۔

اس نمبر میں بھی آپ نے بے سوچے سمجھے اپنے کرشن جی کا پس خوردہ کھایا ہے، جس پر یہ پہلا موقع افسوس کا نہیں کیونکہ تم لوگوں کی عادت ہی یہی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئم

سنو: تمہارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی چونکہ مسیح موعود ہیں ان کا منکر کافر ہے۔

یہ تمہارا دعوی عام ہے، مگر دلیل میں تم نے اس کفر کی بنا تکفیر مرزا کو بتایا ہے، حالانکہ کل منکر مکفر نہیں۔ اس سے تو تمہاری علمی لیاقت اور مناظرہ دانی معلوم ہوتی ہے کہ دعوی اور دلیل میں مطابقت نہیں جانتے ہو۔

اب سنو! دلیل کا سقم۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں جو تمہارے کرشن جی نے تم کو سکھائے ہیں کہ جو شخص کسی کو کافر کہے پس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہے۔ بھلا اگر ایسا ہوتا تو بتلاؤ کتنے علماء ہیں جو بے نماز کو کافر واجب القتل کہتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے۔ تو کیا جن کے نزدیک بے نماز کافر نہیں اون کے نزدیک بے نماز کو کافر کہنے والے کافر ہوں گے۔ نعوذ باللہ

ناظرین کی خاطر واضح مثال دیتا ہوں کہ حضرت امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک بے نماز کافر ہے۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافر نہیں۔ حالانکہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے متبع امام شافعیؒ کو کافر نہیں کہتے کہ اس نے ایک ایسے شخص کو کافر کیوں کہا جو دراصل کافر نہ تھا۔

اس سے بھی اوپر چلو۔ آنحضرتﷺ کے حضور میں جب حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا خط مکہ کے مشرکوں کے نام کا پکڑا گیا، تو آنحضرتﷺ کے سامنے حضرت عمر فاروقؓ نے کہا حضرت! یہ منافق ہے مجھے اجازت ہو کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپﷺ نے فرمایا، تو نہیں جانتا یہ بدری ہے۔ خدا نے ان کو بخشا ہوا ہے۔

بتلایئے! حاطبؓ کو جو بشہادت نبوی نہ صرف مسلمان تھا، بلکہ مغفور اور بخشیدہ مسلمان تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے منافق کہا (جو کافر کے برابر کا بلکہ سخت تر لفظ ہے) تو کیوں نہ حضرت عمر فاروقؓ کو اس کہنے سے پیغمبر خداﷺ نے کافر یا منافق کہا۔ کیوں نہ تجدید اسلام اس سے کرایا۔

سنو اس کی لِم اور وجہ ہم بتلاتے ہیں۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی شخص کو محض عناد اور نفسانیت سے کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے ،تو وہ کفر اسی پر لوٹتا ہے۔ نہ اس شخص پر جو کسی دوسرے کو کسی شرعی وجہ سے کافر کہتا ہے (گو وہ وجہ واقع میں غلط ہو اور وہ شخص خدا کے نزدیک مسلمان ہی ہو) کیونکہ حدیث مذکور کے اگر ایسے عام معنی کیئے جائیں تو بڑے بڑے لوگوں پر (جن کا میں بطور نمونہ ذکر کر آیا ہوں) بھی زد پہنچ سکتی ہے۔ مگر دراصل نہیں کیونکہ بے نماز کو کافر کہنے والے بھی ظاہر آیت حدیث سے ستدلال کرتے ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ظاہر حال پر بنا کر کے حاطبؓ کو منافق کہا تھا کیونکہ اس نے ایک ایسے راز کی خبر مشرکین مکہ کو بتلانی چاہی تھی جس کو آنحضرتﷺ بصد تاکید مخفی رکھتے تھے۔ اس لئے نہ تو حضرت عمر فاروقؓ پر آپﷺ خفا ہوئے۔ نہ ہی امام شافعیؒ وغیرہ مکفرین تارک الصلوۃ پر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اتباع غیر مکفرین نے کفر کا فتوی لگایا۔

ٹھیک اسی طرح تمہارے پیر مغاں کو کافر کہنے والے دلائل شرعیہ سے کافر کہتے ہیں نہ کہ ضد اور نفسانیت سے۔ یہ بات جدا ہے کہ تم مہاراج کرشن جی کے معجزات ایسے ظاہر باہر جانتے ہو کہ ان سے سوائے ضدی اور نفسانی آدمی کے دوسرا کوئی شخص منکر نہیں ہوسکتا، سو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔ اس بے ہودہ خیال کو رفع کرنے کو ہمارا رسالہ الہامات مرزا بغور پڑھو۔

نمبر سوئم میں آپ لکھتے ہیں :

۳۔ خدا تعالی کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدمؑ سے لے کر نبی کریمﷺ تک سب پر ایمان لاتا ہے، درمیان میں ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بھلا وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان ؟ (حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالی کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں) جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا۔ آپ ہی بتلایئے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہییں جو ہمارے مخالف ہیں اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں، وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے صد بار التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: آج تک تو اگر ہم کہتے تھے کہ کرشن جی کو دعویٰ رسالت اور نبوت کا ہے، یعنی وہ رسول اور نبی بننے کے دعویدار ہیں، تو ہمارا کہنا ضد اور تعصب پر مبنی سمجھا جاتا تھا۔ اور مرزائی تو کیا ہمارے بعض دوست بھی اس کو ہمارا افتراء ہی جانتے تھے۔ اب ایسے لوگ ذرہ غور سے بدر کی منقولہ عبارت، جو خطوط وحدانی میں ہے، بغور پڑھیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو آپ کے پیر و مرشد کی رسالت ہی اس شعر کی مصداق ہے

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

دوئم، اگر وہ واقعی رسول بھی ہوں، تو چونکہ اون کا منکر آیت قرآنی سے استدلال کی بنا پر انکاری ہے، نیز ان کے معجزات ماشاء اللہ خود دیکھتا ہے کہ کانے کے لئے دعا کرتے ہیں تو اندھا ہو جاتا ہے، جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، ان کے اخلاق کا یہ حال ہے کہ زندوں اور مردوں سب پر افتراء کرتے ہیں، چنانچہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کے قصے کو ناظرین بارہا سن چکے ہیں، اسلئے وہ ماوّل ہے۔ کیونکہ آیت قرآنی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد سرورِ کائنات ﷺ کوئی رسول نہیں ہوگا۔ اس کی مثال سابقہ رسولوں میں آپ نہیں بتلا سکتے کہ کتب سابقہ میں کوئی آیت اس مضمون کی آئی ہو کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ پھر کوئی رسول آیا ہو، تو اس کے منکر کو بھی علماء نے کافر کہا ہو۔

بدر کے اڈیٹر سے امید ہے کہ ہمارے جوابات کو ٹھنڈے دل سے دیکھے گا۔ صحیح پاوے تو اخبار میں تصدیق کرے، ورنہ بادلائل تغلیط۔

من آنچہ شرطِ وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل۔ ۱۹۰۶ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس

ناظرین اہل حدیث کو معلوم ہوگا کہ تھوڑے دن ہوئے اہل حدیث میں مرزا صاحب قادیانی کے بہشتی قبرستان کے چندہ کے متعلق ایک مضمون اڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا:

کیسا بھاری ٹیکس

جس کا سارا مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب کے ٹیکس جو وہ اپنے مریدوں پر لگاتے ہیں حد سے زیادہ سنگین ہوتے ہیں اور آپ کے بہشتی قبرستان کے ٹیکس کا خاص طور پر ذکر کیا تھا جو حقیقت میں بالکل سچ اور بلا مبالغہ تھا۔ مگر بدر کا ایک نامہ نگار میاں میر سے اس مضمون پر اپنا شبہ (جو اسے پڑا) مٹانے کے لئے مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر جواب طلب کرتا ہے:

> مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو دسواں حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے اس کو آپ نے شدادی بہشت کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے، تو اس پر خاکسار کی عرض ہے کہ اگر دسواں حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے کہ:
> لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبو ن یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے۔ الخ۔

سو او نہیں واضح ہو کہ یہ آیت عام ہے اور تفصیل و تشریح کی محتاج ہے اس کی تشریح وہ آیت کرتی ہے جس میں ارشاد ہے:

> يسئلو نك ما ذا ينفقون قل العفو
> یعنی اے رسول! تجھ سے مسلمان پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں تو کہدے کہ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے بڑھا ہوا خرچ کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اپنی حاجات ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ نہ کہ قرض دام لے کر خواہ نخواہ قرض دار بنو۔ اس مضمون کی زیادہ تائید اور تفصیل وہ حدیث کرتی ہے جس میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا حضرت میرے پاس ایک دینار ہے۔ اس کا مصرف بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔ وغیرہ۔

زکوۃ بے شک اسلامی ٹیکس ہے مگر اس کا اور مرزا جی کے ٹیکس کا زمین آسمان کا فرق ہے کیونکہ وہ مال کا چالیسواں حصہ ہوتی ہے جو سال بعد دی جاتی ہے مگر جو مال حاجت اصلی سے زیادہ نہ ہو اس پر زکوۃ نہیں جیسے کھانے کا غلہ پہننے کے کپڑے گھر کے برتنے کا اسباب سواری کے جانور مزدوری کے ہتھیار پڑھنے کی کتابیں وغیرہ۔

اب ذرا کیجئے مرزائی ٹیکس سے اس کا موازہ جس میں دسواں حصہ ماہواری دینے کا حکم کرتے ہیں اور وہ بھی حاجات اصلی کا گلا گھونٹ کر، اور کوئی عذر منظور نہیں کیا جاتا۔ کسی کی اولاد بھوکی مرے تو مرزا صاحب کی بلا سے۔ ان کو کیا۔ انہوں نے تو اس ٹیکس کی ادائیگی سے اپنی اولاد کو مستثنی کر لیا مگر ادھر دیکھئے کہ حضور انور ﷺ نے اپنی آل پاک کو باوجود حاجت کے زکوۃ لینا سختی سے منع فرما دیا۔

پس خود ہی انصاف کر لیجئے کہ کون سا ٹیکس سنگین ہے۔ سچ ہے

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

مختصر یہ کہ اسلام میں اس کی نظیر آپ نہیں دکھا سکتے کہ ایک غریب آدمی دس روپئے کی ماہوار آمد والا ایک روپیہ ہر ماہ کے بعد بہشتی مقبرہ کے لئے دیوے۔ یہ تو صریح ظلم ہے شائد اسی لئے تو مرزائیوں کی وصیتوں کا دورہ بند گیا۔

راقم: علم الدین از امرتسر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل۔ ۱۹۰۶ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خیانت

(از مسٹر فضل اڈیٹر رسالہ ترقی لاہور)

چونکہ آپ کے اخبار میں مرزا صاحب کی کارروائیوں کے متعلق مضامین چھپتے رہتے ہیں اور آپ ان کی خلاف بیانی وغیرہ سے لوگوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں مفصلہ ذیل اقتباس خدمت شریف میں ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر ایک عیسائی رسالے کے متعلق ہے تاہم جہاں تک میرا علم ہے اسلام نے کبھی یہ لوگوں کو نہیں سکھایا کہ مخالف کی باتوں کو تحریف کر کے یا ان کے اصلی معنوں کو بگاڑ کر خواہ اس سے اسلام کی تائید ہی مقصود کیوں نہ ہو لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کو دھوکہ دیا جائے۔ یقیناً یہ حرکت ہر ایک حق پسند کے نزدیک قابل نفرین ہے۔ و ھو ھذا

ریویو آف ریلی جنز کا دین ماہ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۱۱۵ پر لکھتے ہیں کہ:

تجلی کے تازہ نمبر میں بائیبل کے عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب مسیحی علماء کا یہ خیال تھا کہ بائیبل کلام الٰہی ہے مگر زیادہ غور وفکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا،،

مقابلہ کے لئے دیکھو تجلی بابت ماہ فروری صفحہ ۵۳ جہاں لکھا ہوا کہ:

ایک زمانہ تھا جب کہ بعض مسیحی علماء کا بھی یہی خیال تھا کہ بائیبل خدا کا کلام ان معنوں میں ہے کہ اس کا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور نبی یا رسول یا تاریخ نویس فقط بطور ایک قلم کے تھا جسے الٰہی مصنف نے استعمال کیا۔ نیز یہ کہ اس کے کل بیانات خواہ علوم طبعیہ یا تاریخ کے متعلق ہیں تمام وکمال حرف بہ حرف صحیح و درست ہیں اور ان میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے۔ زیادہ غور وفکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔،

میں صرف یہ دو فقرے مشتے نمونہ از خروارے نقل کرتا ہوں۔ سارا مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی غلط بیانیوں سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے پبلک کو دھوکا میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا ایمان داری ہے؟

(قادیانی اڈیٹر جواب دیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل۔۱۹۰۶ء ص ۵)

کرشن قادیانی کی دھوکا دہی

روایت ہے بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے:

و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکماً عد لًا یکسر الصلیب و یقتل الخنز یر یضع الجزیة

(یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اوتریں گے تم میں ابن مریم حکم کریں گے عدل کریں گے توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے خنزیر کو اور موقوف کریں گے جزیہ لینا)۔

ایک حدیث صحیح مسلم میں بروایت ابو ہریرہ یوں بھی آئی ہے:

و اللہ لینز ل عیسی ابن مر یم حکماً عد لًا فلیکسر الصلیب

(یعنی قسم ہے خدا کی البتہ اتریں گے عیسی ابن مریم حکم کریں گے انصاف کریں گے پس البتہ صلیب کو توڑیں گے)۔

ان حدیثوں میں مخبر صادق ﷺ نے خدا کی قسم کھا کر اوترنا عیسی علیہ السلام کا بیان کیا۔ چند باتیں ان حدیثوں کی قابل غور ہیں۔

۱۔ رسول خدا کا عیسی کے اترنے کے واسطے قسم کھانا۔ (نہ کہ مرزا صاحب کے واسطے)۔

۲۔ عیسی بن مریم کے واسطے تاکیدی الفاظوں میں امت کو جتلانا۔

۳۔ حکم کرنا عیسی کا انصاف اور عدل کے ساتھ امت محمدیہ کو (نہ کہ روٹی کمانے کے واسطے مرزا صاحب کی طرح)۔

۴۔ توڑنا صلیب نصاری کا جس صلیب کو نصاری بزرگ اور اشرف سمجھتے ہیں (نہ کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی جھوٹی تاویلیں اور دلی گھڑنت)۔

۵۔قتل کرنا خنزیر کا وہ خنزیر جس کو کل بنی آدم خنزیر سمجھتے ہیں۔

۶۔ناجائز ہونا جزیہ کا۔جزیہ کا ناجائز ہونا تو مرزا صاحب کے کچھ مفید نہیں۔

رہا صلیب کا توڑنا،رسول خدا کا الفاظ ابن مریم کا بیان اور امت کو یقین قسمیں کھا کر دلانا،خنزیر کا حقیقتاً قتل کرنا اور صلیب وہ صلیب جس کو آنحضرت ﷺ کے وقت میں صلیب کہتے تھے،وہ مراد ہونا البتہ قابل غور ہے۔کیا مرزا صاحب اپنی نسبت اتنی باتیں حقیقتاً ثابت کر سکتے ہیں کہ ہاں میں نے حقیقت میں یہ کام دنیا میں آکر پورے کئے۔ویسے تو ہمارے ناظرین اخبار اہل حدیث کو ہمیشہ اور ہر ہفتہ مرزا صاحب کا فوٹو کھنچا ہوا دیکھتے ہوں گے مگر چند باتیں بندہ بھی آپ کی ذات ستودہ صفات سے دریافت کرنا قابل سواب سمجھتا ہے۔

پہلے اس کے کہ میں کچھ کہوں یہ بات قال غور ہونا چاہیے کہ کلام کے معنی کرنے میں ہمیشہ دو حال ہوا کرتے ہیں ایک حقیقی دوسے مجازی۔... یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب معنی حقیقی بن سکیں اس وقت مجازی معنی کیا کرتے ہیں اور ویسے بھی حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر۔اب مجازی معنی بہت طرح کے ہوتے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک معنی استعاری بھی ہوتے ہیں تمام احادیث نبویہ پر مرزا صاحب کا استعاری حالت کا طاری ہونا،ناظرین جان سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کو حقیقت سے کچھ غرض نہیں مگر دھوکہ دینے کے واسطے مجازی معنی استعاری طور پر خواہ مخواہ استعمال کرتے ہیں۔کیا مرزا صاحب ظاہر الفاظ سے ہم کو بتا سکتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں مقام پر صلیب کی تکسیر کی کیا خنزیر کا قتل کرنا ظاہری طور پر مرزا صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ہرگز نہیں۔

اگر مرزا صاحب نے قتل خنزیر مراد رکھا ہے تو استعاراً اور تاویلاً کسی دوسرے پہلو سے مان رکھا ہے۔ہرگز ہرگز یہ اون کا قتل خنزیر اور تکسیر صلیب نہیں ہو سکتا۔کیا مرزا صاحب بتا سکتے ہیں کہ میں وہی عیسیٰ بن مریم ہوں جس کی قسم کھا کر رسول خدا نے امت کو درجہ عین الیقین پر پہنچایا ہے۔کیا مرزا صاحب کی والدہ کا نام بھی مریم ہی ہے۔

اعتراض ... دنیا میں قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنے اعلیٰ و انسب شیء کی طرف مشہور ... ہوتی ہے جب مرزا صاحب یوز آسف کو عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ... ہیں تو ہر ایک پھر عیسیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کا ماں کی نسبت سے کلام خدا و رسول میں الفاظ ابن مریم سے ظاہر و بیّن ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر حدیث کے راوی باپ کا نام بھول گئے تھے تو کیا خداوند کریم بھی بھول گیا تھا کہ ان کو ماں کے نام سے مشہور کیا اور باپ کے نام کو چھپایا نعوذ باللہ۔ یا تو مرزا صاحب کہہ دیویں کہ کلام خدا و رسول میں غلطی واقع ہوئی ہے یا صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ افسوس تو ہم کو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہمیشہ دعووں میں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں، اس پر خود ان کی تحریر قدیم و جدید شہادت دے رہی ہے کہ وہ ہمیشہ پبلک کے دھوکا دینے کے واسطے استعارے اور مجاز اختیار کیا کرتے ہیں۔ ان ہر دو حدیث کے معنی اگر لفظی بھی کر کے عوام الناس کو سنائے جائیں تو سب کو یقین ہو جاوے گا کہ بے شک ابن مریم جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے مراد ہیں اور مرزا صاحب ہرگز ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ مگر چند مولوی جو مرزا صاحب کے گرویدہ ہیں وہ کیونکر جان بوجھ کر مرزا صاحب کے جال تزویر میں آ گئے۔ یقین ہے کہ ہمارے ناظرین ان حدیثوں کو غور سے پڑھیں گے اور مرزائی دوستوں کو سمجھاویں گے۔

راقم: محمد شفیع الحسن سکندر آبادی۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ ص ۶۔ ۷)

ایک مرزائی کی توبہ

ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں اتفاقاً میری کم بختی جو آئی تو یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا ایک الہام اخبار الحکم میں پڑھا کہ اب میرا وقت نزدیک آ گیا میرے دل میں وسوسہ پڑ گیا کہ اب مرزا صاحب کا آخری وقت ہے ایسا نہ ہو کہ میں محروم رہ جاؤں۔ میں نے اس خیال کے آتے ہی بلا سوچے سمجھے بیعت کا خط لکھ دیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے کوئی دنیا کی ہوس نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روحانی فیض حاصل ہو اور قرآن شریف کے معارف مجھ پر کھل جاویں۔ اس وقت سترہ سپارے ختم کر چکا ہوں۔

وہاں سے جواب آیا کہ تقوی اور طہارت میں کوشش کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جس وقت میں نے بیعت کا خط لکھا اس روز سے میری یہ حالت ہوئی کہ وہی بے قراری اور اضطرابی۔ میں پہلے نقش بندی (طریقے) میں بیعت تھا اور میرا قلب جاری تھا وہ بھی بند ہو گیا اور وہ جو اسرار اکتشافات میں دیکھا کرتا تھا بند ہو گئے اور قرآن شریف کے پڑھنے سے بھی جی چرانے لگا اور جو لذت نماز میں یا رات کے جاگنے میں ملتی تھی وہ بھی نہ رہی۔ کیوں رہتی دل میں تو ہزار.. ولولے تھے۔ چنانچہ ۱۱۔۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات کو خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو بہت روشن ہے اس کے پچھلی طرف ایک مکان ہے جس میں ایک چراغ ہلکا سا ٹمٹما رہا ہے۔ میں اس روشن مکان سے نکلا اور ایک گنجان شہر میں ہوں وہاں سرگردان اور حیران ہوں کوئی رستہ نہیں ملتا۔ آخر پھرتا پھرتا باہر کی طرف آیا تو دیکھتا ہوں کہ کھنڈرات سے مکان ہیں۔ کچھ مقبرے پھوٹے ہوئے ہیں ایک طرف ایک زمین تر دد کی ہوئی؟ ہے یہ کیسی جگہ ہے جہاں سے ڈر معلوم ہوتا ہے وہاں سے پیچھے نظر کر کے اس شہر کو دیکھا تو اس شہر میں بھی اجاڑ نظر آتی ہے اور عمارتیں مسمار معلوم ہوتی ہیں۔ پھر مجھے جاگ آئی میں نے خیال کیا کہ مرزا صاحب کی بیعت سے میرا نور ایمان جاتا رہا۔اوسی وقت اٹھ کر اپنے عقیدے سے توبہ کہ ایک خط فسخ بیعت کا آج ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھ دیا استغفار کر رہا ہوں۔ تمام مومن بھائیوں سے میری عرض ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے وہی تسلی جو میرے دل میں تھی عطا فرماوے اور سابق عنایات سے ممتاز کرے۔

راقم: محمد الدین مدرس از رعیہ ضلع سیالکوٹ

اڈیٹر اہل حدیث: آپ کی طرح کئی ایک مرزائی بھی اپنی خوابوں پر اعتماد کر کے مرزا سے بیعت کر لیتے ہیں مگر شریعت نے اس اصول ہی کو غلط فرمایا ہے اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم و لا تتبعوا من دونه اولیاء خوابوں پر کسی دینی مسئلہ کی تحقیق کا انحصار سمجھنا ضمناً اپنے دعوی نبوت کے برابر ہے۔ خیر بہر حال آپ کا خواب مرزائیوں کے خوابوں کیلئے آہن با آہن زد کا مصداق ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک مثل ہے کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں ان کا باقاعدہ تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی پہلوؤں سے اُنہوں نے اِس مثل کو پورا کیا ہے مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ مکر نکالا ہے۔ ۱۷-اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے ''اہلحدیث امرتسری سے استفسار۔'' ہم نے جب اِس مضمون کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شائد کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کسی معقول بات کا خیال ''چیلوں کے گھونسلوں سے ماس کی تلاش'' کے برابر ثابت ہوا معقول ہو یا نامعقول جواب تو دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اہلحدیث امرتسری سے استفسار:

قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیج دیا تھا۔ جن کو آج تک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک نہ لیا۔ اب پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں اور دو امور اور استفساراً پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے اس کا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں۔

سنئے! مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہ تحریر فرمایا تھا کہ:

یہ میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مَیں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔'' انتہی بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۴ سطر ۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر اسی صفحہ پر تحریر فرمایا ہے:

''اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اون کو اجازت ہے کیوں کہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔''

یہ مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمالیں۔ اُن کو مولوی غلام دستگیر سے کیا کام۔''

''کیوں کہ وہ خود کو اِس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں'' صفحہ ۱۵-۳۷۔ سطر ۲۰ میں یہ پیشگوئی بھی درج فرمادی ہے کہ

''میری اگر اِس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے۔''

یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا اور مطلب بیان کررہی ہے۔ کہ حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بھی سُنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے واسطے تیار ہے۔ نیز یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمالیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلے اور یہ بھی علی الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اِس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائے گا۔ اب اس کا جواب بصورت اقرار مندرجہ ذیل ہونا چاہئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اِس مقابلہ کے واسطے تیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۵- اعجاز احمدی شائع کرتا ہوں۔''

غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اِس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ راقم مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا کہ میں نے آج تک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کس سے سنا ہے اُس کا نام بتلادیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی۔ (وہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں بتحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضیع اوقات ہے اس لئے جواب نہیں دیا۔ کیوں کہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق وکذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو اون کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ۸۰ پر یہی لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئیوں کو جانچو۔ پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بے سود اور پُر فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں جی چراتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔ محمد حسین صاحب مرزائی کے مضمون مندرجہ بدر ۲۶-اپریل کا جواب بھی پس یہی ہے۔ ثناء اللہ)

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جس میں میں نے ایسے مقابلہ کے واسطے مستعدی دکھلائی ہو۔ اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاویگا۔''

پس اس پر میرے بھی دستخط ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہاری پیر مغاں کی ہے جس نے سب سے اوّل خدا پر افتراء کیا۔ اُس سے بعد اُس کے رسولوں پر۔ اُن سے بعد مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کرکے مرگئے۔ جس کا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات کے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر حرف بحرف کرشن جی سے شائع کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیاں کے قریب بٹالہ ہی میں کیا جائیگا۔ اُس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اُس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی تحریر تم کو میری دستخطی نہ ملے گی بلکہ یہ سب کرشمے اُسی دجال اکبر کے ہیں جس کی شان میں بالکل صحیح ہے:

جفا جو ، سنگدل ، بے رحم ، کاذب
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو۔ ورنہ دنیا جان جائیگی کہ قادیانی مشن میں بجز اِس کے کچھ نہیں کہ:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۰۶ء ص:۱-۲)

کرشن قادیانی سے ہم کیوں بیعت کریں

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم کرشن جی مہاراج یہ طمع دیتے تھے کہ میری بیعت کرنے والوں کو آسمان پر طاعون کا ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم نے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ جس مرزائی کو طاعون ہوا وہ نہ بچا یہاں تک کہ کرشن جی کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنے والا اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل قادیان میں مرا اور امرتسر میں بھی جس مرزائی کو طاعون ہوا نہ بچا، مگر خدا کا شکر ہے کہ میری بیوی کو طاعون ہوا لیکن محض خدا کے فضل سے بچ گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم کرشن جی کی کیوں بیعت کریں؟ امید ہے کہ مرزائی اس کا جواب دیں گے۔ خاکسار محمد بخش امرتسر کٹرہ خزانہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ ص ۸)

دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی

مرتا کیا نہیں کرتا۔ کرشن قادیانی کے چیلے چانٹے اہل حدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ادھر اودھر کی باتیں بنارہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اہل حدیث ان کے سبز باغ میں سیر کرنے کو آجائے۔

۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اہل حدیث میں ناظرین نے ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی کا ایک خط درج تھا کہ قادیانی اخبارول نے ان کی نسبت ہذیان بکا ہے۔ محض قادیانی اخلاق کا اظہار ہے، ورنہ اصل بات کچھ بھی نہیں۔

اس کے جواب میں پھر قادیانی اخبار الحکم ۲۴۔ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی تعمیل پر راقم مضمون نے جناب مولانا ممدوح کے لئے مبلغ پچاس روپیہ اوراڈیٹر اخبار نے اپنی طرف سے مبلغ سو روپیہ انعام بھی مقرر کیا ہے۔

کام کیا ہے؟ جس پر اتنی بیش بہا رقم قادیان کے روحانی خزانہ سے دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی ۔ دو ہیں:

ایک تو دہلی میں مرزائی جلسہ کریں گے ۔ اس جلسہ میں مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حلف اٹھائیں گے کہ جو خط میری طرف سے مرزائیوں نے شائع کیا ہے، وہ میرا نہیں ۔

دوسرا کام جس پر اڈیٹر الحکم نے مبلغ سو روپیہ دینا کہا ہے، یہ ہے کہ امرتسر میں مولوی محمد بشیر صاحب کو بلوائیں ۔ اور وہ جلسہ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر گیا، اور پھر وہی اترے گا ۔ اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی مسیح موعود میں جھوٹے، مفتری علی اللہ ہیں ۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو ۔،

واہ! واہ! بعض بھولے ناظرین کہیں گے کہ کام تو بالکل مختصر ہے، پھر مولانا محمد بشیر صاحب علاوہ ڈیڑھ سو کی رقم کے، اسلامی کام سمجھ کر بھی اگر کریں تاکہ ایک کاذب ہمیشہ کیلئے خاموش ہو، تو بہتر ہے ۔ سو ایسے دوست جواب کو غور سے سنیں ۔

ان دجاجلہ کے راز اہل حدیث سے پوچھیں ۔ پہلا کام تو فضول ہے کیونکہ مولانا موصوف نے اس خط سے انکار ہی نہیں کیا، تو جلسہ میں اقرار کیسا ۔ بلکہ اس خط کی توجیہ بیان کی ہے ۔ اس خط میں یہ لکھا ہے کہ:

مجھے بھی ملاقات کا شوق ہے ۔

اور خط مندرجہ اہل حدیث ٦ ۔ اپریل میں لکھا ہے کہ:

میں نے ملاقات سے انکار کیا ۔،

اس میں کوئی تعارض نہیں ۔ بسا اوقات طبعی طور پر کسی کام کے کرنے کا شوق ہوتا ہے، یا کسی شخص کے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے، مگر وضع داری یا مصلحت دینی کے لحاظ سے انکار کر دیا جاتا ہے (اس میں تعارض سمجھنا قادیانی دجاجلہ کی خوش فہمی ہے) ۔

دوسرا کام بھی بظاہر تو آسان ہے ۔ ہر ایک عالم کا فرض ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو، وہ کہہ دے ۔ چنانچہ مولانا محمد بشیر سہسوانی صاحب نے بھی یہ باتیں، جو جلسہ میں ان سے کہلوانی چاہتے ہیں، چھاپ کر مشتہر کر دی ہوئی ہیں ۔ مگر پھر بھی ان سے جلسہ پر یہ کیوں کہلوایا جاتا ہے ۔ سو اس راز کے سمجھنے کے لئے لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فقرہ کا مطلب سمجھنا مقدم ہے۔ پس سب کچھ اسی میں راز سربستہ ہے۔ کیا معنی؟

معنی یہ کہ اس جلسہ کے بعد اگر مولانا موصوف کو ذرہ زکام بھی ہوا، تو یہ ذات شریف کہدیں گے کہ بس یہی اس لعنت کا اثر ہے جو جلسہ میں جھوٹے پر کہی گئی تھی۔ ہاں اگر یہ لعنت کا جملہ چھوڑ دیں، یا اگران کو لعنت ہی سے محبت ہے تو ذرہ اس لعنت کی تشریح کردیں کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔ مگر وہ تشریح بدستخطی کرشن جی کے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آئندہ کو حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو کوئی الہام ہو جائے کہ مولانا ممدوح کو جو فلاں روز نزلہ یا زکام ہوا تھا، پس یہی اس لعنت کا اثر ہے جو جھوٹے پر ہونی تھی۔ اور چیلے چانٹے بھی سبحان اللہ جل جلالہ کہتے ہوئے آمنا و صدقنا کہنے لگ جائیں۔

جب وہ ایسا کریں گے تو ہم بھی مولانا ممدوح سے درخواست کریں گے کہ اس مضمون کا ایک قلمی خط بھیج دیں جو اہل حدیث میں شائع کیا جائے، جو امید ہے کہ مولانا ممدوح بھی منظور فرماویں گے۔

ناظرین! آپ لوگ یہ باتیں کوئی فرضی نہ جانئے۔ ان ذات شریفوں سے اسی قسم کی نظائر پہلے ہو چکی ہیں۔ آتھم عیسائی کی بابت پندرہ ماہ میں مرنے کا الہام ہوا۔ آخر جب (۱۵ ماہ میں) نہ مرا تو منصوبہ گھڑ لیا کہ میری پیش گوئی سے دل میں ڈر گیا، اس لئے بچ گیا۔ اگر نہیں ڈرا تو جلسہ میں قسم کھائے، پھر دیکھئے سال تک اسے کیا ہوتا ہے۔ اس بڈھے تجربہ کار نے جانا کہ پہلی پیش گوئی کے خاتمہ پر جوان حضرت کو ذلت نصیب ہوئی ہے کہ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے
ہے آتھم زندہ اے ظلّام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا اے بد و بدنام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی یہ کہتا پھرتا ہے کہ

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ حضرت اس ذلت کو ایک سال تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کی بلا کو غرض پڑی تھی کہ وہ جلسہ میں قسم کھاتا۔

ایسا ہی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابوالحسن صاحب تبّتی حال مقیم مسوبرہ (شملہ) اور ملا محمد بخش لاہوری کی بابت متفقہ پیش گوئی کی تھی کہ اگر یہ تو بہ نہ کریں گے اور میری مخالفت نہ چھوڑیں گے، تو تیرہ ماہ کے عرصہ میں ان کو سخت ذلت پہنچے گی۔

آخر کیا ہوا؟ میعاد گذرنے کے بعد جب سوال ہوا کہ کیا ذلت پہنچی، تو بہت سی ذلتیں گنوا دیں۔ منجملہ ان کے ایک بڑی ذلت یہ پہنچی کہ سرکار کی طرف سے مولوی صاحب کو چار مربع یعنی دو تین سو بیگھہ جو زمین ملی ہے بس وہی ذلت ہے، کیونکہ زمین داری کا پیشہ ذلیل ہے۔

اس پر بھی سوال ہوا کہ اچھا مولوی صاحب کو تو یہ ذلت پہنچی (خدا کرے کہ سب مومنوں کو ایسی ذلت پہنچے کہ سینکڑوں بگھہوں اراضی کے زمین دار بن جائیں) مگر باقی اور شخصوں (ملا محمد بخش اور ابوالحسن تبّتی) کو کیا ذلت پہنچی؟ تو اسکا جواب دیا کہ ان کی ذلت اصلی نہ تھی، تبعی تھی۔ جب مولوی (محمد حسین بٹالوی) صاحب کو پہنچ گئی تو بس وہ بھی ذلیل ہو گئے۔ واہ کیا کہنے ہیں:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائیو! کرشن پینتھیو! تم تو ایک فضول کام کے لئے جلسے کرنا چاہتے ہو، مگر ہم تمہیں ایک ضروری کام کے لئے جلسہ میں بلاتے ہیں اور انعام بھی دیتے ہیں۔ پس سنو! تمہارے پیر و مرشد، بلکہ مجدد، بلکہ مہدی، بلکہ مسیح، بلکہ کرشن گوپال قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تصنیفات میں اپنی نبوت کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے دعا کی تھی کہ خداوندا! جو ہم دونوں (مولوی صاحبان اور مرزا صاحب) میں سے جھوٹا ہے، وہ سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مر گئے۔

اس مضمون کی دعا دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھا دو، تو مبلغ پانچ سو نقد ہم سے انعام لو۔ دیکھو ہم اس میں کوئی بحث نہیں کرتے، کوئی لعنت نہیں کرتے، نہ کراتے۔ صرف اس مضمون کا، جو تمہارے مسیح نے لکھا ہے، مولوی صاحبان کی کتابوں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ وہ بھی اس لئے کہ تمہارے مہدی اور مسیح نے اس دعا کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔

تمہاری خاطر جلسہ بٹالہ میں ہوگا، جو قادیان سے سات آٹھ کوس ہے، اور امرت سر سے اٹھارہ کوس۔ تین معزز اشخاص اس عبارت کا فیصلہ کریں گے اور سب حاضرین کے سامنے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت اور مولوی صاحبان کی عبارتیں سنا کر اپنا فیصلہ دیں گے۔

مرزائیو! حوصلہ ہے تو یہ کام کرو

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

اڈیٹر الحکم! تمہارا تو مقدم فرض ہے کہ تم اس جلسہ میں آؤ۔ تمہیں یاد نہیں کہ تم نے جناب حافظ عبدالقدوس صاحب سہارن پوری کو لکھا تھا کہ میں حتی المقدور اس امر کے متعلق کوشش کرونگا۔ کیا تمہاری کوشش کا نتیجہ یہی ہے کہ دم بخود ہو رہے ہے:

چنین خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

مرزائیو! کیا تمہاری غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مخالف تم سے ایک ایسی بات کا ثبوت مانگتا ہے جس کو تمہارے نبی نے اپنی صداقت کی دلیل میں پیش کیا ہے، مگر تم ہو کہ کروٹ ہی نہیں لیتے۔ سچ پوچھو تو ایسی بے حمیت اور بے غیرت زندگی سے تمہارے لئے مر جانا بہتر ہے۔

کیا تم اتنے کو کافی جانو گے۔ اور ثبوت دینے کو آؤ گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ اہل حدیث کی پکڑ ایسی ویسی نہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱مئی ۱۹۰۶ءمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۔ص۱۔۳)

استفتاء

سوال: ایک شخص کرشن پینتھی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ملا اور بہت کچھ بعد گفتگو کہنے لگا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہیں البتہ مسیح موعود جناب مرزا صاحب کو جانتے ہیں جس سے ہماری مسلمانی میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے اور تم بھی اگر مسیح موعود مانو تو ایمان میں تمہارے کچھ ضرر نہ ہوگا ۔مہربانی فرما کر دلیل قویہ سے مفصل جواب دیں کہ کرشن قادیانی کی بابت کیا اعتقاد ہونا چاہیے اور ان کے مریدوں سے میل جول رکھنا اور ان کو مسلمان سمجھنا چاہیے یا نہیں ۔فقط۔

فیاض الدین وعلی حیدر خریدار اخبار نمبر ۱۸۲۔

جواب: کرشن قادیانی کی بابت ہم اور کچھ نہیں کہتے جو اس نے اپنے لئے خود کہا ہے وہی کہتے ہیں ،عبداللہ آتھم عیسائی کے مباحثہ کے خاتمہ پر اس نے ایک پیش گوئی کی تھی اور لکھا تھا کہ اگر یہ جھوٹی نکلے تو مجھے لعنتیوں کا لعنتی اور شیطانوں کا شیطان جانو ۔سو چونکہ وہ غلط نکلی اس لئے جو کچھ کرشن جی نے کہا تھا ہم بھی وہی کہتے ہین ہاں جس کسی اسپیش گوئی کے کذب میں شک ہو وہ رسالہ الہامات مرزا دیکھ لے ۔پس مرزائیوں سے مسلمانوں کی طرح میل جول کرنا نہ چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱مئی ۱۹۰۶ءص۱۰)۔

مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت

مکرم بندہ جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ ایک عرصہ سے خاکسار آپ کے اخبار اہلحدیث کو پڑھتا ہے اور خصوصیت سے وہ مضامین جو کہ میرزا قادیانی کے بارہ میں لکھے جاتے ہیں اُن سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے آپ نے جو کئی دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی کا ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ انہوں نے ہرگز ہرگز مباہلہ ان الفاظ میں جو مرزا قادیانی اور اُن کے مرید لکھتے ہیں نہیں کیا۔ اور اُدھر سے مرزا قادیانی اور اُن کے مرید اِسی بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ضرور بضرور مباہلہ کیا ہے۔ اور میرزا جی نے کہا ہے جو کوئی میرے لئے بددعا کریگا۔ وہ خود ہی ہلاک ہوگا۔ سو اب چونکہ یہ ایسے امور ہیں کہ طالب صادق کے فیصلہ کی کوئی راہ نکل آتی (آپ بھی غضب کرتے ہیں۔ بدیہیات میں بھی جس شخص کو فیصلہ کرنے کی راہ نظر نہیں آتی اُس سے کیا توقع ہے۔ صاف بات ہے کہ ایک ہاتھ میں مرزا صاحب کی کتاب لو جہاں اُنہوں نے ہر دو مولوی صاحبان کی نسبت دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی اور دوسری ہاتھ میں مولوی صاحبان کی کتابیں لے لو۔ اور عبارت کا مقابلہ کرلو۔ دونوں کی تصنیف عام زبان اردو میں ہے۔ کوئی مشکل کام نہیں۔ پھر جو شخص ایسی آسان راہ کو بھی اختیار نہ کرے اُس کی بابت کیا کہا جائے۔ کہ اُسے بھی حق طلبی ہے۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث)۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ میرزا جی سے اُس طریق پر جو اُنہوں نے اعجاز احمدی میں تحریر فرمایا ہے جو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ مباہلہ کریں۔ تو صادق طالب کے لئے راہ کھل جاوے۔ کیوں کہ جب آپ کے نزدیک مسلم امر ہے آپ کا اِس پر پورا پورا یقین ہے کہ مرزا قادیانی دراصل کاذب ہے اور دجال ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل آسمان پر ہیں اور وہی کسی زمانے میں آسمان سے نازل ہوکر وغیرہ وغیرہ امور انجام دینگے تو کیوں آپ اِس سیدھی راہ پر آکر مرزا جی سے مباہلہ نہیں کرتے۔ کیا جناب کا خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ صادق کو کاذب کے سامنے ہلاک کردے گا۔ ہم نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ ایسا ظلم کرے کہ صادق کو ہلاک کرے اور کاذب کو زندہ رکھے امید ہے کہ جناب ضرور ایسا مباہلہ کر کے عامہ مسلمین کو گمراہ ہونے سے بچائیں گے کیوں کہ جو سینکڑوں مسلمان مرزا قادیانی کے جال میں آئے دن پھنستے چلے جاتے ہیں۔ وہ گمراہ ہونے سے بچ جائیں گے اور مجھ جیسے جو کہ تذبذب حالت میں ہیں اور جھوٹ اور سچ میں تمیز نہیں کرسکتے (آپ جیسے تعلیمیافتہ اگر اردو مضمون کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھ سکیں تو افسوس کا مقام ہے۔اڈیٹر) بے ایمان ہونے سے بچ جائیں گے کیوں کہ جب آپ کی تحریر دیکھی جاتی ہے وہ وزن دار معلوم ہوتی ہے۔ اور جب مرزا صاحب کی تو وہ پچی معلوم ہوتی ہے لہذا امید ہے۔ آپ ضرور بضرور مباہلہ کر کے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہونچائیں گے اور ہزار ہا مسلمانوں کا جو کہ آئے دن گمراہ ہوتے جاتے ہیں اور مرزائی عقیدہ اختیار کرے جاتے ہیں۔ گناہ آپ کے گردن پر ہوگا (مَیں تو جھوٹے کو قادیان تک پہونچا آیا۔اب بھی مجھ پر گناہ رہے گا۔ چہ خوش۔اڈیٹر)۔ اور امید ہے کہ جناب میری اس خط کا جواب مثبت میں دے کر مجھے اور عامہ مسلمین کو ممنون احسان بناوینگے۔اعجازی احمدی کی عبارت ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

وھو ھذا:

''اگر ایک کذّاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا اس کا اجر پائے گا۔ لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ وہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کریں۔ خواہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے ہو اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بارہ میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کر دیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (بالکل جھوٹ محض افترا ہے سچے ہو تو ثابت کرو۔اڈیٹر اخبار اہل حدیث)۔ پس ہمیں اِس سے کوئی انکار نہیں۔ کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے کیوں کہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے واقع نہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے۔ اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔"

الراقم خاکسار علی احمد حنفی کلرک سٹیشن سپلائی آفس میاں میر چھاؤنی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

سنو! جو طریقہ ہم کو پیغمبر خدا ﷺ نے نہ سکھایا ہو۔ ہم اُس کو ایجاد نہیں کر سکتے ہم کو تحقیق مذہب کے لئے اِس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں دی کہ ہم اِس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ ہاں ہم کو سکھایا ہے کہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ علاوہ اس کے ایسے مباہلوں سے آپ جیسے تیسرے شخص کو کیوں کر فائدہ ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے تیسرا ان دونوں سے پہلے مرجائے اور تذبذب ہی میں چلا جائے۔ آپ کو کیوں کر یقین ہوسکتا ہے کہ آپ یا آپ جیسے اور تماشہ بین دونوں میں سے جھوٹے کے مرنے تک زندہ رہیں گے پھر اُس سے بعد کچھ وقت راستباز کی صحبت سے مستفیض ہونگے۔ بتلائیے جس راہ میں اتنی خس وخاشاک ہوں کہ نہ مجھے اپنی موت کا علم نہ آپ کو پھر میں اگر ایسے مباہلہ پر جرأت کروں تو حقیقت میں مجھ جیسا احمق کون ہوگا۔ اور اگر آپ بھی باوجودیکہ موت کا آپ کو علم نہیں کہ شاید دونوں سے پہلے چل بسیں اپنی تحقیق کو مباہلہ کے انجام پر ملتوی رکھیں تو آپ جیسا بھی کون عقل کا دشمن ہوگا۔

سنئے! یہ کرشن قادیانی کے احمقوں کو پھاندنے کے لئے آئے دن نئی ہتھکنڈے ہیں۔ اور اپنی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے لکھتا تھا کہ میری پیشگوئی کا انتظار کرو۔ اور انہی سے مجھ کو پہچانو۔ چنانچہ رسالہ شہادت القرآن کے ... پر اِسی پہلو پر بڑا زور دیا ہے پھر جب پیشگوئیاں بھی محض ...... تو سہ سالہ میعاد کا ایک اشتہار دیا کہ اِس مدت میں میرا اور میرے مخالفوں کا فیصلہ ہوگا۔ آخر جب وہ بھی یوں ہی چر گیا۔ تو یہ پخ نکالی کہ آؤ ایسا مباہلہ کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ اب ایسا کون دانا ہے جو ان تمام واقعات سے چشم پوشی کر کے اِس نئے فضول جھگڑے میں دخل دے۔ مختصر یہ کہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت ہم کو شرع شریف سے نہیں ملتی۔ اور نہ کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ ان حضرت کی ذات شریف کو پہچاننے کے لئے ان کی پیشگوئیاں ہی کافی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر ان کا صدق وکذب موقوف ہے بس وہی دیکھئے اور اِس کے لئے رسالہ الہامات مرزا غور سے پڑھئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۳۔ نمبر۲۹۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء ص:۳-۵)

کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

ہمارے حضرت مرزا صاحب پنجابی نبی کا ہمیشہ سے دعوی ہے کہ میں مثل اور رسولوں کے رسول ہوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ ان کا یہ بھی قول ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔اس سے بہتر غلام احمد ہے

آپ اس بات پر بھی زور دیا کرتے ہیں کہ میری نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ ہر چند کئی ایک دفعہ ان حضرت کی نبوت کو منہاج نبوت پر جانچا گیا جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے جہالت ہے ضلالت

مگر جس طریق اور منہاج نبوت سے ہم آپ کی نبوت کی جانچ کرنا چاہتے ہیں وہ سابقہ منہاجوں سے نرالا ہے۔ پہلے وہ منہاج بتلا دینا ضروری ہے۔

حدیث ہرقل بخاری میں مشہور ہے جب مکہ کے چند آدمی ہرقل کے دربار میں پہنچے، تو ہرقل نے ان سے بہت سے سوال کئے۔ منجملہ ان کے یہ سوال بھی تھا کہ

و ھل یر تد احد منھم سخطۃ لدینہ

کیا اس نبی کے ماننے والوں میں سے کوئی اس کے دین کو برا جان کر مرتد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو جاتا ہے؟

جواب ملا کہ نہیں۔

ہرقل بادشاہ نے کہا کہ ہمیشہ سے سچے نبیوں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ ان کے اصحاب میں سے دین کو غلط جان کر کوئی نہیں پھرا کرتا۔

اب یہ ایک منہاج نبوت ہے کہ نبی کے اصحاب میں سے کوئی مرتد نہیں ہوتا جس نے دین نبی کو خالص دل سے قبول کیا ہو۔ اب ہم اسی اصول سے مرزا جی کی نبوت جانچتے ہیں۔ آج سے پہلے کے واقعات جانے دیجئے کہ کتنے لوگ قادیانی نبی سے برگشتہ ہوئے ہیں، آج کل کا ایک عجیب واقعہ سنیئے۔

آپ کا ایک راسخ الاعتقاد مرید، جس نے مرزا صاحب کی تائید میں تصنیفات کر کے اپنی جیب خاص سے چھ ہزار روپئے لگا کر ان کو شائع کیا ہے، اور مرزا صاحب کے چندے بھی ہر ایک قسم کے ادا کئے ہیں (غالباً شدادی بہشت کے لئے بھی ٹیکس دیا ہوگا)، جن کا نام ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ہے، سال ہا سال کے تجربہ کے بعد آپ مرزا صاحب سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت نے ان کی علیحدگی کا اعلان اپنے اخباروں میں دیا ہے۔:

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں، منہ پھیر لیا، بلکہ اپنے خط میں اور سختی اور گستاخی دکھلائی، اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے۔ اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی، بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں۔ اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندہء نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا۔ اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہاء تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے مفتری اور بدگولوگوں کی کچھ پرواہ نہیں، کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے، اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرتﷺ سے باہر مجھے ثابت کرنا چاہا ہے، اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے، بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے، اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا۔ جو مرید ہوکر اور پھر مرتد ہوکر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار (جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے) ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انّما اشکوا بثّی و حزنی الی اللّٰہ و اعلم من اللہ مالا تعلمو ن

(بدر قادیان ۳ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں)

اس اعلان سے بلا کسی بیان کے صاف ثابت ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پہلے مرزا جی کے راسخ الاعتقاد مرید تھے، مگر اب جو ہیں وہ ظاہر ہے۔ اب ذرہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا بیان بھی پڑھیئے جو قلمی خط میں ہم کو پہنچا ہے:

جناب من! تسلیم۔

جس خط و کتابت کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھ کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا، وہ میں نے چھپوانی شروع کر دی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا صاحب کیسے علم و عقل اور کیسے اخلاق کے انسان ہیں۔ میں لکھتا کچھ ہوں اور وہ سمجھتے کچھ ہیں۔ میں ہر امر میں قرآنی آیت پیش کرتا ہوں اور وہ ان کو ردّ کرتے ہیں اور میرا قول قرار دیتے ہیں میں حضرت مسیح الزماں لکھتا ہوں اور وہ مجھے مرتد بتاتے ہیں۔ خداوند عالم قرآن مجید اسلام اور تمام انبیاء کی توہین کر رہے ہیں۔ کروڑھا مسلمانوں کو بلا وجہ خارج از اسلام اور غیر ناجی قرار دیتے ہیں۔ اور تمام عالم کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔ وباؤں اور حوادثات کو، خواہ ایکوے ڈور میں ہوں، یا اٹلی میں، یا فارموسا میں، یا سان فرانسسکو میں، خواہ ان کو حضرت جی کی خبر بھی ہو یا نہ ہو، اپنی تکذیب کا ہی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ خداوند عالم ایک باؤلا جھلا اردلی سمجھ لیا ہے جو جوش خیال میں ازخود رفتہ ہوکر مرزا کی خاطر دنیا کو تباہ کرتا پھرتا ہے اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ اس کے اصل مکذب اور دشمن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن ہیں۔ دنیا میں کہیں تباہی آوے تو خود مرزا اور ان کے مرید بغلیں بجاتے اور عید مناتے ہیں کہ یہ ہمارے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور ہر وقت اس ہوس اور انتظار میں ہیں کہ دنیا تباہ ہو۔ فلاں ہلاک ہو۔ جس قدر زیادہ تباہی آئے اسی قدر ان کی گہری عید ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ وہ میرے خلاف البدر اور الحکم میں ایک اعلان شائع کر چکے ہیں اور میرا کوئی خط شائع نہیں کیا، اس لئے اصل خط و کتابت آپ کی خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ بغرض افادہ عام آپ اس تمام خط و کتابت کو تھوڑی تھوڑی کر کے اپنے اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیں، یا بطور ریویو کچھ عبارت لکھ کر یہ اعلان شائع کر دیں کہ کل خط و کتابت ایک رسالہ میں جمع ہوگئی ہے جس کا نام الذکر الحکیم نمبر۴ ہے۔ وہ ایک آنہ بابت محصول ڈاک بھیجنے پر مفت پتہ ذیل سے مل سکتی ہے

منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال۔ الراقم: عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

(مولانا امرتسری لکھتے ہیں) مرزا جی کے اڈیٹرو اور لنگر کے مستفیضو! کیا کہتے ہو اب بھی سمجھ جاؤ اور یاد رکھو یو مئذ یتذ کّر الا نسا ن انّی له الذّ کری (الفجر ۲۳)

لو ان صدور الفعل يبدون للفتى
كاعقابه لم تلفه يتندم

ڈاکٹر صاحب اور مرزا صاحب کا جس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کے منکر عمل صالح کر کے مستحق نجات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مرزا صاحب منکر ہیں اور ڈاکٹر صاحب قائل۔

مسئلہ کے متعلق تو جمہور کا خیال مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ ہوگا، مگر ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا دعوی مثلیت انبیاء کا غلط ہے

رسول قادیانی کی رسالت
بطالت ہے بطالت ہے بطالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۰۶ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلان درذکر میرزا قادیان

از نتیجہ طبع جناب مولوی عبدالعزیز
خلف الصدق مولانا غلام رسول مرحوم ساکن قلعہ میہاں سنگھ
بجواب اشعار مندرجہ لوح اخبار الحکم قادیان

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

...

الا اے میرزا آخر ازیں کفراں زیاں بینی
براہ راستی باز آکہ از دوزخ اماں بینی
گذر ایں ناز و کبر آخر تعالیٰ کن پروں از سر
چو زیں دنیا روی بیروں؟ نہ ایں بینی نہ آں بینی
نہ تو زیبد مسیحائی ز تو اے کاذب و غدار
ستا؟ آں مے سزد زایں امر خود را کراں بینی
کجا معصوم روح اللہ کجاد جال مرجومی
دریں امر یست بعدے از زمیں تا آسماں بینی
چو با آں کلمۃ الرحمٰن نہ گو نہ نسبتے داری
نمیدانم چرا خود را باو از ہم سراں بینی
کجا مرسل کجا کافر چہ با ہم نسبتے دارند
مثیلش کے شوی خود را چوز ایماں بے نشاں بینی
بکن اثبات ایمانت در اول باز کن دعوی
روا نبود بجز ایماں تو خود را.. اہل آں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخواں شرف المکان بالمکین کایں قول معقول ست
مکیں را چوں شرف نبود کجا آں درمکاں بینی
ز عدل و سایہء بر طانیہ ہر قصبہ و شہرے
شدہ دار الامان اکنوں نہ تنہا قادیان بینی
وگر چوں کعبہء دار الامان باشد مراد تو
معاذ اللہ کجا کعبہ کجا دیر مغاں بینی
نہ داری شرم از داع الاماں گفتن دہِ خود را
مگر آں دار کفرانست بے شبہ وگماں بینی
ہر انکو رفت نزد تو و بیعت کرد بر دستت
شدہ از اسلامیاں مرتد بسلک کافراں بینی
بکفر خویش مینازی مگر مرگت نیاد آئد
چو روز مرگ پیش آید تو خود را مستہاں بینی
در آنوقتیکہ روحت را ملائک چوں بخود ببرند
برائے روح خود مفتوح نہ باب آسمان بینی
بروز حشر چوں طلبند برہانے طریں دعوی
در آنجا در جواب خویش را عجم اللسان بینی
مددگارے نباشد اندر آندم از مریدانت
مگر ہر یک بحال خویشتن حسرت کناں بینی
نہ نور الدین بکار آئد نہ برہان و نہ امروہی
غرض ہر یک ز قرب خود ز دل نفرت کناں بینی
چو اتباعت بہمراہت بدوزخ در فرود آرند
برائے ہر یکے آنجا نہیقی چوں خراں بینی
کنند اظہار رنج وغم زکربت از تہ دلہا
برائے خویشتن ہر یک دراں طعنہ زناں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگو یندت کہ اے مرزا چو ما را کر دہء گمراہ
چہ تد بیر نجات اکنون دریں رنج گرا ں بینی
تو گوئی من ہمی سو زم شما با شد ہمرا ہم
نہ خود را اندرا ن زندہ و نے از مر دگان بینی
ہمی گو ئم ترا از بہر نصیحت بگذر از الحا د
کز یں الحاد روزے خویشتن را سر گراں بینی
بباغ این جہاں گر چہ دو روزے گشتہء مسرور
ولیکن اندریں بستاں تو روزے ہم خزا ں بینی
بہا ر گل رسد آ خر نخوا ہد ما ند ایں رو نق
نہ مر غا ن نوا سنجان سپس در گلستا ن بینی
نہ یا قوت مفرح حا فظت از مرگ خوا ہد شد
اگر چہ چندروز آ نرا پئے تفریح جان بینی
بوقت کو چ ازیں د نیا نہ ما لت ہیچ کا ر آ ید
اگر چہ در دل خود عز ت آ ن بے کراں بینی
نہ فر زندا ن و خو یشا نت نبا شد نا صری آ ندم
بفکر قسمت اموال ہر یک را دراں بینی
چون نعشت مرد ماں از خا نہ سو ئے مقبرہ آ رند
برا ئے نصرتت آ ندم نہ کس از مر دما ں بینی
چو در زیر لحد بنہا دہ سو ئے خا نہ باز آ یند
نہ از اتبا ع خود یا رے در آ نجا آ نز ما ں بینی
ملا ئک چو ں پر ست ز اسلا م اے عدو دین
ندا نم در جواب شا ن چہ چیزیں بر زباں بینی
چو در د نیا ندانستی چہ اسلا م ست مذہب چیست
جوا بے بر زبان کود مگر ھا ی ھاہ رواں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندا آ ید بقبر آ نگہ کہ ایں کا ذب بقو ل آ مد
بجز آ تش نہ فر شے د یگرے از پر نیا ں بینی
بگیر د تنگ چو ں قبر ت بر آرے از گلو فر یا د
ولے آ نجا مگیش نے و نے خود را معاں بینی
مرا از جا نبت رنجے بخاطر نیست اے مرزا
مگر گوئم مسلمان با ش تا رو ئے جنا ن بینی
ہمی گو ئد ترا عبد العزیز از صدق و از ا خلا ص
بکن تو بہ کہ خود را در حشر از ناجیاں بینی

اڈیٹر اہل حدیث ۔ سعدی لودہانوی سلمہ سے امید ہے کہ مرزا صاحب کے حقوق ادا کرنے کی نیت سے اس نظم کو مخمس یا مسدس اردو میں کریں گے کیونکہ اون کو مرزا صاحب سے قدیمی ایک تعلق ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۰۶ء ص ۳)

مرزا قادیانی سے مباہلہ

جناب مولانا صاحب دام اشفاقہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جناب نے جو مضمون بابو علی احمد میاں میری، کلرک کے جواب میں اخبار اہل حدیث میں شائع کیا ہے وہ خاکسار نے اس کو حرف بحرف سنا دیا۔

اصل سوال صرف اتنا ہی تھا کہ جناب مرزا صاحب سے مباہلہ کی درخواست کریں جس پر جناب نے جواب میں تحریر فرمایا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں ۔

اس پر بابو علی احمد نے قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی ہے جس میں جواز مباہلہ کا پایا جاتا ہے:

قل یا ایّھا الّذین ھا دوا ان زعمتم انّکم او لیا ء للہ من دو ن النا س فتمنوا المو ت ان کنتم صا دقین ۔ و لا یتمنّو نہ ابداً بما قدّمت اید یھم و اللہ علیم بالظّا لمین (الجمعۃ :۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہودیوں کو ارشاد ہے کہ موت کی آرزو کریں اور پھر پیش گوئی ہے کہ کبھی نہیں کریں گے۔

اسی طرح مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ موت کی آرزو کرو۔ اور پھر اگر مولوی کتنی ہی دعائیں کریں مگر میں ہی کامیاب رہوں گا۔

قرآن شریف کی ایک اور آیت سے بھی مباہلہ ثابت ہوتا ہے جہاں ارشاد ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں اور تم بھی اپنی اولادوں کو بلاؤ۔ اور پھر دعا مانگو۔

فقط۔ اخبار میں مذکورہ بالا آیات پر روشنی ڈالیں۔

ثناء اللہ کلرک از میاں میر

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں) اسی مضمون کا ایک کارڈ حافظ عبد القدوس صاحب سہارن پوری کا بھی آیا ہے۔ پس واضح ہو کہ میں نے یہ نہیں لکھا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں، اگرچہ مرزا صاحب قادیانی اس کو ناجائز کہتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۶۲۔

میں نے تو یہ لکھا تھا کہ ہم تحقیق مذہب کے لئے اس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں آئی کہ ہم اس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ دیکھو اہل حدیث امرتسر (۲۵ مئی ص ۴ کالم ۲)

آپ کی پیش کردہ آیت اول پر مرزا صاحب عامل نہیں۔ آپ غور کریں کہاں یہ مضمون کہ مخالفوں سے کہا جائے تم اپنے لئے موت چاہو، جس کی کوئی قید نہیں کہ کتنے دنوں تک مرو گے، اور کہاں یہ مضمون کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ ان دونوں مضمونوں میں جو فرق ہے وہ اہل علم اور اہل زبان پر مخفی نہیں۔

ہاں اگر مرزا صاحب قادیانی اس آیت پر عمل کر کے اپنے مخالفوں کو موت مانگنے کی درخواست کرتے، تو مسلمان مخالف کہہ سکتے کہ ہمیں موت مانگنے سے چونکہ منع کیا گیا ہے، اس لئے ہم تحقیق مذہب کے لئے خلاف تعلیم مذہب نہیں کر سکتے۔ حدیث صحیح میں ہے جو بخاری کی روایت سے مشکوۃ کتاب الجنائز باب تمنی الموت میں بھی ملتی ہے

لا یتمنی احدکم الموت اما محسناً فلعله یزد خیراً و اما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیئاً فلعلّه ان یستعتب (کوئی تم میں سے موت نہ مانگا کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو نیکی زیادہ کر لے اور اگر بد ہے تو شائد توبہ کر لے)

پس اس حدیث کے مطابق ہر ایک مسلمان خصوصاً، اہل حدیث مسلمان، مرزا صاحب قادیانی کی دعوت موت کا جواب دے سکتا ہے کہ موت کی تمنا ہمارے مذہب میں منع ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج تک مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس قسم کی درخواست نہیں کی جو آیت مرقومہ میں پیغمبر خدا ﷺ نے یہودیوں سے کی تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب جانتے ہوں گے کہ میں اپنے مخالف مسلمانوں کو یہ دعوت دونگا تو وہ یہ حدیث پیش کریں گے۔

ہاں یہودیوں میں چونکہ یہ ممانعت نہ تھی، نیز وہ اپنی بدعملی کے خود معترف تھے، اور دل سے پیغمبر خدا کے صدق کے اقراری تھے: چنانچہ ارشاد ہے:

الّذین آ تینا هم الکتا ب یعرفونه کمایعرفون ا بنا ء هم (البقرہ: ۱۴۶) (یعنی پیغمبر ﷺ کو ایسا سچا نبی جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں)

اسلئے ان کی خاموشی اس بنا پر نہ تھی کہ ہم کو ایسی درخواست کرنے سے ہمارا مذہب مانع ہے جیسا کہ عبداللہ آتھم عیسائی کو جب مرزا صاحب نے بعد گذر جانے میعاد پیش گوئی کے قسم کھانے کو کہا تھا تو اس نے عذر کیا تھا کہ انجیل متی میں قسم کھانے سے منع آیا ہے، اس لئے میں تصدیق مذہب کی خاطر مذہب کے خلاف نہیں کر سکتا۔ جس کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب قادیانی سے بن نہ پڑا تھا۔

غرض یہودیوں کا قسم سے انحراف کرنا باوجودیکہ ان کے مذہب میں منع نہ تھا، صاف نبوت محمدیہ کے صدق اور ان کی بداعمالی کا ثبوت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

و لن یتمنوه ابداً بما قدمت اید یهم و الله علیم بالظالمین۔ (الجمعہ: ۷) (یعنی یہودی اپنی بدعملی کے خوف کی وجہ سے ہرگز ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کریں گے اور اللہ بھی ظالموں کو جانتا ہے)۔

پس آیت اول کا جواب تو ہو لیا کہ ہم اس آیت کے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ نہ مرزا صاحب اس کے قائل بن سکتے ہیں جب تک کہ احادیث نبویہ کو ایک دم منسوخ نہ کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ آیت ثانیہ پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔ چنانچہ امرت سر میں اس قسم کا مباہلہ خود مرزا صاحب سے ہو بھی ہو چکا ہے جس کا نتیجہ بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہوا کہ سب دنیا نے جان لیا کہ مرزا صاحب کا انجام بخیر نہیں۔

مگر میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہے۔ لیکن ساری آیت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی ہے اور دلائل سے سمجھا کر پھر کہا گیا تھا کہ

فمن حا جّك فيه من بعد ما جا ئك من العلم فقل تعا لوا ندع ابناء نا و ابناء كم و نساء نا و نساء كم ثمّ نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين (آل عمران: ٦١)

یعنی یہ دلائل سن کر اور مباحثہ کر کے بھی تم سے جھگڑا کریں تو تم ان سے مباہلہ کرو۔

غرض مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے (دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ٦٣٨)۔ پس میں ایسے مباہلہ کے لئے بالکل طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے جسے مرزا صاحب نے خود تعلیم کیا ہے۔

واضح رہے کہ یہ میری طیاری آج ہی سے نہیں ہوئی بلکہ ١٨٩٦ء میں جب مرزا صاحب نے رسالہ انجام آتھم میں مجھ کو مباہلہ کے لئے مدعو کیا تھا تو میں نے ایک خط اس مضمون کا آپ کو بھیجا تھا جس کا ذکر مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں حسب عادت شریفہ ادھورے طور سے گالیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ کیا ہے۔ جس کو ہم نے بھی اسی اصول پر مبنی سمجھا تھا جو سعدی مرحوم نے بتایا ہے:

چوں حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

مختصر یہ کہ جو طریق مباہلہ کا قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس کے لئے تو ہم طیار ہیں۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حوصلہ سے کہتے ہیں کہ آؤ یہ کہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اول تو کوئی مسلمان اہل علم ایسا کرنے کا نہیں۔ دوئم اگر کسی نے کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاقاً وہ مجھ سے پہلے مرگیا، تو میری چاندی تو کھری ہے۔ اور اگر میں مرگیا تو کوئی کیا میری قبر پر الزام دینے آئے گا۔ مرگئے سو مر گئے۔ الزام کس کو۔ یہ ہیں آپ کی وجوہات مخفیہ جو بقول شخصے

سر مستاں منطق الطیر ست جامی لب ببند
جز سلیمانے نشائد فہم ایں گفتار را

اہل حدیث کے سوا کوئی کم سمجھتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۰۶ء ص ۳۔۴)

جواب نظم مرزا

نظم مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہوگئی ہیں اس کا موجب میری جھٹلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

جواب

ہے ہمارا حافظ وناصر وہ رب العالمین
کیوں خدا ہم پر نہ ہوویں عیش دکھلانے کے دن
اپنے قصّے کی تمہیں گر خبر ہوتی بے شبہ
پھر نہ یوں آنکھوں کے آگے آتے گھبرانے کے دن
یہ تو واللہ آپ کے ہاتھوں کی سب کرتوت ہے
ورنہ کیا معلوم تھے قسمت کے پھر جانے کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود غضب کرتے ہو تم حق کو نہیں پہچانتے
اس کا موجب ہیں تمہارے کفر پھیلانے کے دن
نام عیسیٰ یوں لکھا اس کا دکھایا یہ ادب؟
ہے یہی ایماں تمہارا ہیں یہ سلجھانے کے دن؟
اس مسلمانی پہ تم اوتار پھرتے ہو بنے؟
ہیں یہی تو آپ کے فی النّار ہوجانے کے دن
کون ہو تیری سوا یوں دشمن ایمان ودین
ڈگمگا کر یوں دکھائے اپنے جھٹلانے کے دن
رودیا ہر طالب حق سن تیری غمازیاں
یہ فریب ومکر اوریہ جال پھیلانے کے دن
یہ طریقہ کیا ہی ہے موزوں برایں ریش وفش
گھر میں بیٹھے بیٹھے ہے لاکھوں کما کھانے کے دن
سچ بتاؤ کیا یہی سمجھے شعار اسلام؟
لوٹ کر کھانے کے اور گمراہ کرجانے کے دن
گر یہی حالت رہی تو آرہینگے غافلو!
سب سے پہلے قادیاں کے صاف ہوجانے کے دن
تیری وحدت آلگا جب یوں جگر کو چیرتا
تابہ کہ قائم رہیں پھر فتنہ پھیلانے کے دن
جب تلک دعویٰ نبوت ہے رہینگی یہ ضرور
آپ کے گمراہ اور دجال کہلانے کے دن
واہ مسلمان تمہاری نظم بھی ایسی لکھی
جس میں ساری خلق کے مانگے ہیں مرجانے کے دن
اس لئے میں چھوڑ کر لو کروں تجھ سے دعا
فضل سے اورلطف سے اب لا سنبھل جانے کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناجات

تجھ سوا کوئی نہیں ہے اے میرے مولا رحیم
فضل سے اب ختم کر دجال کے آنے کے دن
صد تحیات وسلام اس پر کہ جو بتلا گیا
ایسے دجالوں کے سب آنے کی اور جانے کے دن
ورنہ امت کب سمجھتی ایسے دجالوں کے مکر
گر نہ بتلاتا وہ اِس گمراہ کے آنے کے دن
ہم تو عاجز ہیں گناہوں کے ہیں اپنے معترف
فضل سے ہے لامرادیں ساری برلانے کے دن
اپنے مطلب کے لئے یہ دیں کو کرتا ہے خراب
جلد لا یارب تو اس کے ٹھیک ہوجا نے کے دن
تیرے بندوں کو تو یہ لینے نہیں دیتا ہے چین
اب تو اس کی خود خبر لے اور دکھا جانے کے دن
دے ہدایت تو اسے چشم بصیرت اس کی کھول
مانگتا ہے سب تیرے بندوں کے مرجانے کے دن
مربھی جائے تو پھر خس کم جہاں سب پاک ہو
اور چلے جائیں تیری خلقت کے گھبرانے کے دن
ہے یہ وہ دیں جس کو تونے کامل واکمل کیا
پھر یہ بدخواہ مانگتا ہے اس کے مٹ جانے کے دن
یہ تو وہ دیں ہے جس کا آپ تو حافظ بنا
پھر یہ دشمن لارہا ہے اس کے مرجھانے کے دن
رکھ ہمیشہ فضل سے اپنے اسے تا دَور حشر
سبزوشاداں اور نہ آویں اس پہ مرجھانے کے دن

الراقم یکے از سابق ارادتمندان مرزا مذکور

(اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۰۶ء۔ ص: ۷-۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا پوتہ علی گڈھ کالج میں

اِس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے اُن لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈھ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور چھوڑ کر علی گڈھ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا بُرا اثر اُسے نہو گا؟ وغیرہ۔

مگر اہلحدیث کا اعتراض علی گڈھ کالج کے داخلہ پر نہیں، بلکہ سرے سے اِس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے۔ جب کہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے بیٹوں کی فہرست میں نہیں لکھا۔ تو اُس کے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب مواہب الرحمٰن صفحہ اخیر پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور اُن کے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے۔ پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتہ کہا جاتا ہے؟ شرم۔

شائد ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد، مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا ہے۔ بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے۔ پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا غلام احمد صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے۔ اسی غلط اصول پر شائد بنا کر کے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے۔ کیوں کہ مرزا سلطان احمد، مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے۔

بہرحال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اُس کے بیٹے کو پوتا کیوں کہا گیا۔ کیا الحکم اس کا جواب بھی دے گا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء ص:۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم قادیان اور وکیل امرتسر

آج کل ہمارے قادیانی پہلوان الحکم کی توجہ ہمارے معزز (اخبار) وکیل امرتسر پر ہورہی ہے۔ آپ نے اپنے معمولی مسیحائی رنگ میں آن کر کم زبان وکیل کو خوب سنائی ہیں۔ بے حیا، بے سمجھ، بے ایمان، بے غیرت، جاہل وغیرہ تو ان کی الہامی مشین میں ہمیشہ چھپتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے (اخبار) وکیل بھی ان کا جواب دے۔ مگر ہم تو الحکم قادیان سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارے مسیح، مہدی اور کرشن گوپال جی مہاراج کا سرکلر تو یہ تھا کہ

تم اہل حدیث امرتسر اور دیگر مخالفوں میں سے کسی کا جواب ندو، خدا نے یہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ تمہارا جواب خدا کے جواب سے بڑھ کر نہیں ہوگا۔

اس پر تم نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ آج سے خدا کے مامور کی اطاعت میں ہم کبھی کسی مخالف کا جواب نہ دیں گے۔ اب یہ کیا بات کہ تم نے توبہ توڑ دی۔ گو اہل حدیث امرتسر کی نسبت تو ابھی تک بحال ہے مگر معزز اور شریف وکیل سے کیوں تو تو میں میں پر آ گئے۔ کیا کہیں استاد کا قول تو نہیں سن لیا

شب کو مئے خوب سی پی صبح اٹھتے توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا الحکم اس حکم مسیحائی کا کوئی ناسخ پیش کر سکتا ہے؟ شائد وہ حکم خاص اہل حدیث امرتسر کے حق میں تھا۔ بہت خوب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۳)

❁ سوال: مرزا قادیانی نے جو تصویر اتروائی ہے اس کی نسبت شریعت کیا کہتی ہے اور کیا تصویر اتارنا یا باعزاز رکھنا گناہ کبیرہ ہے یا نہیں۔ بابو عبدالحی از کوہاٹ

جواب (از اڈیٹر اہل حدیث): تصویر اتروانے اور رکھنے سے حدیثوں میں سخت منع آیا ہے بخاری مسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہے اشد الناس عذا باً عند الله المصورون یعنی قیامت کے روز سخت عذاب مصوروں کو ہوگا ۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں خدا کی رحمت خاصہ کا نزول نہیں ہوتا ۔ احادیث میں تو اس سے منع آیا ہے رہے مرزا صاحب قادیانی سو، اون کو کون منع کرے جب کہ وہ (بزعم خود) مہدی مسیح کرشن نبی رسول اللہ اور ابن اللہ ہیں ان کا اصول ہے کہ میرا حکم خدائی حکم ہے میں جس حدیث کو غلط کہوں غلط ہے جس کو صحیح کہوں صحیح ہے ۔ پس ایسے شخص کو کون روک سکتا ہے بعض لوگ پیسہ روپئہ وغیرہ کی تصویریں رکھنے سے تصویر کے رکھنے کا جواز سمجھا کرتے ہیں سواسکا جواب یہ ہے کہ الضرورة تقدر بقدر ھا ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے مثلاً ایک شخص کسی لق و دق جنگل میں ہے جہاں پر کوئی چیز کھانے کی میسر نہیں ہوسکتی تو بحکم قرآن اس کو سور مردار وغیرہ کھانا جائز ہے مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں ۔ اسی طرح روپئہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے لیکن بالاختیار ایسا کرنا جائز نہیں ۔

(اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۹)

امرتسر میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا لیکچر

حکیم محمد الدین امرتسریؒ بتاتے ہیں:

ڈاکٹر (عبدالحکیم خان پٹیالوی) صاحب بیس سال مرزا قادیانی کے مرید رہے، ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے کہ قریبا تین سو روپیہ سالانہ چندہ دینے والے تھے۔ اب کچھ دنوں سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ علیحدہ بھی ایسے ہوئے ہیں کہ جا بجا مخالفت کے لیکچر دیتے ہیں۔ امرتسر میں بھی اہالی شہر کی درخواست پر آپ دوبارہ تشریف لائے اور انجمن نصرت السنہ کے انتظام سے ۱۳ جولائی کو لیکچر دیا۔

آپ نے لیکچر شروع کرتے ہی فرمایا کہ اگر سوال ہو کہ باوجود لکھا پڑھا اور صاحب قلم ہونے کے میں کیوں اتنی مدت تک مرزائی رہا اس کا جواب یہ ہے کہ دجال کا فتنہ بھی بہت بڑا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ہر ایک نبی دجّال کے فتنہ سے ڈراتا گیا۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب نے دجال کی تمام صفات مرزا صاحب قادیانی پر چسپاں کر کے دکھائیں۔ ضمناً آپ کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ مرزائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جب میری تحریرات کا جواب نہ ہوسکا تو مجھے بدنام کیا۔ کہ میں رسالت سے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں رسالت سے ہرگز منکر نہیں ہوں۔

اثناء تقریر میں آپ نے بڑے دعویٰ سے کہا کہ مرزا نہ عربی جانتا ہے نہ اچھی اُردو۔ اس کو قرآن دانی کا بہت بڑا زعم ہے بیشک میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھے۔ پھر کہا کہ مرزا تو بڑا چالباز، مکار اور دجال ہے البتہ اُس کے بعض مرید بیشک مخلص ہیں مگر اس عیار کے پھندے میں پھنس رہے ہیں۔ اس کی عیاریوں کا سمجھنا کوئی آسان کام نہیں۔ پھر یہ بھی اعلان کیا کہ میری جن کتابوں میں مرزا کی تائید پائی جاتی ہے مَیں نے ان کی اصلاح چھپوائی ہے جس صاحب کے پاس وہ کتابیں ہو وہ اصلاحی پرچے مجھ سے طلب کرلیں۔

آپ کے لیکچر کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کہا کرتے ہیں کہ میری نبوت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ لیجئے ہم جانچتے ہیں۔ بخاری کی حدیث ہے کہ ہرقل شاہ روم نے کفار مکہ سے سوال کیا تھا کہ هل يرتد احد منهم سخطة لدينه یعنی کوئی شخص اس نبی (علیہ السلام) پر ایمان لاکر اس کے دین کو ناپسند سمجھ کر مرتد بھی ہوتا ہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ یہی سنت نبیوں کی تھی کہ اُن کے اصحاب میں سے اُن پر ایمان لانے کے بعد اُن کی دین کو ناپسند سمجھ کر مرتد کوئی نہیں ہوتا تھا۔ پس جب ڈاکٹر صاحب مرزائی نبوت پر ایمان لاکر الگ ہوئے تو اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک رسالہ اسی مضمون پر المسیح الدجال لکھا ہے جو مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال سے ملتا ہے۔

(حکیم محمد الدین امرتسری)

(اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۳۷۔ مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۹-۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور احمد مسیح دہلوی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگر چہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ کے الہام اور ایماء کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں، اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کر کے ہی اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں۔ مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتوی کہاں سے حاصل کیا۔..

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا..

اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے...

اور کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ میر قاسم علی سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جب کہ مباحثہ اسی سے کیا ہے...

اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے، تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں جب لاہور، کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان ..ایسی درخواست کریں۔ کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا..

پس اگر احمد مسیح میرے ہی ساتھ مباہلہ کا شائق ہے..تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھجوا دے..

مرزا غلام احمد ۵ مئی ۱۹۰۶ء

(بدر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۔۲، مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳۔ ص ۵۵۴۔۵۵۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آج میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کے واسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دے کر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پائونیر یا سول میں صرف یہ شائع کر دیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاوے گا۔...

مکرراً یہ کہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی۔ مرزا غلام احمد ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

(بدر ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء ص ۳۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۵۵۶۔۵۵۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دہلی میں ایک حافظ احمد مسیح عرصہ سے عیسائی ہیں۔ اُن کی طبیعت میں مذہبی مناظروں کا ذرہ شوق ہے۔ ہوتے ہوتے دہلی میں کہیں مرزائیوں سے بھی اُن کی گفتگو ہوگئی۔ گفتگو کا انجام یہاں تک پہنچا کہ حافظ جی نے مرزا صاحب کو ''مباہلہ'' کیلئے بلایا۔

کہاں تو مرزا صاحب ہمیشہ اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلایا کرتے تھے (گو ان کی تیاری پر چُھپ بھی جاتے ہیں) کہاں یہ حالت ہوگئی کہ حافظ احمد مسیح خود ان کو مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں۔ جس کی جواب میں مرزا جی نے اشتہار دیا کہ میں حافظ احمد مسیح سے تب مباہلہ کرونگا کہ اُس کے ساتھ فلاں فلاں پادری اور بشپ ہوں تاکہ مباہلہ کا اثر سب قوم پر پڑے۔ اِس کے جواب میں حافظ احمد مسیح نے پھر ایک اشتہار دیا جس میں کئی ایک طرح سے جواب دیئے کہ تمہارا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں پادری اور بشپ میرے ساتھ ہوں۔ گویا مباہلہ کو ٹلانا ہے یہ ہے وہ ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ احمد مسیح کا دعویٰ سچا ہے، مگر نہ اور کسی دلیل سے بلکہ اُس ایک ہی دلیل سے جو اہل حدیث بتلادے گا جس کا بتلانا خاص اہلحدیث امرتسر کا حق ہے۔ یہی تو باعث ہے کہ اخبار اہلحدیث امرتسر کے سامنے مرزا جی اور مرزا جی کے ایڈیکانگ دم بخود ہیں اور سرکلر ہو رہے ہیں کہ اہل حدیث امرتسر کا جواب مت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو۔ کیوں؟ اس لئے کہ پوری پتہ کی کہتا ہے۔

سنو! مرزا جی نے ایک دفعہ پہلے مباہلہ کیا ہے۔ کس سے؟ صوفی عبدالحق غزنوی حال ساکن امرتسر سے۔ اُس کے ساتھ کون بڑے بڑے علماء تھے؟ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ اکیلا تھا۔ کسی اور کی شہادت تو تم کاہے کو سنو گے، خود تمہاری ہی شہادت پیش کرتا ہوں۔ پس سنو! رسالہ ریویو قادیانی بابت جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۲۰ پر لکھا ہے کہ:

> ''آتھم کے مباحثہ کے بعد (یہ بھی غلط، بعد نہیں بلکہ درمیان میں) عبدالحق غزنوی نے آپ (مرزا جی) سے بمقام امرت سر مباہلہ کیا۔ مگر یہ مباہلہ صرف عبدالحق کی طرف سے تھا۔''

پس جس طرح تم نے پہلے صرف عبدالحق سے مباہلہ کیا، اسی طرح اب صرف احمد مسیح سے کرو۔ پہلی نظیر کافی ہے۔ پس اب حافظ احمد مسیح سے مباہلہ نکرنے کی وجہ بجز اس کے کیا ہے کہ کرشن جی نے سمجھا کہ پہلے مباہلہ میں چونکہ عبدالحق اکیلا مقابل تھا، اس لئے اُس کی صحت سلامتی سے کوئی داؤ نہ چلا کہ کسی در پر مباہلہ کی آفت گراتے۔ لہذا بہتر سمجھا کہ آئندہ کو ایک جماعت کثیر سے مباہلہ ہو۔ ممکن ہے اُن میں سے کوئی خود مرے، کسی کا کوئی متعلق مرے یا بیمار ہو۔ نزلہ ہو یا زکام ہو۔ طاعون ہو یا ہیضہ ہو۔ تپ ہو یا کھانسی ہو۔ مقدمہ ہو یا شہادت ہو۔ غرض کچھ نہ کچھ تو بہتوں میں ضرور ہو کر رہیگا۔ بس پھر تو یاروں کی چاندی کھری ہے۔ حمقا تو پہلے ہی سے تیار ہیں کہ سنتے ہی کہیں آمنّا وصدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین... سچ ہے:

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

مختصر یہ کہ حافظ احمد مسیح کا دعویٰ صحیح اور قادیانی کا اشتہار محض فرار ہے۔ پس حافظ صاحب کو چاہیئے کہ صوفی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کی نظیر پیش کر کے مرزا جی سے مباہلہ کا تقاضا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۳۔ نمبر ۳۷۔ مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء ص:۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دجل

مکرم معظم جناب مولانا صاحب.. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل کے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی نے ولی نعمت اللہ صاحب کی تصنیف اور پیش گوئی ظاہر کر کے اپنی صداقت کی دلیل قائم کی ہے۔ درحقیقت چند اشعار سے شبہ پڑتا ہے۔ چونکہ جناب کے سوا اس بارہ میں اور کسی سے جواب کی توقع نہیں، اس لئے التماس ہے کہ یا تو اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں چھاپ دیا جائے، ورنہ بصیغہ بیرنگ مجھ کو جواب عنایت ہو۔ مشکور ہونگا

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گوئم
بلکہ از کردگار مے بینم
در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کارزار مے بینم
ہمہ را حال مے شود دیگر
گر یکے در ہزار مے بینم
قصہ بس غریب مے شنوم
غصہ ء در دیار مے بینم
غارت و قتل لشکرِ بسیار
از یمین و یسار مے بینم
بس فرو مایگان بے حاصل
عالم و خواندکار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب دین ضعیف می یابم
مبدعِ افتخار مے بینم
دوستانِ عزیز ہر قومے
گشتہ غمخوار خوار مے بینم
منصب و عزل تنگ چہ عمال
ہر یکے را دو بار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمی گیر دار مے بینم
مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا
از صغار و کبار مے بینم
بقعہء خیر سخت گشت خراب
جائے جمع شرار مے بینم
اند کے امن گر بود امروز
در حد کوہسار مے بینم
گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست
شادیء غم گسار مے بینم
بعد امسال چند سال دگر
عالمے چون نگار مے بینم
بادشاہ مشام دانائے
سرورِ با وقار مے بینم
حکم امثال صورتے دگر ست
نہ چو بیدار وار مے بینم
غین و رے سال چون گزشت
از سال بو العجب کار و بار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہ در آئینہء ضمیر جہاں
گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار
بے حد و بیشمار مے بینم
جنگ و آشوب فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمے یابم
خواجہ را بندہ وار می بینم
ہر کہ اد بار یار بود امسال
خاطرش زیرِ بار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخِ زر
در ہمش کم عیار مے بینم
ہریک از حاکمان ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم
ماہ را روسیاہ مے نگرم
مہر را دل فگار مے بینم
تاجر از دور دست وبے ہمراہ
ماندہ در رہگذار مے بینم
حال ہند خراب مے یابم
جورِ ترک و تتار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہاں
بے بہار و ثمار مے بینم
ہم دلی و قناعت و کنجے
حالیا اختیار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمی وصلِ یار مے بینم
چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
بندگانِ جناب حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم
ید بیضا کہ با او تابندہ
باز با ذوالفقار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بوئیم
گل دیں را ببار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من
دورِ آن شہسوار مے بینم
عاصیان از امام معصومم
خجل و شرمسار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش
ہمدم و یار غار مے بینم
زینت شرع رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنجِ کسری و نقد اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم
بعد ازاں خود امام خواہد بود
بس جہاں را مدار مے بینم
ا ح م و دال مے خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم
دین و دنیا از و شود معمور
خلق زو بختیار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ ء دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

(ذیل کے اشعار اس شمارے میں نہیں ہیں انہیں تا ئید آسمانی سے نقل کیا گیا ہے بہاء)

ایں جہاں را چو مصر مے نگرم
عدلِ او را حصار مے بینم
ہفت باشد وزیر سلطانم
ہمہ را کامگار مے بینم
بر کفِ دست ساقی وحدت
بادہ ء خوش گوار مے بینم
تیغ و آہن دلان زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو
در چرا با قرار مے بینم
ترک عیار سست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم
نعمت اللہ نشست بر کنجے
از ہمہ بر کنار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعدار احمد خان ویٹری دفع دار۔ٹرانسپورٹ کورنمبرا۔ پشاور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں:
اس قصیدہ کا کیا ثبوت کہ نعمت اللہ مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔
پھر اسکا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم واقعی کوئی اہل الہام تھا۔
پھر اس میں مرزا صاحب کا کیا تعلق؟ اس میں تو ایک ایسے بزرگ کی خبر دی گئی ہے جو اخلاق حمیدہ واعلی درجہ کے مثل پیغمبرﷺ کے رکھتا ہوگا۔اور مرزا صاحب کے اخلاق حمیدہ کے تو کیا کہنے ہیں۔جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، جھوٹے الہام گھڑنا وغیرہ وغیرہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔
علاوہ اسکے شاہ نعمت اللہ مرحوم کے کئی ایک قصیدے مشہور ہو رہے ہیں۔ایک تو یہی ہے جو اوپر مرقوم ہوا، اور ایک دو اور بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

قصیدہ از ولی نعمت اللہ صاحب مرحوم کشمیری

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود
نام او تیمور شاہ صاحب قران پیدا شود
بعد زان میراں شہے کشور ستاں گردد پدید
والی صاحب قِران اندر جہاں پیدا شود
بعد زیں گردد عمر بن شیخ مالک ویں زمین
در زمانش عیش و عشرت بیگماں پیدا شود
شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
ایں بدنیا والی ہندوستان پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
زیں یقین واں فتنہء در ملک آن پیدا شود
بعد نوبت بر ہمایوں میرسد از لا یزال
ہمدراں افغان یکے از آسمان پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
زانکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود
میرود در ملک ایراں پیش اولاد رسول
تا کہ قدر ومنزلت آن قدر داں پیدا شود
تا زمانے آنکہ لشکر آورد آن سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود پس پسر آں پیدا شود
پس ہمایوں بادشاہ در ہند قابض میشود
بعد ازاں اکبر شہے کشور ستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہے جہانگیر ست گیتی را پناہ
اینکہ آمد در جہاں بدرِ جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقا
ثانی صاحب قِراں شاہِ جہاں پیدا شود
پیشتر از قرن کمتر چہل شاہی میکند
تا کہ پسرش خود بہ پیشش ہمدراں پیدا شود
تفرقہ گردد بعالم ملک او گردد خراب
ایں عجب ہائے شنو کز آنزماں پیدا شود
راستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں
دوست دشمن گردد و شک اندراں پیدا شود
بعدہٖ پسرش دہد آوازہٖ اندر جہاں
والی در خلق عالم بیگماں پیدا شود
خلق راضی جملہٖ در دور او گردد فزوں
بر جراحت ہائے عالم مرہماں پیدا شود
ایں چنیں در چند سالے پادشاہی او کند
او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال
ایں پسر آید پس از سروے ازاں پیدا شود
نادر از ایران آید اوستاند ملک ہند
قتل دہلی ہم بزور تیغ آں پیدا شود
بعد زاں شاہے قوی زور است احمد پادشاہ
او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں بادشاہ
فتنہء در خاندانش بیگماں پیدا شود
قوم سکھاں چیرہ دستی میکند بر مسلماں
تا چہل ایں جور و بدعت اندراں پیدا شود
بعد ازاں گردد نصاری ملک ہندوستان تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستان پیدا شود
چوں شود در عہد آنہا جور و بدعت را رواج
شاہ غربی بہر قتلش بیگماں پیدا شود
قاتل کفار باشد آن شہ شیر علی
حامی دین محمد پاسباں پیدا شود
فتح یابد شاہ غربستاں بزور تیغ وجہد
قوم عیسی را شکستے بیگماں پیدا شود
غلبہ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند
بعدہ دجال ہم از اصفہان پیدا شود
از برائے دفع دجالے بتو گوئم شنو
عیسی آمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجرت بود تا ایں گفتہ شد
در ہزار و سہ دو صد و ہشتاد آن پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگہی شد نعمت اللہ شاہ را ز اسرار غیب
گفتۂ او بیگماں بر مرد ماں پیدا شود

یہ سب باتیں حسن عقیدت کی ہیں، ورنہ کیا ثبوت کہ نعمت اللہ شاہ کشمیری کون تھے۔ پھر یہ قصیدہ اونہی کا ہے۔ اگر ہے، تو واقعی الہام سے کہا ہے۔ علاوہ اس کے قصیدہ مذکور اپنی اندرونی شہادت سے بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ یہ شعر

بعد ازاں گردد نصاری ملک ہندوستان عام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

قطع نظر شعر کی لفظی اور معنوی غلطیوں کے، اس کی خبر بھی غلط ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی حکومت اس ملک میں سو سال تک لکھی ہے اس سے بعد زوال ہوگا حالانکہ نصاری کی سلطنت ہندوستان پر سو سال سے پہلے کی ہے۔ سچ ہے

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوئد من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفیٰ ہر گز نگفتے تا نگفتے جبریل
جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

اس کے علاوہ شاہ نعمت اللہ مرحوم کا قصیدہ ایک اور بھی مشہور ہے جو ایک کشمیری کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس کا مطلع یوں ہے:

چوں آخر زمانہ آید بایں زمانہ
شہباز سدرہ بینی در دست روزگانہ

اس قصیدہ میں ایک دو شعر یوں ہیں

مردے ز نسل ترکاں رہزن شود چو شیطان
گوید دروغ دستاں در ملک ہندیانہ
دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اس قصیدے میں مرزا صاحب قادیانی اور ان کے پیر و مرشد سر سید احمد خان علی گڈھی کا نام لے کر ردّ کیا گیا ہے۔ اور ان دونوں کو گمراہ کنندہ کہا گیا ہے۔ تو کیا مرزا جی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعروں کو بھی مانیں گے؟

قصیدہ اول میں، ا۔ح۔م۔د، سے اگر احمد مراد ہو، تو مرزا صاحب قادیانی پر کسی طرح چسپاں نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کا نام غلام احمد ہے، احمد نہیں۔

اگر احمد ہے تو پچھلے قصیدے میں دو احمدوں کو ملحد کہا گیا ہے۔ کیا مرزا صاحب قادیانی اس لقب کو پسند کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اگست ۱۹۰۶ء ص۶۔۷)

(ایک قصیدہ بدر۔قادیان، ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں صفحہ ۴ پر بھی شائع ہوا، جو یوں ہے:

راست گویم بادشاہے در جہان پیدا شود
نام تیمورے بود صاحب قران پیدا شود
بعد ازاں مرزا محمد وارثش گردد پدید
وائے صاحب قران اندر در زمان پیدا شود
چون کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں اخواں شاہ انس و جان پیدا شود
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہِ مالک رقاب
گردد آں ہم مدعیّش ہم دراں پیدا شود
شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
پس بدہلی وائے ہندوستان پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
ایں یقین دان فتنہء در ملک آن پیدا شود
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
آں کہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
تا کہ قدر و منزلت زاں قدر واں پیدا شود
شاہ شاہاں مہربانیہا کند بر حال او
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا زماں آ نکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود، یورش براں پیدا شود
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں اکبر شہ کشور ستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
وارث او در جہاں شاہجہان پیدا شود
چوں کند عزم سفر زیں جا سوئے دار البقا
ثانی صاحب قران شاہ جہان پیدا شود
بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
تا کہ یورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود
برختہا گردد بعالم، ملک او گردد خراب
از عجائب ہا چہ گرداب جہاں پیدا شود
در تحیر خلق افتد چوں جہاں گردد چنیں
مہترے از آسمان آتش فشان پیدا شود
راستی کمتر شود کبر و دغل گردد فزوں
دوست دشمن میشود شک اندراں پیدا شود
ہم چناں دو عشر یا سہ بادشاہی او کند
تا ز فرزندان کوچک بعد ازاں پیدا شود
او برادر بر کند از حکم خود اندر جہان
والئے از خلق عالم سر فشان پیدا شود
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
خلق را فی الجملہ اندر دور رو گردد سکون
مرہمے بر زخم ہائے مردماں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
عاقبت از کوشکے ابدالیاں پیدا شود
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
ہم چنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
آں پسر آید دریں شاہ زماں پیدا شود
نادر آید ہم ز ایراں اوستاند ملک ہند
قتل دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
رخنہ اندر خاندانش زیں میان پیدا شود
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
قوم سکھاں جبر دستیہا کند بر مسلمین
تا چہل ایں دور بدعت اندر آن پیدا شود
بعد ازاں گیرد نصاری ملک ہندوستان تمام
تا صدی حکمش میان ہندیاں پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہمے گویم شنو
عیسی احمد مہدی آخر زمان پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آن پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری

یاد رہے کہ یہ قصیدہ درج ذیل نوٹ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی دربارہ مسیح موعود

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نعمت اللہ ولی کے قصیدے کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے جو حضرت مرزا نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔اس نسخہ میں جس قدر تفصیل نام بنام لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیش گو ئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔لیکن کم از کم یہ نسخہ ۱۲۷۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اہل اسلام میں تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کی ابتداء میں تھا۔)

مسیح قادیانی کی شکویٰ طرازی

بزبان منشی سعد اللہ سعدی لودہانوی وحافظ شیرازی

بود از قادیاں تا پٹی[۱] منحوس منزلہا
نہ آب چشم بنمودم بہ خاک منزلش گلہا
ببوئے نافۂ کا خرمبا زاں طرہ بکشائد
زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد دردلہا
بگوانی رسول اللہ ملہم ہرزماں گوید
بدہ اے بچہ ام تصویر خود با مرداں گوید
رَہَق افزودم احسن ہر چہ من گویم ہماں گوید
بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ ورسم منزلہا
قریب آئے ہمارے دن، ہیں اب دنیا سے چلتے ہم
ان الہاموں نے منہ کالا کیا جب سے ہوئے ملہم
بَسو سلطاں محمد گھر میں اپنے عیش سے جم جم
مرا در منزل جاناں چہ امن وعیش چوں ہردم
جرس فریاد می دراد کہ بربندید محملہا
مسیحا ہوکے احمد بیگ کے در پر ہوا سائل
بڑھاپے کا اندھیرا سخت اور رحلت پہ دم مائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقیبوں کا در مقصد سے قبضہ نہوا زائل
شب تاریک وبیم موج وگردابے چنیں ہائل
کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا
طمع اور دھمکیاں بھی دیں بہت تزویج کی خاطر نہایت
احتیاط کیں کہ پوشیدہ رہے یہ سر
بڑے دکھ جھیلے اے سعدی کروں کیا نفس ہے کافر
ہمہ کارم زخود کامی بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آل رازے کزو سازند محفلہا
یہی حق کرچکے ہوں جائداد اپنی گرو حافظ
کیا ہے ترک دنیا یوں برائے عفت نو حافظ
نصیحت آپ کی لے کر بیٹھا ہوں تو حافظ
خصور فکر ہمی خواہی از و غالف مشو حافظ
متی ماتلق من تهوی دع الدنیا
واملها

ا؎ موضع پٹی مرزا سلطان محمد کا مسکن ہے۔ اُس کے حق میں مسیح قادیانی اپنی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ ساکن القرية المنحوسة المسمّاة بالفتی ۔فتی پٹی کا معرب بنایا گیا ہے۔ (منہ)۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ راگست ۱۹۰۶ء ص:۵)

حکیم محمد حسن خان لدھیانوی کی نظم

ارے او مریدان مرزا خدارا
بتاؤ کہ ہے دین کیسا تمہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول خدا سے پھرے جا رہے ہو
نبوت کو مرزا کی تم گا رہے ہو
دلوں میں نہیں خوف رکھتے خدا کا
نہ اندیشہ ہے تم کو روز جزا کا
گھٹایا ہے رتبہ حبیب خدا کا
بڑھایا ہے رتبہ مگر میرزا کا
بلا شبہ ہیں چرخ پر ابن مریم
زمیں میں مکیں ہیں رسول اکرم
دوبارہ جب آئینگے عیسی زمین پر
پس مرگ مدفون ہونگے یہیں پر
گھٹا اس میں کیا رتبہ خیرالوری کا
حبیب خدا اشرف انبیاء کا
گئے ہیں فلک پر مع الجسم عیسی
ہوا ہے یہ قرآن سے ہم پر ہویدا
احادیث و قرآن کو دیکھو سمجھ کر
پڑے ہیں تمہاری تو عقلوں پہ پتھر
عبث دین بر حق کو چھوڑا ہے تم نے
صداقت سے منہ اپنا موڑا ہے تم نے
تصانیف مرزا پہ رکھتے ہو ایمان
بھلا بیٹھے دل سے احادیث و قرآن
کلام خدا سے جو آگاہ ہوتے
تو یوں دین حق سے نہ گمراہ ہوتے
کلام الٰہی سے لو ہم پتا دیں
سنو غور سے لاؤ ایماں بتا دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹے پارہ قرآن میں سورہ نساء ہے
پڑھو اس کی تفسیر میں کیا لکھا ہے
فلک پر مع الجسم عیسی کا جانا
صداقت سے سب عالموں نے ہے جانا
فقیہ و محدث ہوئے جس قدر ہیں
سبھی متفق حق کے اس قول پر ہیں
سمجھ میں نہ یہ بات کیا ان کی آئی
جو مرزا نے ہے اس صدی میں سجھائی
عقیدہ یہی اہل اسلام کا ہے
رہے گا ہمیشہ سے یوں ہی رہا ہے
یہی تھا بزرگوں کا مذہب تمہارے
اسی قول کو مانتے آئے سارے
مگر آج تم دام مرزا میں پھنس کر
ہوئے جاتے ہو قائل قول منکر
تمہیں کون رستہ بتانے کو آئے
پڑھو علم دین جو جہالت مٹائے
دوبارہ وہ آئیں گے بے شک زمین پر
جو ہیں ابن مریم خدا کے پیمبر
عقیدہ ہمارا یہی مستند ہے
حدیثوں سے بڑھ کر بھلا کیا سند ہے
نہیں بات مشکل یہ کچھ نزد داور
کہ عیسی کو لائے فلک سے زمین پر
تمہاری سمجھ گرچہ الٹی ہوئی ہے
خدا کے تو نزدیک ممکن سبھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ نہیں ہے جو اس پر تمہارا
تو سمجھو کہ دین سے کیا ہے کنارا
بتا کیا رسول خدا نے کہا ہے
ذرا لا بخاری کہاں یہ لکھا ہے
کہ موعود عیسیٰ جو آئے جہان میں
تو پنجاب کے موضع قادیان میں
دکھاؤ وہ ہیں کون سی تیں آیت
جو ہیں مرگ عیسیٰ پہ کرتی دلالت
کوئی ایک آیت تو لا کر دکھاتے
وفات مسیحا کا جھگڑا مٹاتے
نشان سماوی بھلا کون سے ہیں
کہ مرزائیوں پر وہ ظاہر ہوئے ہیں
ذرا ان نشانوں کا ہم کو نشان دو
کہ موعود کا وقت جن سے عیاں ہو
مسیحائے موعود گر میرزا ہے
کہاں پہلے دجال اس سے ہوا ہے
بتاتے ہو ریلوں کو دجال کافر
یہ بیہودگی اور خری ہے سراسر
اگر ریل کو کوئی دجال مانے
سوار اس پہ ہوتے ہیں کیوں لنگڑے کانے
وہ دجال جو ہو عدوے مسیحا
گدھے پر چڑھے اس کے ہیہات مرزا
ہوئے کب ہیں ظاہر نشان سماوی
کہ بن بیٹھے عیسیٰ عبث میرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہے یہ فرمایا حق نے قرآن میں
کہ موعود ہوگا عیاں قادیان میں
نہ زنہار دے گا کلام الٰہی
کسی دعویٰء میرزا پر گواہی
یہ قول نبی صدق سے مان لو تم
کہ دجال تیس آئیں گے جان لو تم
بتاتے ہیں ہم کو احادیث و قرآن
کہ مرزا نہیں فی الحقیقت مسلمان
خدا کے لئے سیدھے رستے پر آؤ
حدیث اور قرآن پر ایمان لاؤ
مریدی سے اب اس کی ہو جاؤ تائب
کہ ہے میرزا مفتری اور کاذب
عقیدہ کرو ٹھیک اپنا خدا را
مسلمان بنو مانو کہنا ہمارا
خدا سے ڈرو اس کی بیعت کو توڑو
وہ دجال ہے اس سے منہ اپنا موڑو
خدا کے مٹانے سے بے شک مٹے گا
نبی کے ہٹانے سے بے شک ہٹے گا
جو دار الفتن موضع قادیان ہے
بنایا اسے تم نے دار الامان ہے
ہوئے حج کعبہ سے منکر سراسر
سمجھتے ہو جانا وہاں حج اکبر
پسند آئی دجال کی کیوں اطاعت
ہوئے حیف کیوں تم گرفتار لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت جو ہے چھوڑی رسول خدا کی
محمد نبی خاتم الانبیاء کی
یقین ہے اسی حال میں تم مرو گے
جہنم کو مرزائیوں سے بھرو گے
دعا ہے خدایا یہ نامی کی دائم
کہ رکھنا ہمیں سیدھے رستے پہ قائم

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مخلص مرید رہ کر ان کی اندرونی کرتوتوں پر واقف ہو کر برگشتہ ہو گئے ہیں۔ خدا کی شان، بحکم آہن با آہن باید کوفت، ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو بھی الہامات کا دعوی ہے۔ مرزا صاحب کی بابت ان کو الہام ہوا ہے کہ:

وہ (مرزا قادیانی) مسرف، عیار اور کذاب ہے۔ کاذب، صادق کے سامنے ہلاک ہوگا، اور اس کی میعاد تین سال بتلائی۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی بابت الہامات ہوئے، ہیں جو انہوں نے... اگست (۱۹۰۶ء) کو بذریعہ اشتہار شائع کر دیئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

خدا سچوں اور جھوٹوں میں تمیز کرے گا۔ وہ مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے۔

بہت خوب! اب دونوں الہامیوں کا دنگل پبلک کے سامنے ہے جس کو خدا فتح دے اوس کی فتح ہوگی۔ ان الہاموں میں تو ہم کسی طرح کی گفتگو نہیں کرتے، نہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا شاید حق ہوگا کہ جس کوچہ سے ہم نا آشنا ہیں اس میں دخل دیں۔ نہ ہم الہامی ہیں، نہ ہی الہامی کے باپ، نہ بیٹے۔ مگر ہاں اس مقابلہ میں ہمیں ایک دو وجہ سے خطرہ ہے اس لئے وہ خطرہ پیش کر کے ہر دو ملہموں کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ذرا اپنے الہاموں کی تشریح اور صفائی کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ پبلک تین سال تک انتظار کی تکلیف اٹھا کر آخر اتنا ہی حاصل کرے جو :کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال کو پورا کرے۔

ا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے تو اپنی پیش گوئی کو تین سال تک محدود کر دیا ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حسب عادت بے قید ہی رکھا ہے۔ یعنی صادق کاذب کی پہچان کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی۔

۲۔ ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کو اس الہام کی آج کیا ضرورت پیش آئی۔ آپ نے تو اس سے قبل کئی سال اشتہار میعادی سہ سالہ دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ تین سال کے اندر اندر میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے اس اشتہار کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا (آمین)

اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں، تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے اور کوئی نشان دکھلا، اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے، جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اوٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں، تو ان تین سال میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(قادیانی اشتہار۔ دسمبر ۱۸۹۹ء)

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں، مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں اس دعا کو پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں۔ اسلئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی آدمی کی نہیں۔ مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں:

مجھے بار بار خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے، تو میں سنوں گا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس سہ سالہ پیش گوئی کا، جسے ختم ہوئے بھی آج چار سال ہونے کو ہیں، کیا اثر ہوا۔ کیا اس مدت کے اندر مرزا جی کی تائید میں کوئی نشان ایسا ظاہر ہوا جو اس پیش گوئی کو صادق کر سکے۔ اگر ہوا، تو کیوں اسے کافی سمجھ کر پیش نہیں کیا جاتا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں ایک جدید غیر محدود پیش گوئی کیوں کی جاتی ہے۔ اور اگر اس کا ظہور کچھ نہیں ہوا، اور واقعی نہیں ہوا، تو پھر اس کے نہ ہونے پر جو آثار مرتب تھے، وہ کہاں گئے۔ آپ بھولے ہوں تو میں آپ ہی کے الفاظ میں وہ آثار نقل کرتا ہوں۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے، اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح ردّ کرے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہو، تو میں ایسا مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے کہا گیا۔

مرزا جی اور مرزا جی کے دوستو! ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم مرزا جی کے ان الفاظ پر جو اس پیش گوئی کے عدم ظہور پر آپ نے خود فرماتے ہیں، سعدی لودہانوی کے الفاظ میں اپنا ایمان یوں ظاہر کریں:

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نافرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈبویا قادیان کا نام تو نے
کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۴۴۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۱۔۲)

(مرزا صاحب قادیانی کے اگست ۱۹۰۶ء والے اشتہار میں ان کی پیش گوئی یوں ہے۔ فرماتے ہیں میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم کی میری نسبت پیش گوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیش گوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں، ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔

مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ (اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ مرزا غلام احمد)

اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں (خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ سادق، اور وہ مرد صالح اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ردّ میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ غلام احمد قادیانی) ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے (اس فقرے میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا) پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا (یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمد یہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور ... کی۔ غلام احمد)

رب فرق بین صادق و کاذ ب انت تر ی کل مصلح و صا دق (یعنی اے میرے خدا صادق اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاذب میں فرق کرکے دکھلاتو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔اس فقرہ اختتامیہ میں عبدالحکیم کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تیئں صادق ٹھہراتا ہے خدافرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ مرزا قادیانی)

(اخبار بدر قادیان ۔۲۳۔اگست ۱۹۰۶ء ص ۵)

قادیانی الہاموں کا مقابلہ

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو مجھے خدا تعالی نے خبر دی ہے کہ اے میرے بندے تیری فکر کیوں کر پریشان ہے تجھے اس فکر مٹانے کے لئے ایک خبر سناتے ہیں اس کے بعد مجھے معلوم ہوا ، ایک کہنے والا کہتا ہے ہندوستان میں یا کسی اور علاقے میں جتنے مرزا صاحب کے مرید ہیں ان میں سے ایک ماہ کے عرصہ تک بہت مریدوں کو ہدایت ہو جائے گی یعنی اپنے مسیح زیاں وجھوٹا پائیں گے۔ پھران کے مریدوں کا کم ازکم تیسرا حصہ اصل اصول کی طرف لوٹ آئے گا (دیدہ بائد۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۱۳۔ اگست ۱۹۰۶ء رات کو میں نے ورد وظائف کے بعد دعا کی یا باری تعالی یہ کیا معاملہ ہے کہ دنیا میں مرزا صاحب نے عجیب قسم کا دعوی کیا ہے کہ تمام دنیا کے علماء اس کو برا جانتے ہیں مگر وہ بذات خود نبوت کا دعوی رکھتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اپنے آپ کو بےنظیر سمجھتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالی کی طرف سے ایک آواز آئی اے میرے بندے تجھے خوش خبری سنائی جاتی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے یعنی تین مہینہ کے عرصہ میں اس کو وجود پر یعنی مرزا صاحب کے وجود پر ایک حادثہ ہونے والا ہے جس کا نمونہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب خود ایک بیماری میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ بیماری کے باعث اس کے جسم کا ایک طرف رہ جائے۔ اب میں نہیں جانتا کہ اس بیماری کو ادہرنگ کہتے ہیں یا کچھ اور۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا کہ ان کی آنکھوں کا نور بھی کم ہو جائے گا ، میں خاص نیت سے تمام مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ بندے کو مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ براہ راستی اور نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیتی کے اعلان کرتا ہوں نہ اس لئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں

راقم الحروف : غلام قادر قادری امرتسری چوک چنت پورنی بازار نمک منڈی۔

اڈیٹر اپ؛ حدیث: سر دست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان يك كا ذباً فعليه كذبه ۔قائل اگر جھوٹا ہے تو ذلیل ہوگا۔ ہاں مدت کچھ زیادہ نہیں دیکھا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسرے ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۲)

حنفی مرزائی دیانندی اور وہابی

چند روز ہوئے آگرہ کے بازاری اخبار نے ایک حنفی اخبار کی مدد سے... جماعت اہل حدیث کو فرقہ جدیدہ ،عبد الوہاب نجدی کا پیرو لکھا تھا۔اس لئے اس مضمون میں ہم اس امر کی تحقیق کریں گے کہ ان چاروں فرقوں میں سے کون کون فریق اپنے اپنے دعوی اور نسبت میں سچا ہے اور کون منکر ہے۔اور اوس کا انکار کہاں تک صحیح ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس مضمون کو پڑھ کر ہمارے بعض ناظرین بالخصوص بازاری اخبار آگرہ کشیدہ خاطر ہوں گے، اور بہت کچھ بڑ بڑائیں گے۔شائد جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہوں گے۔مگر جواب اس کا نام نہیں کہ ادھر اودھر کے الاہنے دے کر جواب نام رکھ لیں۔نہیں بلکہ جو کچھ لکھیں واقعات پیش کریں اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی باقاعدہ تکذیب کریں۔

اصل بحث اس میں ہے کہ یہ چاروں فرقے جن اپنے اپنے لیڈروں کی طرف منسوب ہیں، یہ نسبت واقعی ہے یا یوں ہی ہے۔یعنی حنفی امام ابو حنیفہؒ صاحب کے، اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور دیانندی آریہ سوامی دیانند کے اور وہابی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے۔

ہمارے خیال میں بحث بالکل صاف اور واضح ہے۔ جو کوئی بغور ان فرقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مذہبی برتاؤ اور تحقیقات مسائل پر غور کرے گا، اوس پر یہ امر آفتاب نصف النہار سے بھی صاف واضح ہوسکتا ہے کہ فرقہ حنفیہ امام ابوحنیفہ صاحبؒ کے پیرو ہیں، اور مرزائی مرزائے قادیانی کے، اور آریہ دیانند جی کے۔ البتہ چوتھا فرقہ جن کے مخالف ان کو وہابی کہتے ہیں اور وہ خود اپنا نام اہل حدیث لکھتے ہیں۔ اور سرکاری کاغذات میں بحکم وائسرائے گورنر جنرل ان کو وہابی لکھنے کی ممانعت اور اہل حدیث لکھنے کا حکم ہے۔ گو یہ مسئلہ واضح ہے تاہم ہم اس پر ذرہ روشنی ڈالتے ہیں تاکہ کوئی صاحب اس خیال کو ہمارا ذاتی نہ جانے۔

حنفیوں کا طریق عمل اور رسم المفتی یعنی علماء حنفیہ کی فتوی نویسی دیکھو کہ جو کچھ امام ابوحنیفہؒ صاحب کا قول ہوگا وہی فتوی دیں گے (مفتی اپنی غلط فہمی سے امام کا قول چھوڑ دے تو اور بات ہے، مگر دانستہ امام کے قول کیخلاف نہ کہے گا) کیونکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب درمختار اور رد المختار میں صاف لکھا ہے:

و الاصح انه یفتی بقول الامام علی الاطلاق (رسم المفتی)

(یعنی صحیح تر یہی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے قول ہی پر ہمیشہ فتوی ہونا چاہیے)۔

اس علی الاطلاق کی شرح میں صاحب ردالمختار لکھتے ہیں:

سواء انفرد وحده فی جانب او لا

(یعنی خواہ امام ایک طرف اکیلا ہو یا اکیلا نہ ہو۔)

غرض ہر حال میں جہاں تک امام ابوحنیفہؒ صاحب کا قول ہے اسی پر فتوی ہونا چاہیے۔

ہمارے خیال میں بھی یہ حکم فقہاء حنفیہ کا بہت ٹھیک ہے کیونکہ جب کسی امام کی تقلید کریں، تو اس کے معنی بس یہی ہیں کہ اسی کے قول کی تابعداری ہو۔

بے چارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم بمنت یک برف آں شوخ تنہا یک طرف

چنانچہ آج علماء حنفیہ کا بس اسی پر عمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حنفی کہلانا اسی امر کو مقتضی ہے کہ جو کچھ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کہا بس اوس پر عمل کیا جائے۔

لاہور کے ایک بڑے حنفی عالم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ ہم لوگ حدیث تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اس لئے پڑھتے ہیں کہ اہل حدیث لوگ جو ہم کو تنگ کرتے ہیں اون کو جواب دے سکیں، ورنہ ہمیں کیا ضرورت ۔ میں نے جب ان کی یہ بات بڑی حیرانی سے سنی تو مولانا فرمانے لگے آپ حیران کیوں ہوتے ہیں، اتنا نہیں سوچتے کہ جب ہم مقلد ہوئے ،تو ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر کس کی تحقیق قبول کر سکتے ہیں۔ میں نے بھیان کی بات کی تحسین کی کہ واقعی تقلید کی یہی شان ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اسی طرح مرزائی فرقہ کی کیفیت ہے کہ جو کچھ مرزا جی فتوی دیں بس وہی سند ہے۔جس بات میں مرزا جی کا قول مل جاوے پھر کسی آیت یا حدیث کی طلب نہیں۔ایک زمانہ میں جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر کفر کا فتوی لگا ،تو وہ یوں کہتے تھے کہ دیکھو جی مجھ پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں ،حالانکہ میں اسلام علیکم کرتا ہوں اور خدا فرماتا ہے

و لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومناً (النساء:۹۴)

(یعنی جو کوئی تم کو السلام علیکم کہے اس کو کافر مت کہو)

مرزا صاحب قادیانی نے جب اس آیت سے استدلال ظاہر کیا تو ان کے دام افتادہ اس آیت کو پڑھتے پھرتے تھے اور علماء اسلام کی تجہیل اور تضحیک کرتے تھے کہ دیکھو جی ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں ۔ دوسرے ایک حدیث بھی ان کی زبان زد تھی جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

من صلّی صلوتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فھو فی ذمّة الله فلا تحقرن الله فی ذمته یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے، اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے ، وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔پس تم اللہ کو اس کی پناہ دینے کے متعلق ذلیل نہ کرو (یعنی تم بھی اوس کو مسلمان ہی جانو)

ایک زمانہ تھا کہ یہ حدیث اور آیت مرزا جی کی تعلیم کے مطابق مرزائیوں کو ورد زبان تھی ۔مگر اب جو مرزا جی نے رخ بدلا اور اپنے منکروں کو کافر کہنا شروع کر دیا تو یہ دونوں آیت اور حدیث کو بھول گئے ۔حالانکہ مرزا جی کے مخالف مسلمان آیت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور پر عمل کرتے ہیں، لیکن مرزا جی سب کو ایک ڈانٹ بتلاتے ہیں۔ پس مرزا جی کا رخ بدلنا تھا کہ تمام چوکڑی بھول گئی۔ سب مرزائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ تمام پہلی تقریریں بھول گئے۔ اب ان کو نہ وہ اصول یاد رہے، نہ فروع کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ اب یہ آیت اور حدیث دونوں منسوخ ہیں۔ یہاں تک کہ حکیم نورالدین جیسے علم کے مدعی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء میں لکھا ہے کہ

> چونکہ مرزا صاحب حکم و عدل ہیں اس لئے مسائل شرعیہ میں جو فیصلہ کریں وہی ناطق ہوگا۔

بس یہی ہمارا مدعا ہے کہ مرزائی لوگ اپنا کل دار و مدار مرزا جی کی رائے پر رکھتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فرقہ کی نسبت مرزا جی کی طرف انہی معنی سے ہے جن سے حقیقی بانی کی طرف نسبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے مرزا جی نے سرکلر دیا ہے کہ تم اپنا نام احمدی لکھاؤ، مرزائیوں نے اسے قبول کیا اور احمدی لکھانے لگ گئے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا جی کہیں کوئی بات آیت یا حدیث کے برخلاف کہدیں اور مرزائی اس کو نہ مانیں۔ میں نے ایک مرزائی سے جو میرا کلاس فیلو (ہم درس) بھی کچھ مدت رہا تھا، ایک دفعہ کہا کہ مرزا جی اگر کہیں کہ نماز مت پڑھو تو مان لوگے۔ وہ بلاتکلف بولا کہ بے شک چھوڑ دیں گے۔ پھر میں نے کہا کہ مرزا جی اگر کہیں کہ ضرب مضارع کا صیغہ ہے، تو مان لوگے۔ بولا بے شک۔ میں نے سچ فرمایا اللہ تعالی

> اتّخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا مّن دون اللہ۔

غرض کچھ شک نہیں کہ مرزائی فرقہ، مرزا غلام احمد قادیانی کا پکہ پیرو ہے۔ اسی لئے احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ بس یہی ان کے مرزائی ہونے کی دلیل ہے۔

دیانندی

آریہ سماجی گو اپنے آپ کو دیانندی نہیں لکھتے (اگرچہ لالہ منشی رام جی آریہ مہاتما پارٹی کے لیڈر اس نام کو اپنی نسبت اخبار ست دھرم پرچارک جائز جانتے ہیں) مگر اس میں شک نہیں کہ دیانند جی کو آریہ سماج کا بانی تو سب مانتے ہیں (دیکھو بھومکا مترجمہ لالہ منشی رام جی ص ۲) ایسا ہی دیانند جی کی سوانح عمری کے دیباچہ میں دیانند جی کو کئی ایک جگہ آریہ سماج کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانی لکھا ہے ۔ امرتسر میں یکم ستمبر سنہ رواں کو پنڈت رام بھجدت جی وکیل لاہور نے آریوں کے جلسہ میں لیکچر دیا مضمون لیکچر کا تھا: آریہ اور آریہ سماجی ۔، آپ نے آریہ سماجی کی تعریف یوں کی کہ آریہ سماجی وہ ہے جو سوامی دیانند کے مشن کا پابند ہو۔

اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۶ء میں ذات پات کیمسئلہ پر بحث کی گئی ہے ۔ جو یہاں ہم اس غرض سے نقل کرتے ہیں کہ ناظرین یہ اندازہ لگا سکیں کہ آریوں کا عملی طریق کیا ہے، اور اپنے لئے انتہاء مراتب کیا تجویز کرتے ہیں اور کس کے قول وفعل کو اپنے دعووں کے ثبوت میں سند لاتے ہیں ۔ اخبار مذکور میں لکھا ہے کہ

آریہ سماج کا عام طریق جو رہا ہے اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ غیر ہندو چاہے وہ کتنے ہی نیک چلن اور سدا چاری کیوں نہ رہے ہوں، فطرتاً ناپاک ہیں۔ اور درا چاری ہندو ہی فطرتاً پاک ہیں ۔ محض اس لئے کہ وہ ہندو ہیں ۔ اسلیئے موخر الذکر لوگوں کو پردیس کے سمہ شدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیول ایک فارم پر دستخط کرالینا ہی کافی ہے۔

رشی (دیانند) کے سدہانتوں کا پرچار جاری رہا۔ اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ چند آدمیوں نے آریہ سماج کا عمل رشی کی ہدایات کے برخلاف دیکھ کر اس امر پر زور دیا کہ ویدک دہرم کیول ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ منش ماتر کے لئے ہے ۔،

آریہ سماج کی خانہ جنگی اور اس کے بحث مباحثوں میں شریک ہونے کا دیسن ان کو اس حد تک دامن گیر ہو گیا ہے کہ وہ سماج کو الوداع کہنے کے لئے تیار نہیں ۔ اپنی کمزوری ماننے میں ان کو شرم آتی ہے ۔ اس لئے وہ واکیہ چھل سے کام لے کر اپنی کمزوریوں کو رشی (دیانند) کی تعلیم کے گلے مڑھنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی کوئی آریہ اپنے کسی مسلمان یا عیسائی دوست یا رشتہ دار کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں، تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اناچار کیا۔ لیکن سینکڑوں آریہ جو خود مانس کھاتے ہیں یا مانس خور اور شرابی رشتہ داروں کے ساتھ ایک برتن میں طعام کرتے ہیں، ان کے عمل پر کوئی حرف گیری نہیں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔اس لئے یہی سمجھنا چاہیے کہ اس قسم کی نکتہ چینی کے محرک ہندو پن کے سنسار ہیں نہ کہ رشی سکھشا کی رکشا کا خیال۔

اب ہم ایک ایک معاملہ زیر بحث کے متعلق رشی کی رائے پیش کرتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ لوگ واک چھل سیاپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکا دے کر اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں، یا واستو میں رشی کی سدہانتوں کی انا چاریوں کی رکشا کرنا اون کو منظور ہے۔

یدی رشی (دیانند) کا یہ سدہانت ہوتا کہ پہلے ہندوؤں کو آریہ بنانا قرین مصلحت ہے تو وہ اپنی وصیت میں لکھ جاتے کہ میرا دہن ہندوؤں کے اندر ویدک دہرم کا پرچار کرنے میں خرچ کیا جائے۔

ناظرین! اس عبارت مرقومہ سے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ سماجی جب آپس میں بحث کرتے ہیں تو ان کے استدلال کی بڑی قوت سوامی دیانند کے قول اور فعل سے ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسلمان بھی ان کے مقابلہ پر دیانند جی کا قول یا ترجمہ پیش کرتے ہیں، تو آریہ مناظر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس کے ذمہ دار نہیں بلکہ اوس کو بسروچشم رکھتے ہیں۔ بلکہ صاف کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہم دیانند کے سوا کسی دوسرے کی نہیں سنیں گے۔ چنانچہ مہاشہ دہرمپال نو آریہ صاف لکھتا ہے:

سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا اور کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں

(تہذیب الاسلام جلد چہارم۔ص ۲۳۹)

پس نتیجہ اس کلام کا ناظرین خود ہی نکال لیں کہ آریہ سماجی کیسے دیانندی ہیں

چوتھا فرقہ اہل حدیث ہے جس کو عوام مخالف وہابی کہتے ہیں۔عنوان میں بھی ہم نے مخالفوں کے تسمیہ ہی سے وہابی لکھا ہے۔اس فرقہ کی بابت مخالفوں کا بیان ہے کہ یہ لوگ عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں، پھر اس پر بہت سے حاشیئے لگاتے ہیں۔ واللہ ہمیں ان لوگوں کی یہ بات سن کر ہنسی بھی آتی ہے اور ان کے حال پر رحم بھی۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ جو لوگ فرقہ اہل حدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کیا ثبوت ہے۔ بڑا ثبوت یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ وہابی ہیں، پس عبدالوہاب کے پیرو ہیں۔ مگر ان عقل وحیا سے کوروں کو کوئی اتنا بھی نہیں پوچھتا کہ وہابی کا نام اہل حدیث کا اپنا تجویز کردہ ہے یا ان کے دشمنوں کا۔

کیا کوئی ہے کہ جس طرح ہم نے ان تینوں فرقوں (حنفی، مرزائی، دیانندی) کا ثبوت خود ان کی مسلمہ تحریروں سے دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے اماموں کے تابع اور پیرو ہیں، اسی طرح کوئی صاحب ہمت کرکے یہ ثابت کر دے کہ اہل حدیث، عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ کیا کبھی کسی نے سنا کہ اہل حدیث آپس میں اپنے دعووں کے ثبوت میں یا اپنے فتووں میں کبھی یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے امام عبدالوہاب نجدی کا یہ مذہب ہے، معاذ اللہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کے کوچہ سے گذر جانے والا بھی یہ گمان نہ کرے گا۔ بلکہ اہل حدیث پکار پکار کر کہتے ہیں

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

کیا کوئی باپ کا جوانمرد بیٹا ہے کہ اہل حدیث کو وہابی کہنے کا باقاعدہ ہماری طرح ثبوت دے۔ اگر دے تو ایسے بہادر کو ہم پانچ سو روپیہ انعام تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے فضول دعوی کرنے سے شرم کرے۔ خدا سے نہیں تو مخلوق ہی سے حیا کرے کہ جس بات کا ثبوت نہ ہو، اوس کا منہ سے نکالنا اور قلم سے لکھنا کون نہیں جانتا کہ مخبوط الحواسوں کا کام ہے، یا پرلے درجے کے بے حیاؤں کا۔ ہاں اگر باقاعدہ ثبوت ہو تو پیش کریں اور مقررہ انعام لیں

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

چونکہ اہل حدیث کا طریق عمل صرف قرآن و حدیث ہے وہ ہمیشہ اپنے فتووں اور مسائل میں انہی دو (آیت اور حدیث) سے استدلال کرتے ہیں اور باقی فرقے عموماً اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کے اقوال پر فیصلے اور فتوے دیتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور اختلافات اور فرقہ بندیاں ہوئی ہیں اس میں اہل حدیث کا کوئی قصور نہیں، کیونکہ یہ اصل سیدھے خط مستقیم پر ہیں جو صحابہ کرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روش تھی۔ باقی جو فرقے نئے پیدا ہوئے ہیں یہ سب خطا اونہی کی ہے۔ اگر وہ آج اپنا طریق بدل دیں اور براہ راست قرآن وحدیث سے سند لاویں اور کسی خاص شخص سے نسبت نہ پیدا کریں، تو آج یہ سب اختلاف مٹ جائیں۔

یہ تو ہم نہیں کہتے کہ تمام فرقے مسائل میں متفق ہو جائیں۔ ایسے تو اہلحدیث بھی آپس میں نہیں، اور نہ حنفی سب کے سب متفق ہیں۔ آج کل کے حنفی تو کیا ہوں گے، خود امام ابوحنیفہ صاحبؒ کے شاگردوں میں اختلاف تھا۔ یہ تو نہ مٹا اور نہ مٹے گا۔ لیکن اگر مسلمان ہماری مان لیں اور بقول میر درد مرحوم اپنی تمام نسبتیں حضور نبوی سے لگا لیں تو فریق بندی تو ضرور مٹ جائے۔ آہ

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز جز اللہ اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۴۵۔ ۱۴ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۱۔۴)

اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اڈیٹر الحکم قادیان نے تمام اڈیٹران کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں توجہ دلائی ہے کہ ایڈیٹر اخبار وطن عیسائیوں کی تصنیفات بیچتا ہے جو اسلام کے حق میں زہریلا اثر رکھتی ہیں۔

ہم نے وہ فہرست تو اخبار وطن کی نہیں دیکھی، لیکن اس رائے سے ہم متفق ہیں کہ اسلام کی مخالف کتابیں بیچنا ایک مذہبی اور قومی جرم ہے۔ خدا فرماتا ہے:

و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان

اڈیٹر الحکم قادیان کو تو اب اس طرف خیال ہوا، ہم تو اسی وقت سے متنبہ ہیں جب سے اخبار وطن نے قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت تو اس خیال سے بند کر دی کہ اس میں قادیانی مشن کی تائید ہوتی ہے، لیکن بایں ہمہ پھر اسی کا اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن میں چھپتا رہا کیوں؟ اس کا جواب دینا معزز اڈیٹر وطن کا کام ہے۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں تھے اور خاکسار بطور شہادت جاتا تھا اُنہی دنوں مولوی سید سرور شاہ مرزائی مدرس سکول قادیاں سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے، تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا، بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اس پر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا جان فشاں ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے۔

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

تو مولوی سرور شاہ نے کہا ایک واقع اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر اُنہوں نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر اڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پر لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا۔ امانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ یہ خط دیکھ کر مرزا صاحب بڑے خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لائیو، مگر تم پھر بھی لے آئے۔

یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ قادیانی نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا غلام احمد صاحب کا معتقد نہیں بلکہ معتقد ہوتا تو ایسے موکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اُسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ تم حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ

> مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کرے گا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہ ہوگا۔ اس لئے میں (اڈیٹر الحکم) مامور من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کے کو کبھی جواب نہ لکھوں گا۔

لیکن باوجود اس موکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو، تازہ مثال سنو:

۷ر ستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہے۔ پس غور سے سنئے:

تِلكَ اذاً قسمةٌ ضيزىٰ:

> اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالیٰ کے رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلاف کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہوسکتا۔
>
> حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کر رہے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہوگئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۷ر ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ایک حصہ پھر جائیگا۔اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خوفناک بیماری ادھرنگ میں مبتلا ہوں گے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائیگا۔

ان الہامات کو شائع کرکے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں:

''سردست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان يك كاذباً فعليه كذبه'' فی الحقیقت یہ رائے قابل قدر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلك اذاً قسمة ضيزىٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام وکمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کرکے نکتہ چینی شروع کردی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا حوالہ دے کر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہوچکی کیا آنحضرت ﷺ نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح پر یہ نشان ہے۔ ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھے گا جو ظاہر ہوگا اگر تقویٰ اور خدا ترسی تیرے مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو انتظار کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتا۔مگر جب حالت یہ ہو صمّ بكم عمى فهم لا يرجعون۔تو ایسی امید ہو تو کیوں کر!

انّا للّه وانّا اليه راجعون.

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اڈیٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل نکرنا۔کہو جی کون دھرم ہے۔خیر اس بحث کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم یہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہوتو بھی نقصان میں اورنہیں ہوتو بھی نفاق سے خالی نہیں۔تم جانو اورتمہارے پیر بھائی مولوی سرورشاہ جانے۔

اب سنو! اپنے سوال کا جواب:

صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں ان یّك كاذبا لکھا تھا تو قبل ازظہور کذب کے لکھا تھا جس کا وہ محمل تھا۔ جب اُس کا کذب ظاہر ہوجائے گا۔ تو یہ الفاظ اُس کے حق میں نہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں یعنی لعنت اللّٰه علی الکاذبین.

اب سنو اُس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے اُن کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گزرگئی، مگر تا حال:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب لوگوں کے اعتراض ہوئے کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی، بلکہ صاحب اولاد بھی ہوگئی۔تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدھا سیرتھا الاولی۔ جس کی تفسیر کی کہ خدا اُس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک بھی نہ آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیگا۔مگر وہ زندہ رہا ہے۔

اسی طرح پنڈت لیکھ رام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی، مگر وہ مرنے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔

پھر مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم رہے۔بلکہ آج تک ہیں۔

پھر خاکسار (ثناءاللہ امرتسری) کی نسبت بڑہانکی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤگے۔مگر جب میں بلائے بے درماں کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سہ سالہ پیشگوئی فرمائی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہوجائے گا۔ آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روزِ اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے رسالہ الہامات مرزا مصنفہ خاکسار بغور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے اتنے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہوئے ہوں، اُس کیلئے بھی ایسے الفاظ لکھا کرتے ہیں۔نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کیلئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں:

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

بس یہی جواب تمہارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں، فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اُس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے۔ جس طرح تمسک کا غدار یہ عذر نہیں کرسکتا۔اور حاکم سے یہ فیصلہ نہیں کراسکتا کہ انگلی رکھ رکھ کر پوچھے کہ حضور یہ سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اُس کا فرض ہے کہ جو غلطی اُس کی پکڑی گئی ہے اُس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تم لوگ مع کرشن جی مہاراج کے اُن اعتراضات کے جواب صحیح نہ دوگے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا نے کی تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ ہوش سے سوال کیا کرو۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۴۸۔ مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۵-اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۲-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی حدیث دانی

سخن دانی عالم بالا معلوم شد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ میں مجدد ہوں، مہدی ہوں، کرشن ہوں، کرشن گوپال ہوں، مسیح زمان ہوں، کل انبیاء کا خلاصہ ہوں، خدا کا بیٹا ہوں وغیرہ وغیرہ ہوں۔ اس لئے جو معنی قرآن وحدیث کے میں کروں وہی صحیح ہوں گے کیونکہ میں عالم بالا سے سیکھا ہوں میرا معلم خود خداوند تعالی ہے غرض آپ کے دعووں کا خلاصہ (ازالہ اوہام میں) یہ ہے:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

اور دافع البلاء میں آپ نے فرمایا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور تریاق القلوب میں یوں درافشانی کرتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

مگر بغور دیکھا جاتا ہے تو آنجناب کو قرآن وحدیث سے مطلب براری کے سوا کچھ بھی مناسبت نہیں۔ یوں تو ہم قائل ہیں کہ آنجناب لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں بڑے مشاق ہیں ان کی حدیث دانی میں پرانی نظیر تو وہی روایت ہے جو موضوع اور غلط ہونے کے علاوہ محمد بن علی راوی کا قول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان و الشمس فی النصف منه

(یعنی محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں۔ وہ یہ ہیں کہ پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کو)۔

اس روایت کا یہ ترجمہ بالکل لفظی ہے اگر کسی کو اس ترجمہ میں شک ہو تو کسی ہندو یا انگریز عربی دان سے اس کی تصدیق کرا لے۔ خیر اس ترجمہ کو ذہن نشین کر کے بتلا ویں کہ ایسا واقع کبھی ہوا کہ رمضان میں قمر کو پہلی رات میں گرہن ہوا ہو، اور سورج کو نصف رمضان یعنی چودہ یا پندرہ تاریخوں میں۔ آج سے سو سال پہلے کی جنتریاں اٹھانے کی کوئی حاجت نہیں، صرف مرزا صاحب کی زندگی بلکہ دعوی مہدویت ہی سے جس کو پچیس چھبیس برس ہی گذرے ہیں دیکھو کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہے ہرگز نہیں مگر شاباش ہے مرزا جی کا کہ باوجودیکہ روایت مذکورہ کے الفاظ صاف ان کی تکذیب کرتے ہیں لیکن وہ ہیں کہ اسی روایت کو پیش کیے جاتے ہیں اور احمقوں کے کان ایسے بھرے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔ کہیں کسی گذشتہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوا پس دہقانیوں نے شور بپا کر دیا وہ پیش گوئی ظاہر ہوگئی۔ زمین و آسمان نے شہادت دے دی حالانکہ رمضان میں اگر دونوں گرہن ہوئے تھے تو اس طرح نہیں ہوئے تھے جس طرح روایت مذکورہ میں آیا ہے بلکہ یوں ہوئے تھے کہ چاند حسب دستور قدیم تیرہ تاریخ کو اور سورج اٹھائیس تاریخ کو۔ مگر بے حیائی تیرا آسرا۔ مرزا صاحب نے مرزائیوں کی زبانوں کو ایسا فونوگراف بنایا کہ بے سمجھے سوچے اس روایت کو پیش کیے جاتے ہیں اور بحکم:

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

خیر اس دیرینہ قصہ کو تو ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں نہ اس کا پیش کرنا ہمارا اس مضمون میں اصل مقصود ہے بلکہ ہم ایک نئی نظیر آپ کی حدیث دانی کی پیش کرتے ہیں جس پر بہت سے احکام مرتب ہیں اور جو بقول مرزا صاحب ان میں اور ہم میں حد فاصل ہے آنجناب سے کسی شخص نے سوال کیا ہے جس کا جواب بذریعہ خط کے آپ نے دیا جو بذریعہ الحکم ۲۴۔ اگست (۱۹۰۶ء) کے شائع ہوا ہے، جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا میں نے اس کو سنا ہے مجھے تعجب ہے کہ کیونکر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتا تیار کیا اور وہ استفتا مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوی دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں اگر مرجاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیے۔ پھر بعد اس کے دوسو مہر تکفیر کی اس فتوی پر مولویوں کی لگائی گئیں یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگادیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے بلکہ یہود و نصاری سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس باب کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوی پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اقرار شائع کردے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصول اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے پس جب کہ پنجاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ دیکھ لیا جائے خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوی کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوی کے مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے پس یہ ہے اصلیت اس خبر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے۔ والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد

خط مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مخالفوں کو اس لئے کافر کہتے اور جانتے ہیں کہ ان کے مخالفوں نے ان کو کافر کہا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے گو حدیث کا ذکر نہیں کیا مگر دراصل یہ مخفی اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہے

لا یرمی رجل رجلاً بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلك۔ (یعنی جو آدمی کسی آدمی کو کفر کی طرف نسبت کرے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے تو وہ کلمہ کفر کہنے والے پر آتا ہے)۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو محض عناد سے کافر کہے تو اس کا یہ حکم ہے نہ اس شخص کا یہ حکم ہے جو کسی دلیل شرعی سے کسی کی تکفیر کرے خواہ واقع میں وہ دلیل شرعی غلط ہو بلکہ عند اللہ وہ شخص نہ صرف مومن بلکہ کامل مومن ہو تو بھی ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر نہ ہوگا۔

ہم نے اس حدیث کے معنی میں یہ قید لگائی ہے کہ عناد اور محض حسد سے کسی کو کافر کہنے والے کے حق میں یہ حکم ہے اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ پس غور سے سنئے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی تیاری جہاد کی خبر مشرکین مکہ کو کرنی چاہی بلکہ ایک عورت کے زریعہ سے خط بھیج بھی دیا جو بالہام الٰہی آنحضرت ﷺ نے پکڑ وا لیا مجلس میں وہ خط پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعني اضرب عنق هذا المنافق فانّه خان الله ورسوله ۔

یا حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق (حاطب) کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کی خیانت کی ہے ایک راز نبوی کو جسے حضور چھپاتے تھے مشرکین تک پہنچانا چاہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ٹھہرو حاطب کا عذر بھی سن لو۔ حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور کو معلوم ہے کہ میں مکہ میں ایک نو وارد ہوں میری رشتہ داری مکہ میں نہیں ہے اور اولاد چھوٹی چھوٹی وہاں ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے جو آپ سے فتح کا وعدہ کیا ہے ضرور سچا ہوگا میری خبر رسانی سے اسمیں کوئی حرج نہیں آنے کا ہاں مجھے اس خبر رسانی سے یہ فائدہ ہوگا کہ مشرکین مکہ اس احسان کے عوض میری اولاد کو نہ ستائیں گے، یہ سن کر حضور نبوی ﷺ نے فرمایا:

دعه فانّه بدری قد اطلع الله عليهم فقال اعملوا ما شئتم قد غفرت لكم ۔

(یعنی اے عمر اسے کچھ نہ کہہ یہ بدر کی جنگ میں شریک تھا خدا نے اہل بدر کو بخشا ہوا ہے)۔

اب اس شہادت نبوی سے صاف ثابت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ بن بلتعہ نہ صرف معمولی مسلمان ہیں بلکہ مغفور لہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان پر فتوی کفر لگا چکے ہیں کیونکہ زمانہ نبوت میں منافق کافر بھی ہوا کرتے تھے جن کی بابت نص قطعی ہے و ما هم بمومنين، یعنی نافق ایمان دار نہیں ہے۔ تو کیا اس فتوی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود کافر ہو گئے۔ جناب کرشن قادیانی کے فتوی کے مطابق تو حضرت عمر فاروق کو تجدید اسلام کرنی چاہیے تھی، حالانکہ نہ حضور نبوی نے حاطب کو کافر کہا نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیوں حضرت عمر فاروق ایک مومن متقی صالح مغفور لہ کو کافر کہنے سے کافر نہ ہوئے۔ جواب یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس فتوی کی وجہ شرعی خود بتلاتے ہیں کہ فانه خان الله و رسوله یعنی یہ شخص اللہ اور رسول کا خائن ہے مگر یہ وجہ حضرت عمر فاروق کی حضور نبوی میں منظور نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ کسی شخص پر دلیل شرعی کی آڑ میں محض نیک نیتی سے فتوی کفر لگانے والا خود کافر نہیں ہوتا جب تک محض حسد اور عناد قلبی سے نہ کہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال لیجئے ۔ بے نماز کے کفر میں علماء اسلام کا اختلاف ہے جماعت کثیرہ صحابہ اور تابعین بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین بے نماز کو کافر کہتے ہیں ۔ ادھر ایک جماعت علماء کی ایسی بھی ہے جو اس کو کافر نہیں جانتی بلکہ مومن سمجھتی ہے لیکن باوجود اس کے جو علماء کافر نہیں کہتے وہ کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے ورنہ لازم آئے گا کہ امام شافعیؒ جناب شیخ عبدالقادرؒ جیلانی جیسے بزرگوار بھی جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں نہ کہنے والوں کے نزدیک کافر ہوں کیونکہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو پچھلے گروہ کے نزدیک مسلمان ہے حالانکہ پچھلے گروہ کے نزدیک جیسا بے نماز کافر نہیں اس کو کافر کہنے والا بھی کافر نہیں ۔ لیکن اس نئے مجدد کی حدیث دانی پر بنا کر کے لازم آیا ہے کہ یہ بزرگوار کافر ہوں (خاکش بدہن) پس نتیجہ نکلا کہ جن لوگوں نے کرشن جی پر کفر کا فتوی دیا ہے چونکہ وہ دلیل شرعی کی آڑ میں دیا ہے (گو وہ دلیل شرعی کرشن جی اور ان کے چیلوں کی نظر میں ضعیف ہو، سردست اس پر گفتگو نہیں تاہم) وہ کافر نہیں ہو سکتے ۔

کیا کرشن جی یا ان کا کوئی چیلہ ہماری اس تقریر کا معقول جواب نظائر پیش کر کے دے سکتا ہے ۔ سنو

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

مرزائیو! مجدد مہدی اور مسیح بننے کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے ۔ سچ ہے:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد یوسف بنام مرزا قادیان

کھلا خط از طرف حافظ محمد یوسف پنشنر ساکن امرتسر بنام مرزا غلام احمد رئیس قادیان

سلام مسنون: مرزا صاحب وہ دن آپ کو یاد ہے؟ جب آپ نے قبل از دوی میسیحیت ونبوت اشتہار دیا تھا کہ مخالفین اسلام میں سے کوئی ہمارے پاس آئے اور ایک سال تک ہمارے پاس رہ کر اسلام کی حقانیت کے دلائل سنے اور آسمانی نشانات دیکھے۔ اگر اسے اثر ہو جاوے تو صرف کلمہ طیبہ پڑھ کر ایمان لاوے اور اگر اس پر اثر نہ ہو تو دوسو روپئے ماہوار کے حساب سے م میں اسے چوبیں سو روپیہ ایک سال کا ہرجہ دونگا۔ اس کے جواب میں منشی اندرمن مرادآبادی نے آپ کو لکھا کہ میں کپورتھلہ سے تمہارے پاس آتا ہوں مگر ایک سال کے لئے مبلغ چوبیں سو روپیہ بحساب دوسو روپیہ ماہوار ایک ہفتہ کے اندر اندر میرے پاس لاہور پیشگی بھیج دو تو میں تمہارے پاس قادیان آجاؤنگا۔

اس پر آپ نے اپنے سب دوستوں کو لکھا کہ ہم کو اس موقع پر چوبیں سو روپیہ دے دو اور ہماری جائداد ارہن رکھ لو۔ آپ نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ کام کسی عالی رتبہ شخص سے ہوگا جو اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا۔ مگر اس وقت کسی دوست نے آپ کو مدد نہ دی۔ البتہ اس وقت ایک میں ہی واحد آدمی تھا جس نے اس بات میں از حد کوشش کی اور چوبیں سو روپیہ لے کر منشی اندرمن کے پیچھے پیچھے بھاگا پھرا۔ اور اس وقت میں ہی نے اندرمن کو ہزیمت کو دی جس سے آپ کی فتح ہوئی حالانکہ کوئی مسلمان نہ چاہتا تھا کہ آپ کی فتح ہو۔

اب میں آپ کو اتنی مدت کے بعد اس غرض سے یہ بات یاد دلاتا ہوں کہ میں بھی اخیر عمر کو پہنچ گیا ہوں اور آپ نے بھی اپنی عمر کے اختتام کا اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ آپ اور آپ کے سب دوستوں سے موقع مذکور پر کوئی کمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر نہ ہوا۔صرف ایک میں ہی واحد شخص تھا جس نے ایسے نازک موقع پر ایسا بڑا کام کر کے آپ کی لاج رکھ لی اور بموجب آپ کے قول کے کامل اہل اللہ اور اہل جنت ہو چکا۔اس واسطے آپ کو چاہیے کہ امرت سر میں بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لا کر خاکسار سے بیعت کریں اور اپنی عاقبت بالخیر بنالیں۔

آپ کا دلی خیر خواہ۔حافظ محمد یوسف پنشنر از امرت سر کٹرہ مہان سنگھ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم سفارش کرتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب مرزا صاحب کو اس ضعیفی میں اتنی تکلیف نہ دیں کہ وہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں بلکہ ایک کارڈ کے ذریعہ ہی سے بیعت قبول فرمالیں۔ملاقات ان کی استطاعت پر موقوف رکھیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۵۔۶)

الحکم اور وطن

قصہ مشہور ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو اپنی کمر سیدھی چاہتی ہے یا اوروں کو کبڑا دیکھنا پسند کرتی ہے؟ کبڑی نے کہا کہ میری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کبڑی ہوں۔میں بھی ان کو اپنی طرح دیکھو۔یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ان کی دلی خواہش رہتی ہے کہ جس طرح ہم پر نئی رسالت کی وجہ سے کفر کا فتوی لگا ہے اوروں پر بھی لگتا رہے چنانچہ آج کل اڈیٹر وطن پر انہوں نے فتوی لے کر شائع کیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی کتابیں اسلام کے خلاف بیچتا ہے ایسی فتوی بازیوں کے تو مخالف ہیں البتہ اس میں شک نہیں کہ اڈیٹر وطن کا یہ فعل کسی طرح کسی دیندار دانا کی نظر میں مستحسن تو جائز بھی نہیں ہوگا اس سے بڑھ کر حیرانی ہے کہ جن ہم عصروں نے اڈیٹر وطن کے اس کام کو ناپسند کیا ہے ان کی بابت لکھا ہے کہ وطن کی ترقی پر ان کو حسد آتا ہے (معاذ اللہ ....)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین قادیانی

حکیم نورالدین صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے ایک سوال کیا ہے جو درج ذیل ہے:

جناب نے ۷ ستمبر کے پرچہ اہل حدیث میں غلام قادر نام ملہم کی پیشگوئی مع ان یّك کا ذباً شائع فرمائی تھی ، بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی۔ جناب اس کا ابطال یا اس کی توجیہ شائع فرماویں۔ اور تھانیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔ اللہ تعالی محض اپنے فضل سے متکبر ضدی دنیا طلب دھوکہ دھندہ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرۃ بنائے۔ مرنا حق ہے مگر ناکام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔

نورالدین از قادیان

(جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا):

غلام قادر والی پیش گوئی کا بطلان مفصل لکھیں تو شائع کیا جائے گا۔ جھوٹے ملہموں کا اظہار کذب کرنا تو اہل حدیث کا اصلی کام ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب (یہ ہماری تحقیق ہے اس لئے آپ برا نہ مانیئے گا) کی قلعی اکثر کھولی جاتی ہے ، البتہ تھانیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کریں گے کہ وہ تاریخ بتلا دیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم والی پیش گوئی مشتہرہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کی تاریخ اور تحدید کر دیں۔ کم از کم اتنا تو کر دیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کیا ہے کہ مصرف کذاب کی ہلاکت کے لئے تین سال بتلا دیئے۔ بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیش گوئیوں کی تاریخ بتلا دیا کریں۔

یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر تھا کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔ پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ اور نامہ نگار تھانیسری سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب باری میں توجہ کریں۔ اگر اس میں تاریخ معلوم ہو سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آ جائے گا اس وقت ہم دونوں کو شائع کر دیں گے انشاءاللہ۔ اڈیٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۳)

قادیانی کے لئے ایک سچا نشان

۶ دسمبر کا الہام ۔ مرزا جھوٹا مسیح تیرے مقابلہ میں نہ آئے گا اور نہ خلق اللہ کو گمراہ کرنے کو سفر کرے گا ۔ اور اگر کرے گا ذلیل ہوگا ،اور دی ہم نے اس کو بیماری عذاب کی ، اور کر دیا ہم نے ساتھ اس کے پہاڑ روٹیوں کا اور نہر پانی کی اور ہمراہ اس کے بہشت اور دوزخ ہے ۔ پس جس کو وہ بہشت کہتا ہے وہ دوزخ ہے، اور جس کو وہ دوزخ کہتا ہے وہ بہشت ہے اور ہیں خادمین اس کے ٹوٹا پانے والے آخرت میں، اور یہ آخری وقت ہی امتحان ہوگا۔

۷ دسمبر کا الہام ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے جھوٹے مسیح کو کہ جس نے اول دعوی کیا نبوت کا اور پھر ہو گیا شریک ...اور بے ادبی کی میرے رسولوں اور صادقوں کی اور ہم نے پورا کر دیا اس کے کمالات کو واسطے آزمانے اپنے بندوں کے اور بے شک ہم لاویں گے اس پر زوال ،تاکہ ٹوٹے فخر اس کا، اور ہے وہ فخر کرنے والوں میں سے ریاکار۔

لہذا مرزا صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ سچا نبی اور مسیح موعود ہے تو میرے ان الہاموں کو غلط ثابت کر کے مشتہر کرے نہیں تو ان الہاموں کے سچا ہونے کی تفصیل ایک رسالہ میں بیان کی جاوے اگر مرزا صاحب نے خاموشی اختیار کی اور ان الہاموں کا جواب...(نہ دیا) تو وہ جھوٹے مسیح اظہر من الشّمس ہوں گے ۔

اور علاوہ اس کے میں ایک نشان مرزا صاحب کے کاذب ہونے کا بطور کرامت کے دکھلا سکتا ہوں ورنہ مرزا صاحب بطور معجزہ کوئی نشان دکھلانے کا تحریری وعدہ کریں اور ایک تاریخ کہ جس میں دو ماہ کی مہلت مقرر فرماویں ۔ آئندہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواختیار ہے۔ قاضی عبدالعزیز ملہم و مرید قادیانی از قصبہ تھانیسر ضلع کرنال

اڈیٹر اہل حدیث:

حکیم نورالدین صاحب نے گذشتہ نمبر اہل حدیث میں تھانیسری ملہم سے تاریخ مانگی تھی پس اب حکیم صاحب اپنے حضرت ہی میدان میں لاویں۔ کیا لاویں گے؟ مشکل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

لنگر خانہ قادیاں میں مہمان نوازی اور حکیم نورالدین کا نیک خُلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہوگیا۔ امرتسر علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیاں جا کر حکیم نورالدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیاں جا پہنچا اور حکیم نورالدین کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت سنائی۔ آپ نے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھ کر میری طرف توجہ نہ کی اور بے التفاتی کے لہجے میں بولے۔ کہ میں ظہر سے بعد تمہاری نبض دیکھوں گا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہ بھی کہہ دیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہوگیا اس لئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

ایسا ہی مرزا جی کے لنگر خانے کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تھا۔ مگر دو وقت ماش کی دال سے روٹی ملتی رہی۔ جب مہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں مجھے دال مضر ہوگی تو اُس نے سوال کیا کہ ''تم احمدی ہو؟'' میں نے کہا میں احمدی تو نہیں البتہ محمدی ہوں کیوں کہ قرآن شریک میں ہے ما ارسلناك الا كافة للنّاس یعنی حضرت محمد ﷺ سب کے نبی اور رسول ہیں۔ اس لئے ہم سب کو محمدی کہلانا چاہئے احمدی میں نہیں جانتا کیوں کہلایا جائے۔'' تو اُس نے کہا کہ ''آپ اِس جماعت سے نہیں ہیں اس لئے آپ کی حسب خواہش کھانا نہیں مل سکتا۔''

الراقم: رستم از امرتسر کوچہ موتی رام۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۴۔ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۱۔ جنوری ۱۹۰۷ء ص: ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی سعد اللہ کا انتقال

افسوس صد افسوس اس ہفتہ جماعت اہل حدیث کے سرگرم ممبر اور اخبار اہل حدیث کے قدر دان منشی سعد اللہ سعدی لدھیانوی ایک ہی روز کے نمونیا سے انتقال کر گئے ۔ مرحوم نو مسلم تھے بلکہ نو مسلموں کے لئے ایک نمونہ تھے ۔

کرشن قادیانی کے اوچھے پن سے تعجب نہیں کہ مرحوم کے متعلق کوئی پیش گوئی نکال لیں مگر یاد رکھیں

مرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانیء ما نیز جاودانی نیست

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کریں ۔ امرتسر میں پڑھا گیا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی اور ہم

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک مضمون اخبار بدر ۲۷ دسمبر (۱۹۰۶ء) میں لکھا یا ہے جو درج ذیل ہے:

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی میری شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے، میرا بھی گمان تھا کہ شاید مولوی صاحب تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کر دیں گے، مگر آپکے اہل حدیث کے دونمبر جو میرے مضمون کے دونمبروں کے بعد نکلے، دیکھ کراب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے۔ ہمیشہ سے جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی بدعادت رہی ہے۔ ابتداء سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبھم زیغ کا وتیرہ رہا ہے۔ اس خائنانہ طریق (براپیشہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے مل سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی، اوران آیات کا بیان کیا ہو جن کو ہمارے امام نے روح مقدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے، ہرگز نہیں۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثت میں آئی یا کسی پیش.... کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں اس نے احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے ایسے بھدی اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کی ہے کہ جس سے آپ کی نکتہ رس طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے، اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ رسالہ الہامات مرزا ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے تو اپنی جبلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو بدنما شکل میں ظاہر کر دیا ہے۔ بہرحال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں: ناظرین حیران ہوں گے کہ اتنی خفگی کیوں اور کس بات پر ہے، اس لئے ہم ان کو بتلاتے ہیں کہ کرشن جی نے کئی ایک مقام پر اپنی تصنیفات میں دعوی کیا ہے اور اس کو اپنی نبوت کی ایک بڑی بھاری دلیل بتایا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا کہ جو ہم (مولوی صاحبان اور مرزا قادیانی) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ پس وہ مر گئے۔ اس دعوی کی اصل عبارت مرزا صاحب کے الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی لکھے دیتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی یہی دعا کی کہ یاالٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ (اربعین نمبر۳ص ۱۱)

اسی کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے:

جیسا کہ مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ کاذب ہے (قادیانی اربعین نمبر۳ص ۹)

ایساہی اربعین لاتمام حجۃ علی المخالفین کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے:

جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کر دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر نے دیکھ لیا کیونکہ اس نے عام طور پر شائع کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد اگر جھوٹا ہے اور ضرور جھوٹا ہے تو وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میں پہلے مرجاؤنگا۔ اور یہی دعا بھی کی۔ تو پھر آپ ہی چندروز کے بعد مرگیا۔ اگر یہ کتاب چھپ کر شائع نہ ہو جاتی (بے شک اگر چھپ کر شائع نہ ہوتی تو آپ کو بھی یہ کلنگ کا ٹیکا نہ لگتا۔ اڈیٹر اہل حدیث) تو اس واقعہ پر کون اعتبار کرسکتا تھا مگر اب تو وہ اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔

ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مولوی صاحبان کے واقع کو ان حوالجات میں کس طرح اپنی سچائی کا ثبوت پیش کیا ہے، تو یہ بیان آیات بینات کے درجہ کا ہوا یا متشابہات کا۔ پس اسی بیان پر ہم نے اخبار اہل حدیث میں اور مستقل اشتہاروں میں مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے دام افتادوں سے ثبوت مانگا تھا کہ مولوی صاحبان کی تصنیفات میں یہ مضمون دکھادو۔ نہ صرف مطالبہ کی تکلیف ہی نہ دی تھی بلکہ تکلیف کے عوض پانچ سو روپیہ انعام کا وعدہ تھا۔ بس اس مطالبہ پر مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے حواری بگڑ کر آج اس مضمون میں ہم کو گالیاں سناتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ہم تو نا امید ہو کر خاموش ہو گئے تھے مگر ان حضرات نے آج پھر ہم کو یاد دلایا چنانچہ اسی مضمون کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

ناظرین کو شاید معلوم ہو کہ ان دونوں مولویوں نے (مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل) حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہ ان کے رسائل میں نہیں ہیں۔اس اعتراض کو امرتسری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے اگر کہیں موقع ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

غلط کہتے ہو،ہم نے کبھی ان عبارات کو بعینہ طلب نہیں کیا، سچے ہو تو ہمارا کلام پیش کرو جس میں ہم نے بعینہ یہ عبارت مانگی ہوں ۔ بلکہ ہم تو اس مضمون کی عبارت مانگتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی ہو:

ہم میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مرجاوے۔

آپ نے لاف زنی تو کر دی، مگر یقین نہیں کہ آپ مرد میدان بن کر دکھاسکیں۔ میں آپ کی سہولت کے لئے مرزا صاحب کی تصنیف سے اس کتاب کا نام اور نمبر صفحہ بھی بتلا دیتا ہوں غور سے پڑھو۔اعجاز احمدی صفحہ ۱۵ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی صفحہ ۲۷ پر مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہیں اور اس کے بعد تھوڑے دنوں میں میری زندگی میں ہی قبر میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں۔

گو مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کی کسی کتاب کا نام نہیں لیا مگر مولوی صاحب کی کتاب مرزا صاحب کے متعلق ایک ہی ہے جو طبع ہو چکی ہے اور مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ضرور ہوگی۔ پس ان سے لے کر بہت جلد اصل عبارتیں شائع کر دیجئے:

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ دیانتدار اور راست باز ہیں، تو درصورت نہملنے اس مضمون کے اخبارات میں شائع کرادیں گے کہ مرزا صاحب نے جس مضمون کا دعوی کیا ہے وہ نہیں ملتا جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ مرزا صاحب خدا پر رسول پر فرشتوں پر تو بہتان بازی کرتے تھے بندوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ پھر ہم آپ سے پوچھیں گے کہ بتلاؤ جھوٹ بول کر تمام دنیا کو دھوکہ دینے والا حیا سوز ہے یا حیا دوز۔ آہ

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۲۔۴)

کرشن قادیانی کی بابت جوخیال اہل حدیث ۱۱ جنوری میں منشی سعد اللہ مرحوم کے انتقال پر ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پیش گوئی نکال لیں گے وہ صحیح ثابت ہوا اخبار الحکم نے ایک لمبا چوڑا مضمون نکالا جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں آئندہ ہفتہ نکلے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۰۷ء ص ۳)

کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کرشن قادیانی کی پیش گوئیوں کی تصدیق ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپ کی تصدیق کرتے ہیں مگر انہی معنوں میں جن میں عرب کے شوخ طبیعت شاعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متنبّی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے: محبوبہ جد وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا کیونکہ اس کے وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کرے گی۔،

یہی حال کرشن جی (مرزا جی کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا بلکہ خود انہی کا تجویز کردہ ہے کہ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خود اظہار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ ایک دفعہ اظہار کر کے پھر ایسے شرمائے ہیں کہ نہ انہوں نے خود نہ ان کے کسی حواری نے آپ کو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ اس عہدہ سے معزول کئے گئے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی پیش گوئیوں کا ہے کہ کب کبھی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں اس کے ضمیمے میں گویا کہہ دیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوں گی، تاہم محض اپنی کوشش سے ان کو بناتے ہیں۔

منشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیش گوئی مہاراج (مرزا قادیانی) نے کی تھی جو ۴ جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی، مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں تھے کہ حیاداری سے خاموش رہتے۔ الٹے اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے۔ چونکہ وہ مضمون سارے کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونی حالات کا آئینہ ہے اس لئے ہم اسے تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہنہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نومسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور یہ وہی شخص ہے جس نے آتھم عیسائی کی پیش گوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تھا اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامۃ (نور الدین) کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا،، اسے عیسائیت کی تائید کی دلیل بنایا (غلط کہتے ہو، عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکھا تھا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس پر حی وقیم اور غیور خدا نے حضرت امام (مرزا قادیانی) کو مولوی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورالدین) صاحب کے گھر میں ایک خوش رو اور زندہ رہنے والے کی بشارت دی جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے بعد ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کی رات کے دس بجے عبدالحی پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی پیش گوئی پوری ہو کر اس ہندوزادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام (مرزا قادیانی) کو یہ رحمت کا نشان دیا وہاں اس مخالف دین اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس نے حکیم الامۃ (نورالدین) کے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی لیکن خدا تعالیٰ کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا کرتے وہ خدا کے عذاب کا مزہ چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام (مرزا قادیانی) نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیش گوئی شائع کی:

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے ان شانئك هو الا بتر اور ہم نے اس طرح پر آتھم کا رجوع بحق ہونا بے ثبوت نہیں کہا۔

یہ وہ پیش گوئی ہے جس کو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء تک ۱۴ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں اس کے بعد متواتر وحی شائع ہوتی رہی۔ یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور مضبوط قوی کا آدمی ایک اور شادی کر کے بھی اولاد پیدا کر سکتا تھا، مگر خدا تعالیٰ باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن اب تک اس کی کوئی اولاد نہیں۔ قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ پس سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کے لئے اٹھا مگر ناکام اور نامراد رہا۔ اور پوری نامرادی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری کے پہلے ہی ہفتہ میں فوت ہو گیا۔

اور اس طرح اپنے انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا۔ اس پیش گوئی میں جو اوپر دکھلائی، یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا، اس امر پر بھی ایک دلیل ہو گا کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا وہ خدا تعالیٰ کے اعلام اور وحی سے تھا، سو آج آتھم کا نشان پھر ظاہر ہوا۔ پھر اس پیش گوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیش گوئی میں موجود، آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہو گا۔

ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہو گا۔ یہ تیسری پیش گوئی ہے جو اسی سلسلہ میں پوری ہوئی۔ پھر انجام آتھم میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۰ پر سعد اللہ نومسلم لدھیانہ لکھا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ، گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ توہین و تکفیر کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا کہو آمین۔

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہو گا کہ وہ ایک مضبوط تندرست قوی الجثہ اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس (مرزا قادیانی) اس کے مقابلے میں ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں آتا ہے اس کے سامنے اس جہان سے چل دیتا ہے یہ خدائے بزرگ و برتر کے نشانات ہیں جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے سننے کے کان ہوں، سنے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے اور: دروغ گویم بر روئے تو، کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے، منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو گور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمنٹ کے قاعدہ سے کسی طرح مضبوط اور قوی الجثہ اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتا ہے مگر افسوس کہ مولوی عبد الکریم، کرشن جی کے امام سے نہیں کرتا جس کی نسبت حضرت (مرزا قادیانی) کو کئی ایک الہام ہوئے تھے کہ بیماری سیصحت یاب ہوگا۔ مگر آخر کار وہ اسی بیماری میں مرا۔

خیر یہ تو اس کی معمولی لاف گزاف ہے اب سنئیے اصل مضمون کا جواب۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیش گوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی کا الہام تھا کہ منشی سعد اللہ مرحوم ابتر ہوگا۔ اور ابتر کے معنی ہیں جسکی اولاد نہ ہو۔ چنانچہ مفردات راغب میں (جس کو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغات قرآنی جان کر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه۔ یعنی ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کی پیچھے اولاد نہ ہو۔ اور سنئیے قاموس میں ہے الذی لا عقب له و لا نسل له یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو، اور سنئیے صراح میں ہے:

بے فرزند شدن

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھ دیا کرتے ہیں کہ میرا اس پر عمل ہے سنئیے فقہ کی کتاب رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۴۵۵ پر ہے۔

العقب عبارة عمن و جد من الولد بعد موت الانسان

(یعنی عقب اس کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے)۔

پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ ہو وہ ابتر نہیں (چنانچہ تم خود ہی لکھتے ہو کہ منشی مرحوم نے حکیم نور الدین کے بیٹا مرنے پر حکیم کے لئے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث) اسی لئے عرب کے مشرک آنحضرت ﷺ کو ابتر کہتے تھے کہ آپ کی اولاد نرینہ نہ تھی جن کے جواب میں یہ آیت ابتر والی نازل ہوئی تھی۔ منشی سعد اللہ کے ہاں جوان لڑکا ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹۔۲۰ برس کی ہے اور وہ دفتر سرکاری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبد الرحیم ساکن کوم ضلع لدھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے اور عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہوگیا اس لئے بڑی چالا کی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے یہ بڑ ہانگ دی کہ گو لڑکا ہے مگر آگے اس کی اولاد نہیں اس لئے منشی صاحب ابتر ہیں۔ تف ہے ایسی نبوت پر اور لعنت ہے ایسی بے جا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا یہی تمہاری ایمان داری ہے کہ پیش گوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کی جاوے اور ثبوت اس کے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جائے۔ شرم چہ کنی کہ پیش مرداں بیائد۔ سنو! خدا نے چاہا تو تمہارا یہ خیال بھی محض جھوٹا ثابت ہوگا عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی خدا دے گا لیکن بفرض محال (نصیب اعداء) اگر اس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو تو لڑکا ابتر ہوگا نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنی تو ہیں کہ اس کی اولاد نہ ہو (جس کو پنجابی میں اونترہ کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) منشی صاحب کی اولاد تو اس وقت موجود ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے۔

ناظرین! یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل جن سے اپنی پیش گویوں کو زور لگا کر سچا کیا کرتے ہیں حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں اسی لئے کسی اہل دل نہیں کہا ہے:

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہاں کوئی مرے، یا کوئی بلاء عام نازل ہو، کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو تو یہ منحوس پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ مخلوق ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہیں کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیش گوئی کا ذکر کیا ہے اس لئے منشی سعد اللہ صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے۔ اشتہار تو بہت طویل ہیں جس نے دیکھنے ہوں الہامات مرزا میں دیکھے، چند اشعار یہ ہیں

ارے او خود غرض خود کام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے منحوس نا فرجام مرزا
ڈبویا قادیان کا نام تو نے
کہیں کیا او بد و بدنام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیش گوئی
جو تھا شیطان کا الہام مرزا
درِ توبہ ہے وا ہو جا مسلمان
یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔فروری ۱۹۰۷ء ص ۳۔۵)

مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن نے جو احادیث سے بالکل منکر ہیں صرف قرآن شریف ہی کو مدارِ عمل جانتے ہیں مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت بتلاؤ۔

غالباً اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول سمجھے گا۔مگر افسوس کہ قادیانی پیغمبر کے محاورہ اور اصطلاح میں انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے جس کے معنی کچھ بھی نہیں لکھے اس لئے قادیانی اخبار بدر نے نہایت ہی اپنے مصنوعی انصاف سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے:

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعۃ القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب ،مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوی مہدویت ومسیحیت کے دلائل پیش کریں۔یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابا چٹو بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کر چکے ہیں۔ جہاں تک ضروری اور مناسب تھا حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا، لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں کہ پھر نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مولوی عبد اللہ صاحب نہ بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں، تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کے مخالف ہے۔ (اخبار بدر قادیان۔۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس جواب میں گو اڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر مغاں کرشن قادیان کی تقلید کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تھا جب میں ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان میں پہنچا تھا۔ مگر افسوس کہ بدر کے قابل اڈیٹر نے اس جواب دینے میں ایمانداری اور دیانت داری سے کام نہیں لیا جس کی تفصیل ہم بتاتے ہیں کہ

از معنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات و لو سبونا (اخیر صفحہ) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں

یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں چھپی۔ اس کے بعد کرشن قادیانی (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا جوابات دیئے حتی کہ نومبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کے نام ڈیڈی کیٹ (نذر) تھا۔ اس میں میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخباروں میں بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کر کے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تھا؟

اچھا یہ بھی جانے دیجئے: ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کا قادیانی اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲ دیکھئے۔ کرشن جی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں جو آپ کے نزدیک مسلّم ہوں پھران پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اوران کا حق ہوگا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرالیں۔ اول قرآن وحدیث کی رو سے ...(وغیرہ)

کیا یہ خطاب علماء کو نہیں ہے۔ کیا یہ بحث کے لئے مطالبہ نہیں۔ کیا ۱۹۰۲ء، ۱۸۹۶ء سے بعد نہیں ہے۔ پھر یہ کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی ۱۸۹۶ء میں علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کریں مگر اس سے بعد ہر تصنیف میں مخاطب کر کے اپنے اقرار کو بھولتے ہیں۔ آہ سچ ہے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہیں، بقول زار روس وعدہ توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں، اور حدیث میں منافقوں سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپ کے دام افتادہ سخت اندھی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بے حیائی سے کرشن جی کے انجام آتھم کا حوالہ دے کر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہیں، حالانکہ انجام آتھم کے بعد خود ہی اس قول وقرار کو توڑ بھی چکے ہیں۔ آہ:

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ ہاتھ دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کا جواب دے سکے

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر الجوامع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم ان دونا مورمخبروں کی خبر رسالہ کا مقابلہ ذرا تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہو سکے گی اس خیام خام کا دفعیہ بھی ہو جائے گا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھ کر ان کے الہاموں کو القاء الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنو نالصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کو نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردھاری لال جی نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:

> اس ماہ کی ۱۴، ۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۴، ۲۰، ۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش، اور ۲۷، ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا، ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷، ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی، نہ ابر محیط ہوگا۔ حالانکہ ۱۷، ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی، ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی، اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو حواس باختہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰، ۲۱، ۲۷، ۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا، اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے فرمان قرآنی صاف ثابت ہو گیا لا يعلم الغيب ا لا الله یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیش گوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کر دیتے ہیں تا کہ ہر ایک کو رائے لگانے کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد بات یہ ہے کہ اس پیش گوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلاتے ہیں نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپ کے الہامات بھی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں، کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے اس لئے جو بات ہے گول ہے، جو ادا ہے نرالی ہے۔

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جس کو وہ بار بار اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔ آپ کا الہام ہے شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے فرضی خسر (یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپ کا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں: جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا۔ ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا) یعنی مرزا احمد بیگ جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۷ میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود یہ کی کہ:

> دو بکریاں ذبح کی جائیں۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی انہی دو بکریوں کو اپنے دو کامل مریدوں پر لگاتے ہیں جو (بقول ان کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں:

> ذکر اس پیش گوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیش گوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیش گوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف اور میاں عبدالرحمٰن کی شہادت کی نسبت ہے اور وہ پیش گوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو دس اور صفحہ پانچ سو گیارہ میں یہ پیش گوئیاں ہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان لم يعصمك الناس يعصمك الله من عنده يعصمك الله من عنده و ان لم يعصمك الناس شا تا ن تذ بحا ن۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق آپ نے اسی کتاب کے صفحہ ۰۷ پر یوں لکھا ہے کہ:

یہ پیش گوئی مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے۔،

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جب کہ خود بدولت کو بھی ان کی سمجھ نہیں۔ اگر ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقاء کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے ان دو بکریوں کو خریدا تھا، تو اس وقت ان کے داموں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دے کر سبک دوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تھا کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑیں گی کہ یہ دام تمہارے دیئے ہوئے ردی ہو جائیں، اور تم کو اس کی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہوں گے۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطف یہ ہے کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد آپ کے مخالف ہیں، مگر دوسری دو بکریاں آپ کی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو:

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے یار
حائے حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ہمار

کرشن پینتھیو! بتلا سکتے ہو کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتے ہیں: اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی مسیحیت کا دعوی کیا تھا اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے جس پر قادیانی کرشن پینتھی پارٹی مارے خوشی کے آپ سے باہر ہوئی جاتی ہے کہ ہمارے کرشن جی کی پیش گوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی مرزا صاحب قادیان نے کب پیش گوئی کی تھی۔ اس کی تاریخ معہ اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا۔ بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دینا، بدر اور الحکم وغیرہ کے اڈیٹر! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

یاد رکھو اخبار اہل حدیث امرتسر تمہارے ہر قسم کے مکر وفریب کو ظاہر کرنے پر ہر وقت مستعد ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱)

قادیانی گپ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان کے اڈیٹر نے حسب تعلیم اپنے پیغمبر اور کرشن گوپال کے وعدہ کیا تھا کہ میں اہل حدیث (امرتسر) اور دیگر مخالفوں کے جوابات نہ دونگا کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح نے منع کر دیا ہے مگر بقول استاد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو مے کشی کی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

مشکل وقت کو ٹال کرگا ہے ماہے ٹرایا کرتا ہے۔ چنانچہ ۱۷ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:

قادیان کے آریہ وثناء اللہ امرتسری:

اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جو نشانات دیکھ کر تکذیب کر رہے ہیں، اس رسالہ میں ان سے مباہلہ کر دیا ہے اس میں آریوں کو اعلان کیا ہے کہ اگر انہوں نے نشانات نہیں دیکھے ہیں تو قسم کھا جاویں کہ یہ نشانات صداقت اسلام کے ہم نے نہیں دیکھے۔ اب ثناء اللہ کو بھی چاہیے کہ اپنے دوستوں قادیان کے آریوں کو اس قسم کے لئے آمادہ کرے اور ان کے پاؤں پڑے ورنہ ان کی قسم کے گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پرکھ لے تا کہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کا مطلب جہاں تک ہم سمجھے ہیں دو ہی فقرے ہیں۔

۱۔ ہم اپنے دوست آریوں کو قسم پر آمادہ کریں۔

۲۔ اور ہم خود قسم کھائیں۔

اول فقرہ کی بابت تو یہ ہے کہ آریوں سے ہمارا کوئی خاص یارانہ نہیں، ہاں اس میں شک نہیں کہ وہ ہمارے کنٹری فیلو (ملکی باشندے) ہیں جیسے تمہارے اور تم ہمارے۔ چونکہ قسم کھانا ان کے مذہب میں منع ہے اس لئے ہم ان کو قسم کھانے کا مشورہ دیں گے تو وہ وہی جواب دیں گے جو عیسائیوں نے قادیانی کرشن کو دیا تھا۔ جب کرشن جی نے کہا تھا کہ آتھم قسم کھائے کہ وہ دل میں ڈرا، تو ڈاکٹر ہنری کلارک نے جواب دیا تھا کہ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب مسلمان نہیں اگر مسلمان ہیں تو خنزیر کا گوشت کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئیں۔ اگر کہیں کہ مسلمانی کا ثبوت خنزیر کھانے سے کیسے ہوگا، وہ تو مذہب اسلام کیبر خلاف ہے، تو اسی طرح آتھم اپنی عیسائیت کا ثبوت قسم کھا کرنہیں دے سکتے کیونکہ قسم کھانا عیسائی مذہب میں منع ہے۔، تو پھر ہم ان کو کیا کہہ سکتے ہیں۔

ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں، سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ! جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا، مکار، فریبی ہے، اور اسکی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔

مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرت سر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی، مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کر دو، اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔

مرزائیو! جانتے ہو میں کون ہوں میں وہی ہوں جس نے تمہارے گروہ کا طلسم تمہارے دارالخلافہ قادیان دارالزیان میں جا کر توڑا تھا مگر تمہاری عقل و دانش پر افسوس کہ تم مجھے نہیں جانتے۔ آہ

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیء بیچارہ ما چوں دیگراں پنداشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۹۔۱۰)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه
اجمعین و الحمد لله رب العالمین
فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ